توبہ آغوش رحمت

فہرست

مقدمہ
نعمتيں اور انسان کي ذمہ داری
گناہ اور اس کا علاج
خداوند عالم کي طرف واپسی
توبہ کرنے والوں کے واقعات
تقويٰ و پرہيزگاري کے فوائد
نيکيوں سے مزين ہونا اور برائيوں سے پرہيز کرنا (1)
نيکيوں سے مزين ہونا اور برائيوں سے پرہيز کرنا (2)
سيئات اور برائياں

کتاب:توبہ؛ آغوش رحمت
مؤلف:استادحسين انصاريان

عرض ناشر

نفس کو برائيوں سے محفوظ رکھتے ہوئے اس کو امن و امان ميں رکھنا، اپني روح و فکر کو گندي افکار سے بچانا، اخلاقي خوبيونکو حاصل کرنا، کمال کے درجات تک پہنچنا، انساني شرافت تک دست رسي پيدا کرنا، روحاني اور معنوي کمالات کو حاصل کرنا، الٰھي حقائق کا علم حاصل کرنا، فيض و کرم کے مرکز سے متصل ہونا، قرب الٰھي کے مقام تک پھونچنا، خداوندعالم کي محبت کے دائرہ ميں داخل ہوکر فنا في اللہ ہونا، انساني تمام فضائل و شرافت کو حاصل کرنا اور سعادتِ آخرت کے بلند درجہ تک پھونچنا، غرض يہ تمام چيزيں کسي انسان کو حاصل نہيں ہوسکتي مگر گناہوں سے پرہيز کرنے کي صورت ميں۔
پس گناہگار انسان جب تک گناہوں اور معصيت سے پرہيز نہيں کرتا تو اس وقت تک وہ فيوض الٰھي اور معنوي برکات سے محروم رھے گا، لہٰذا اس دنيا کي تمام خير و نيکي کے مجموعہ تک پھونچنا ممکن نہيں ھے مگر گناہوں کو ترک کرنے کي صورت ميں، چنانچہ وہ انسان جو گناہ اور معصيت ميں ہميشہ مبتلا رہتا ھے وہ اپني جسمانی، روحاني اور معنوي استعداد کي صحيح پرورش نہيں کرسکتا کيونکہ اس کے گناہ اس کي معنوي ترقي ميں سدّ باب بن جاتے ہيں۔
ليکن خداوندعالم نے اپنے لطف و کرم کي بنا پر گناہگار انسانوں کے لئے ايک ايسا دروازہ کھول رکھاھے، جس سے انسان اپنے ماضي کي تلافي کرسکتا ھے اور وہ اس دروازے سے داخل ہوکر نہ صرف يہ کہ اپنے نفس سے گناہوں کي آلودگي کو دور کرسکتا ھے بلکہ اس کے ذريعہ اپنے معنوي درجات ميں اضافہ بھي کرسکتا ھے۔
اور يہ دروازہ جسے آسماني اور روحاني حقيقت کھتے ہيں ”توبہ“ کے علاوہ کچھ نہيں ھے، اور يھي توبہ ھے جو ” آغوش رحمت الٰھي“ ھے۔
اسي نوراني اور ملکوتي حقيقت” توبہ“ کے ذريعہ گناہگار انسان خداوند عالم سے قربت حاصل کرتا ھے۔
محترم قارئين ! توبہ کا رتبہ بہت بلند و بالا اور عظيم ھے، اس کتاب ميں اسي عظيم الشان حقيقت کے بارے ميں قرآن و حديث کي روشني ميں تفصيلي بحث کي گئي ھے، البتہ وہ آيات و روايات جو توبہ کے موضوع پر مشتمل ہيں وضاحت طلب ہيں يعني ان آيات و روايات کو سمجھنے کے لئے دقيق طور پر تفسير وتوضيح کي ضرورت ھے اوران

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

كا علمي مطالب سے مستند هونا ضروري هے۔
چنانچہ مشهور دانشور، محقق بزرگ عالم باعمل جناب استاد حسين انصاريان مدظلہ نے 1363ھ ق ميں توبہ سے متعلق تحقيقي بحث كي تهي جو اس زمانہ ميں طلاب كرام، اسٹوڈينس اور جوانوں كے درميان بهت مقبول هوئی، جس كے بهت مفيد آثار ظاهر هوئے۔
مزكز تحقيقاتي دار الصادقين كے مدير اعليٰ جناب حجة الاسلام حاج سيد محمد جواد هاشمي يزدي صاحب نے اس ”مجموعہ تقارير“ كو كتابي شكل دينے كي فرمائش كي تاكہ دوسرے مومنين بالخصوص جوان طبقہ بهي اس سے فيضياب هوسكے۔
تقارير كے مجموعہ كو مؤسسہ دار العرفان نے لكها اور استاد محترم كي خدمت ميں پيش كيا، موصوف نے علمي اور دقيق مباني كے تحت مطالب كو ديكها اور اس كتاب كو ترتيب ديا۔
اور بعض محققين كي فرمائش پر موسسہ دار العرفان نے اس كے مدارك و منابع كي بهي تحقيق كي اورآيات و روايات كي بهي فهرست تيار كي ۔
پس يہ تحقيقي مجموعہ درحقيقت استاد محترم كے قلم سے هے لہٰذا توبہ كے سلسلہ ميں بهت مفيد واقع هوگا۔ (ان شاء الله)
اميد هے كہ اهل تحقيق كے لئے توبہ كے موضوع ميں دقيق و عميق بحث كے لئے ايك فتح الباب هوگا اور رحمت الٰهي كے اميدوار افراد كے لئے معنويت سے بهرا دسترخوان قرار پائے گا۔

مركز علمي تحقيقاتي دار العرفان

عرض مولف

جس وقت ايران اور عراق كے درميان جنگ هورهي تهی، حقير اپني ذمہ داري كا احساس كرتے هوئے معنويت بهري فضا ”محاذ جنگ “پر حاضر هوا، تو وهاں كچھ روحاني اور ملكوتي شخصيتونسے آشنائي هوئي ان با معرفت شخصيات نے حقير سے خواہش كي كہ جس وقت محاذ پر سكون هو اور راہ عشق كے مسافر اور مجاهدين في سبيل الله اپنے بعض اداري امور كے لئے تهران آئےں تو ان كے لئے ايك ايسا جلسہ منعقد هو جس ميں قرآني آيات اور احاديث معصومين عليهم السلام كي روشني ميں عاشقانہ اور عارفانہ گفتگو هو، تاكہ اسلامي سپاهيوں كے اندر ديني معرفت حاصل هو اور دشمنوں كا مقابلہ كرنے كے لئے اور زيادہ جوش و ولولہ پيدا هو۔
حقير نے اس فرمائش كو قبول كرلياور هفتہ ميں ايك بار منگل كي رات ميں جلسہ كا وقت معين كيا گيا، جلسہ ميں شركت كرنے والے شروع شروع ميں بيس افراد سے زيادہ نهيں تهے، ليكن بعد ميں تعداد زيادہ هوگئی، همارے اس جلسہ كا آغاز نماز جماعت سے هوتا تها اس كے بعد چند فقهي مسائل، معارف الٰهيہ اور ذكر مصائب اهلبيت عليهم السلام پر ختم هوجاتا تها، چنانچہ آہستہ آہستہ بهت سے پاك دل جوانوں كا اضافہ هوتا رها، اور ان كے ذريعہ اطلاع پانے والے افراد بهي اس جلسہ ميں جوق در جوق آنے لگے، ان جلسوں ميں ايك خاص معنويت هوتي تهي جس ميں نہ كوئي بينر هوتا تها او رنہ هي كوئي صدر و سكريٹری، بر خلاف دوسرے تمام جلسوں كے كہ جن ميں مدير، هدايت كار، اور صدر و سكريٹري هوتے هيں، ليكن هماراجلسہ جوش وولولہ، مهر و محبت او رعشق ونورانيت سے لبريز هوتا تها، برادران كے درميان وحدت اور اتحاد پايا جاتا تها، لوگ خدا كي خوشنودي كے لئے جلسہ ميں شركت كرتے تهے، رضائے الٰهي كے لئے پڑهتے تهے اوررضائے الٰهي كے لئے سنتے تهے، خلاصہ اس جلسہ ميں وجد اور حال كے علاوہ كچھ نهيں هوتا تها۔
آخر كار جلسہ ميں شركت كرنے والونكي تعداد ايك هزار تك پهنچ گئی، اس جلسہ كي اهميت يہ تهي كہ حقير ايران كے كسي بهي علاقے ميں جهاں كهيں بهي هوتاتها وهاں سے واپس آجاتا تها اور جلسہ ميں شركت كرنے والوں كا بهي يهي دستور تها، يهاں تك كہ اس جلسہ ميں شركت كرنے كے لئے ملك كے مغربي اور جنوبي علاقوں سے فوجي جنگجو اپنے سرداروں سے چهٹي لے لے كر شريك هوا كرتے تهے۔
هم يہ سوچتے تهے كہ يہ عشق و محبت اور معنويت سے بهر ايہ بهترين جلسہ سالوں سال چلتا رهے گا، ليكن بهت سے نيك اور پاك سيرت جوان درجہ شهادت پر فائز هوگئے، اور بهت سے افراد بعثي صداميوں كے هاتهوں اسير هوگئے، همارے اس جلسہ كے افراد اس قدر شهيد يا اسير هوئے كہ هم سے ان كي خالي جگہ كو ديكها نهيں جاتا تها، همارے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

لئے یہ بھت گرانوقت تھا، دوسرے شرکت کرنے والے نئے لوگ ایسے افراد نھیں تھے جو ان کي خالي جگہ کو پُر کردےں، چنانچہ ھم نے غمگین حالت اور گریاں کناں آنکھوں کے ساتھ اس جلسہ کو الوداع کیا، اس طرح ھمیشہ کے لئے اس جلسہ کي تعطیل ھوگئی، ھمارے دل میں ان جیسے افراد کو دیکھنے کي تمنا آج تك باقي ھے، لیکن ابھي تك ایسے افراد نہ مل سکے اور نہ ھي اب ان جیسے افراد کے ملنے کا گمان ھے۔
ان جلسوں میں مختلف مطالب بیان ھوئے تھے منجملہ: توبہ، معرفت، عشق خدا، قیامت اور عرفان ۔اور خوش قسمتي کي بات یہ ھے کہ ان جلسات کو ٹیپ بھي کیا گیا تھا، چند سال بعد بعض افراد نے فرمائش کي کہ ان جلسونمیں بیان شدہ مطالب کو کتابي شکل دیدي جائے تاکہ عام مومنین بھي اس کے مطالعہ سے فیضیاب ھوسکیںلہٰذاموسسہ دار العرفان کے ذریعہ توبہ سے متعلق وہ ٹیپ لکھے گئے۔
قارئین کرام! کتاب ھذا ان ھي 20 ھفتوں سے زیادہ منعقد ھوئے جلسوں کي یادگار ھے، وہ شبیں جن کي یادیں ابھي تك ھمارے لئے شیرین اور تلخ ھیں، امید ھے کہ آپ حضرات" توبہ "کے سلسلہ میں جدید مطالب سے مستفیض ھوں گے، آخر میں خداوند منان سے دعا ھے کہ ھمیں توبہ کي توفیق عطا کرے اور اس سلسلہ میں بیان شدہ مطالب پر عمل کرنے کي سعادت عنایت فرمائے۔ (آمین یا رب العالمین)

احقرالعبد: حسین انصاریان

نعمتیں اور انسان کي ذمہ داری

((فَكُلُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللهُ حَلاَلاً طَيِّبًا وَاشْكُرُوا نِعْمَةَ اللهِ إِنْ كُنْتُمْ إِيَاهُ تَعْبُدُونَ۔)) 1
"لہٰذا اب تم اللہ کے دئے ھوئے رزق حلال و پاکیزہ کو کھاؤ اور اس کي عبادت کرنے والے بنو، اور اس کي نعمتوں کا شکریہ بھي ادا کرتے رھواگر تم خدا کے عبادت گزار ھو"۔
خداوند متعال نے اپنے خاص لطف و کرم، رحمت ومحبت اور عنایت کي بنا پر انسان کو ایسي نعمتوں سے سرفراز ھونے کا اھل قرار دیا جن سے اس کائنات میں دوسري مخلوقات یھاں تك کہ مقرب فرشتونکو بھي نھیں نوازا۔
انسان کے لئے خداوندعالم کي نعمتیں اس طرح موجود ھیں کہ اگر انسان ان کو حکم خدا کے مطابق استعمال کرے تو اس کے جسم اور روح میں رشد و نمو پیدا ھوتا ھے او ردنیاوي اور اُخروي زندگي کي سعادت و کامیابي حاصل ھوتي ھے۔
قرآن مجید نے خدا کي طرف سے عطا کردہ نعمتوں کے بارے میں 12 اھم نکات کي طرف توجہ دلائي ھے:
1۔ نعمت کي فراواني اور وسعت۔
2۔ حصول نعمت کا راستہ۔
3۔ نعمت پر توجہ ۔
4نعمت پر شکر۔
5نعمت پر ناشکري سے پرھیز۔
6نعمتوں کا بے شمار ھونا۔
7نعمت کي قدر کرنے والے۔
8نعمتوں میں اسراف کرنا۔
9نعمتوں کو خرچ کرنے میں بخل سے کام لینا۔
10نعمت کے چھن جانے کے اسباب و علل۔
11۔اتمام ِنعمت ۔
12نعمت سے صحیح فائدہ اٹھانے کا انعام۔
اب ھم قارئین کي توجہ قرآن مجید کے بیان کردہ ان عظیم الشان بارہ نکات کي طرف مبذول کراتے ھیں:

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

1- نعمت كي فراواني اور وسعت

زمين و آسمان كے در ميان پائي جانے والي تمام چيزيں كسي نہ كسي صورت ميں انسان كي خدمت اور اس كے فائدے كے لئے هيں، چاند، سورج، ايك جگہ ركنے والے اور گردش كرنے والے ستارے، فضا كي دكھائي دينے والي اور نہ دكھائي دينے والي تمام كي تمام چيزيں خداوندعالم كے اراده اور اس كے حكم سے انسان كو فائده پہنچارهي هيں۔

پهاڑ، جنگل، صحرا، دريا، درخت و سبزے، باغ، چشمے، نهريں، حيوانات اور ديگر زمين پر پائي جانے والي بهت سي مخلوقات ايك طرح سے انسان كي زندگي كي ناؤ كو چلانے ميں اپني اپني كاركردگي ميں مشغول هيں۔

خداوندعالم كي نعمتيں اس قدر وسيع، زياده، كامل اور جامع هيں كہ انسان كو عاشقانہ طور پر اپني آغوش ميں بٹھائے هوئے هيں، اور ايك مهربان اور دلسوز ماں كي مانند، انسان كے رشد و نمو كے لئے هر ممكن كوشش كررهي هيں۔

انسان كو جن ظاهري و باطني نعمتوں كي ضرورت تهي خداوندعالم نے اس كے لئے پهلے سے هي تيار كرركهي هے، اور اس وسيع دسترخوان پر كسي بهي چيز كي كمي نهيں هے۔

چنانچہ قرآن كريم ميں اس سلسلے ميں بيان هوتا هے:

((أَلَمْ تَرَوْا أَنَّ اللهَ سَخَّرَ لَكُمْ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَأَسْبَغَ عَلَيكُمْ نِعَمَہُ ظَاهِرَةً وَبَاطِنَةً...))2-

"كيا تم لوگوں نے نهيں ديكها كہ اللہ نے زمين و آسمان كي تمام چيزوں كو تمهارے لئے مسخر كر ديا هے اور تمهارے لئے تمام ظاهري اور باطني نعمتوں كو مكمل فرمايااور لوگوں ميں بعض ايسے بهي هيں جو علم هدايت اور روشن كتا ب كے بغير بهي خدا كے بارے ميں بحث كرتے هيں"۔

2- حصول نعمت كا راستہ

رزق كے حصول كے لئے هر طرح كا صحيح كام اور صحيح كوشش كرنا؛ بے شك خداوندعالم كي عبادت اور بندگي هے؛ كيونكہ خدائے مهربان نے قرآن مجيد كي بهت سي آيات ميں اپنے بندوں كو زمين كے آباد كرنے اور حلال روزي حاصل كرنے، كسب معاش، جائز تجارت اورخريد و فروخت كا حكم ديا هے، اور چونكہ خداوندعالم كے حكم كي اطاعت كرنا عبادت و بندگي لہٰذا اس عبادت و بندگي كا اجر و ثواب روز قيامت (ضرور) ملے گا۔

تجارت، خريد و فروخت، اجاره (كرايہ)، وكالت، مساقات (سينچائي)، زراعت، مشاركت، صنعت، تعليم، خطاطی، خياطی، رنگ ريزی، دباغي (كهال كو گلانا) اور دامداري(بهيڑ بكرياں وغيره پالنا)

جيسے اسلامي موضوعات اور انساني قوانين كي رعايت كرتے هوئے مادي نعمتوں كو حاصل كرنے كے لئے كوشش كرنے والاانسان خدا كي نظر ميں محبوب هے، ليكن ان راستونكے علاوه حصول رزق كے لئے اسلامي قوانين كے مخالف اور اخلاقي و انسانيت كے خلاف راستوں كو اپنانے والوں سے خدا نفرت كرتاهے۔

قرآن مجيد اس مسئلہ كے بارے ميں ارشاد فرماتا هے:

((ياأَيها الَّذِينَ آمَنُوا لاَتَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَينَكُمْ بِالْبَاطِلِ إِلاَّ أَنْ تَكُونَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِنْكُمْ))۔ 3

"اے ايمان والو! آپس ميں ايك دوسرے كے مال كو ناحق طريقہ سے نہ كهايا كرومگر يہ كہ باهمي رضامندي سے معاملہ كرلو"۔

((ياأَيها النَّاسُ كُلُوا مِمَّا فِي الْأَرْضِ حَلاَلًا طَيبًا وَلاَتَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيطَانِ إِنَّہُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُبِينٌ))۔ 4

"اے انسانو! زمين ميں جو كچھ بهي حلال و پاكيزه هے اسے استعمال كرو اور شيطان كے نقش قدم پر مت چلو بے شك وه تمهاراكهلا دشمن هے"۔

بهر حال خداوندعالم كي طرف سے جو راستے حلال اور جائز قرار دئے گئے هيناگر ان جائز اور شرعي طريقوں سے روزي حاصل كي گئي هے اور اس ميں اسراف و تبذير سے خرچ نهيں كيا گيا تو يہ حلال روزي هے اور اگر غير شرعي طريقہ سے حاصل هونے والي روزي اگرچہ وه ذاتي طور پر حلال هو جيسے كهانے پينے كي چيزيں؛ تو وه حرام هے اور ان كا اپنے پاس محفوظ ركهنا منع هے اور ان كے اصلي مالك كي طرف پلٹانا واجب هے۔

3- نعمت پر توجہ

كسي بهي نعمت سے بغير توجہ كئے فائده اٹهانا، چوپاؤں، غافلوں اور پاگلوں كاكام هے، انسان كم از كم يہ تو سوچے كہ يہ نعمت كيسے وجود ميں آئي هے يا اسے همارے لئے كس مقصد كي خاطر پيدا كيا گيا؟ اس كے رنگ، بو اور ذائقہ ميں كتنے اسباب و عوامل پائے گئے هيں، المختصر يہ كہ بغير غور و فكر كئے ايك لقمہ روٹي يا ايك لباس، يا زراعت كے لائق زمين، يا بهتا هوا چشمہ، يا بهتي هوئي نهر، يا مفيد درختوں سے بهرا جنگل، اور يہ كہ كتنے كروڑ يا كتنے ارب عوامل و اسباب

كي بنا پر كوئي چيز وجود ميں آئي تاكہ انسان زندگي كے لئے مفيد واقع ہو ؟!!
صاحبان عقل و فهم اور دانشور اپنے پاس موجود تمام نعمتوں كو عقل كي آنكھ اور دل كي بينائي سے ديكھتے ھيں تاكہ نعمت كے ساتھ ساتھ، نعمت عطا كرنے والے كے وجود كا احساس كريں اور نعمتونكے فوائد تك پہنچ جائيں، نيز نعمت سے اس طرح فائده حاصل كريں جس طرح نعمت كے پيدا كرنے والے كي مرضي ہو۔
قرآن مجيد جو كتاب ہدايت ھے ؛اس نے لوگوں كوخداوندعالم كي نعمتوں پر اس طرح متوجہ كياھے:
((يا أَيها النَّاسُ اذْكُرُوا نِعْمَةَ اللهِ عَلَيكُمْ هل مِنْ خَالِقٍ غَيرُاللهِ يرْزُقُكُمْ مِنْ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ لاَإِلَہَ إِلاَّ ہُوَ فَأَنَّي تُؤْفَكُونَ))۔ 5
”اے لوگو! اپنے اوپر (نازل ہونے والي) الله كي نعمت كو ياد كرو كيا، (كيا) اس كے علاوه بھي كوئي خالق ھے ؟وھي تو تمھيں آسمان اور زمين سے روزي ديتا ھے اس كے علاوه كوئي خدا نھيں، پس تم كس طرف بہكے چلے جارھے ہو“۔
جي ھاں! تمام نعمتيں اپنے تمام تر فوائد كے ساتھ ساتھ خداوندعالم كي وحدانيت كي دليل، اس كي توحيد ذاتي كاثبوت اور اسي كي معرفت و شناخت كے لئے آسان راستہ ھے۔

4۔ نعمت پر شكر
بعض لوگوں كا خيال ھے كہ شكر كے معني يہ ھيں كہ نعمت سے فائده اٹھانے كے بعد ”شكر للہ “ (الٰھي تيرا شكر) يا ”الحمد للہ“ كہہ ديا جائے، يا اس سے بڑھ كر ”الحمد للہ رب العالمين“ زبان پر جاري كرديا جائے۔
ياد رھے كہ ان بے شمار مادي اور معنوي نعمتوں كے مقابلہ ميں اردو يا عربي ميں ايك جملہ كہہ دينے سے حقيقي معني ميں شكر نھيں ہوتا، بلكہ شكر، نعمت عطا كرنے والي ذات كے مقام اور نعمت سے ھم آہنگ ہونا چاہئے، اور يہ معني كچھ فعل و قول اور وجد بغير متحقق نھيں ہوں گے، يعني جب تك انسان اپنے اعضاء و اجوارح كے ذريعہ خداوندمتعال كا شكر ادا كرنے كے لئے ان افعال و اقدامات كو انجام نہ دے جن سے پتہ چل جائے كہ وه پروردگارعالم كا اطاعت گزار بنده ھے، پس شكر خدا كے لئے ضروري ھے كہ انسان ايسے امور كو انجام دے جو خدا كي رضايت كا سبب قرار پائے اور اس كي ياد سے غافل نہ ہونے ديں۔
كيا خداوندعالم كے اس عظيم لطف و كرم كے مقابلہ ميں صرف زباني طور پر”الٰھي تيرا شكر “يا ”الحمد للہ“ كہہ دينے سے كسي كوشاكر كہا جاسكتا ھے؟!
بدن، اعضاء و جوارح: آنكھ كان، دل و دماغ، ہاتھ، پير، زبان، شكم، شہوت، ہڈي اوررگ جيسي نعمتيں يا كھانے پينے، پہننے اور سونگھنے كي چيزيں يا ديده زيب مناظر جيسے پہاڑ، صحرا، جنگل، نہريں، دريا اور چشمے يا پھلوں، اناج اورسبزيوں كي مختلف قسميں اور ديگر لاكھوں نعمتيں جن پر ھماري زندگي كا دارومدار ھے، كيا ان سب كے لئے ايك ”الحمد للہ“ كہنے سے حقيقي شكر ہوجائے گا؟ اور كيا اسلام وايمان، ہدايت و ولايت، علم و حكمت، صحت و سلامتي، تزكيہ نفس و طہارت، قناعت و اطاعت اور محبت و عبادت جيسي نعمتونكے مقابلہ ميں ”الٰھي تيرا شكر“ كہنے سے انسان خدا كا شاكر بنده بن سكتا ھے؟!
راغب اصفھاني اپني عظيم الشان كتاب ”المفردات“ ميں كہتے ھيں:
”اَصْلُ الشُّكْرِ مِنْ عَينٍ شَكْرِيٰ“۔ 6
شكر كا ماده ”عين شَكْرِيٰ“ھے؛ يعني آنسو بھري آنكھيں يا پاني بھرا چشمہ، لہٰذا شكر كے معني ”انسان كا ياد خدا سے بھرا ہوا ہونا ھے اور اس كي نعمتوں پر توجہ ركھنا ھے كہ يہ تمام نعمتيں كس طرح حاصل ہوئيں اور كيسے ان كو استعمال كياجائے“۔
خواجہ نصير الدين طوسي عليہ الرحمہ، علامہ مجلسي عليہ الرحمہ كي روايت كي بنا پر شكر كے معني اس طرح فرماتے ھيں:
”شكر، شريف ترين اور بہترين عمل ھے، معلوم ہونا چاہئے كہ شكر كے معني قول و فعل اور نيت كے ذريعہ نعمتوں كے مدّمقابل قرار پانا ھے، اور شكر كے لئے تين ركن ھيں:
1۔ نعمت عطا كرنے والے كي معرفت، اوراس كے صفات كي پہچان، نيز نعمتوں كي شناخت كرنا ضروري ھے، اور يہ جاننا بھي ضروري ھے كہ تمام ظاھري اور باطني نعمتيں سب اسي كي طرف سے ھيں، اس كے علاوه كوئي حقيقي منعم نھيں ھے، انسان اور نعمتوں كے درميان تمام واسطے اسي كے فرمان كے سامنے سرِتسليم خم كئے ھيں۔
2۔ ايك خاص حالت كا پيدا ہونا، اور وه يہ ھے كہ انسان عطا كرنے والے كے سامنے خشوع و خضوع اور انكساري كے ساتھ پيش آئے اور نعمتوں پر خوش رھے، اور اس بات پر يقين ركھے كہ يہ تمام نعمتيں خدا وندعالم كي طرف سے انسان كے لئے تحفے ھيں، جو اس بات كي دليل ھيں كہ خداوندعالم انسان پر عنايت و توجہ ركھتا ھے، اس خاص حالت كي نشاني

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

يہ هے كہ انسان مادي چيزوں پر خوش نہ هو مگر يہ كہ جن كے بارے ميں خداوندعالم كا قرب حاصل هو۔
3۔ عمل، اور عمل بھي دل، زبان اور اعضاء سے ظاهر هونا چاہئے۔
دل سے خداوندعالم كي ذات پر توجہ ركھے اس كي تعظيم اور حمدو ثناكرے، اور اس كي مخلوقات اور اس لطف و كرم كے بارے ميں غور و فكر كرے، نيز اس كے تمام بندوں تك خير و نيكي پہنچانے كا ارادہ كرے۔
زبان سے اس كا شكر و سپاس، اس كي تسبيح و تهليل اور لوگوں كو امر بالمعروف اور نهي عن المنكر كرے۔
تمام ظاهري و باطني نعمتوں كو استعمال كرتے هوئے اس كي عبادت و اطاعت ميناعضاء كو كام ميں لائے، اور اعضاء كو خدا كي معصيت و مخالفت سے روكے ركھے“۔
لہٰذا شكر كے اس حقيقي معني كي بنا پر يہ بات روشن هوجاتي هے كہ شكر، صفات كمال كے اصول ميں سے ايك هے، جو صاحبان نعمت ميں بهت هي كم ظاهر هوتے هيں، چنانچہ قرآن مجيد ميں ارشاد هوتا هے:
((وَقَلِيلٌ مِنْ عِبَادِي الشَّكُورُ))۔ 7
”اور همارے بندوں ميں شكر گزار بندے بهت كم هيں“۔
تمام نعمتوں كے مقابلہ ميں مذكوره معني ميں شكر واجب عقلي اور واجب شرعي هے، اور هر نعمت كو اسي طرح استعمال كرنا شكر هے جس طرح خداوندعالم نے حكم ديا هے، حقيقت تو يہ هے كہ خداوندعالم كي كامل عبادت و بندگی حقيقي شكر كے ذريعہ هي هوسكتي هے:
((فَكُلُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللهُ حَلاَلاً طَيِّبًا وَاشْكُرُوا نِعْمَةَ اللهِ إِنْ كُنْتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ))۔ 8
”لہٰذا اب تم اللہ كے دئے هوئے حلال و پاكيزه رزق كو كھاؤ اور اس كي عبادت كرنے والے هو تو اس كي نعمتوں كا شكريہ بھي ادا كرتے رهو“۔
((فَابْتَغُوا عِنْدَ اللهِ الرِّزْقَ وَاعْبُدُوهُ وَاشْكُرُوا لَہُ إِلَيہِ تُرْجَعُونَ))۔ 9
”رزق خدا كے پاس تلاش كرواور اسي كي عبادت كرو اور اسي كا شكربجالاؤ كہ تم سب اسي كي بارگاه ميں پلٹادئے جاؤگے“۔
مصحف ناطق حضرت امام صادق عليہ السلام شكر كے معني بيان فرماتے هيں:
”شُكْرُ النِّعْمَةِ اجْتِنابُ الْمَحارِمِ وَتَمامُ الشُّكْرِ قَوْلُ الرَّجُلِ :الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰالَمينَ:“ 10
” نعمتوں پر شكر بجالانے كا مطلب يہ هے كہ انسان تمام حرام چيزوں سے اجتناب كرے، اور كامل شكر يہ هے كہ نعمت ملنے پر ”الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰالَمينَ“ كهے“۔
پس نعمت كا شكر يہ هے كہ نعمت كو عبادت و بندگی اور بندگان خدا كي خدمت ميں خرچ كرے، لوگوں كے ساتھ نيكي اوراحسان كرے اور تمام گناهوں سے پرهيز كرے۔

5۔ نعمت پر ناشكري سے پرهيز
بعض لوگ، حقيقي منعم سے بے خبر اورخداداد نعمتوں ميں بغير غور و فكر كئے اپنے پاس موجودتمام نعمتوں كو مفت تصور كرتے هيں، اور خودكو ان كا اصلي مالك تصوركرتے هيں اور جو بھي ان كا دل اور هوائے نفس چاهتا هے ويسے هي ان نعمتوں كو استعمال كرتے هيں۔
يہ لوگ جهل و غفلت اور بے خبري اور ناداني ميں گرفتار هيں، خدائي نعمتوں كو شيطاني كاموں اور ناجائز شهوتوں ميں استعمال كرتے هيں، اور اس سے بدتر يہ هے كہ ان تمام خداداد نعمتوں كو اپنے اهل و عيال، اهل خاندان، دوستوں او رديگر لوگوں كو گمراه كرنے پر بھي خرچ كرڈالتے هيں۔
اعضاء و جوارح جيسي عظيم نعمت كو گناهوں ميں، مال و دولت جيسي نعمت كو معصيت و خطا ميں، علم و دانش جيسي نعمت كو طاغوت و ظالموں كي خدمت ميناور بيان جيسي نعمت كو بندگان خدا كو گمراه كرنے ميں خرچ كرڈالتے هيں!!
يہ لوگ خدا ئي نعمتوں كي زيبائي اور خوبصورتي كو شيطاني پليدگي اور برائي ميں تبديل كرديتےهيں، اور اپنے ان پست كاموں كے ذريعہ خود كو بھي اور اپنے دوستوں كو بھي جهنم كے ابدي عذاب كي طرف ڈھكيلے جاتے هيں!
((أَلَمْ تَرَي إِلَي الَّذِينَ بَدَّلُوا نِعْمَةَ اللهِ كُفْرًا وَأَحَلُّوا قَوْمَهم دَارَ الْبَوَارِ۔جَہَنَّمَ يصْلَوْنَها وَبِئْسَ الْقَرَارُ)) 11
”كياتم نے ان لوگوں كو نهيں ديكھا جنهوں نے اللہ كي نعمت كو كفران نعمت سے بدل ديا اور اپنے قوم كو هلاكت كي منزل تك پہنچا ديايہ لوگ واصل جهنم هوں گے اور جهنم كتنا بُرا ٹھكانہ هے “۔

6۔ نعمتوں كا بے شمار هونا

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

اگر هم نے قرآن كريم كي ايك آيت پر بهي توجہ كي هو تي تو يہ بات واضح هوجاتي كہ خداوندعالم كي مخلوق اور اس كي نعمتوں كا شمار ممكن نهيں هے، اور شمار كرنے والے چاهے كتني بهي قدرت ركهتے هوں ان كے شمار كرنے سے عاجز رهے هيں۔ جيسا كہ قر آن مجيد ميں ارشاد هوتا هے:

((وَلَوْ أَنَّمَا فِي الْأَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ أَقْلَامٌ وَالْبَحْرُ يمُدُّهُ مِنْ بَعْدِهِ سَبْعَةُ أَبْحُرٍ مَا نَفِدَتْ كَلِمَاتُ اللهِ إِنَّ اللهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ)) 12

”اور اگر روئے زمين كے تمام درخت، قلم بن جائيں اور سمندر ميں مزيد سات سمندر اور آجائيں تو بهي كلمات الٰهي تمام هونے والے نهيں هيں، بيشك الله صاحب عزت بهي هے اور صاحب حكمت بهي “۔

همیں اپني پيدائش كے سلسلے ميں غور و فكر كرنا چاہئے اور اپنے جسم كے ظاهري حصہ كو عقل كي آنكهوں سے ديكهنا چاہئے تاكہ يہ حقيقت واضح هوجائے كہ خداوندعالم كي نعمتوں كا شمار كرنا همارے امكان سے باهر هے۔

خداوندعالم، انسان كي خلقت كے بارے ميں فرماتا هے:

((وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنسَانَ مِنْ سُلاَلَةٍ مِنْ طِينٍ۔)) 13

”اور هم هي نے انسان كو گيلي مٹي سے پيدا كيا هے“۔

((ثُمَّ جَعَلْنَاهُ نُطْفَةً فِي قَرَارٍ مَكِينٍ))۔ 14

”پهر اسے ايك محفوظ جگہ پر نطفہ بناكر ركها هے“۔

((ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظَامًا فَكَسَوْنَا الْعِظَامَ لَحْمًا ثُمَّ أَنشَأْنَاهُ خَلْقًا آخَرَ فَتَبَارَكَ اللهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ۔))15

”پهر هم هي نے نطفہ كو جماهو اخون بنا يا اور منجمد خون كو گوشت كا لوتهڑا بنايا، پهر هم هي نے (اس) لوتهڑے ميں هڈياں بنائيں، پهر هم هي نے هڈيوں پر گوشت چڑهايا، پهر هم نے اسے ايك دوسري مخلوق بناديا هے، تو كس قدر با بركت هے وه خدا جو سب سے بهتر خلق كرنے والا هے“۔

جي هانيهي نطفہ ان تمام مراحل سے گزركر ايك كامل انسان اور مكمل وجود ميں تبديل هوگياهے۔

اب هم اپنے عجيب و غريب جسم اور اس ميں پائے جانے والے خليوں، آنكه، كان، ناك، معده، گردن، خون، تنفسي نظام، مغز، اعصاب، اور دوسرے اعضاء و جوارح كو ديكهيں اور ان كے سلسلے ميں غور وفكر كريں تاكہ معلوم هوجائے كہ خود اسي جسم ميں خداوندعالم كي كس قدر بے شمار نعمتيں موجود هيں۔

كيا دانشوروں او رڈاكٹروں كايہ كہنا نهيں هے كہ اگر انسان مسلسل(24 گهنٹے) هر سيكنڈ ميں بدن كے ايك هزار خليوں كا شمار كرتارهے تو ان تمام كو شمار كرنے كے لئے تين هزار (3000) سال در كا ر هوں گے۔

كيا دانشوروں او رڈاكٹروں كايہ كہنا نهيں هے كہ انسان كے”معده“ (اس عجيب و غريب ليبريٹري كے اندر) كهانا اس قدر تجزيہ و تحليل هوتا هے كہ انسان كے هاتهوں كي بنائي هوئي ليبريٹري ميں اتنا كچه تجزيہ و تحليل نهيں هوتا، اس معده ميں يا اس ليبريٹري ميں 10 لاكه مختلف قسم كے ذرات فلٹر هوتے هيں جن ميں سے اكثر ذرات زهريلے هوتے هيں۔ 16

كيا دانشوروں او رڈاكٹروں كا كہنا نهيں هے كہ انسان كا دل ايك ”بند مٹهي “سے زياده بڑا نهيں هوتا ليكن اتني زياده طاقت ركهتا هے كہ هر منٹ ميں 70 مرتبہ كهلتا اور بند هوتا هے، اور تيس سال كي مدت ميں ايك ارب مرتبہ يہ كام انجام ديتا هے اور هر منٹ ميں بال سے زياده باريك رگوں كے ذريعہ پورے بدن ميں دوبار خون پهنچاتا هے اور بدن كے اربوں كهربوں خليوں دهوتا هے۔ 17

اس طرح آكسيجن، هائيڈروجن وغيره كے ذرات، هوا، روشنی، زمين، درختوں كي شاخيں، پتے اور پهل نيز زمين و آسمان كے درميان جو كچه هے، ايك طرح سے انسان كي خدمت ميں مشغول هيں، اگر هم اپنے بدن كے ساته ان تمام چيزوں كا اضافہ كركے غور و فكر كريں تو كيا اس دنيا ميں انسان كے لئے خداوندعالم كي نعمتوں كا شمار ممكن هے؟!

اگر آپ ايك مٹهي خاك كود يكهيں تو يہ فقط خالص مٹي نهيں هے، بلكہ مٹي كا اكثر حصہ معدني مواد سے تشكيل پاتا هے، جو چهوٹے چهوٹے سنگريزوں كي شكل ميں هوتے هيں، يہ سنگريزے بڑے پتهروں كے ٹكڑے هيں جو طبيعي طاقت كي وجہ سے ريزه ريزه هوگئے هيں، مٹي ميں بهت سي زنده چيزيں هوتي هيں، ممكن هے كہ ايك مٹهي خاك ميں لاكهوں بيكٹري موجود هوں، بيكٹري كے علاوه بهت سي رشد كرنے والي جڑيں، ريشے (مانند امر بيل) اوربهت سے كيڑے مكوڑے بهي پائے جاتے هيں جن ميں سے بهت سے زنده هوتے هيں اور مٹي كو نرم كرتے رهتے هيں تاكہ درختوں اور پودوں كي رشد و نمو ميں مدد گار ثابت هوسكيں۔ 18

انسان كے اندر مختلف چيزوں كے هضم كرنے كي مشينيں پائي جاتي هيں، جيسے منه، دانت، زبان، حلق، لعاب پيدا كرنے والے غدود، معده، لوز المعده19 "Pancreas"، چهوٹي بڑي آنتيں نيز غذا كو جذب و هضم كرنے كے لئے ان ميں سے هر

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

ايك كا عمل الله كي ايك عظيم نعمت هے۔
اسي طرح ايك اهم مسئلہ سرخ رگوں، سياه رگوں، چهوٹي رگوں، دل كے درميان حصہ، دل كے داهنا اور باياں حصہ وغيره كے ذريعہ خون كا صاف كرنا اور خون كے سفيد اور سرخ گلوبل، تركيب خون، رنگ خون، جريان خون، حرارت بدن، بدن كي كهال اور اس كے عناصر، آنكھ اور اس كے طبقات وغيره بهي خداوندعالم كي تعجب خيز نعمتوں ميں سے هيں۔
آسمان كي فضا، نور كا پہنچنا، گردش، كشش اور درياؤں كا جز رو مدّ 20 انسان كي زندگي ميں كس قدراهميت كے حامل هيں، ان كے عناصر اتنے زياده هيں كہ اگر هم آسمان كے دكهائي دينے والے حصے كے ستاروں كو شمار كرنا چاهيں اور هر منٹ ميں 300 ستاروں كو شمار كريں تو اس كے لئے 3500سال كي عمر دركار هوگي جن ميں شب و روز ستاروں كو شمار كريں كيونكہ بڑي بڑي دوربينوں كے ذريعہ ابهي تك ان كي تعداد كے بارے ميں تخمينہ لگايا گيا اس كي تعداد ايك لاكھ ملين هے جس كے مقابلہ ميں هماري زمين ايك چهوٹے سے دانہ كي طرح هے، بهتر تو يہ هے كہ هم يہ كهيں كہ انسان ان كو شمار هي نهيں كرسكتا!!!
جس فضا ميں ستارے هوتے هيں وه اس قدر وسيع و عريض هے كہ اس كے ايك طرف سے دوسري طرف جانے كے لئے پانچ لاكھ نوري سال دركار هيں۔
سورج اور منظومہ شمسى، آسمان كي كرنوں كا ايك ذره هے جو 400كيلوميٹر في سيكنڈ كي رفتار سے حركت كررها هے اور تقريباً (200000000) سال كا وقت دركار هے تاكہ اپنے مركز كا ايك چكر لگاسكے!
عالم بالا كا تعجب خيز نظام، سطح زمين اور زمين كے اندر اس كا اثر نيز بهت سے جانداروں كي زندگي كے لئے راستہ هموار كرنا، يہ سب حيرت انگيز كهانياں انسان كے لئے سمجهنا اتنا آسان نهيں هے، انسان جس ايك قطره پانى كو پيتا هے اس ميں هزاروں زنده اور مفيد جانور هوتے هيں اور ايك متر مكعب پانى ميں 7500سفيد گلوبل"Globule" اور پچاس لاكھ سرخ گلوبل هوتے هيں۔ 21
ان تمام باتوں كے پيش نظر قرآن مجيدكي عظمت كا اندازه لگايا جاسكتا هے كہ پيغمبر اكرم صلي الله عليہ و آلہ و سلم كے نوراني قلب پر نازل هونے والے قرآن مجيد نے صديوں پهلے ان حقائق كو بيان كيا هے، لہٰذا خدا كي عطا كرده نعمتوں كو هرگز شمار نهيں كيا جاسكتا۔
((وَإِنْ تَعُدُّوا نِعْمَةَ اللهِ لاَتُحْصُوها إِنَّ اللهَ لَغَفُورٌ رَحِيمٌ))۔ 22
”اور تم الله كي نعمتوں كو شمار كرنا چاهو تو شمار نهيں كرسكتے، بيشك الله بڑا مهربان اور بخشنے والا هے“۔

7۔نعمتوں كي قدر شناسى
جن افراد نے اس كائنات، زمين و آسمان اور مخلوقات ميں صحيح غور و فكر كرنے كے بعد خالق كائنات، نظام عالم، انسان اور قيامت كو پہچان ليا هے وه لوگ اپنے نفس كا تذكيہ، اخلاق كو سنوارنے، عبادت و بندگي كے راستہ كو طے كرنے اور خدا كے بندوں پر نيكي و احسان كرنے ميں سعي و كوشش كرتے هيں، درحقيقت يهي افراد خداوندعالم كي نعمتوں كے قدر شناس هيں۔
جي هاں، يهي افراد خداكي تمام ظاهري و باطني نعمتوں سے فيضياب هوتے هيں اور اس طريقہ سے خود اور ان كے نقش قدم پر چلنے والے افراد دنيا و آخرت كي سعادت و خوش بختي تك پہنچ جاتے هيں، اس پاك قافلہ كے قافلہ سالار اور اس قوم كےممتاز رهبر انبياء اور ائمہ معصومين عليهم السلام هيں، تمام مومنين شب و روز كے فريضہ الٰهي يعني نماز ميں انهيں كے راستہ پر برقرار رهنے كي دعا كرتے هيں:
((اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ ۔صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيهم غَيرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيهم وَلاَالضَّالِّينَ))۔ 23
”همیں سيدهے راستہ كي هدايت فرماتا ره ۔جو ان لوگوں كا راستہ هے جن پر تونے نعمتيں نازل كي هيں، ان كا راستہ نهيں جن پر غضب نازل هوا هے يا جو بهكے هوئے هيں“۔
جي هاں، انبياء اور ائمہ معصومين عليهم السلام خداوندعالم كي تمام مادي و معنوي نعمتوں كا صحيح استعمال كيا كرتے تهے، اور شكر نعمت كرتے هوئے اس عظيم مقام اور بلند مقام و مرتبت پر پہنچے هوئے هيں كہ انسان كي عقل درك كرنے سے عاجز هے۔
خداوندمهربان نے قرآن مجيد ميں ان افراد سے وعده كيا هے جو اپني زندگي كے تمام مراحل ميں خدا و رسول كے مطيع و فرمانبردار رهے هيں، ان لوگوں كو قيامت كے دن نعمت شناس حضرات كے ساتھ محشور فرمائے گا۔
((وَمَنْ يطِعْ اللهَ وَالرَّسُولَ فَأُوْلَئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللهُ عَلَيهم مِنْ النَّبِيينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ وَحَسُنَ أُوْلَئِكَ رَفِيقًا))۔ 24

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

"اور جو شخص بھي اللہ اوررسول كي اطاعت كرے گا وہ ان لوگوں كے ساتھ رھے گا جن پر خدا نے نعمتيں نازل كي ھيں انبياء، صديقين، شہداء اور صالحين كے ساتھ اور يھي لوگ بھترين رفقاء ھيں"۔

8۔ نعمتوں كا بےجا استعمال

مسرف (فضول خرچي كرنے والا) قرآن مجيد كي رُوسے اس شخص كو كہا جاتا ھے جو اپنے مال، مقام، شہوت اور تقاضوں كو شيطاني كاموں، غير منطقي اور بے ھودہ كاموں ميں خرچ كرتا ھے۔

خداكے عطا كردہ مال و ثروت اور فصل كے بارے ميں ارشاد ھوتا ھے:

((--- وَآتُوا حَقَّہُ يوْمَ حَصَادِہِ وَلاَتُسْرِفُوا إِنَّہُ لاَيحِب الْمُسْرِفِينَ))۔ 25

"اور جب فصل (گندم، جو خرما اور كشمش) كاٹنے كا دن آئے تو ان (غريبوں، مسكينوں، زكوٰة جمع كرنے والوں، غير مسلم لوگوں كو اسلام كي طرف رغبت دلانے كے لئے، مقروض، في سبيل اللہ اور راستہ ميں بے خرچ ھوجانے والوں) 26 كا حق ادا كردو اور خبردار اسراف نہ كرنا كہ خدا اسراف كرنے والوں كو دوست نھيں ركھتا ھے"۔

جو لوگ اپنے مقام و منصب اور جاہ و جلال كو لوگوں پر ظلم و ستم ڈھانے، ان كے حقوق كو ضائع كرنے، معاشرہ ميں رعب ودہشت پھيلانے اور قوم و ملت كو اسير كرنے كے لئے خرچ كرتے ھيں، ان لوگوں كے بارے ميں قرآن مجيد ميں ارشاد ھوتا ھے :

((وَإِنَّ فِرْعَوْنَ لَعَالٍ فِي الْأَرْضِ وَإِنَّہُ لَمِنْ الْمُسْرِفِينَ)) 27

"اور يہ فرعون (اپنے كو) بھت اونچا (خيال كرنے لگا)ھے اور وہ اسراف اور زيادتي كرنے والا بھي ھے"۔

اسي طرح جو لوگ عفت نفس نھيں ركھتے يا جولوگ اپنے كو حرام شہوت سے نھيں بچاتے اور صرف مادي و جسماني لذت كے علاوہ كسي لذت كو نھيں پہچانتے اور ھر طرح كے ظلم سے اپنے ھاتھوں كو آلودہ كرليتے ھيننيز ھر قسم كي آلودگی، ذلت اور جنسي شہوات سے پرھيز نھيں كرتے، ان كے بارے ميں بھي قرآن مجيد فرماتا ھے:

((إِنَّكُمْ لَتَأْتُونَ الرِّجَالَ شَہْوَةً مِنْ دُونِ النِّسَاءِ بَلْ أَنْتُمْ قَوْمٌ مُسْرِفُونَ))۔ 28

تم از راہ شہوت عورتوں كے بجائے مردوں سے تعلقات پيدا كرتے ھو اور تم يقينا اسراف اور زيادتي كرنے والے ھو"۔

قرآن مجيدان لوگوں كے بارے ميں بھي فرماتا ھے جو انبياء عليھم السلام اور ان كے معجزات كے مقابلہ ميں تواضع و انكساري اور خاكساري نھيں كرتے اور قرآن، اس كے دلائل اور خدا كے واضح براھين كا انكار كرتے ھيں اور كبر و نخوت، غرور و تكبر و خودبيني كا راستہ چلتے ھوئے خداوندعالم كے مقابل صف آرا نظر آتے ھيں، ارشاد ھوتا ھے:

((ثُمَّ صَدَقْنٰہُمُ الْوَعْدَ فَأَنْجَينٰاہُمْ وَ مَن نَّشَآءَ وَ أَھْلَكْنٰا الْمُسْرِفِينَ)) 29

پھر ھم نے ان كے وعدہ كو سچ كر دكھايا اور انھيں اورا ن كے ساتھ جن كو چاھا بچاليا اور زيادتي كرنے والوں كو تباہ و بر باد كر ديا "۔

9۔ نعمتوں كے استعمال ميں بخل كرنا

بخل اور اضافي نعمت كو مستحقين پر خرچ نہ كرنے كي برائي كو ايك ان پڑھ اور معمولي كسان كي زباني بھي سن ليجئے:

حقير تبليغ كے لئے ايك ديھات ميں گيا ھوا تھا، تقرير كے خاتمہ پر ايك محنت كش بوڑھا ھمارے پاس آيا جس كے چھرے پر دن ورات كام كرنے كے آثار ظاھر تھے جس كے ھاتھوں ميں گٹھے پڑے ھوئے تھے، اس نے كھا: ايك بزرگوار شخص آتا ھے اور ھميں تيار زمين، بيج اور پانی ديتا ھے اور فصل كي كٹائي كے وقت وہ بزرگوار شخص پھر آتا ھے اور اس كاشتكار كے پاس آجاتا ھے جس كو اس نے زمين، بيج، پانی، سورج كي روشني، بارش وغيرہ مفت اس كے اختيار ميں دي تھی، اور اس سے كھتاھے: اس فصل ميں سے زيادہ تر حصہ تيرا ھے مجھے اس ميں سے كچھ نھيں چاہئے ليكن ايك مختصر سا حصہ جس كو ميں كھوں اس كو ہديہ كردو، كيونكہ اس كي مجھے تو بالكل ضرورت نھيں ھے، اگر يہ كاشتكار اس زمين سے حاصل شدہ تمام فصل كو اپنا حق سمجھ لے اور ايك مختصر سا حصہ اس كريم كے بتائے ھوئے افراد كو نہ دے تو واقعاً بھت ھي بُري بات ھوگی، اور اس كا دل پتھر كي طرح مانا جائے گا، ايسے موقع پر كريم كو حق ھے كہ اس سے منھ موڑلے اور اس كے برے اخلاق كي سزا دے، اور اس كو كسي بلا ميں گرفتار كردے، اس كے بعد اس شخص نے كھا: كريم سے ميري مراد خداوندكريم ھے كہ اس نے ھميں آمادہ زمين عطا كي ھے، نھريں جاري كي ھيں، چشموں كو پانی سے بھر ديا ھے، بارش برسائي ھے، سورج اور چاند كي روشني ھميں دی، ھميں يہ سب چيزيں عطا كي ھيں جن كے ذريعہ سے ھم مختلف فصليں حاصل كرليتے ھيں جو درحقيقت ھميں مفت حاصل ھوئي ھيں، اس كے بعد ھم سے اپنے غريب بھائيوں كے لئے خمس و زكوٰة اور صدقہ دينے كا حكم ديا ھے، اگر ھم ان كے حقوق ادا كرنے ميں بخل سے كام

لیں، تو خداوندعالم کو حق ھے کہ وہ ھم پر اپنا غضب نازل کردے، اور ھمیں سخت سے سخت سزا میں مبتلا کردے۔
اس سلسلے میں قرآن مجید فرماتا ھے:
((وَلاَیَحْسَبَنَّ الَّذِینَ یَبْخَلُونَ بِمَا آتَاہم اللهُ مِنْ فَضْلِہِ ہُوَ خَیرًا لَھم بَلْ ہُوَ شَرٌّ لَھم سَیطَوَّقُونَ مَا بَخِلُوا بِہِ یوْمَ الْقِیامَۃِ وَلِلَّہِ مِیرَاثُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاللهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِیرٌ)) 30
''اور خبردار جو لوگ خدا کے دیئے ھوئے میں مال میں بخل کرتے ھیں ان کے بارے میں یہ نہ سوچنا کہ اس بخل میں کچھ بھلائي ھے یہ بھت برا ھے، اور عنقریب جس مال میں بخل کیا ھے وہ روز قیامت ان کي گردن میں طوق بنادیا جائے گا، اوراللہ ھي کے لئے زمین و آسمان کي ملکیت ھے اور وہ تمھارے اعمال سے خوب باخبر ھے ''۔

10۔ نعمت، زائل ھونے کے اسباب و علل
قرآن مجید کي حسب ذیل آیتوں (سورہ اسراء آیت 83، سورہ قصص آیت 76تا79، سورہ فجرآیت 17 تا 20، سورہ لیل آیت 8تا10) سے یہ نتیجہ نکلتا ھے کہ درج ذیل چیزیں، نعمتوں کے زائل ھونے، فقر و فاقہ، معاشي تنگ دستي اور ذلت و رسوائي کے اسباب ھیں:
نعمت میں مست ھونا، غفلت کا شکار ھونا، نعمت عطا کرنے والے کو بھول جانا، خداوندعالم سے منھ موڑلینا، احکام الٰھي سے مقابلہ کرنا اور خدا، قرآن و نبوت اور امامت کے مقابل آجانا، چنانچہ اسي معني کي طرف درج ذیل آیہ شریفہ اشارہ کرتي ھے:
((وَإِذَا أَنْعَمْنَا عَلَي الْإِنسَانِ أَعْرَضَ وَنَأَي بِجَانِبِہِ وَإِذَا مَسَّہُ الشَّرُّ کَانَ یئُوسًا))۔ 31
اور ھم جب انسان پر کوئي نعمت نازل کرتے ھیں تو وہ پھلو بچاکر کنارہ کش ھوجاتا ھے اور جب تکلیف ھوتي ھے تو مایوس ھو جاتا ھے''۔
نعمت پر مغرور ھونا، مال و دولت پر حد سے زیادہ خوش ھونا، غریبوں اور مستحقوں کا حق نہ دے کر آخرت کي زادہ راہ سے بے خبر ھونا، نیکي اور احسان میں بخل سے کام لینا، نعمتوں کے ذریعہ شروفساد پھیلانا، اوریہ تصور کرنا کہ میں نے اپني محنت، زحمت اور ھوشیاري سے یہ مال و دولت حاصل کي ھے، لوگوں کے سامنے مال و دولت، اور زر و زینت پر فخر کرنا اور اسي طرح کے دوسرے کام، یہ تمام باتیں سورہ قصص کي آیات 76 تا 83 میں بیان ھوئي ھیں۔
یتیموں کا خیال نہ رکھنا، محتاج لوگوں کے بارے میں بے توجہ ھونا، کمزور وارثوں کي میراث کو ھڑپ لینا، نیز مال و دولت کا بجاري بن جانا، یہ سب باتیں حسب ذیل آیات میں بیان ھوئي ھیں، ارشاد ھوتا ھے:
((کَلاَّ بَلْ لاَّ تُکْرِمُونَ الْیتِیمَ ـوَلَا تَحَاضُونَ عَلَي طَعَامِ الْمِسْکِینِـوَتَأْکُلُونَ التُّرَاثَ أَکْلاً لَمًّاـوَ تُحِبُّونَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّا))۔ 32
''ایسا ھر گز نھیں ھے بلکہ تم یتیموں کا احترام نھیں کرتے ھو، اور لوگوں کو مسکینوں کے طعام دینے پر آمادہ نھیں کرتے ھو، اور میراث کے مال کو اکھٹا کرکے حلال و حرام سب کھالیتے ھو، اور مال دنیا کو بھت دوست رکھتے ھو''۔
اسي طرح خمس و زکوٰۃ، صدقہ اور راہ خدا میں انفاق کرنے میں بخل سے کام لینے یا تھوڑا سا مال و دولت حاصل کرنے کے بعد خداوندعالم کے مقابل میں بے نیازي کا ڈنکا بجانے اورروز قیامت کو جھٹلانے، کے بارے میں بھي درج آیت اشارہ کرتي ھے:
((وَأَمَّا مَنْ بَخِلَ وَ اسْتَغْنَيٰ ـوَکَذَّبَ بِالْحُسْنَيٰ فَسَنُیسِّرُہُ لِلْعُسْرَيٰ))33
''اور جس نے بخل کیا اور لا پرواھي برتي اور نیکي کو جھٹلایا ھے، ھم اس کے لئے سختي کي راہ ھموار کردیں گے''۔
جس وقت انسان نعمتوں سے مالامال ھوجائے تو اس کو خداوندعالم اور اس کے بندوں کي بابت نیکي و احسان کرنے پر مزید توجہ کرنا چاھئے، خداوندعالم کي عطاکردہ نعمتوں کے شکرانہ میں اس کي عبادت اور اس کے بندوں کي خدمت میں زیادہ سے زیادہ کوشش کرنا چاھئے، تاکہ اس کي نعمتیں باقي رھیناور خداوندعالم کي طرف سے نعمت او رلطف و کرم میں اور اضافہ ھو۔

11۔ اتمام ِنعمت
تفسیر طبری، تفسیر ثعلبی، تفسیر واحدی، تفسیر قرطبی، تفسیر ابو السعود، تفسیر فخر رازی، تفسیر ابن کثیر شامی، تفسیر نیشاپوری، تفسیر سیوطي اور آلوسي کي روایت کي بنا پر، اسي طرح تاریخ بلاذری، تاریخ ابن قتیبہ، تاریخ ابن زولاق، تاریخ ابن عساکر، تاریخ ابن اثیر، تاریخ ابن ابي الحدید، تاریخ ابن خلکان، تاریخ ابن حجر اور تاریخ ابن صباغ میں، نیز شافعی، احمد بن حنبل، ابن ماجہ، ترمذی، نسائی، دولابی، محب الدین طبری، ذھبی، متقي ہندی، ا بن حمزہ دمشقي اور تاج الدین

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

مناوي نے اپني اپني کتب احاديث ميں نيز قاضي ابو بکر باقلانی، قاضي عبد الرحمن ايجی، سيد شريف جرجانی، بيضاوی، شمس الدين اصفهانی، تفتازاني اور قوشچي نے اپني اپني استدلالي کلامي کتب کي روايت کے مطابق34 بيان کيا ھے کہ جس وقت پيغمبر اکرم صلي اللہ عليہ و آلہ و سلم ہدايت کے تداوم اور و دين کے تحفظ نيز دنيا و آخرت ميں انسان کي سعادت کے لئے خداوندعالم کے حکم سے امام و رھبر اور فکر و عقيده اور اخلاق و عمل ميں گناھوں سے پاك شخصيت حضرت اميرالمومنين علي بن ابي طالب عليہ السلام جيسي عظيم شخصيت کو 18 ذي الحجہ کو غدير خم کے ميدان ميں اپنے بعد خلافت و ولايت اور امت کي رھبري کے لئے منصوب فرمايا، اس وقت خداوندعالم نے اکمال دين اور اتمام نعمت اور دين اسلام سے اپني رضايت کا اعلان فرمايا کہ يھي دين قيامت تك باقي رھے گا، ارشاد ھوا:

((...اَلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمْ الْإِسْلَامَ دِينًا...))35

”آج ميں نے تمھارے لئے دين کو کامل کرديا ھے اور اپني نعمتوں کو تمام کرديا ھے اور تمھارے لئے دين اسلام کو پسنديده بنا ديا ھے“۔

جي ھاں، حضرت علي عليہ السلام کي ولايت، حکومت، رھبري اوردين و دنيا کے امور ميںآپ کي طاعت کرنا اکمال دين اور اتمام نعمت ھے۔

وضو سے حاصل ھونے والي پاکيزگي و طھارت کے سلسلے ميں حضرت امام رضا عليہ السلام سے منقول ھے : ”وضو کا حکم اس لئے ديا گيا ھے اور عبادت کي ابتدا اس لئے قرار دي گئي ھے کہ جس وقت بندگان خدا اس کي بارگاه ميں کھڑے ھوتے ھيں اور اس سے راز و نياز کرتے ھيںتو اس وقت انھيں پاك ھونا چاہئے، اس کے حکم پر عمل کريں، اور گندگي اور نجاست سے دور رھيں، اس کے علاوه وضو کے ذريعہ نيند او رتھکاوٹ بھي دور ھوجاتي ھے، نيز عبادت خدا اور اس کي بارگاه ميں قيام و عبادت سے دل کو روشني اور صفا حاصل ھوتي ھے“۔36

اسي طرح غسل و تيمم بھي موجب طھارت ھيں جن کے لئے خداوندعالم نے حکم ديا ھے، لہٰذا وضو، غسل اور تيمم اور نماز و عبادت کي حالت حاصل ھونے والے پر قرآن مجيد کے مطابق اللہ کي نعمت اس پر تمام ھوجاتي ھے:

آخر ميں طھارت اور نماز کے بارے ميں بيان شده آيات پر غور و فکر کرتے ھيں:

((...مَا يرِيدُ اللهُ لِيَجْعَلَ عَلَيكُمْ مِنْ حَرَجٍ وَلَكِنْ يرِيدُ لِيطَهرکُمْ وَلِيتِمَّ نِعْمَتَہُ عَلَيكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ))۔ 37

”...خدا تمھارے لئے کسي طرح کي زحمت نھيں چاھتا بلکہ وه تو يہ چاھتا ھے کہ تمھيں پاك و پاکيزه بنا دے اور تم پر اپني نعمت کو تمام کردے شايد تم اس طرح سے اس کے شکر گزار بندے بن جاؤ“۔

اس قسم کي آيات سے نتيجہ حاصل ھوتا ھے کہ خداوندعالم کي طرف سے انسان پر اتمام نعمت معنوي مسائل کو انجام دينے اور احکام الٰھي کے بجالانے، صحيح عقائد اور اخلاق حسنہ سے آراستہ ھونے کي صورت ميں وقوع پذير ھوتي ھے۔

12۔ نعمت سے صحيح فائده اٹھانے کا انعام

وه مومنين و مومنات جن کے دل ايمان سے آراستہ اور نفس برائيوں سے پاك ھيں اور وه اعمال صالحہ بجالانے والے، حق بات کھنے والے، اپنے مال سے جود و کرم اور سخاوت کرنے والے، صدقہ دينے والے اور بندگان خدا کي مدد کرنے والوں والے ھيں ؛ ان کے لئے اجر و ثواب اور رضوان و جنت اور ھميشہ کے لئے عيش و آرام کا وعده ديا گيا ھے۔

قرآن مجيد نے اپني نوراني آيات ميں يہ اعلان کرديا ھے کہ اھل ايمان کے اعمال کا اجر و ثواب ضائع نھيں کيا جائے گا۔

کتاب الٰھي بلند آواز ميں يہ اعلان کرتي ھے کہ خداوندعالم کا وعده سچا اور حق ھے اور اس کا وعده خلاف نھيں ھوتا۔

قرآن مجيد، اھل ايمان اور اعمال صالحہ بجالانے والے افراد يا يوں کھا جائے کہ قرآن نے مومنين، محسنين، مصلحين، متقين اورمجاہدين کے لئے کئي قسم کا اجر بيان کيا ھے:

اجر عظيم، اجر کبير، اجر کريم، اجر غير ممنون، اجر حسن۔چنانچہ ارشاد ھوتا ھے:

((وَعَدَ اللهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهم مَغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ عَظِيمٌ))۔ 38

”اللہ نے صاحبان ايمان اور عمل صالح بجالانے والوں سے وعده کيا ھے کہ ان کے لئے مغفرت اور اجر عظيم ھے “۔

((...اِلاَّالَّذِينَ صَبَرُوا وَعَمِلُوا لصَّالِحاتِ اُولٰئِكَ لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَاَجْرٌ كَبِيرٌ))۔ 39

”... وه لوگ جو ايمان لائے اور نيك اعمال کئے ان کے لئے مغفرت ھے اور ”اجر عظيم“ يعني بڑا اجر ھے“۔

((مَنْ ذَا الَّذي يقْرِضُ اللّٰہَ قَرْضاً حَسَناً فَيضَاعِفَہُ لَہُ وَلَہُ اَجْرٌ كَرِيمٌ))۔ 40

”کون ھے جو اللہ کو قرض الحسنہ دے تاکہ وه اس کو دوگنا کردے اور اس کے لئے اجر کريم بھي ھو“۔

((إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهم أَجْرٌ غَيرُ مَمْنُونٍ)) 41

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

”بے شك جو لوگ ايمان لائے اور انهوں نے نيك اعمال كئے ان كے لئے ”اجر غير ممنون“ (منقطع نہ ہونے والا اجر) هے“۔
((۔۔۔فَاِنْ تُطِيعُوا يؤْتِكُمْ اللهُ أَجْرًا حَسَنًا۔۔۔))-42
”۔۔۔تو اگر تم خدا كي اطاعت كرو گے تو وه تمهيں ”اجر حسن“ يعني بهترين اجر عنايت فرمائے گا۔۔۔“۔
جي هاں، اگر دل جيسي نعمت كو ايمان كے لئے بروئے كار لايا جائے، عقل جيسي نعمت سے حقائق كو سمجهنے كے لئے مدد لي جائے، اعضاء و جوارح جيسي نعمت كو اعمال صالحہ كے لئے استعمال كيا جائے، مال و دولت جيسي نعمت كو بندگان خدا كي مشكلات حل كرنے كے خرچ كيا جائے، المختصر يہ كہ اگر تمام نعمتوں سے عبادت خدا اور اس كے بندونكي خدمت، ان كے ساتھ نيكي و احسان اور تقويٰ و عفت ميں مدد لي جائے تو انسان كي دنياوي سعادت كے علاوه آخرت ميں مذكوره پانچ قسم كا اجر و ثواب عطا هو گا، ظاهر هے كہ ان خداداد نعمتوں كو صحيح راستہ ميں خرچ كرنا كوئي مشكل كام نهيں هے، بلكہ ايك ايسي حقيقت هے كہ هر عورت ومرد اس كو انجام دے سكتا هے، اور اگر انسان خدا كي نعمتوں سے صحيح فائده اٹهائے تو پهر انسان اور خدا ميں كوئي حجاب باقي نهيں رهتا، اور انسان قرب خدا كے وصال كي لذت سے محظوظ نظر آتا هے۔
كيا ايسا نهيں هے كہ رسول اكرم صلي الله عليہ و آلہ و سلم اور ائمہ معصومين عليهم السلام، نعمتوں كي قدر پهچانتے هوئے ان كو صحيح طور پر استعمال كرتے تهے جس كي وجہ سے ان كے سامنے سے تمام حجابات اٹھ گئے تهے يهاں تك كہ خداوندعالم اور ان كے درميان كوئي پرده نهيں تها(سوائے اس كے يہ تمام بزرگوار بندگان خدا تهے)!
امام زمانہ (عجل الله تعاليٰ فرجہ)كي طرف سے شيخ بزرگوار ابو جعفر محمد بن عثمان بن سعيد (قدس) كو جو توقيع شريف حاصل هوئي تهي اس ميں هم پڑهتے هيں:
”وَآياتِكَ وَ مَقاماتِكَ الَّتي لا تَعْطيلَ لَها في كُلِّ مَكانٍ، يعْرِفُكَ بِها مَنْ عَرَفَكَ، لا فَرْقَ بَينَكَ وَ بَينَها اِلاَّ اَنَّهُمْ عِبادُكَ وَ خَلْقُكَ: 43
”خداوندا! پيغمبر اور ائمہ معصومين عليهم السلام تيري نشانياں هيں كہ ان سے هر مقام پر نشانياں ظاهر هوں گی، اگر كوئي تيري ذات كو پهچانتا هے تو ان كے ذريعہ پهچانتا هے، تيرے اور ان كے درميان كوئي جدائي اور مباينت نهيں هے سوائے اس كے وه تيري مخلوق اور تيرے بندے هيں“۔
همیں اس مطلب پر غور كرنا چاهئے كہ نعمتيں خود سے انسان اور خدا كے درميان حجاب نهيں بن جاتيں، بلكہ ان كا غلط استعمال اور شيطاني كاموں ميں خرچ كرنے سے انسان اور خدا كے درميان حجاب پيدا هوجاتا هے، اگر نعمتوں سے صحيح فائده اٹهايا جائے تو يہ انسان كو مقام قرب تك پهنچنے ميں مددگار ثابت هوتي هيں۔
انبياء اور ائمہ عليهم السلام مختلف مادي اور معنوي نعمتوں سے فيضياب هوتے تهے، وه بهي اهل و عيال ركهتے تهے، اپني روزي كو زراعت، تجارت اوربهيڑ بكرياں چراكر حاصل كرتے تهے حالانكہ ان ذوات مقدسہ اور خدا كے درميان كوئي حجاب نهيں تها۔
اگر انسان كے اندر عباد ت و اطاعت اور بندگي و تسليم كا حوصلہ مضبوط هوجائے اور اس كا دل نور معرفت سے روشن هوجائے اورنفس نيكيونسے بهرجائے، تو انسان بے شك دنياوي زندگي اور اس كے تمام وسائل و اسباب اور دوسري نعمتوں كے ذريعہ معنوي مقامات تك پهنچ سكتا هے، ليكن جو شخص خدا كي عبادت و اطاعت كا حوصلہ نهيں ركهتا تو اس كا مطلب يہ هے كہ وه اس كي نعمتوں سے صحيح فائده حاصل نهيں كررها هے، اور جب بهي اس كي نعمتوں ميں اضافہ هوتا هے تو اس ميںطغيان و سركشی، غرور ونخوت مزيد پيدا هوتا رهتا هے۔
دعائے كميل ميں حضرت امير المومنين عليہ السلام كے فرمان كے مطابق كيا يہ گمان كيا جاسكتا هے كہ وه دل جس ميں توحيد (خدا) موجود هو، وه دل جو معرفت كا مكان هو، وه زبان جس سے ذكر خدا هو، جس كے باطن ميں خدا كي محبت هو، وه باطن جو صادقانہ اعتراف اور خداوندعالم كي بارگاه ميں خاضع هو، پيشاني خاك پر ركهي هو، جس زبان سے خدا كا شكر اور اس كي توحيد كا اقرار كيا هو، جس دل سے خدا كي الوهيت كا اقرار كيا هو، جن اعضاء و جوارح سے شوق و رغبت كے ساتھ مساجد كا رخ كيا هو، كيا كل روز قيامت ان سب كو جهنم ميں جلاديا جائے گا!!
جن نعمتوں كے ذريعہ عبادت خدا اور خدمت خلق كي گئي هو، ان كے ذريعہ كل روز قيامت رضائے الٰهي اور خلد بريں كے دروازے كهول دئے جائيں گے۔
قارئين كرام! آخر ميں دو اهم حقائق كا خلاصہ كرتے هوئے اس بحث كو ختم كرتے هيں:
1- مذكوره تمام آيات سے يہ نتيجہ حاصل هوتا هے كہ ”عبادت، بندگي، اطاعت اور خدمت “ نام هے نعمت و نعمت عطا كرنے والے كي معرفت اور معين كرده راستے ميں اس كي نعمتوں كو استعمال كرنے كا۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

2- ”گناه و معصيت، خطا و غلطى، شرك و كفر، فسق و فجور اور فحشا و منكر “ نام هے نعمت عطا كرنے والے سے غفلت، نعمت پر غرور، ذات خدا سے بے رخي اور اس كي عطا كرده نعمتوں كو حرام اور و غير اخلاقي كاموں ميں خرچ كرنے كا۔

----

1. سوره نحل آيت114۔
2. سورہ ٔ لقمان آيت 20۔
3. سورۂ نساء آيت 29۔
4. سورۂ بقره آيت 168۔
5. سورۂ فاطر آيت 3۔
6. مفردات، 461 ماده شكر۔
7. سورۂ سباء، آيت 13۔
8. سورۂ نحل آيت، 114۔
9. سورۂ عنكبوت آيت، 17۔
10. (3)اصول كافى، ج2، ص95باب الشكر، حديث 10؛بحار الانوار :6840، باب 61، حديث 29۔
11. سورۂ ابراهيم آيت، 28-29۔
12. سورۂ لقمان آيت، 27۔
13. سوره مومنون آيت12۔
14. سورۂ مؤ منون آيت 13۔
15. سورۂ مومنون آيت 14۔
16. راز آفرينش انسان ص 145۔
17. راه خدا شناسي ص 218۔
18. علم و زندگي ص134-135۔
19. لوز المعده: معده سے قريب ايك بڑي سرخ رنگ كي رگ هے جس كي شكل خوشہ كي مانند هوتي هے۔
20. جزر ومد : دريا كے پانى ميں هونے والي تبديلي كو كها جاتا هے، شب وروز ميں درياكا پانى ايك مرتبہ ن گھٹتا هے اس كو ” جزر“ كها جاتاهے اور ايك مرتبہ بڑھتا هے جس كو ”مد“ كها جاتاهے، اور پانى ميں يہ تبديلي سورج اور چاندكي قوۂ جاذبہ كي وجہ سے هوتي هے۔ مترجم
21. گنجينہ هاي دانش ص 927۔
22. سورۂ نحل آيت، 18۔
23. سورۂ حمد آيت، 6-7۔
24. سورۂ نساء آيت 69۔
25. سورۂ انعام آيت، 141۔
26.سورۂ توبہ آيت 60۔
27. سورۂ يونس آيت 83۔
28.سورۂ اعراف آيت 81۔
29. سورۂ انبياء آيت 9۔
30. سورۂ آل عمران آيت 180۔
31. سورۂ اسراء آيت 83۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

32.سورۂ فجر آيت، 17-20-
33. سورۂ ليل آيت 8-10-
34. الغدير، ج1، ص6-8-
35. سورۂ مائده آيت، 3-
36. (2)عن الفضل بن شا ذان عن الرضا (عليہ السلام) قال:انما امر بالوضوء و بدأ بہ لان يكون العبد طاھرا اذا قام بين يدي الجبار عند مناجاتہ اياہ مطيعا لہ فيما امرہ نقيا من الادناس و الجناسة مع ما فيہ من ذھاب الكسل وطرد النعاس و تزكية الفؤاد للقيام بين يدي الجبار--"۔
37. سورۂ مائده آيت 6-
38. سورۂ مائده آيت 9-
39. سورۂ ھود آيت 11-
40. سورۂ حديد آيت 11-
41. سورۂ فصلت آيت 8-
42. سورۂ فتح آيت، 16-
43.مفاتيح الجنان دعاي ص 255، دعاي ھر روز ماه رجب.

s

گناه اور اس كا علاج

((ياأيها النَّاسُ قَدْ جَائَتْكُمْ مَوْعِظَةٌ مِنْ رَبِّكُمْ وَشِفَاءٌ لِمَا فِي الصُّدُورِ وَہُدًي وَرَحْمَةٌ لِلْمُؤْمِنِينَ))۔ 44
"پيغمبر كہہ ديجئے كہ يہ قرآن فضل و رحمت خدا كا نتيجہ ھے لہٰذا انھيں اس پر خوش ھونا چاہئے كہ يہ ان كے جمع كئے ھوئے اموال سے كھيں زياده بہتر ھے"۔

صلح و صفا كي كنجي
انسان كو جب يہ معلوم ھوجاتا ھے كہ جس ذات نے اس پر ظاھري و باطني نعمتيں كامل اور وسيع پيمانے پر عطا كي ھے، ليكن اس نے گزشتہ عمر ميں غفلت سے كام لياھے، اور يہ بھي معلوم ھوجاتاھے كہ وه تمام نعمتوں كو دنيا و آخرت كي سعادت اور خدا كے لطف و كرم كے دروازے كھولنے كے لئے بروئے كار نھيں لاياھے، بلكہ اكثر اوقات خدا كي مخالفت كي ھے جس كے نتيجہ ميں گناھان صغيره و كبيره كا مرتكب ھوا ھے جس سخت خساره مينھے اور ھوا و ھوس اور ظاھري اور باطني شيطان كي بندگي كا ٹيكا اس كي پيشاني پر لگ گيا ھے، تو اس پر واجب ھے كہ اپنے شرمناك ماضي كے جبران وتلافي كے لئے، جھل و غفلت خطا و معصيت اور شرمناك اعمال اور شيطاني امور سے توبہ كركے خدا كي بارگاه ميں استغفار كرے اور خدا كا بنده بن جائے، اور اپني زندگي ميں صلح و صفا كا آفتاب چمكائے۔
جي ھاں، رحمت خدا سے مدد لينے اور اس كي عنايت خاص سے طاقت حاصل كرنے نيز اس كے ملكوتي فيض كو كسب كرنے كے لئے اس كو خدا كي طرف رجوع كرنا چاہئے اور اس راستہ كو عزم و اراده، اور عاشقانہ جھاد كي طرح ھميشہ طے كرنا چاہئے تاكہ اس كا ظاھر و باطن فسق و فجور، برائيوں و خطاؤں اور برے اخلاق سے مكمل پاك ھوجائے، نيك و صالح اور عابد بندوں كي صف ميں آجائے اور خدا كے غضب كے بدلے رحمت، اور دردناك عذاب كے بدلے جنت كا مستحق بن جائے۔
اس طرح سے اپنے ماضي كي نسبت بيداري اور توبہ و استغفار كرنا نيز اپنے ظاھر و باطن كو برائيوں اور گناھوں سے دھونا خدا سے صلح و دوستي كي كنجي ھے۔
چونكہ خداوندعالم كي بارگاه ميں توبہ و استغفار، عظيم ترين عبادت، مفيد فرصت ھے، اور قرآن كريم كي آيات اور

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

معصومين عليهم السلام كي تعليمات كا ايك عظيم حصہ اسي حقيقت سے مخصوص ھے، لہٰذا توبہ كرنے والے شخص پر لازم ھے كہ توبہ كے سلسلہ ميں غور كرے تاكہ اس عظيم عبادت، بھترين حقيقت اور سنھرے موقع سے فيضياب ھوسكے۔

گناہ بيماري ھے

ھر انسان ذاتي طور پر اور باطني لحاظ سے پاك و سالم اس دنيا ميں آتا ھے۔

حرص، حسد، بخل، رياكاری، فسق و فجور او رديگر گناہ انسان كي ذات ميں نھيں ھوتے بلكہ خاندان، معاشرہ اور دوستوں كي صحبت كي وجہ انسان گناھوں ميں ملوث ھوتا ھے۔

حضرت رسول اكرم صلي اللہ عليہ و آلہ و سلم سے روايت ھے:

”كُلُّ مَولودٍ يولد عَلَي فِطْرَةِ الاِسْلَامِ، حَتّي يكُونَ ابواہ يھودانہ وينصِّرانہ“.45

”ھر بچہ فطرت (اسلام) پر پيدا ھوتا ھے، مگر اس كے ماں باپ اس كو يھودي يا نصراني بناديتے ھيں۔“

منحرف استاد، منحرف معاشرہ اور منحرف سماج، انسان كي گمراھي ميں بھت زيادہ موثر ھوتے ھيں۔

چنانچہ انسان انھيں اسباب كي بنا پر فكري و عملي اور اخلاقي لحاظ سے گمراہ ھوجاتا ھے، اور گناھوں ميں ملوث ھوجاتا ھے، ليكن ان تمام چيزوں كا علاج بھي موجود ھے قرآن مجيد كي نظر سے يہ بيماري قابل علاج ھے اور اس مرض كے دوا بيان كي گئي ھے، ارشاد ھوتا ھے:

((يِاأَيها النَّاسُ قَدْ جَائَتْكُمْ مَوْعِظَةٌ مِنْ رَبِّكُمْ وَشِفَاءٌ لِمَا فِي الصُّدُورِ وَہُدًي وَرَحْمَةٌ لِلْمُؤْمِنِينَ)). 46

”پيغمبر كہہ ديجئے كہ يہ قرآن فضل و رحمت خدا كا نتيجہ ھے لہٰذا انھيں اس پر خوش ھونا چاھئے كہ يہ ان كے جمع كئے ھوئے اموال سے كھيں زيادہ بھتر ھے“۔

قرآن كي نظر ميں يہ بيماري خداوندعالم كي مغفرت اور بخشش كے ذريعہ قابل علاج ھے:

((إِلاَّ الَّذِينَ تَابُوا مِنْ بَعْدِ ذَلِكَ وَأَصْلَحُوا فَإِنَّ اللهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ)). 47

”علاوہ ان لوگوں كہ جنھوں اس كے بعد توبہ كر لي اور اپني اصلاح كرلی، يقينا خدا غفور اور رحيم ھے“۔

نااميدي كفر ھے

جس وقت قرآن مجيد كي آيات اور معصومين عليھم السلام كي روايت كے ذريعہ يہ معلوم ھوجائے كہ ظاھري اور مخفي طور پر كئے جانے والے گناہ ايك بيماري ھے، اور يہ بيماري قابل علاج ھے، اس پر خداوندعالم پردہ ڈال سكتا ھے، توگناھگار كو چاھئے كہ اس خطرناك اور مھلك كنويں سے باھر نكلنے كي كوشش كرے، اپنے گناھوں كي بخشش كي اميد ركھے، خداوندعالم كے لطف و كرم اور عنايت سے توقع ركھے اور اس مثبت اميد كے سھارے حقيقي توبہ اور عاشقانہ صلح نيز اپنے گزشتہ گناھوں كي تلافي كرے تاكہ اس بيماري اور خسارے كو دور كرسكے، كيونكہ انسان يہ كام كرسكتا ھے، توبہ و استغفاراور اس بيماري كے علاج كے علاوہ چھوٹے ھوئے واجبات كي ادائيگي كرے، اس سلسلہ ميں نااميدي ويأس، سستي اور كسالت، شيطاني اور انحرافي نعرہ لگانا مثلاً كھنا كہ ”اب تو ھمارے سر سے پاني گزرگيا ھے، چاھے ايك بالشت ھو يا سو بالشت“ غرض يہ سب چيزيں حرام اور كفر كے برابر ھے۔

((... وَلَا تَايئَسُوا مِنْ رَوْحِ اللهِ إِنَّہُ لَا يايئَسُمِنْ رَوْحِ اللهِ إِلاَّ الْقَوْمُ الْكَافِرُونَ)). 48

”...اور رحمت خدا سے مايوس نہ ھونا كہ اس كي رحمت سے كافر قوم كے علاوہ كوئي مايوس نھيں ھوتا ھے “۔

البتہ جو شخص خدا كي رحمت و مغفرت اور بخشش كا اميدوار ھو، اس كے لئے اپني اميد كے اسباب و وسائل فراھم كرنا ضروري ھے مثلاً گناھوں پر شرمندہ ھونا، ان سے كنارہ كشي كرنا، ترك شدہ واجبات كو ادا كرنا، لوگوں كے حق كو ان تك واپس لوٹانا، اپنے عمل اور اخلاق كي اصلاح كرنا، كيونكہ يہ ايك مثبت اميد ھے اور بالكل اسي كسان كي طرح ھے كہ جس نے سرديوں كے موسم ميں اپني زمين كو جوتا بويا ھو، اور كھاد پاني كا خيال ركھاھو اس اميد كے ساتھ كہ وہ گرمي ميں فصل كاٹے گا۔

ليكن اگر انسان اپني اميد كے پورا ھونے كے اسباب فراھم نہ كرے تو اس كي اميد بے فائدہ اور بے ثمر ھوگي اور اس كسان كي طرح ھوگي جس نے زمين ميں كوئي كام نہ كيا ھو اور نہ ھي زمين ميں بيج ڈالا ھو، ليكن فصل كاٹنے كي اميد ركھتا ھو، تو كيا ايسا شخص فصل كاٹنے كي اميد ركھ سكتا ھے؟ايك معتبر حديث ميں صحيح اور غلط اميد كے بارے ميں اشارہ ھوا ھے:

حضرت امام جعفر صادق عليہ السلام سے ان لوگوں كے بارے ميں سوال كيا گيا جو گناھوں ميں ملوث رھتے ھيناور گناھوں سے آلودگي كي حالت ميں كھتے ھيں: ”ھم خداكي رحمت و مغفرت اور اس كي بخشش كے اميدوار ھے“۔ يھاں تك

کہ ان کي موت آجاتي ھے، امام صادق عليہ السلام نے فرمايا:”يہ لوگ غلط اميد کے شکار ھيں، کيونکہ جو شخص کسي چيز کي اميد رکھتا ھے تو اس کو حاصل کرنے کے لئے ضروري قدم بھي اٹھاتا ھے اور اگر کسي چيز سے ڈرتا ھے تو وہ اس سے پرھيز کرنا چاہئے۔ 49

علاج کرنے والے اطباء

جب ھمارے کے لئے يہ بات ثابت ھوچکي کہ گناہ کوئي ذاتي مسئلہ نھيں ھے بلکہ ايک بيماري کي طرح ھے جيسا کہ بعض اسباب کي بناپر انسان کے جسم ميں بيماري پيدا ھوجاتي ھے، يہ ايک ايسي بيماري ھے کہ جو انسان کے دل و دماغ، نفس اور ظاھر و باطن پر اثرانداز ھوتي ھے، اور جس طرح بدن کي بيمارياں طبيب کے پاس جانے اور اس کے لکھے ھوئے نسخہ پر عمل کرنے سے قابل علاج ھوتي ھيں، اسي طرح معنوي بيماري کے لئے بھي علاج کرنے والے طبيب موجود ھيں، لہٰذا ان کي طرف رجوع کيا جائے اور ان کے بتائے گئے احکام پر عمل کرتے ھوئے اپنے دل و دماغ سے اس بيماري کي جڑيں ختم کي جائيں، اگرچہ وہ بيماري بھت خطرناک مرحلہ تک پھنچ گئي ھو! اس طرح کي بيماريوں کے طبيب خود ذات پروردگار، انبياء اور ائمہ معصومين عليھم السلام نيز علمائے ربّاني ھيں۔

گناھگار کے علاج کا نسخہ قرآن کريم، انبياء، ائمہ اور علمائے رباني ھيں، ان کي حکيمانہ باتيں اور مشفقانہ نصيحتيں اور دلسوز وعظ ان بيماريوں کا مرھم ھے۔

حضرت رسول خدا صلي اللہ عليہ و آلہ و سلم اھل گناہ کو خطاب کرتے ھوئے فرماتے ھيں:

”اَيهاالنَّاسُ اَنْتُم کَالْمَرْضَيٰ وَرَبُّ العَالَمِينَ کَالطَّبِيبِ فَصَلاحُ الْمَرضَيٰ فِيمَا يعْمَلُہُ الطَّبِيبُ وَ يدَبِّرُہُ لَا فِيمَا يشْتَهِيہِ المَرِيضُ وَ يقْتَرِحُہُ“-50

”اے اھل گناہ! تم بيمار لوگوں کي طرح ھو، اور تمھارا پروردگار طبيب کي طرح، بيمار کي بھلائي طبيب تدبير اور تجويز ميں ھے، نہ کہ بيمار کے ذائقہ اور اس کي مرضي ميں“۔

احاديث معصومين عليھم السلام ميں بھي انبياء کرام، ائمہ معصومين (عليھم السلام) اور علمائے رباني کو بھي طبيب کا عنوان دياگيا ھے۔

بيمار گناہ کو اپنے علاج کے لئے ان مھربان طبيبوں کے پاس جانا چاہئے اور ان کي مرضي کے مطابق عمل کرنا چاہئے اور اپنے صحت و سلامتي کے بارے ميں اميدوار ھونا چاہئے اور اس کے لئے توبہ کے علاوہ اور کوئي راستہ نھيں ھے۔

محترم قارئين ! واضح رھے کہ ھم يھاں ان طبيبوں کے چند معنوي نسخوں کي طرف بھي اشارہ کرتے ھيں تاکہ بيمارگناہ ان نسخوں کا مطالعہ کرکے اپنا علاج کرلے يا علمائے کرام کي زباني سن کر اپنے دکھ درد کو مٹالے، ارشاد ھوتا ھے:

((قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللهَ فَاتَّبِعُونِي يحْبِبْكُمْ اللهُ وَيغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَاللهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ))۔ 51

”اے! پيغمبر کھہ ديجئے کہ اگر تم لوگ اللہ سے محبت کرتے ھو تو ميري پيروي کرو۔ خدا بھي تم سے محبت کرے گا اور تمھارے گناھوں کو (بھي) بخش دے گا کہ وہ بڑا بخشنے والا اور رحم کرنے والاھے“۔

((ياأَيها الَّذِينَ آمَنُوا إِنْ تَتَّقُوا اللهَ يجْعَلْ لَكُمْ فُرْقَانًا وَيكَفِّرْ عَنكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَيغْفِرْ لَكُمْ وَاللهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ)) 52

”ايمان والو! اگر تم تقوي الٰھي اختيار کرو گے تو وہ تمھيں حق و باطل ميں فرق کي صلاحيت عطا کردے گا۔ تمھاري برائي کي پردہ پوشي کرے گا۔ تمھارے گناھوں کو معاف کردے گا، يقينا وہ بڑا فضل کرنے والا ھے“۔

((ياأَيها الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللهَ وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا ۔ يصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَيغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَمَنْ يطِعْ اللهَ وَرَسُولَہُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا))۔ 53

”ايمان والو! اللہ سے ڈرو، او ر سيدھي بات کرو ۔ تا کہ وہ تمھارے اعمال کي اصلاح فرمادے اور تمھارے گناھوں کو بخش دے اور جوشخص بھي خدا اور اس کے رسول کي اطاعت کرے گا وہ عظيم کاميابي کے درجے پر فائز ھوگا“۔

((ياأَيها الَّذِينَ آمَنُوا هل أَدُلُّكُمْ عَلَي تِجَارَةٍ تُنجِيكُمْ مِنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ ۔ تُؤْمِنُونَ بِاللهِ وَرَسُولِہِ وَتُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللهِ بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنفُسِكُمْ ذَلِكُمْ خَيرٌ لَكُمْ إِنْ كُنتُمْ تَعْلَمُونَ ۔ يغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَيدْخِلْكُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِها الْأَنْهارُ وَمَسَاكِنَ طَيبَةً فِي جَنَّاتِ عَدْنٍ ذَلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ))۔ 54

”ايمان والو! کيا ميں تمھيں ايک ايسي تجارت کي طرف رہنمائي کروں کہ جو تمھيں درد ناک عذاب سے بچا لے۔ تو اللہ اور اس کے رسول پر ايمان لے آؤ اور راہ خدا ميں اپني جان و مال سے جھاد کرو کہ يھي تمھارے حق ميں سب سے بھتر ھے، اگر تم جاننے والے ھو۔ وہ تمھارے گناھوں کو بھي بخش دے گا او رتمھيں ايسي جنتوں ميں داخل کردے گا جن کے نيچے نھريں جاري ھونگي اور ان ميں پاکيزہ محل ھو نگے او ر يھي بھت بڑي کاميابي ھے“۔

((إِنْ تُقْرِضُوا اللهَ قَرْضًا حَسَنًا يضَاعِفْهُ لَكُمْ وَيغْفِرْ لَكُمْ وَاللهُ شَكُورٌ حَلِيمٌ))- 55
”اگر تم اللہ کو قرض الحسنہ دوگے تو وہ اسے دوگنا بنا دے گا اور تمھیں معاف بھي کردے گا کہ وہ بڑا قدر داں اور برداشت کرنے والا ھے“۔
((وَالَّذِينَ عَمِلُوا السَّيئَاتِ ثُمَّ تَابُوا مِنْ بَعْدِها وَآمَنُوا إِنَّ رَبَّكَ مِنْ بَعْدِها لَغَفُورٌ رَحِيمٌ))- 56
”اور جن لوگوں نے برے اعمال کئے اور پھر توبہ کرلي اور ایمان لے آئے تو توبہ کے بعد تمھارا پروردگار بھت بخشنے والا اور بڑا مھربان ھے“۔
((--- فَإِنْ تَابُوا وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوْا الزَّكَاةَ فَخَلُّوا سَبِيلَهم إِنَّ اللهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ))- 57
”--- پھر اگر (وہ لوگ) توبہ کر لےں اور نماز قائم کریں اور زکاة اداکریں تو پھر ان کا راستہ چھوڑ دو، بے شك خدا بڑا بخشنے والا اور مھربان ھے“۔
((وَآخَرُونَ اعْتَرَفُوا بِذُنُوبِهم خَلَطُوا عَمَلًا صَالِحًا وَآخَرَ سَيئًا عَسَي اللهُ أَنْ يتُوبَ عَلَيهم إِنَّ اللهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ))- 58
”اور دوسرے لوگ جنھوں نے اپنے گناھوں کا اعتراف کیا، انھوں نے نیك اور بد اعمال مخلوط کردئے ھیں، عنقریب خدا ان کي توبہ قبول کر لے گا کہ وہ بڑا بخشنے والا اور مھربان ھے“۔
قارئین کرام! مذکورہ آیات سے یہ نتیجہ حاصل ھوتا ھے کہ اگر کوئي گناھگار خداوندعالم کي رحمت و معرفت کو حاصل کرنا چاھتا ھے اور یہ خواہش رکھتا ھے کہ اس کي توبہ قبول ھوجائے، اس کا سیاہ نامہ اعمال معنوي سفیدي اور نور میں تبدیل ھوجائے، اور روز قیامت کے دردناك عذاب سے چھٹکارا مل جائے تو اسے چاہئے کہ قرآن مجید میں بیان شدہ نسخوں کے پیش نظر حسب ذیل امور پر عمل کرے:

1۔ سیرت پیغمبر اکرم صلي اللہ علیہ و آلہ و سلم کي اتباع و پیروي کرے۔
2۔ تقويٰ و پرھیزگاري کي رعایت کرے اور اپنے آپ کو گناھوں سے دور رکھے۔
3۔ حق بات کھے، اور وقت پر گفتگو کرے۔
4۔ خداوندعالم کي اطاعت کرے۔
5۔ رسول خدا صلي اللہ علیہ و آلہ و سلم کي اطاعت کرے۔
6۔ خدا پر ایمان رکھے۔
7۔ رسول اکرم صلي اللہ علیہ و آلہ و سلم پر ایمان رکھے۔
8۔ مال و دولت کے ذریعہ راہ خدا میں جھاد و کوشش کرے۔
9۔ راہ حق میں دل و جان سے کوشش کرے۔
10۔ ضرورت مندوں کو قرض الحسنہ دے۔
11۔ گناھوں سے دوري اختیار کرے اور خدا کي طرف پلٹ جائے۔
12۔ غلط و باطل عقائد سے اجتناب کرے۔
13۔ نماز قائم کرے۔
14۔ زکوٰة ادا کرے۔
15۔ خداوندعالم کي بارگاہ میں اپنے گناھوں کا اقرار و اعتراف کرے۔

”جاءَ رَجُلٌ اِلَي النَّبِي فَقالَ:يارَسُولَ اللّٰہِ، ماعَمَلُ اَھل الْجَنَّةِ؟ فَقالَ:اَلصِّدْقُ، اِذا صَدَقَ الْعَبْدُ بَرَّ، وَ اِذا بَرَّآ مِنَ وَاِذا اٰمِنَ دَخَلَ الْجَنَّةُ۔فَقالَ يا رَسُولَ اللّٰہِ، ماعَمَلُ اَھل النّٰارِ، قٰالَ:اَلْكِذْبُ، اِذا كَذَبَ الْعَبْدُ فَجَرَ وَاِذا فَجَرَ كَفَرَ، وَاِذا كَفَرَ دَخَلَ النّٰارَ:“۔ 59
”ایك شخص رسول اکرم صلي اللہ علیہ و آلہ و سلم کي خدمت میں حاضر ھوااور عرض کی: یا رسول اللہ ! اھل بہشت کا عمل کیا ھے؟ آپ نے فرمایا: صداقت، کیونکہ جس وقت خدا کا بندہ سچ بولتا ھے تو اس نے نیکي انجام دي ھے، اور جب نیکي کرتا ھے تو امان مل جاتي ھے اور جب امان مل جاتي ھے تو جنت میں داخل ھوجاتا ھے، سوال کرنے والے نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اھل جہنم کا عمل کیا ھے؟ تو آنحضرت صلي اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا: جھوٹ، کیونکہ جب انسان جھوٹ بولتا ھے تو گناہ کرتا ھے او رجب گناہ کرتا ھے تو ناشکري اور کفر سے دچار ھوجاتا ھے اور کفر کرتا ھے تو جہنم میں داخل ھوجاتا ھے“۔
رسول اکرم صلي اللہ علیہ و آلہ و سلم کي ازواج مطھرات میں سے ایك زوجہ کھتي ھیں کہ میں نے رسول اکرم سے سوال کیا:

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

’’بِمَ يعْرَفُ الْمُؤْمِنُ ؟قٰالَ:بِوَقارِہِ، وَلينِ كَلامِہِ، وَصِدْقِ حَديثِہِ:‘‘ 60
’’يا رسول اللہ ! كن اعمال سے مومن كي پہچان ھوتي ھے؟ تو آپ نے فرمايا: وقار، نرم لہجہ اور صداقت سے‘‘۔
حضرت داؤد عليہ السلام نے بني اسرائيل سے كہا:
’’اِجْتَمِعُوا، فَاِنّي اُريدُ اَن اَقُومَ فيكُمْ بِكَلِمَتَيْن :فَاجْتَمَعُوا عَلٰي بابِہِ فَخَرَجَ عَلَيھِمْ فَقٰالَ:يٰا بَني اِسْرائيلَ، لاٰ يَدْخُلْ اَجْوافَكُمْ اِلاّ طَيِبٌ وَلاٰ يَخْرُجُ مِنْ اَفْواھِكُمْ اِلاّ طَيِبٌ :‘‘ 61
’’تم لوگ ايك جگہ جمع ھوجاؤ كہ ميں تم سے كچھ گفتگو كرنا چاھتا ھوں، جب لوگ جناب داؤد عليہ السلام كے دروازہ پر جمع ھوگئے تو انھوں نے ان كے روبرو ھوكر خطاب كيا: اے بني اسرائيل! پاك اور حلال چيزوں كے علاوہ كچھ نہ كھاؤ، اور صحيح اور حق بات كے علاوہ زبان مت كھولو‘‘۔
جناب جابر كہتے ھيں: ميں نے سنا كہ پيغمبر اكرم صلي اللہ عليہ و آلہ و سلم كعب بن عجرہ سے فرمارھے ھيں:
لا يدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ نَبَتَ لَحْمُہُ مِنَ السُّحْتِ، اَلنّٰارُ اَوْلٰي بِہِ ‘‘62
’’جس شخص كا گوشت حرام مال سے بڑھا ھو، وہ بہشت ميں نھيں جاسكتا، بلكہ جہنم اس كے لئے زيادہ سزاوارھے‘‘۔
حضرت امير المومنين عليہ السلام سے مروي ھے:
’’مَنْ نَقَلَہُ اللّٰہُ مِنْ ذُلِّ الْمَعاصي اِلٰي عِزِّ التَّقْويٰ اَغْناٰہُ بِلا مالٍ، وَاَعَزَّہُ بِلا عَشيرَةٍ، وَاٰنَسَہ بِلا اَنيسٍ:‘‘ 63
’’جس شخص كو خداوندعالم گناھوں كي ذلت سے نكال كر تقويٰ كي عزت تك پہنچادے تو خدا اس كو بغير مال عطاكئے بے نياز بناديتا ھے، اور بغير قوم و قبيلہ كے عزت ديتا ھے، اور بغير دوست كے انس و محبت عطا فرماتا ھے‘‘۔
’’عَنِ اَميرِ الْمُؤْمِنينَ :اَلدُّنْيا مَمَرٌّ، وَالنّٰاسُ فيھا رَجُلاٰنِ:رَجُلٌ باعَ نَفْسَہُ فَاَوْبَقَھا، وَرَجُلٌ ابْتاعَ نَفْسَہُ فَاَعْتَقَھا:‘‘ 64
’’حضرت امير المومنين عليہ السلام كا ارشاد ھے: دنيا ايك گزرگاہ(يعني راستہ) ھے جس سے دو طرح كے لوگ گزرتے ھيں: ايك وہ شخص جس نے اپنے آپ كو دنيا كے بدلے فروخت كرديا لہٰذا اس نے خود كو نابود كرليا، دوسرے وہ شخص ھے جس نے دنيا سے اپنے آپ كو خريد ليا، لہٰذا اس نے خود كو آزاد كرليا‘‘۔
مروي ھے كہ ايك شخص حضرت امام حسين عليہ السلام كي خدمت ميں شرفياب ھوكر عرض كرتا ھے:
’’ ميں ايك گناھگار شخص ھوں اورگناہ پر صبر نھيں كرسكتا، لہٰذا مجھے نصيحت فرمائيے، تو امام عليہ السلام نے اس سے فرمايا: تو پانچ چيزوں كو انجام دے اس كے بعد جو چاھے گناہ كرنا:
1۔ خداكا عطا كردہ رزق مت كھا۔
2۔ خدا كي حكومت و ولايت سے باھر نكل جا۔
3۔ ايسي جگہ تلاش كر جھاں خدا نہ ديكھتا ھو۔
4۔ جس وقت ملك الموت تيري روح قبض كرنے آئے تو اس بچ كر بھاگ جانا۔
5۔ جب (روز قيامت) تجھے مالكِ دوزخ، دوزخ ميں ڈالنا چاھے تو اس وقت دوزخ ميں نہ جانا۔‘‘ 65
’’قٰالَ عَلِي بْنُ الْحُسينِ عليہ السلام: اِنَّ الْمَعْرِفَةَ وَكَمالَ دينِ الْمُسْلِمِ تَرْكُہُ الْكَلاٰمَ فيما لاٰ يعْنيہِ، وَ قِلَّةُ مِرائِہِ وَ حِلْمُہُ وَ صَبْرُہُ وَ حُسْنُ خُلْقِہِ:‘‘ 66
’’حضرت امام زين العابدين عليہ السلام فرماتے ھيں:بے شك مسلمانوں كي معرفت اور دين كا كمال اس ميں ھے كہ بے فائدہ گفتگو سے پرھيز كرے، نزاع و جھگڑے سے دور رھے، صبر و حلم اور حسن خُلق سے كام لے‘‘۔
عَنِ الْبٰاقِرِ (عَلَيہ السَّلام):مَنْ صَدَقَ لِسانُہُ زَكيٰ عَمَلُہُ وَمَنْ حَسُنَتْ نِيتُہُ زيدَفِي رِزْقِہِ وَمَنْ حَسُنَ بِرُّہُ بِاَھلِہِ زيدَفِي عُمْرِہِ‘‘۔67
حضرت امام باقر عليہ السلام فرماتے ھيں: جس شخص كي زبان سچ بولے اس كاعمل پاكيزہ ھوجاتا ھے، اور جس شخص كي نيت اچھي ھو اس كي روزي ميں اضافہ ھوجاتا ھے اور جو شخص اپنے اھل و عيال كے ساتھ نيكي و احسان كرے اس كي عمر بڑھ جاتي ھے‘‘۔
’’عَن اَبي عَبْدِاللّٰہِ(عَلَيہ السَّلام): اَوْرَعَ النّٰاسِ مَنْ وَقَفَ عِنْدَ الشُّبْھَةِ ۔اَعْبَدُ النَّاسِ مَنْ اَقامَ الْفَرائِضَ اَزْھَدُ النَّاسِ مَنْ تَرَكَ الْحَرامَ۔اَشَدُّ النَّاسِ اجْتِھاداً مَنْ تَرَكَ الذُّنُوبَ:‘‘ 68
’’حضرت امام صادق عليہ السلام فرماتے ھيں:سب سے زيادہ باتقويٰ وہ شخص ھے جو خود كو مشتبہ چيزوں سے محفوظ ركھے، سب سے اچھا بندہ وہ ھے جو واجبات الٰھي كو بجالائے، زاہد ترين شخص وہ ھے جو حرام چيزوں كو ترك كرے، اور سب سے زيادہ جدو جہد كرنے والا شخص وہ ھے جو گناھوں چھوڑ دے‘‘۔
امام موسيٰ كاظم عليہ السلام نے ہشام بن حكم سے فرمايا:
’’رَحِمَ اللّٰہُ مَنِ اسْتَحْييٰ مِنَ اللّٰہِ حَقَّ الْحَياءِ، فَحَفِظَ الرَّأسَ وَما حَوٰی، وَالْبَطْنَ وَ ما وَعيٰ، وَذَكَرَ الْمَوْتَ وَالْبِليٰ، وَعَلِمَ اَنَّ الْجَنَّةَ مَحْفُوفَةٌ

بِالْمَكَارِہِ، وَ النَّارَ مَحْفُوفَةٌ بِالشَّھَوات:“ 69
”خداوندعالم رحمت كرے اس شخص پر جو خداكے سامنے اس طرح شرم كرے جس كا وہ حقدار ھے، آنكھ، كان اور زبان كو گناھوں سے محفوظ ركھے، اپنے كو لقمہ حرام سے بچائے ركھے، قبر اور قبر ميں بدن كے بوسيدہ ھونے كو ياد ركھے، اور اس بات پر توجہ ركھے كہ جنت زحمت و مشكلات كے ساتھ ھے اور جہنم لذت شھوت كے ساتھ “۔
حضرات انبياء كرام، اور ائمہ معصومين عليھم السلام نے ان نيك امور اور انسان كو شقاوت و ھلاكت سے بچانے والے اھم مسائل كو بيان كيا ھے جن كي تفصيل معتبر كتابوں ميں بيان ھوئي ھے، مذكورہ احاديث اسي ٹھاٹے مارتے ھوئے قيمتي سمندر كے چند قطرے تھے ۔ اسي طرح علماء كرام سے وعظ و نصيحت نقل ھوئي ھيں جو انسان كي بيماري كے علاج كے لئے بھترين نسخے ھيں، جن كے ذريعہ انسان اپنے نفس كو گناھوں كي گندگي اور كثافت سے بچاسكتا ھے، ذيل ميں ان كے چند نمونے بھي ملاحظہ فرماليں:
ايك عارف نے كھا: ھم نے چار چيزوں كو چار چيزوں ميں طلب كيا ليكن راستہ كا غلط انتخاب كيا، اور ھم نے ديكھا وہ چار چيزيں دوسري چار چيزوں ميں ھيں:
1۔بے نيازي كو مال و دولت ميں ڈھونڈا ليكن قناعت ميں پايا۔
2۔مقام و عظمت كو حسب ونسب ميں تلاش كيا ليكن تقويٰ ميں ملا۔
3۔چين وسكون كو مال كي كثرت ميں ڈھونڈا ليكن كم مال ميں پايا۔
4۔نعمت كو لباس، غذا اور لذتوں ميں تلاش كيا ليكن اس كو بدن كي صحت و سلامتي ميں ديكھا۔ 70
جناب لقمان نے اپنے فرزند كو وصيت كرتے ھوئے فرمايا: كل روز قيامت خدا كي بارگاہ ميں، چار چيزوں كے بارے ميں سوال كيا جائے گا: اپني جواني كس چيز ميں گزاري، اپني عمر كو كس چيز ميں تمام كيا، مال و دولت كھاں سے حاصل كي اور حاصل شدہ مال و دولت كھاں پر خرچ كيا؟ لہٰذا اس كے لئے جواب تيار كرلو۔ 71
ايك عارف كھتے ھيں:دانشوروں نے چارچيزوں پر اتفاق كيا ھے اور ميں نے ان كو چار چيزوں سے انتخاب كيا ھے:
1۔توريت: جس شخص نے قناعت كي وہ سير ھوگيا۔
2۔زبور: جس شخص نے سكوت اختيار كيا وہ صحيح و سالم رھے۔
3۔انجيل: جس شخص نے ناحق چيزوں اور نامناسب لوگوں سے كنارہ كشي كي اس نے نجات پائي۔
4۔ قرآن: جو شخص خدا كي پناہ ميں چلا گيا وہ راہ مستقيم كي ہدايت پاگيا۔ 72
”سليمان علي “نے ”حميد طويل “سے كھا: مجھے موعظہ و نصيحت فرمائيے:تو ”حميد “نے كھا: اگر خلوت مينخدا كي معصيت كررھے ھو اور يہ جانتے ھو كہ خدا تمھيں ديكھ رھا ھے، تو تم نے بھت بڑے كام كي جرئت كي اور اگر تم يہ سوچو كہ خدا نھيں ديكھ رھا ھے تو تم كافر ھوگئے۔ 73
جناب جبرئيل نے عرض كي: يا رسول اللہ صلي اللہ عليہ و آلہ و سلم ! اگر روئے زمين پر ھم لوگ عبادت كيا كرتے تو تين كام انجام ديتے:
مسلمان كو پاني پلاتے، اھل و عيال ركھنے والوں كي مددكرتے، اور لوگوں كے گناھوں كو چھپايا كرتے۔ 74
ايك عالم بزرگوار نے فرمايا: خداوندا! تجھ سے اميد ركھنا، تيري سب سے بڑي عبادت ھے، اور تيري ثنا كرناميري زبان پر شيرين ترين سخن ھے، اور تجھ سے ملاقات كا وقت، ميرے نزديك محبوب ترين وقت ھے۔ 75
ايك عارف فرماتے ھيں: ابليس پانچ چيزوں كي وجہ سے بدبخت اور ملعون ھوا ھے:
گناہ كا اقرار نہ كيا اور گناہ پر شرمندہ نہ ھوا، اپني ملامت نھيں كي، توبہ كا ارادہ نہ كيا، اور رحمت خدا سے مايوس ھوگيا؛ ليكن جناب آدم پانچ چيزوں كي وجہ سے كامياب ھوگئے: اپني خطا كا اقرار كيا، شرمندہ ھوئے، اپني ملامت كي، توبہ كرنے ميں جلدي كي اور رحمت خدا سے نااميد نھيں ھوئے۔76
يحيٰ بن معاذ كھتے ھيں: جو شخص زيادہ كھانا كھاتا ھے تو اس كي طاقت ميں اضافہ ھوتا ھے، اور جس كي طاقت زيادہ ھوجاتي ھے اس كي شھوت ميں (بھي) اضافہ ھوجاتا ھے، اور جس كي شھوت ميں اضافہ ھوجاتا ھے اس كے گناہ بھي زيادہ ھوتے ھيں، اور جس كے گناہ زيادہ ھوتے ھيں وہ سنگ دل بن جاتا ھے اور جو سنگ دل ھوجاتا ھے وہ دنيا كے زرق و برق اور اس كي آفات ميں گرفتار ھوجاتا ھے۔ 77
اولياء كي صفات كے بارے ميں كھا گيا ھے كہ ان ميں تين خصلتيں پائي جاتي ھيں:
1۔ سكوت اختيار كرتے ھيں اور اپني زبان كو محفوظ ركھتے ھيں كيونكہ يہ چيزيں نجات كا دروازے ھيں۔
2۔ ان كا شكم خالي رھتا ھے، جو خيرات كي كُنجي ھوتي ھے۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

3- دن بھر کے روزے اور رات بھر کي عبادت کي وجہ سے اپنے نفس کو زحمت ميں ڈالتے ھيں- 78
قارئين کرام! اگر ھر گناھگار بندہ ؛خدا، رسول اور ائمہ معصومين عليھم السلام نيز علمائے کرام کے بتائے نسخہ پر عمل کرے تو يقينا اس کے گناہ بخش ديئے جاتے ھيں اور اس کي بيمار روح کاعلاج ھونا ممکن ھے-
گناھگار انسان کو اس بات پر توجہ رکھنا چاہئے کہ انبياء عليھم السلام کي بعثت، ائمہ عليھم السلام کي امامت اور علمائے کرام کے علم و حکمت کا اصلي مقصد انسانوں کي فکری، روحی، اخلاقي اور عملي بيماريوں کا علاج کرنا ھے، لہٰذا گناھگار بندے کا مغفرت سے نااميد ھونا کوئي معني نھيں رکھتا، لہٰذا اپنے دل کو ياس و نااميدي سے آلودہ نھيں کرنا چاہئے، اپنے کو گناھوں پر باقي نھيں رکھنا چاہئے، اور نہ ھي اپني شقاوت و بدبختي ميں اضافہ کرنا چاہئے، بلکہ گناھگار انسان اس پر لازم ھے کہ خداوندعالم، انبياء و ائمہ عليھم السلام کي تعليمات خصوصاً خداوندعالم کي رحمت واسعہ اور اس کے لطف و کرم کے مدنظر اپنے گناھوں سے توبہ کرلے-

توبہ واجب ِفوري ھے
گزشتہ بحث ميں ھم ثابت کرچکے ھيں کہ قرآن مجيد اور الٰھي تعليمات کي رو سے گناہ ايک بيماري ھے، اور بتاچکے ھيں کہ يہ بيماري قابل علاج ھے، نيز يہ بھي واضح کرچکے ھيں کہ اس بيماري کے علاج کرنے والے اطباء يعني خدا، انبياء، ائمہ عليھم السلام اور علمائے دين ھيں، لہٰذا گناھگار بندے کو اپني بيماري کے علاج کے لئے ان مقدس ترين اطباء کے پاس جانا چاہئے، اور ان کے تجويز کردہ نسخہ پر عمل کرنا چاہئے تاکہ اس بيماري سے شفا مل جائے، صحت و سلامتي لوٹ آئے، اورنيک و صالح بندوں کے قافلہ ميں شامل ھوجائے-
گناھوں کے بيمار کو اس چيز پر توجہ رکھنا چاہئے کہ جس طرح انسان عام بيمار ي کے معلوم ھونے کے فوراً بعد اس کے علاج کے لئے طبيب يا ڈاکٹر کے پاس جاتا ھے تاکہ درد و تکليف سے نجات حاصل ھونے کے علاوہ بيماري بدن ميں جڑ نہ پکڑلے، جس کا علاج ناممکن ھوجائے، اسي طرح گناہ کي بيماري کے علاج کے لئے بھي جلدي کرنا چاہئے اور بھت جلد الٰھي نسخہ پر عمل کرتے ھوئے توبہ و استغفار کرنا چاہئے، تاکہ گناہ و ظلمت، معصيت، شرّ شيطان اور ھوائے نفس کا اس کي زندگي سے خاتمہ ھوجائے، اوراس کي زندگي ميں رحمت و مغفرت، صحت و سلامتي کا نور چمکنے لگے-
گناھگار کو چاہئے کہ خواب غفلت سے باھر نکل آئے، اپني نامناسب حالت پر توجہ دے اور يہ سوچے کہ ميں نے خداکے ان تمام لطف و کرم، احسان اور اس کي نعمتوں کے مقابلہ ميں شب و روز اپني عمر کو نور اطاعت و عبادت اورخدمت خلق سے منور کرنے کے بجائے معصيت و گناہ اور خطا کي تاريکي سے اپنے کو آلودہ کيا ھے، اس موقع پر اپنے اوپر واجب قرار دے کہ اپنے تمام ظاھري و باطني گناھوں کو ترک کرے، ھوائے نفس اور شيطان کي بندگي و اطاعت سے پرھيز کرے، خداوندعالم کي طرف رجوع کرے، اور صراط مستقيم پر برقرار رہنے کے ساتھ ساتھ حيا و شرم، عبادت و بندگي اور بندگان خدا کي خدمت کے ذريعہ اپنے ماضي کا تدارک کرے-
فقھي اور شرعي لحاظ سے يہ واجب ”واجبِ فوري“ ھے، يعني جس وقت گناھگار انسان اپنے گناھوں کي طرف متوجہ ھوجائے، اور يہ احساس ھوجائے کہ اس نے کس عظيم مقدس ذات کي مخالفت کي ھے اور کس منعم حقيقي کي نعمت کو گناہ ميں استعمال کيا ھے، اور کس مولائے کريم سے جنگ کے لئے آمادہ پيکار ھوا ھے، اور کس مھربان کے روبرو کھڑا ھوگيا ھے، تو فوري طور پر اپنے علاج کے لئے توبہ کرے اور ندامت کي حرارت اور حسرت کي آگ کے ذريعہ اپنے وجود سے گناھوں کے اثر کو جلادے، اور اپنے دل و جان اور روح سے فحشاء و منکر کي گندگي کو پاک کردے، اور اپنے اندر خدائي رحمت و مغفرت کو جگہ دے کيونکہ توبہ ميں تاخير کرنا خود ايک گناہ ھے اور خود کو عذاب الٰھي سے محفوظ سمجھنا اور اس حالت پر باقي رہنا گناھان کبيرہ ميں سے ھے-
حضرت عبد العظيم حسني عليہ الرحمہ نے حضرت امام محمد تقي عليہ السلام سے، انھوں نے حضرت امام رضا عليہ السلام سے، انھوننے حضرت امام موسي کاظم عليہ السلام سے، انھوں نے حضرت امام صادق عليہ السلام سے روايت کي ھے کہ عمرو بن عُبَيد نے امام عليہ السلام سے سوال کيا: گناھان کبيرہ کون سے ھيں؟ تو آپ نے قرآن سے گناھان کبيرہ کي تفصيل بيان کرتے ھوئے فرمايا:خود کو عذاب الٰھي سے محفوظ سمجھنا بھي گناہ کبيرہ ھے-79
کسي گناھگار کو يہ حق نھيں ھے کہ وہ توبہ و استغفار کے لئے کوئي زمانہ معين کرے اور خداوندعالم کي طرف بازگشت کو آئندہ پر چھوڑدے، اور اپنے درد کے علاج کو بوڑھاپے کے لئے چھوڑدے-
کيونکہ اس بات کي کيا ضمانت ھے کہ جس اميد کے سھارے اس بيماري کے علاج کو آئندہ پرچھوڑا جارھا ھے وہ اس وقت تک زندہ بھي رھے گا، کيا ايک جوان کا بوڑھاپے تک باقي رہنا ضروري ھے؟!! ھوسکتا ھے اسي غفلت کي حالت اور گناھوں و شھوت کے عالم ميں ھي موت کا پيغام پہنچ جائے-

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

ايسے بہت سے لوگ ديكھنے ميں آئے ھيں جو كہتے تھے كہ ابھي تو جواني ھے، بوڑھاپے ميں توبہ كرليں گے، ليكن موت نے ان كو فرصت نہ دي اور اسي جواني كے عالم ميں توبہ كئے بغير چل بسے۔
بہت سے گناھگار جوانوں كو ديكھا گيا جو كہتے تھے كہ ابھي تو ھم جوان ھيں لذت و شھوت سے فائدہ اٹھائيں، بوڑھاپے كے وقت توبہ كرليں گے، ليكن اچانك اسي جواني كے عالم ميں موت نے آكر اچك ليا!
اسي طرح بہت سے گناھگاروں كو ديكھا ھے جو كہتے تھے كہ ابھي تو وقت ھے بعد ميں توبہ و استغفار كرليں گے، ليكن گناھوں اور معصيت كي تكرار نے نفس كو ھوا و ھوس كا غلام بناليا اور شيطان نے انھيں گرفتار كرليا اور گناھوں كے اثر سے توبہ كي صلاحيت كھو بيٹھے، اور ھرگز توبہ و استغفار نہ كرسكے، اس كے علاوہ گناھوں كي كثرت، ظلمت كي سنگيني اور خدا كي اطاعت سے زيادہ دوري كي بنا پر وہ خدا كي نشانيوں اور اس كے عذاب ھي كو جھٹلانے لگے، اور آيات الٰھي كا مذاق اڑانے لگے، اور خود اپنے ھاتھوں سے توبہ و استغفار كا دروازہ بند كرليا!
((ثُمَّ كَانَ عَاقِبَةَ الَّذِينَ أَسَائُوا السُّوئَي أَنْ كَذَّبُوا بِآيَاتِ اللهِ وَكَانُوا بِها يَسْتَہْزِئُون))۔ 80
”اس كے بعد برائي كرنے والونكا انجام برا ھوا كہ انھوں نے خدا كي نشانيوں كو جھٹلاياديا اور برابر ان كا مذاق اڑاتے رھے“۔
گناہ، جذام اور برص كي طرح گناھگار انسان كے ايمان، عقيدہ، اخلاق، شخصيت، كرامت اور انسانيت كو كھاجاتے ھيں، انساني زندگي اس منزل پر پھونچ جاتي ھے كہ انسان خدا كي آيات كي تكذيب كرنے لگتاھے، اور انبياء، ائمہ معصومين عليھم السلام اور قرآن مجيد كا مسخرہ كرتا ھوا نظر آتا ھے، اور اس پر كسي كے وعظ و نصيحت كا كوئي اثر نھيں ھوتا۔
اللہ تعاليٰ كا ارشاد ھوتا ھے:
((وَسَارِعُوا إِلَي مَغْفِرَةٍ مِنْ رَبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُها السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ أُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِين))۔ 81
”اور اپنے پروردگار كي مغفرت اور اور اس جنت كي طرف جلدي كرو جس كي وسعت زمين و آسمان كے برابر ھے اور اسے صاحبان تقويٰ لئے مھيا كياگياھے“۔
اس آيت كے پيش نظر واجب ھے كہ انسان اپنے ظاھر و باطن كو گناھوں سے پاك كرنے اور مغفرت و بہشت حاصل كرنے كے لئے توبہ و استغفار كي طرف جلد از جلد قدم اٹھائے، اور توبہ و استغفار كے تحقق كے لئے جتنا ھوسكے جلدي كرے كيونكہ توبہ ميں ايك لمحہ كے لئے تاخير كرنا جائز نھيں ھے، قرآن مجيد كي رُوسے توبہ ميں تاخير كرنا چاھے كسي بھي وجہ سے ھو، ظلم ھے، اور يہ ظلم دوسرے گناھوں سے الگ خود ايك گناہ ھے۔
((... وَمَنْ لَمْ يَتُبْ فَأُوْلَئِكَ هم الظَّالِمُونَ))۔ 82
”...اور جو شخص بھي توبہ نہ كرے تو سمجھ لو كہ يھي لوگ در حقيقت ظالموں ميں سے ھے“۔
گناھگار كو اس حقيقت كا علم ھونا چاہئے كہ توبہ كا ترك كرنا اسے ستم گاروں كے قافلہ ميں قرار ديديتا ھے اور ستم گاروں كو خداوندعالم دوست نھيں ركھتا۔
((...وَاللهُ لاَيُحِبُّ الظَّالِمِين)) 83
”...اور خدا، ظلم كرنے والوں كوپسند نھينكرتا“۔
گناھگار كو معلوم ھونا چاہئے كہ ايسے شخص سے خداوندعالم، انبياء اور ائمہ عليھم السلام سخت نفرت كرتے ھيں اور اس سے ناراض رھتے ھيں چنانچہ حضرت عيسي اپنے حواريوں كو تہديد كرتے ھوئے فرماتے ھيں:
”يا مَعْشَرَ الْحَوارِيينَ، تَحَبَّبُوا اِلَي اللّٰہِ بِبُغْضِ اَهل الْمَعاصي، وَ تَقَرَّبُوا اِلَي اللّٰہِ بِالتَّباعُدِ مِنْهُمْ وَ الْتَمِسُوا رِضاهُ بِسَخَطِهِمْ:“ 84
”اے گروہ حوارين! گناھگاروں اور معصيت كاروں سے دشمني اور ناراضگي كا اظھار كركے خود كو خدا كا محبوب بناؤ، آلودہ لوگوں سے دوري اختيار كرتے ھوئے خدا سے نزديك ھوجاؤ، اور گناھگاروں كے ساتھ غيض و غضب اورغصہ كا اظھار كركے خداوندعالم كي خوشنودي حاصل كرلو“۔
گناھگار انسان كو اس بات پر متوجہ ھونا چاہئے كہ ھر گناہ كے انجام دينے سے خدا كے نزديك انسان كي شخصيت اور كرامت كم ھوجاتي ھے يھاں تك كہ انسان حيوان كي منزل ميں پہنچ جاتا ھے بلكہ اس سے بھي پست تر ھوتا چلا جاتا ھے، يھاں تك كہ ايسا شخص قيامت كے دن انسان كي صورت ميں محشور نھيں ھوسكتا۔
حضرت امير المومنين علي عليہ السلام براء بن عازب سے فرماتے ھيں: ”تم نے دين كو كيسا پايا؟ انھوں نے عرض كيا: مولا! آپ كي خدمت ميں آنے اور آپ كي امامت و ولايت كا اقرار كرنے نيز آپ كي اتباع اور پيروي سے پھلے يھوديوں كي طرح تھا، ھمارے لئے عبادت و بندگي، اطاعت و خدمت بے اھميت تھے۔ ليكن ھمارے دلوں ميں ايماني حقائق كي تجلي اور آپ كي اطاعت و پيروي كے بعد عبادت و بندگي كي قدر كا پتہ چل گيا، اس وقت حضرت علي عليہ السلام نے فرمايا:

دوسرے لوگ قيامت کے دن گدھے کے برابر محشور هوں گے، اور تم ميں سے هر شخص روز محشر بہشت کي طرف جارها هو گا۔ 85

توبہ واجب اخلاقي هے

علمائے کرام، اهل عرفان حضرات اور پاك دل دانشوروں نے اخلاقي مسائل کے بارے ميں بهت سي کتابيں لکهي هيں، اور اخلاق کي دوحصوں ميں شرح کي هے: اخلاق حسنہ، اور اخلاق سيئہ (برا اخلاق) غرور وتکبر، اور خود غرضي کو برے اخلاق اور تواضع و انکساري کو اخلاق حسنہ ميں مفصل طور پر بيان کياهے۔

ابليس کے لئے پيش آنے والي صورتحال کي بنا پر خداوندعالم کي طرف سے هميشہ کے لئے لعنت کا طوق اس کے گلے ميں ڈال ديا گيااور اس کو اپني کي بارگاہ سے نکال ديا، کيونکہ اس نے حکم خداکے مقابلہ ميں غرور و تکبر کيا تها، ليکن دوسري طرف جناب آدم اور جناب حوّا کي توبہ قبول کر لي گئی، جس کي وجہ تواضع و انکساري تهی، قرآن نے واضح کرديا کہ چونکہ غرور و تکبر خدا کي بارگاہ سے نکال دئے جانے کا سبب هے لہٰذا اس سے دوري اختيار کرنا واجب هے اور تواضع و انکساري انسان کو خدا سے نزديك کرديتا هے اور اس کو عبادت و بندگي سے رغبت ميں مدد ملتي هے، نيز انسان اپنے گناهوں اور خطاؤں کے لئے خدا سے عذر خواهي کرتا هے اور توبہ و استغفار کرتا هے لہٰذا انسان پر واجب هے کہ خودکو تواضع و انکساري سے آراستہ کرے، اور اس کي عظمت کے سامنے سرتسليم خم کردے، خشوع و خضوع اورآنسو بهري آنکهوں کے ساتھ خدا کي بارگاہ ميں حاضر هو اور اس سے يہ عهد کرے کہ آئندہ گناهوں سے پرهيز کرے گا نيز اپنے گزشتہ کي تلافي کرے گا۔

خدائے مهربان جناب موسي بن عمران سے خطاب کرتے هوئے فرماتا هے:

”يابْنَ عِمْرانَ، هَبْ لي مِنْ عَيْنَيكَ الدُّمُوعَ، وَمِنْ قَبلكَ الْخُشُوعَ، وَ مِنْ بَدَنِكَ الْخُضُوعَ ثُمَّ ادْعُني في ظُلَمِ اللَّيالي تَجِدْني قَريباً مُجيباً: 86

”اے موسيٰ بن عمران! ميري بارگاہ ميں اشکبار آنکهوں، خاشع قلب اور لرزتے هوئے جسم کے ساتھ حاضر هو، پهر شب کي تاريکي ميں مجهے پکارو، مجهے نزديك اور جواب دينے والا پاؤگے“۔

قرآن ابليس کے بارے ميں فرماتا هے:

((قَالَ مَا مَنَعَكَ أَلاَّ تَسْجُدَ إِذْ أَمَرْتُكَ قَالَ أَنَا خَيرٌ مِنْہُ خَلَقْتَنِي مِنْ نَارٍ وَخَلَقْتَہُ مِنْ طِينٍ۔ قَالَ فَاهبطْ مِنْها فَمَا يكُونُ لَكَ أَنْ تَتَكَبَّرَ فِيها فَاخْرُجْ إِنَّكَ مِنَ الصَّاغِرِينَ))۔ 87

”فرمايا: (اے ابليس) تجهے کس چيز نے روکا تها کہ ميرے حکم کے بعد بهي سجدہ نهيں کيا۔ اس نے کها کہ ميں ان سے بهتر هوں۔ تو نے مجهے آگ سے پيدا کيا هے اور انهيں خاك سے بنايا هے۔ فرمايا تو يهاں سے چلا جا، تجهے همارى بارگاہ ميں رهنے کا حق نهيں هے تو نے غرور سے کام لے ا، نکل جا کہ تو ذليل لوگوں ميں سے هے“۔

قرآن مجيد نے شيطان کي شقاوت اور بدبختي کي وجہ حکم خدا کے سامنے غرور و تکبر بيان کي هے، اور اسي تکبر کي بنا پر وہ بارگاہ الٰهي سے نکال ديا گيا، لہٰذا انسان کو غرور و تکبر سے پرهيز کرنا چاهئے کيونکہ يہ شيطاني صفت انسان کو حکمِ خدا کے مقابلہ ميں لا کهڑ ا کرتي هے۔

قرآن مجيد، جناب آدم و حوا عليهما السلام کے بارے ميں فرماتا هے:

((قَالاَرَبَّنَا ظَلَمْنَا أَنفُسَنَا وَإِنْ لَمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُونَنَّ مِنْ الْخَاسِرِينَ))۔ 88

”ان دونوں نے کها کہ پروردگار! هم نے اپنے نفس پر ظلم کيا هے اب اگر تو معاف نہ کرے گا اور هم پررحم نہ کرے گا، تو يقينا هم خسارہ اٹهانے والوں ميں سے هو جائےنگے“۔

قرآن نے جناب آدم و حوا عليهماالسلام کے اقرار و اعتراف اور طلب مغفرت کو جو واقعاً ايك پسنديدہ اور قابل تعريف عمل هے، اس کوان کي توبہ کے عنوان سے بيان کيا هے، سورہ بقرہ کي آيت نمبر 37 ميں اس توبہ کا تذکرہ هوا هے، ليکن اس حقيقت پر بهي توجہ کرنا ضروري هے کہ اقرار و اعتراف اور خداوندعالم کي طرف بازگشت، خشوع و خضوع، قلبي انکساري اور دل شکستگي کا ثمرہ هے، چونکہ علمائے اخلاق کي نظر ميں تکبر انسان اور ذات خدا کے درميان ايك سخت حجاب هے ليکن تواضع و خاکساري انسان اورذات خدا کے درميان ايك سيدها راستہ اور کهلا هوا دروازہ هے، کبر و تکبر کي حالت پر باقي رهنا، ايك عظيم گناہ هے، اور نخوت سے پرهيز کرنا ايك عظيم واجب هے، اورتواضع و انکساري سے آراستہ هونا ايك عظيم عمل هے اور اپنے کو گناهوں سے دهونا عظيم عبادت و بندگي هے؛ لہٰذا گناهوں سے توبہ کرنا خدا کي بارگاہ ميں تواضع و انکساري اور کبر و نخوت سے دور هونے کي نشاني اور اخلاقي علامت هے۔

تکبر کے بارے ميں ايك حديث کے ضمن ميں بيان هوا هے:

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

”عَن حَكيمٍ قالَ:سَاَلْتُ اَبا عَبْدِاللّٰهِ (عليہ السلام) عَنْ اَدْنَي الإِلْحادِ، فَقالَ:اِنَّ الْكِبْرَ اَدْناہُ:“ 89

”حکيم کھتے ھيں: ميں نے حضرت امام صادق عليہ السلام سے ”الحاد“ يعني انکار خداوندي کے سب سے کم درجے کے بارے ميں سوال کيا، تو امام عليہ السلام نے فرمايا: اس کا پست ترين درجہ تکبر اور غرور ھے“۔

حسين بن اعلا کھتے ھيں: ميں نے حضرت امام صادق عليہ السلام سے سنا کہ آپ نے فرمايا:

اَلْكِبْرُ قَدْ يكونُ في شِرارِ النَّاسِ مِنْ كُلِّ جِنْسٍ، وَالْكِبْرُ رِداءُ اللّٰهِ، فَمَنْ نازَعَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ رِداءَ ہُ لَمْ يزِدْہُ اللّٰهُ اِلاَّسَفالاً۔..“ 90

” تکبر کسي بھي جنس ميں ھو وہ بدترين لوگوں ميں سے ھے، بزرگي ذات خدا ھي کے لئے سزاوارھے، لہٰذا جو شخص خدا کي بزرگي ميں جھگڑے اور اس کي ذات اقدس کے ساتھ شريك ھونا چاھے تو اس کو خدا ذليل کرديتا ھے“۔

حضرت امام محمد باقر عليہ السلام فرماتے ھيں:

”اَلْعِزُّ رِداءُ اللّٰهِ، وَالْكِبْرُ اِزارُہُ، فَمَنْ تَناوَلَ شَيئاً مِنْہُ اَكَبَّہُ اللّٰهُ في جَهَنَّمَ :“ 91

”عزت ردائے خدا ھے، بزرگي اس کا جامہ ھے، جو شخص ان کو اپنے لئے سمجھے تو خداوندعالم اس کو جہنم ميں ڈال ديتا ھے“۔

تواضع کے بارے ميں احاديث

حضرت امام صادق عليہ السلام فرماتے ھيں:

اِنَّ فِي السَّماءِ مَلَكَينِ مُوَكَّلَينِ بِالْعِبادِ، فَمَنْ تَواضَعَ لِلّٰهِ رَفَعاہُ، وَمَنْ تَكَبَّرَ وَضَعاہُ:“ 92

”بے شك آسمان ميں دو فرشتے ھيں، جن کو خدا نے اپنے بندوں پر موکل قرار ديا ھے کہ جو شخص خدا کے سامنے تواضع و انکساري سے پيش آئے اسے سربلنداور جو شخص غرور و تکبر سے کام لے اسے ذليل اور رسواکرديں“۔

حضرت رسول خدا صلي اللہ عليہ و آلہ و سلم کا ارشاد ھے:

”فَاِنَّ مَنْ تَواضَعَ لِلّٰهِ رَفَعَہُ اللّٰهُ، وَمَن تَكَبَّرَ خَفَضَہُ اللّٰهُ، وَمَن اقْتَصَدَ في مَعيشَتِہِ رَزَقَہُ اللّٰهُ، وَمَنْ بَذَّرَ حَرَمَہُ اللّٰهُ، وَمَنْ اَكْثَرَ ذِكْرَ الْمَوْتِ اَحَبَّہُ اللّٰهُ :“ 93

”بے شك جو شخص خداکے سامنے تواضع وانکساري سے پيش آئےگا خداوندعالم اس کو بلند کرديگا اور جو شخص اس کے سامنے غرور و تکبر دکھائےگا خداوندعالم اس کو ذليل و رسوا کردے گا، جو شخص زندگي ميں درمياني راستہ اپنائےگا خداوندعالم اس کو روزي عنايت فرمادے گا، جو شخص اسراف اور فضول خرچي سے کام لے گاخداوندعالم اس پر اپني عنايت حرام کردے گااور جو شخص موت کو بھت زيادہ ياد رکھے تو خداوندعالم اس کو اپنا محبوب بنالے گا“۔

ايك مقام پر خداوندعالم نے جناب داؤد سے خطاب فرمايا:

”يا داوُد كَما اَنَّ اَقْرَبَ النَّاسِ مِنَ اللّٰهِ الْمُتَواضِعونَ، كَذٰلِكَ اَبْعَدُ النّٰاسِ مِنَ اللّٰهِ الْمُتَكَبِّرُونَ:“94

”اے داؤد! جس طرح خداوندعالم سے زيادہ قريب متواضع افراد ھيں اسي طرح مغرور و متکبر لوگ خدا سے بھت زيادہ دور ھيں“۔

---

44. سورۂ يونس آيت، 57۔

45. عوالي اللئالي ج135، الفصل الرابع، حديث 18؛بحار الانوارج3281؛باب 11، حديث 22۔

46. سورۂ يونس آيت، 57۔

47. سورۂ آل عمران آيت، 89۔

48. سورۂ يوسف آيت 87۔

49. عن ابي عبداللہ (ع) قال:قلت لہ:قوم يعملون بالمعاصي و يقولون نرجو فلا يزالون كذلك حتي ياتيهم الموت فقال:هؤلاء قوم يترجحون في الاماني كذبوا ليسوا براجين ان من رجا شئيا طلبہ ومن خاف من شيء هرب منہ“۔

50. عدۃ الداعي ص37 الباب الاول في لالحث علي الدعاء؛ارشاد القلوب ج 1، ص153، الباب السابع والاربعون في الدعاء؛ بحار الانوار ج81، ص61، حديث 12۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

51. سورۂ آل عمران آیت 31-
52. سورۂ انفال آیت، 29-
53. سورۂ احزاب آیت، 70-71-
54. سورۂ صف آیت 10-12-
55. سورۂ تغابن آیت 17-
56. سورۂ اعراف آیت 153-
57. سورۂ توبہ آیت 5-
58. سورۂ توبہ آیت 120-
59. مجموعۂ ورام، ج1، ص43-، باب ما جاء في الصدق و الغضب لله، ارشاد القلوب، ج1ص851-باب 51-
60. مجموعۂ ورام، ج1، ص43-، باب ما جاء في الصدق و لغضب لله، مستدرك الوسائل ج8ص 455 باب 91 حديث 9985-
61. مجموعۂ ورام، ج1، ص60- باب العتاب-
62. مجموعۂ ورام، ج1، ص61-باب العتاب-
63. مجموعۂ ورام، ج1، ص65-باب العتاب-
64. مجموعۂ ورام، ج1، ص75-باب العتاب-
65. روي ان الحسين بن علي عليہ السلام جاء ه رجل و قال:انا رجل عاص ولا اصبر عن المعصية فعظني بموعظة-فقال عليہ السلام:افعل خمسة اشياء واذنب ما شئت فاول ذلك لا تاكل رزق الله واذنب ما شئت والثاني اخرج من ولاية الله واذنب ما شئت والثالث اطلب موضعا لا يراك الله واذنب ماشئت والرابع اذاجاء ملك الموت ليقبض روحك فادفعہ عن نفسك واذنب ماشئت والخامس اذا أدخلك مالك في النار فلا تدخل في النار واذنب ماشئت"-
66. تحف العقول ص279؛بحار الانوار، ج75، ص137، باب 21، حديث3-
67. بحار الانوار ج75، ص175، باب22، حديث5-
68. خصا ل ج1، ص16، حديث 56؛تحف العقول ص489؛بحار الانوار ج75، ص192، باب 23، حديث5-
69. تحف العقول ص390؛بحار الانوار ج 75، ص305، باب 25حديث1؛مستدرك الوسائل ج8ص464، باب 93، حديث 10022-
70. مواعظ العدديہ ص 336-
71. عن ابي عبد الله عليہ السلام قال :كان فيما وعظ بہ لقمان ابني ...واعلم انك ستسأل غدا اذا وقفت بين يدي الله عز وجل عن اربع :شبابك فيما ابليتہ و عمرك فيما افنيتہ ومالك مما اكتسبتہ وفيماانفقتہ فتاهب لذلك وأعد لہ جوابا"-
72. مواعظ عدديہ ص240-
73. مجموعہ ورام ج1، ص 236 با ب محا سبة النفس -
74. مجموعہ ورام ج1، ص 236، با ب ذكر الأشرار و الفجّار-
75. مواعظ عدديہ ص190-
76. مواعظ عدديہ ص278-
77. مواعظ عدديہ ص280-
78. مواعظ عدديہ ص192-
79. كافي ج2، ص285، باب الكبائر، حديث 24؛وسائل الشيعہ ج15، ص318، باب 46، حديث 20629-
80. سورۂ روم آیت 10-
81. سورۂ آل عمران آیت، 133-
82. سورۂ حجرات آیت، 11-
83. سورۂ آل عمران آیت 57-
84. مجموعۂ ورّام ج2، ص235، الجزء الثانى ؛بحار الانوار، ج14، ص330، باب 21، حديث 64؛مستدرك الوسائل ج12، ص196، باب6، حديث 13865-

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

85. رجال علامہ بحر العلوم، ج2، ص127-
86. عدة الداعي 207، القسم الثالث في الاداب المتاخرة؛بحار الانوار، ج13، ص361، باب11، حديث 78-
87. سورۂ اعراف آيت 12-13-
88. سورۂ اعراف آيت 23-
89. اصول كافی، ج2، ص309، باب الكبر، حديث 1؛بحار الانوارج70، ص190، باب 130، حديث1-
90. اصول كافی، ج2، ص309، باب الكبر، حديث 2؛بحار الانوارج70، ص209، باب 130، حديث2-
91. اصول كافی، ج2، ص309، باب الكبر، حديث 3؛ثواب الاعمال ص221، عقاب المتكبر؛بحار الانوار ج70، ص213، باب 130، حديث 3-
92. اصول كافی، ج2، ص122، باب التواضع، حديث 2؛مشكاة الانوار ص227، الفصل الثاني في التواضع ؛بحار الانوار ج70، ص237، باب130، حديث 44-
93. اصول كافی، ج2، ص122، باب التواضع، حديث3؛مجموعہ ورّام ج2، ص190، الجزء الثانی؛بحارالانوار ج72، ص126، باب 51، حديث 25-
94. اصول كافی، ج2، ص123، باب التواضع، حديث 11؛وسائل الشيعہ ج15، ص272، باب 28، حديث 20494؛ بحار الانوار ج72، ص132، باب51، حديث34 -

s

خداوند عالم كي طرف واپسی

((وَإِنِّي لَغَفَّارٌ لِمَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهتَدَي))- 95
”--- ميں زيادہ بخشنے والاهوں اس شخص كے لئے جو توبہ كر لے اور ايمان لے آئے اور نيك عمل كرے اور پھر راہ ہدايت پر ثابت قدم رهے“-

گناهگار اور توبہ كرنے كي طاقت
كوئي بھي ماں نے اپنے بيٹے كو گناهگار پيدا نهيں كرتی، رحم مادر سے كوئي بچہ بھي عاصي او رخطاكار پيدا نهينهوتا-
جب بچہ اس دنيا ميں قدم ركھتا هے تو علم و دانش اورفكر و نظر سے خالي هوتا هے، اور اپنے اطراف ميں هونے والے واقعات سے بالكل بے خبر رهتا هے-
جس وقت بچہ اس دنياكي فضا ميں آتا هے تو رونے اور ماں كا دودھ پينے كے علاوہ اور كچھ نهيں جانتا، بلكہ شروع شروع ميں اس سے بھي غافل هوتا هے- ليكن آہستہ آہستہ اس ميناحساسات، خواہشيں اور شهوات پيدا هونے لگتي هيں، اپنے كارواں زندگي كو آگے بڑھانے كے لئے اپنے گھروالوناور پھر باهر والوں سے سيكھتا جاتا هے-
اسي طرح اس كي زندگي كے دوران اس كے بدن ميں مختلف بيمارياں پيدا هونے لگتي هيں، اس كي فكر و روح، نفس اور قلب ميں خطائيں هوجاتي هيں، اسي طرح عمل و اخلاق كے ميدان ميں گناهونكا مرتكب هونے لگتا هے، پس معلوم يہ هوا كہ گناہ بدن پر طاري هونے والي ايك بيماري كي طرح عارضي چيز هے، ذاتي نهيں -
انسان كے بدن كي بيماري طبيب كے تجويز كئے هوئے نسخہ پر عمل كرنے سے ختم هوجاتي هے، بالكل اسي طرح اس كي باطني بيماري يعني فكر و روح اور نفس كي بيماري كا علاج بھي خداوندمهربان كے احكام پر عمل كرنے سے كيا جاسكتا هے-
گناهگار جب خود كو پهچان ليتا هے اور اپنے خالق كے بيان كردہ حلال و حرام كي معرفت حاصل كرليتا هے يقيناًاس

روحاني طبيب كے نسخہ پر عمل كرتے هوئے گناهوں سے توبہ كرنے پر آماده هوجاتا هے، اور خداوندمهربان كي ذات سے اميد ركهتا هے كہ وه اس كو گناهوں كے دلدل سے باهرنكال دے گا اور پهر وه اس طرح پاك هوجاتا هے جيسے شكم مادر سے ابهي پيدا هوا هو۔

گناهگار يہ نهيں كهہ سكتا كہ ميں توبہ كرنے كي طاقت نهيں ركهتا، كيونكہ جو شخص گناه كرنے كي طاقت ركهتا هے بے شك وه توبہ كرنے كي طاقت بهي ركهتا هے۔

جي هاں، انسان كهانے پينے، آنے جانے، كهنے سننے، شادي كرنے، كاروبار ميں مشغول هونے، ورزش كرنے، زندگي گذارنے اور زورآزمائي كے مظاهرے پر قدرت ركهتا هے، وه اپني خاص بيماري كي وجہ سے ڈاكٹر كے كهنے پر بعض چيزوں سے پرهيز بهي كرسكتا هے اور بيماري كے بڑهنے كے خوف سے جس طرح كچھ چيزيں نهيں كهاتا، اسي طرح جن گناهوں ميں ملوث هے ان سے بهي تو پرهيز كرسكتا هے، اور جن نافرمانيوں ميں مبتلا هے اس سے بهي تو رك سكتا هے۔

خداوندعالم كي بارگاه ميں توبہ كي قدرت نہ ركهنے كا عذر و بهانہ كرنا قابل قبول نهيں هے، اگر گناهگار توبہ كي قدرت نہ ركهتا هوتا تو خداوندعالم كبهي بهي توبہ كي دعوت نہ ديتا۔

گناهگار كو اس حقيقت پر يقين ركهنا چاہئے كہ وه هر موقع و محل پر تركِ گناه پر قادرهے، اور قرآني نقطہ نظر سے خداوندعالم كي ذات گرامي بهي تواب و رحيم هے، وه انسان كي توبہ قبول كرليتا هے، اور انسان كے تمام گناهوں كو اپني رحمت و مغفرت كي بنا پر بخش ديتا هے اگرچہ تمام ريگزاروں كے برابر هي كيوں نہ هوں، اور اس كے سياه نامہ اعمال كو اپني مغفرت كي سفيدي سے مٹاديتا هے۔

گناهگار كو اس چيزكا علم هونا چاہئے كہ اگر تركِ گناه اور اپنے ظاهر و باطن كي پاكيزگي كے لئے قدم نہ اٹهائے اور گناه و معصيت ميں اضافہ كرتا رهے، تو پهر خداوندعالم بهي اس كو دردناك عذاب ميں گرفتار كرديتا هے اور سخت سے سخت عقوبت اس كے لئے مقرر فرماتاهے۔

خداوندعالم نے قرآن مجيد ميں خود كو اس طرح سے پهچنوايا هے:

((غَافِرِ الذَّنْبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ شَدِيدِ الْعِقَابِ))۔ 96

”وه گناهوں كا بخشنے والا، توبہ كا قبول كرنے والا اور شديد عذاب كرنے والا هے “۔

امام معصوم عليہ السلام دعائے افتتاح ميں خداوندعالم كي اس طرح حمد و ثنا فرماتے هيں:

”وَاَيقَنْتُ اَنَّكَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ فِي مَوْضِعِ الْعَفْوِوَالرَّحْمَة، وَاَشَدُّ المُعَاقِبِينَ فِي مَوْضِعِ النَّكَالِ وَالنَّقِمَةِ“۔

”مجهے اس بات پر يقين هے كہ تو رحمت و بخشش كے مقام ميں سب سے زياده مهربان هے، اور عذاب و عقاب كے مقام ميں شديد ترين عذاب كرنے والاهے“۔

اسي طرح خداوندعالم نے قرآن مجيد ميں گناهگاروں سے خطاب فرمايا هے:

((قُلْ ياعِبَادِي الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَي أَنْفُسِهِم لاَتَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللهِ إِنَّ اللهَ يغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا إِنَّہُ ہُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ))۔ 97

”(اے)پيغمبر آپ پيغام پهنچا ديجئے كہ اے ميرے بندو! جنهوں نے اپنے نفس پر زيادتي كي هے رحمت خدا سے مايوس نہ هوں، الله تمام گناهوں كا

معاف كرنے والا هے اور وه يقينا بهت زياده بخشنے والا اور مهربان هے“۔

لہٰذا ايك طرف خداوندعالم كا تواب و غفور هونا اور دوسری طرف سے گناهگار انسان كا گناهوں كے ترك كرنے پر قادر هونا اس كے علاوه قرآن مجيد كي آيات كا گناهگار انسان كو خدا كي رحمت و مغفرت كي بشارت ديناان تمام باتوں كے باوجود ايك گناهگار كو اپنے گناهوں كے ترك كرنے ميں كوئي عذر و بهانہ باقي نهيں رهنا چاہئے، اسي لئے گناهگار كے لئے توبہ كرنا عقلي اور اخلاقي لحاظ سے ”واجب فوري“هے۔

اگر گناهگار توبہ كے لئے قدم نہ بڑهائے، اپنے گزشتہ كا جبران وتلافي نہ كرے اور اپنے ظاهر و باطن كو گناه سے پاك نہ كرے، تو عقل و شرع، وجدان اور حكمت كي نظر ميں اس دنيا ميں بهي محكوم و مذموم هے، اور آخرت ميں بهي

خداوندعالم كے نزديك مستحق عذاب هے۔ ايسا شخص روز قيامت حسرت و ياس اور ندامت و پشيمانی كے ساتھ فرياد كرے گا:

((۔۔۔لَوْ أَنَّ لِي كَرَّةً فَأَكُونَ مِنْ الْمُحْسِنِينَ))۔ 98

”اگر مجهے دوباره واپس جانے كا موقع مل جائے تو ميں نيك كردار لوگوں ميں سے هو جاؤں “۔

اس وقت خداوندعالم جواب دے گا:

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

((بَلَي قَدْ جَائَتْكَ آياتِي فَكَذَّبْتَ بِها وَاسْتَكْبَرْتَ وَكُنْتَ مِنَ الْكَافِرِينَ))۔ 99

”ھاں ھاں تيرے پاس ميري آيت يں آئي تھيں تو نے انھيں جھٹلا ديا اور تكبر سے كام ليا اور كافروں ميں سے ھو گيا“۔

روز قيامت گناھگار شخص كي نجات كے لئے دين و عمل كے بدلے ميں كوئي چيز قبول نہ ھوگی، اور اس كي پيشاني پر سزا كي مھر لگادي جائے گی:

((وَلَوْ أَنَّ لِلَّذِينَ ظَلَمُوا مَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا وَمِثْلَہُ مَعَہُ لَافْتَدَوْا بِہِ مِنْ سُوءِ الْعَذَابِ يَوْمَ الْقِيامَۃِ وَبَدَا لَھم مِنْ اللهِ مَا لَمْ يَكُونُوا يَحْتَسِبُونَ)) 100

”اور اگر ظلم كرنے والوں كو زمين كي تمام كائنات مل جائے اور اتنا ھي اور بھي ديديا جائے تو بھي يہ روز قيامت كے بدترين عذاب كے بدلے ميں سب ديديں گے، ليكن ان كے لئے خدا كي طرف سے وہ سب بھر حال ظاھر ھوگا جس كا يہ وھم و گمان بھي نھيں ركھتے تھے“۔

حضرت امير المومنين عليہ السلام دعائے كميل ميں فرماتے ھيں :

خدا كي بارگاہ ميں گناھگار كے توبہ نہ كرنے ميں كوئي عذر قبول نھيں كيا جائے گا، كيونكہ خدا نے گناھگار پر اپني حجت تمام كردي ھے:

” فَلَكَ الحُجۃُ عَلَيَّ في جَميعِ ذٰلِكَ، وَلاٰحُجَّۃَ لِي فِي مٰاجَرَيٰ عَلَيَّ فيہِ قَضٰاؤُكَ“۔

”تمام معاملات ميں ميرے اوپر تيري حجت تمام ھوگئي ھے اور اسے پورا كرنے ميں تيري حجت باقي نھيں رھي “۔

بندوں پر خدا كي حجت كے سلسلے ميں ايك اھم روايت

”عبد الاعليٰ موليٰ آل سام كھتے ھيں : ميں نے حضرت امام صادق عليہ السلام سے سنا كہ آپ نے فرمايا: روز قيامت ايك حسين و جميل عورت كو لايا جائے گا جس نے دنيا ميں اپنے حسن و جمال كي وجہ سے گناہ ومعصيت كو اپنا شعار بنايا تھا، وہ اپني بے گناھي ثابت كرنے كے لئے كھے گی: پالنے والے! تو نے مجھے خوبصورت پيدا كيا، لہٰذا ميں اپنے حسن و جمال كي بنا پر گناھوں كي مرتكب ھوگئی، اس وقت جناب مريم (سلام اللہ عليھا) كو لايا جائے گا، اور كھا جائے گا: تو زيادہ خوبصورت ھے يا يہ باعظمت خاتون؟ ھم نے اس كو بھت زيادہ خوبصورت خلق فرمايا، ليكن پھر بھي انھوں نے اپنے كو محفوظ ركھا، برائيوں سے دور رھيں۔

اس كے بعد ايك خوبصورت مرد كو لايا جائے گاوہ بھي اپني خوبصورتي كي بنا پر گناھوں ميں غرق رھا، وہ بھي كھے گا: پالنے والے ! تو نے مجھے خوبصورت پيدا كيا، جس كي بنا پر ميں نامحرم عورتوں كے ساتھ گناھوں ميں ملوث رھا۔ اس وقت جناب يوسف (عليہ السلام) كو لايا جائے گا، اور كھا جائے گا: تو زيادہ خوبصورت ھے يا يہ عظيم الشان انسان، ھم نے انھيں بھي بھت خوبصورت پيدا كيا ليكن انھوں نے بھي اپنے آپ كو گناھوں سے محفوظ ركھااور فتنہ و فساد ميں غرق نہ ھوئے۔

اس كے بعد ايك ايسے شخص كو لايا جائے گا، جو بلاء اور مصيبتوں مينگرفتار رہ چكا تھا اور اسي وجہ سے اس نے اپنے كو گناھوں ميں غرق كرليا تھا، وہ بھي عرض كرے گا: پالنے والے! چونكہ تونے مجھے مصيبتوں اور بلاؤں ميں گرفتار كرديا تھا جس سے ميرا حوصلہ اور استقامت جاتي رھي اور ميں گناھوں ميں غرق ھوگيا، اس وقت جناب ايوب (عليہ السلام) كو لايا جائے گااور كھا جائے گا: تمھاري مصيبتيں زيادہ ھيں يا اس عظيم انسان كی، يہ بھي مصيبتوں ميں گھرے رھے، ليكن انھوں اپنے آپ كو محفوظ ركھا اور فتنہ وفساد كے گڑھے ميں نہ گرے“101

توبہ، آدم و حوا كي ميراث

جناب آدم عليہ السلام روئے زمين پر خداوندعالم كے خليفہ اور اس كے نائب كے عنوان سے پيداكئے گئے، اور پتلہ بنانے كے بعد اللہ نے اس ميں اپني روح كو پھونكي 102 اور ان كو ”اسماء“ كا علم ديا، فرشتوں نے ان كي عظمت و كرامت كے سامنے حكم خدا كے سے سجدہ كيا، اس وقت خدا كے حكم سے وہ اور جناب حوّابہشت ميں رہنے لگے103 بہشت كي تمام نعمتيں ان كے اختيار ميں ديديں گئی، اور انھيں تمام نعمتوں سے فيضياب ھونے كے لئے كوئي ركاوٹ نھيں تھی، مگر دونوں سے يہ كھا گيا كہ فلاں درخت كے نزديك نہ ھونا، كيونكہ اس كے نزديك ھونے كي صورت ميں تم ظالمين اور ستمگاروں ميں سے ھوجاؤگے۔104

وہ شيطان جس نے جناب آدم كو سجدہ نہ كرنے ميں حكم خدا كي مخالفت كي اور خدا كي بارگاہ سے نكال ديا گيا، اسے خدا كي لعنت تكليف دي رھي تھی، اس كا غرور و تكبر اس بات كي اجازت نھيں ديتا تھا كہ خدا كي بارگاہ ميں توبہ كرلے، كينہ اور حسد كي وجہ سے جناب آدم و حوا عليھماالسلام سے دشمني نكالنے كي فكر ميں لگ گيا تاكہ ان كا چھپا ھوا بدن ظاھر

هوجائے، اور اس كي اطاعت كرتے هوئے اپني عظمت و كرامت سے هاته دهو بيٹهيں، اور بهشت عنبر سے باهر نكال دئے جائيں نيز خدا كے لطف و كرم سے منه موڑليں۔
چنانچه ان جملوں كے ذريعه اس درخت كا پهل كهلانے كے لئے انهيں وسوسه ميں ڈال ديا:
"اے آدم و حوا ! خداوندعالم نے اس درخت كا پهل كهانے سے اس لئے منع كيا هے كه اگر تم اس كا پهل كهالوگے تو فرشتے بن جاؤگے يا اس هرے بهرے باغ ميں هميشه هميشه كے لئے ره جاؤگے"۔
اپنے وسوسه كو ان دونوں كے دلوں ميں ثابت و مستحكم كرنے كے لئے اس نے (جهوٹي) قسم كهائي كه ميں تمهارا خيرخواه هوں۔ 105 شيطان كا حسين وسوسه اور اس كي قسم نے دونوں حضرات كے حرص كو شعله ور كرديا، ان دونوں كا حرص خداوندعالم كي نهي كے درميان حجاب بن گيا شيطان ان دونوں كو دهوكه دينے ميں كامياب هوگيا، او ر يه خدا كي نافرماني ميں مبتلا هوگئے ۔اس درخت كا پهل كهاليا، ان كا بدن ظاهر هوگيا، وقار و هيبت اور نور و كرامت كا لباس اترگيا، اپنے بدن كو بهشت كے درخت كے پتوں سے چهپانا شروع كيا، اس وقت خداوندعالم نے خطاب فرمايا كه كيا هم نے تمهيں اس درخت كے قريب جانے سے منع نهيں كيا تها اور اعلان نه كيا تها كه شيطان تمهارا كُهلا دشمن هے؟!106
جناب آدم و حوا بهشت سے نكال دئے گئے، مقام خلافت و علم اور مسجود ملائكه هونے سے كوئي كام نه چلا، اور جو عظمت ان كو دي گئي تهي اس سے هبوط كرگئے، اور زندگي كے لئے زمين پر بهيج دئے گئے۔
مقام قرب سے دوری، فرشتوں كي هم نشيني سے محرومی، بهشت سے خروج، نهي خدا پر بے توجهي اور شيطان كي اطاعت كي وجه سے دونوں غم و اندوه اور حسرت ميں غرق هوگئے، خود پسندي كے خوفناك اور محدود زندان ميں پهنچ گئے، كيونكه اسي خود پسندي اور خود بيني كي وجه سے رحمت و عنايت اور لطف و كرم سے محروم هوچكے تهے، اورغير الله كے جال ميں پهنس گئے تهے، اور ايمان، عشق اور بيداری كي فضا ميں وارد هوگئے، جهاں سے دنياوي فائدے اور آخرت كے لئے بے نهايت فوائد انسان كو ملنے والے هيں۔
جب آدم و حوّا (عليهما السلام) اس طرح اپنے آپ ميں آئے تو فرياد كي كه هم انانيت اور غفلت كے سبب فراق يار كے زندان گرفتار هوگئے هيں، خودخواهي اور حرص و غرور كے اندهيرے ميں غرق هوگئے اور ((ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا)) سے دچار هوگئے۔
اپني حالت پر متوجه هونے، حرّيت و آزادي كے ميدان مينوارد هونے، شيطان كے جال سے نجات پانے، خداوندعالم كي طرف متوجه هونے اور بارگاه خداوندي ميں تواضع و انكساری سے پيش آنے كا سبب هے، كه اگر شيطان بهي اسي طريقه سے اپني حالت پر توجه كرتا تو خداوندعالم كي بارگاه سے مردود نه هوتا اوراس كے گلے ميں هميشه كے لئے لعنت كا طوق نه ڈالا جاتاجناب آدم و حوا علىهماالسلام غور و فكر او رانديشه، تعقل، توجه، بينائي اور بيداری كي معنوي اور قيمتي فضاء ميں وارد هوئے، ندامت و پشيمانی اور اشك چشم كے ساته اس طرح ادب اور خاكساري دكهائي كه يه نهيں كها كه: "اِغْفِرْ لَنَا"، بلكه خدا كي بارگاه ميں عرض كيا: ((وَاِنْ لَمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا))اگر همىں نهيں بخشے گا اور هم پر رحم نه كرے گا ((لَنَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ۔)) 107 تو هم خساره اٹهانے والوں ميں هوجائيں گے۔
اس توجه، بيداری، تواضع و انكساری، ندامت و پشيمانی، گريه و توبه اور خودي سے نكل كر خدائي بن جانے كي بنا پر هي رحمت خدا كے دروازے كهل گئے، خدائے مهربان كا لطف و كرم شامل حال هوا اور خدا كي عنايت و توجه نے بڑه كر استقبال كيا:
((فَتَلَقَّي آدَمُ مِنْ رَبِّہِ كَلِمَاتٍ فَتَابَ عَلَيہِ اِنَّہُ ہُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيم)) 108
"پهر آدم نے پروردگار سے كلمات كي تعليم حاصل كي اور ان كي بر كت سے خدانے ان كي توبه قبول كر لي كه وه توبه قبول كرنے والا اور مهربان هے "۔
نور ربوبيت نے كلمات ميں تجلي كي اور جناب آدم كي روح نے درك كيا، اس تينوں حقيقت يعني نور ربوبي كي تجلی، كلمات اور روح آدم كي هم آهنگي كے سبب هي توبه وجود ميں آئی، وه توبه جس نے ماضي كا تدارك كرديا، اور توبه كرنے والوں كے مستقبل كو روشن اور تابناك بناديا۔
حضرت امام باقر علىه السلام سے روايت هے كه جن كلمات كے ذريعه جناب آدم علىه السلام كي توبه قبول هوئي وه كلمات يه تهے:
"اَللّٰهُمَّ، لا اِلٰہَ اِلاَّ اَنْتَ، سُبْحانَكَ وَ بِحَمْدِكَ، رَبِّ اِنّي ظَلَمْتُ نَفْسي، فَاغْفِرْلِی، اِنَّكَ خَيرُ الْغافِرِينَ ۔اَللّٰهُمَّ، لا اِلٰہَ اِلاَّ اَنْتَ، سُبْحانَكَ وَ بِحَمْدِكَ، رَبِّ اِنّي ظَلَمْتُ نَفْسی، فَارْحَمْني اِنَّكَ خَيرُالرّاحِمينَ ۔اَللّٰهُمَّ، لا اِلٰہَ اِلاَّ اَنْتَ، سُبْحانَكَ وَ بِحَمْدِكَ، رَبِّ اِنّي ظَلَمْتُ نَفْسی فَتُبْ عَلَي اِنَّكَ اَنْتَ التَّوّابُ الرَّحيمُ"۔109

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

"پالنے والے! تو پاك و پاكيزه هے ميں تيري حمد كرتا هو نتيرے علاوه كوئي خدا نهيں هے، پالنے والے ميں نے اپنے نفس پر ظلم كيا، لہٰذا مجھے معاف كردے، كيونكہ تو بهترين معاف كرنے والا هے، تيرے علاوه كوئي خدا نهيں هے، تو پاك و پاكيزه هے، ميں تيري حمد كرتا هو ں، پالنے والے ! ميں نے اپنے نفس پر ظلم كيا تو ميرے اوپر رحم فرما كہ تو بهترين رحم كرنے والا هے، پالنے والے! تيرے علاوه كوئي خدا نهيں هے، تو پاك و پاكيزه هے ميں تيري حمد كرتا هو ں، ميں نے اپنے نفس پر ظلم كيا، تو ميري توبہ كو قبول كرے كيونكہ تو بهت زياده توبہ قبول كرنے والا اور مهربان هے"۔

اس سلسلے ميں يہ روايت بهي ملتي هے : جناب آدم (عليہ السلام)نے عرش الٰهي پر چند عظيم الشان اسماء لكھے ديكھے، تو انهوں نے ان كے بارے ميں سوال كيا تو آواز آئي: يہ كلمات مقام و منزلت كے اعتبار سے تمام موجودات عالم پر فضيلت ركھتے هيں: اور وه هيں:

محمد، علی، فاطمہ، حسن و حسين (عليهم السلام)، جناب آدم نے اپني توبہ كے قبول هونے اور اپنے مقام كي بلندي كے لئے ان اسماء گرامي كي حقيقت سے توسل كيا اور ان اسماء كي بركت سے جناب آدم (عليہ السلام) كي توبہ قبول هوگئي-110

جي هاں! جيسے هي كلمات كي تجليات كے لئے خداوندعالم كے الهامات كي بارش جناب آدم كے دانۂ عشق و محبت پربرسی، تو اپنے نفس پر ظلم كے اقرار و اعتراف كا پودا اُگ آيا، جناب آدم نے دعا و گريہ اور استغاثہ كيا، احساس گناه كا درخت ان كي روح ميں تناور هوگيا اور اس پر توبہ كا پهول كھل اٹھا:

((ثُمَّ اجْتَبَاهُ رَبُّہُ فَتَابَ عَلَيہِ وَہَدَي))- 111

"پهر خدا نے انهيں چن لياواوران كي توبہ قبول كرلي اور انهيں راستہ پرلگاديا"۔

كيا كياچيزيں گناه هيں ؟

حضرت امام صادق علہ السلام "توبہ نامہ "كے عنوان سے بهترين و خوبصورت كلام بيان فرماتے هيں، جس ميں ان گناهوں كي طرف بهي اشاره كيا گيا هے كہ جن سے توبہ كرناواجب فوری، واجب شرعي اور واجب اخلاقي هے، اور اگر ان گناهوں كا تدارك نہ كيا گيا اور حقيقي توبہ كے ذريعہ اپنے نامہ اعمال كو دهويانہ گيا تو روز قيامت عذاب الٰهي اور دردناك انجام سے دوچار هونا پڑے گا، امام علہ السلام گناهوں كو اس طرح بيان كرتے هيں:

"واجبات الٰهي كا ترك كرنا، حقوق الٰهي جيسے نماز ، روزه، زكوٰة، جهاد، حج، عمره، وضوء، غسل، عبادت شب، كثرت ذكر، كفاره قسم، مصيبت ميں كلمہ استرجاع كہنا، (انا ﷲ و انا اليہ راجعون) وغيره سے غفلت كرنا، اور اپنے واجب و مستحب اعمال ميں كوتاهي هونے كے بعد ان سے روگرداني كرنا۔

گناهان كبيره كا مرتكب هونا، معصيت الٰهي كي طرف رغبت ركھنا، گناهوں كا انجام دينا، بري چيزوں كو اپنانا، شهوات ميں غرق هونا، كسي خطا كو اپنے ذمہ لينا، غرض يہ كہ عمدي يا غلطي كي بنا پر ظاهري اور مخفي طور پر معصيت خدا كرنا۔

كسي كا ناحق خون بهانا، والدين كا عاق هونا، قطع رحم كرنا، ميدان جنگ سے فرار كرنا، باعفت شخص پر تهمت لگانا، ناجائز طريقہ سے يتيم كا مال كهانا، جهوٹي گواهي دينا، حق كي گواهي سے كترانا، دين فروشی، ربا خوری، خيانت، مال حرام، جادو، ٹوٹا، غيب كي باتيں گڑهنا، نظر بد ڈالنا، شرك، ريا، چوری، شراب خوری، كم تولنا اور كم ناپنا، ناپن تول ميں خيانت كرنا، كينہ و دشمنی، منافقت، عہد و پيمان توڑدينا، خوامخواه الزام لگانا، فريب اور دهوكہ دينا، اهل ذمہ سے كيا هوا عهدو پيمان توڑنا، قسم، غيبت كرنايا سننا، چغلي كرنا، تهمت لگانا، دوسروں كي عيب تلاش كرنا، دوسروں كو بُرا بهلا كہنا، دوسروں كو بُرے نامونسے پكارنا، پڑوسي كو اذيت پهچانا، دوسروں كے گهروں ميں بغير اجازت كے داخل هونا، اپنے اوپر بلا وجہ فخر و مباهات كرنا، گناهوں پر اصرار كرنا، ظالموں كا همنوا بننا، تكبر كرنا غرور سے چلنا، حكم دينے ميں ستم كرنا، غصہ كے عالم ميں ظلم كرنا، كينہ و حسد ركھنا، ظالمونكي مدد كرنا، دشمني اور گناه ميں مدد كرنا، اهل و عيال اور مال كي تعداد ميں كمي كرنا، لوگوں سے بدگماني كرنا، هوائے نفس كي اطاعت كرنا، شهوت پرستی، برائيوں كا حكم دينا، نيكيوں سے روكنا، زمين پر فتنہ و فساد پهيلانا، حق كا انكار كرنا، ناحق كاموں ميں ستمگروں سے مدد لينا، دهوكا دينا، كنجوسي كرنا، نہ جاننے والي چيز كے بارے ميں گفتگو كرنا، خون اور يا سور كا گوشت كهانا، مردار يا غير ذبيحہ جانور كا گوشت كهانا، حسد كرنا، كسي پر تجاوز كرنا، بري چيزوں كي دعوت دينا، خدا كي نعمتوں پر مغرور هونا، خودغرضي دكهانا، احسان جتانا، قرآن كا انكار كرنا، يتيم كو ذليل كرنا، سائل كو دهتكارنا، قسم توڑنا، جهوٹي قسم كهانا، دوسروں كي ناموس اور مال پر هاتھ ڈالنا، برا ديكهنا، برا سننا اور برا كہنا، كسي كو بري نظر سے چهونا، دل ميں بُري بُري باتيں سوچنااور جهوٹي قسم كهانا"-112

واجب چيزوں كو ترك كرنا اور حرام چيزوں كا مرتكب هونا، حضرت امام صادق علہ السلام كے اس ملكوتي كلام ميں يہ

سب باتيں گناہ کے عنوان سے بیان ہوئي ہیں جن سے توبہ کرنا ''واجب فوري'' ہے۔

گناھوں کے برے آثار

قرآن مجید کي آیات اور اہل بیت علیہم السلام کي تعلیمات کے پیش نظر دنیا و آخرت میں گناھونکے برُے آثارنمایاں ہوتے ہیں کہ اگر گناہگار اپنے گناھوں سے توبہ نہ کرے تو بے شك ان کے برے آثار میں گرفتار ہوجاتا ہے۔

((بَلَي مَنْ کَسَبَ سَیئَةً وَأَحَاطَتْ بِہِ خَطِیئَتُہُ فَأُوْلَئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ ہم فِیہا خَالِدُونَ))۔ 113

''یقینا جس نے کوئي برائي کي اور اس کي غلطي نے اسے گھیر لیا، تو ایسے لوگوں کے لئے جہنم ہے اور وہ اس میں ہمیشہ رہنے والے ہیں ''۔

((قُلْ ہل نُنَبِّئُکُمْ بِالْأَخْسَرِینَ أَعْمَالًا۔ الَّذِینَ ضَلَّ سَعْیہم فِي الْحَیاةِ الدُّنْیا وَہم یحْسَبُونَ أَنَّہم یحْسِنُونَ صُنْعًا ۔ أُولَئِكَ الَّذِینَ کَفَرُوا بِآیاتِ رَبِّہم وَلِقَائِہِ فَحَبِطَتْ أَعْمَالُہم فَلاَنُقِیمُ لَہم یوْمَ الْقِیامَةِ وَزْنًا))۔ 114

''اے پیغمبر کیا ہم تمھیں ان لوگوں کے بارے میں اطلا ع دیں جو اپنے اعمال میں بدترین خسارہ میں ہیں یہ وہ لوگ ہیں جن کي کوشش زندگاني ٔ دنیا میں بہك گئي ہے اور یہ خیال کرتے ہیں کہ یہ اچھے اعمال انجا م دیں رہے رھیں، یھي وہ لوگ ہینجنھوں نے آیات پروردگار اور اس کي ملاقات کا انکار کیا، ان کے اعمال برباد ہو گئے ہیں اور ہم قیامت کے دن ان کے لئے کوئي وزن قائم نہیں کریں گے ''۔

((فِي قُلُوبِہم مَرَضٌ فَزَادَہم اللهُ مَرَضًا وَلَہم عَذَابٌ أَلِیمٌ---))۔ 115

''ان کے دلوں میں بیماري ہے اور خدا نے نفاق کي بنا پر اسے اور بھي بڑھا دیا ہے، اب اس جھوٹ کے نتیجہ میں دردناك عذاب ملے گا---''۔

((فَتَرَي الَّذِینَ فِي قُلُوبِہم مَرَضٌ یسَارِعُونَ فِیہم---))۔116

''اے پیغمبر آپ دیکھیں گے کہ جن کے دلوں میں نفاق کي بیماري ہے وہ دوڑ دوڑ کر ان کي طرف جا رہے ہیں''۔

((وَأَمَّا الَّذِینَ فِي قُلُوبِہم مَرَضٌ فَزَادَتْہم رِجْسًا إِلَي رِجْسِہم---))۔ 117

''اور جن کے دلوں میں مرض ہے ان کے مرض میں مزید اضافہ ہوجاتا ہے اور وہ کفر ھي کي حالت میں مر جاتے ہیں''۔

((إِنَّ الَّذِینَ یأْکُلُونَ أَمْوَالَ الْیتَامَي ظُلْمًا إِنَّمَا یأْکُلُونَ فِي بُطُونِہم نَارًا وَسَیصْلَوْنَ سَعِیرًا))۔ 118

''جو لوگ یتیموں کا مال ناحق کھا جاتے ہیں وہ در حقیقت اپنے پیٹ میں آگ بھر رہے ہیں اور وہ عنقریب واصل جہنم ہوں گے ''۔

مذکورہ آیہ اور اس سے ملتي جلتي آیتوں کي بناپر بعض محققین کا عقیدہ ہے کہ روز قیامت گناہگاروں کو ملنے والا عذاب یھي اس کے گناہ ہوں گے، یعني یھي انسان کے گناہ ہوں گے جو روز قیامت دردناك عذاب کي شکل میں ظاہر ہوں گے، اور گناہگار کو ہمیشہ کے لئے اپنا اسیر بناکر عذاب میں مبتلا رکھینگے۔

((إِنَّ الَّذِینَ یکْتُمُونَ مَا أَنزَلَ اللهُ مِنْ الْکِتَابِ وَیشْتَرُونَ بِہِ ثَمَنًا قَلِیلًا أُوْلَئِكَ مَا یأْکُلُونَ فِي بُطُونِہم إِلاَّ النَّارَ وَلاَیکَلِّمُہم اللهُ یوْمَ الْقِیامَةِ وَلاَیزَکِّیہم وَلَہم عَذَابٌ أَلِیمٌ۔ أُوْلَئِكَ الَّذِینَ اشْتَرَوْا الضَّلاَلَةَ بِالْہُدَي وَالْعَذَابَ بِالْمَغْفِرَةِ فَمَا أَصْبَرَہم عَلَي النَّارِ))۔ 119

''جو لوگ خدا کي نازل کي ہوئي کتاب کے احکام کو چھپاتے ہیناور اسے تھوڑي قیمت پر بیچ ڈالتے ہیں وہ درحقیقت اپنے پیٹ میں صرف آگ بھر رہے ہیں اور خدا، روز قیامت ان سے بات بھي نہ کرے گا اور نہ ان کا تذکیہ کرے گا (بلکہ) ان کے لئے دردناك عذاب قرار دے گایھي وہ لوگ ہیں جنھوں نے گمراھي کو ہدایت کے عوض اور عذاب کو مغفرت کے عوض خرید لیا ہے، آخر یہ آتش جہنم پر کتنا صبر کریں گے ''۔

((مَثَلُ الَّذِینَ کَفَرُوا بِرَبِّہم أَعْمَالُہم کَرَمَادٍ اشْتَدَّتْ بِہِ الرِّیحُ فِي یوْمٍ عَاصِفٍ لاَیقْدِرُونَ مِمَّا کَسَبُوا عَلَي شَيْءٍ ذَلِكَ ہُوَ الضَّلاَلُ الْبَعِیدُ))۔ 120

''جن لوگوں نے اپنے پروردگار کا انکار کیا ان کے اعمال کي مثال اس راکھ کي مانند ہے جسے آندھي کے دن کي تند ہوا اڑا لے جائے کہ وہ اپنے حاصل کئے ہوئے پر بھي کوئي اختیار نہیں رکھتے اور یھي بہت دور تك پھیلي ہوئي گمراھي ہے''۔

لہٰذا اس طرح کي آیات سے نتیجہ نکلتا ہے کہ گناھوں کے بُرے آثار اس سے کھیں زیادہ ہیں، مثلاً:

آتش جہنم میں جلنا، عذاب کا ابدي ہونا، دنیا و آخرت مینقصان اور خسارہ میں رہنا، انسان کي ساري زحمتوں پر پاني پھرجانا، روز قیامت (نیك) اعمال کا حبط (یعني ختم) ہوجانا، روز قیامت اعمال کي میزان قائم نہ ہونا، توبہ نہ کرنے کي

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

وجہ سے گناھوں ميں اضافہ ھونا، دشمنان خدا كي طرف دوڑنا، انسان سے خدا كا تعلق ختم ھوجانا، قيامت ميں تزكيہ نہ ھونا، ہدايت كا گمراھي سے بدل جانا، مغفرت الٰھي كے بدلہ عذاب الٰھي كا مقرر ھونا۔
حضرت امام زين العابدين علیہ السلام ايك تفصيلي روايت ميں گناھوں كے برے آثار كے بارے ميں اس طرح ارشاد فرماتے ھيں:
جن گناھوں كے ذريعہ نعمتيں تبديل ھوجاتي ھيں:
عوام الناس پرظلم و ستم كرنا، كار خير كي عادت چھوڑ دينا، نيك كام كرنے سے دوري كرنا، كفران نعمت كرنا اور شكر الٰھي چھوڑ دينا۔
جو گناہ ندامت اور پشيماني كے باعث ھوتے ھيں:
قتل نفس، قطع رحم، وقت ختم ھونے تك نماز ميں تاخير كرنا، وصيت نہ كرنا، لوگوں كے حقوق ادا نہ كرنا، زكوٰة ادانہ كرنا، يھاں تك كہ اس كي موت كا پيغام آجائے اور اس كي زبان بند ھوجائے۔
جن گناھوں كے ذريعہ نعمتيں زائل ھوجاتي ھيں:
جان بوجھ كر ستم كرنا، لوگوں پر ظلم و تجاوز كرنا، لوگوں كا مذاق اڑانا، دوسرے لوگوں كو ذليل كرنا۔
جن گناھوں كے ذريعہ انسان تك نعمتيں نھيں پہنچتيں:
اپني محتاجگي كا اظھار كرنا، نماز پڑھے بغير رات كے ايك تھائي حصہ ميں سونا يھاں تك كہ نماز كا وقت نكل جائے، صبح ميں نماز قضا ھونے تك سونا، خدا كي نعمتوں كو حقير سمجھنا، خداوندعالم سے شكايت كرنا۔
جن گناھوں كے ذريعہ پردہ اٹھ جاتا ھے:
شراب پينا، جوا كھيلنا يا سٹہ لگانا، مسخرہ كرنا، بيھودہ كام كرنا، مذاق اڑانا، لوگوں كے عيوب بيان كرنا، شراب پينے والوں كي صحبت مينبيٹھنا۔
جو گناہ نزول بلاء كا سبب بنتے ھيں:
غم زدہ لوگوں كي فرياد رسي نہ كرنا، مظلوموں كي مدد نہ كرنا، امر بالمعروف اور نھي عن المنكر جيسے الٰھي فريضہ كا ترك كرنا۔
جن گناھوں كے ذريعہ دشمن غالب آجاتے ھيں:
كھلے عام ظلم كرنا، اپنے گناھوں كو بيان كرنا، حرام چيزوں كو مباح سمجھنا، نيك و صالح لوگوں كي نافرماني كرنا، بدكاروں كي اطاعت كرنا۔
جن گناھوں كے ذريعہ عمر گھٹ جاتي ھے:
قطع تعلق كرنا، جھوٹي قسم كھانا، جھوٹي باتيں بنانا، زناكرنا، مسلمانوں كا راستہ بند كرنا، ناحق امامت كا دعويٰ كرنا۔
جن گناھوں كے ذريعہ اميدٹوٹ جاتي ھے:
رحمت خدا سے نااميدھونا، لطف خدا سے زيادہ مايوس ھونا، غير حق پر بھروسہ كرنا اور خداوندعالم كے وعدوں كو جھٹلانا۔
جن گناھوں كے ذريعہ انسان كا ضمير تاريك ھوجاتا ھے:
سحر و جادو اور غيب كي باتيں كرنا، ستاروں كو موثر ماننا، قضا و قدر كو جھٹلانا، عقوق والدين ھونا۔
جن گناھوں كے ذريعہ (احترام كا) پردہ اٹھ جاتا ھے:
واپس نہ دينے كي نيت سے قرض لينا، فضول خرچي كرنا، اھل و عيال اور رشتہ داروں پر خرچ كرنے ميں بخل كرنا، بُرے اخلاق سے پيش آنا، بے صبري كرنا، بے حوصلہ ھونا، اپنے كو كاھل جيسا بناناوراھل دين كو حقير سمجھنا۔
جن گناھوں كے ذريعہ دعا قبول نھيں ھوتی:
بري نيت ركھنا، باطن ميں برا ھونا، ديني بھائيوں سے منافقت كرنا، دعا قبول ھونے كا يقين نہ ركھنا، نماز ميں تاخير كرنا يھاں تك كہ اس كا وقت ختم ھوجائے، كار خير اور صدقہ كو ترك كركے تقرب الٰھي كو ترك كرنا اور گفتگو كے دوران نازيبا الفاظ استعمال كرنا اور گالي گلوچ دينا۔
جو گناہ باران رحمت سے محرومي سبب بنتے ھيں:
قاضي كاناحق فيصلہ كرنا، ناحق گواھي دينا، گواھي چھپانا، زكوٰة اور قرض نہ دينا، فقيروں اور نيازمندوں كي نسبت سنگدل ھونا، يتيم اورضرورت مندوں پر ستم كرنا، سائل كو دھتكارنا، رات كي تاريكي ميں كسي تھي دست اور نادار كو خالي ھاتھ لوٹانا۔ 121
حضرت امير المومنين علیہ السلام گناھوں كے سلسلے ميں فرماتے ھيں:

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

”لَوْ لَمْ يتَوَعَّدِ اللهُ عَلٰي مَعْصِيتِہِ لَكَانَ يجِبُ أن لا يعْصيٰ شُكْراً لِنِعَمِہِ:“ 122
”اگر خداوندعالم نے اپنے بندوں كو اپني مخالفت پر عذاب كا وعدہ نہ ديا ہوتا، تو بھي اس كي نعمت كے شكرانے كے لئے واجب تھا كہ اس كي معصيت نہ كي جائے“۔
قارئين كرام! خداوندعالم كي بے شمار نعمتوں كے شكركي بنا پر ہميں چاہئے كہ ہر طرح كي معصيت اور گناہ سے پرہيز كريں اور اپنے بُرے ماضي كي بدلنے كے لئے خداوندعالم كي بارگاہ ميں توبہ و استغفار كريں كيونكہ توبہ استغفار كي بنا پر خداوندعالم كي رحمت و مغفرت اور اس كا لطف و كرم انسان كے شامل حال ہوتا ہے۔

حقيقي توبہ كا راستہ

توبہ (يعني خداوندعالم كي رحمت و مغفرت اور اس كي رضا و خوشنودي تك پہنچنا، جنت ميں پھونچنے كي صلاحيت كا پيدا كرنا، عذاب جہنم سے امان ملنا، گمراھي كے راستہ سے نكل آنا، راہ ہدايت پر آجانا اور انسان كے نامہ اعمال كا ظلمت و سياھي سے پاك و صاف ہوجانا ہے)؛ اس كے اہم آثار كے پيش نظريہ كہا جاسكتا ہے كہ توبہ ايك عظيم مرحلہ ہے، توبہ ايك بزرگ پروگرام ہے، توبہ عجيب و غريب حقيقت ہے اور ايك روحاني اور آسماني واقعيت ہے ۔
لہٰذا فقط ”استغفر اللہ“ كہنے، يا باطني طور پر شرمندہ ہونے اور خلوت و بزم ميں آنسو بہانے سے توبہ حاصل نہيں ہوتی، كيونكہ جولوگ اس طرح توبہ كرتے ہيں وہ كچھ اس مدت كے بعد دوبارہ گناہوں كي طرف پلٹ جاتے ہيں!
گناہوں كي طرف دوبارہ پلٹ جانا اس چيز كي بہترين دليل ہے كہ حقيقي طور پر توبہ نہيں ہوئي اور انسان حقيقي طور پر خدا كي طرف نہيں پلٹا ہے۔
حقيقي توبہ اس قدر اہم اور باعظمت ہے كہ قرآن كريم كي بہت سي آيات اور الٰھي تعليمات اس سے مخصوص ہيں۔

امام علی علیہ السلام كي نظر ميں حقيقي توبہ

امام علی علیہ السلام نے اس شخص كے بارے ميں فرمايا جس نے زبان پر ”استغفر اللہ“ جاري كيا تھا:
اے شخص ! تيري ماں تيرے سوگ ميں بيٹھے، كيا تو جانتا ہے كہ توبہ كيا ہے؟ ياد ركھ توبہ علّيين كا درجہ ہے، جو ان چھ چيزوں سے مل كر محقق ہوتا ہے:
1۔ اپنے ماضي پر شرمندہ اور پشيمان ہونا۔
2۔ دوبارہ گناہ نہ كرنے كا مستحكم ارادہ كرنا۔
3۔ لوگوں كے حقوق كاادا كرنا۔
4۔ ترك شدہ واجبات كو بجالانا۔
5۔ گناہوں كے ذريعہ پيدا ہونے والے گوشت كواس قدر پگھلادينا كہ ہڈيوں پر گوشت باقي نہ رہ جائے، اور حالت عبادت ميں ہڈيوں پر گوشت پيدا ہو۔
6۔ بدن كو اطاعت كي تكليف ميں مبتلا كرنا جس طرح گناہ كا مزہ چكھا ہے۔
لہٰذا ان چھ مرحلوں سے گزرنے كے بعد ”استغفر اللہ“ كہنا۔ 123
جي ہاں، توبہ كرنے والے كو اس طرح توبہ كرنا چاہئے، گناہوں كو ترك كرنے كا مصمم ارادہ كرلے، گناہوں كي طرف پلٹ جانے كا ارادہ ہميشہ كے لئے اپنے دل سے نكال دے، دوسری، تيسري بار توبہ كي اميد ميں گناہوں كو انجام نہ دے، كيونكہ يہ اميد بے شك ايك شيطاني اميد اور مسخرہ كرنے والي حالت ہے، حضرت امام رضا علیہ السلام ايك روايت كے ضمن ميں فرماتے ہيں:
”مَنِ اسْتَغْفَرَ بِلِسانِہِ وَلَمْ ينْدَمْ بِقَلْبِہِ فَقَدِ اسْتَہْزَاٴَ بِنَفْسِہِ۔۔۔“ 124
”جو شخص زبان سے توبہ و استغفار كرے ليكن دل ميں پشيماني اور شرمندگی نہ ہو تو گويا اس نے خود كا مذاق اڑاياھے!“
واقعاً يہ ہنسي كا مقام اور افسوس كي جگہ ہے كہ انسان دوا او رعلاج كي اميد ميں خود كو مريض كرلے، واقعاً انسان كس قدر خسارہ ہے كہ وہ توبہ كي اميد ميں گناہ و معصيت كا مرتكب ہوجائے، اور خود كو يہ تلقين كرتا رھے كہ ہميشہ توبہ كا دروازہ كُھلا ہوا ہے، لہٰذا اب گناہ كرلوں، لذت حاصل كرلوں !! بعد ميں توبہ كرلوں گا!
اگر حقيقي طور پر توبہ كي جائے اور اگر تمام شرائط كے ساتھ توبہ ہوجائے، تو پھر انسان كي روح يقينا پاك ہوجاتي ہے نفس ميں پاكيزگي اور دل ميں صفا پيدا ہوجاتي ہے، اور انسان كے اعضاء و جوارح نيز ظاہر و باطن سے گناہوں كے

آثار ختم هوجاتے هيں۔
توبہ بار بار نهيں هونا چاہئے کيونکہ گناه ظلمت و تاريکي اور توبہ نور و روشني کا نام هے، اندهيرے اور روشني ميں زياده آمد و رفت سے روح کي آنکھيں خراب هوجاتي هيں۔ اگر کوئي گناه سے توبہ کرنے کے بعد دوباره پهر اسي گناه سے ملوث هوجائيں تو معلوم هوتا هے کہ توبہ هي نهيں کي گئي هے، (يا مکمل شرائط کے ساتھ توبہ نهيں هوئي هے۔)
انساني نفس جہنم کے منھ کي طرح هے جو کبهي بهرنے والا نهيں هے، اسي طرح انساني نفس گناهوں سے نهيں تهکتا، اس کے گناهوں ميں کمي نهيں هوتی، جس کي وجہ سے انسان خدا سے دور هوتا چلا جاتا هے لہٰذا اس تنورکے دروازه کو توبہ کے ذريعہ بند کيا جائے اور اس عجيب و غريب غير مرئي موجود کي سرکشي کو حقيقي توبہ کے ذريعہ باندھ لياجائے۔
توبہ؛ انساني حالت ميں انقلاب اور دل و جان کے تغير کا نام هے، اس انقلاب کے ذريعہ انسان گناهوں کي طرف کم مائل هوتا هے اور خداوندعالم سے ايك مستحکم رابطہ پيدا کرليتا هے۔
توبہ؛ ايك نئي زندگي کي ابتداء هوتي هے، معنوي اور ملکوتي زندگي جس ميں قلب انسان تسليم خدا، نفس انسان تسليم حسنات هوجاتا هے اور ظاهر و باطن تمام گناهوں کي گندگي اور کثافتوں سے پاك هوجاتا هے۔
توبہ؛ يعني هوائے نفس کے چراغ کو گُل کرنا اور خدا کي مرضي کے مطابق اپنے قدم اٹھانا۔
توبہ؛ يعني اپنے اندر کے شيطان کي حکومت کو ختم کرنا اور اپنے نفس پر خداوندعالم کي حکومت کا راستہ هموار کرنا۔

هر گناه کے لئے مخصوص توبہ
بعض لوگوں کا خيال هے کہ اگر خدا کي بارگاه ميں اپنے مختلف گناهوں کے سلسلہ ميں استغفار کرليا جائے اور "استغفرالله ربي و اتوب اليہ" زبان پر جاري کرلياجائے، يا مسجد اور ائمہ معصومين عليهم السلام کے روضوں ميں ايك زيارت پڑھ لي جائے يا چند آنسو بهالئے جائيں تو اس کے ذريعہ توبہ هوجائے گی، جبکہ آيات وروايات کي نظر ميں اس طرح کي توبہ مقبول نهيں هے، اس طرح کے افراد کو توجہ کرنا چاہئے کہ هر گناه کے اعتبار سے توبہ بهي مختلف هوتي هے، هر گناه کے لئے ايك خاص توبہ مقرر هے کہ اگر انسان اس طرح توبہ نہ کرے تو اس کا نامہ اعمال گناه سے پاك نهيں هوگا، اور اس کے بُرے آثار قيامت تك اس کي گردن پر باقي رهيں گے، اور روز قيامت اس کي سزا بهگتنا پڑے گي۔
اور ان تمام گناهوں کو تين حصوں ميں تقسيم کيا جاسکتا هے:
1۔ عبادت اور واجبات کو ترك کرنے کي صورت ميں هونے والے گناه، جيسے نماز، روزه، زکوٰة، خمس اور جهاد وغيره کو ترك کرنا۔
2۔ خداوند عالم کے احکام کي مخالفت کرتے هوئے گناه کرناجن ميں حقوق الناس کا کوئي دخل نہ هو، جيسے شراب پينا، نامحرم عورتوں کو ديکهنا، زنا، لواط، استمناء، جُوا، حرام ميوزيك سننا وغيره ۔
3۔ وه گناه جن ميں فرمان خدا کي نافرماني کے علاوه لوگوں کے حقوق کو بهي ضايع کيا گيا هو، جيسے قتل، چوری، سود، غصب، مالِ يتيم ناحق طور پر کهانا، رشوت لينا، دوسروں کے بدن پر زخم لگانا يا لوگوں کو مالي نقصان پهچانا وغيره وغيره۔
پهلي قسم کے گناهونکي توبہ يہ هے کہ انسان تمام ترك شده اعمال کو بجالائے، چهوٹي هوئي نماز پڑھے، چهوٹے هوئے روزے رکھے، ترك شده حج کرے، اور اگر خمس و زکوٰة ادانهيں کيا هے تو ان کو ادا کرے۔
دوسري قسم کے گناهوں کي توبہ يہ هے کہ انسان شرمندگي کے ساتھ استغفار کرے اور گناهوں کے ترك کرنے پر مستحکم اراده کرلے، اس طرح کہ انسان کے اندر پيدا هونے والا انقلاب اعضاء و جوارح کو دوباره گناه کرنے سے روکے رکھے۔
تيسري قسم کے گناهوں کي توبہ يہ هے کہ انسان لوگوں کے پاس جائے اور ان کے حقوق کي ادائيگي کرے، مثلاً قاتل، خود کو مقتول کے ورثہ کے حوالے کردے، تاکہ وه قصاص يا مقتول کا ديہ لے سکيں، يا اس کو معاف کرديں، سود خورتمام لوگوں سے لئے هوئے سود کے حوالے کردے، غصب کرنے والا ان چيزوں کو ان کے مالك تك پهونچادے، مال يتيم اور رشوت ان کے مالکوں تك پہنچائے، کسي کو زخم لگايا هے تو اس کا ديہ ادا کرے، مالي نقصان کي تلافي کرے، پس حقيقي طور پر توبہ قبول هونے کے تين مذکوره تين چيزوں پر عمل کرنا ضروري هے۔

1۔ شيطان
لفظ شيطان اور ابليس قرآن مجيد ميں تقريباً 98 بار ذکر هوا هے، جو ايك خطرناك اور وسوسہ کرنے والا موجود هے، جس کا مقصد صرف انسان کو خداوندعالم کي عبادت و اطاعت سے روکنا اور گناه و معصيت ميں غرق کرنا هے۔
قرآن مجيد ميں گمراه کرنے والے انسان اور دکهائي نہ دينے والا وجودجو انسان کے دل ميں وسوسہ کرتا هے، ان کو

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

شيطان كها گيا هے۔
شيطان، " شطن" اور "شاطن" كے ماده سے ماخوذهے اور خبيث، ذليل، سركش، متمرد، گمراه اور گمراه كرنے كے معني ميں آيا هے، چاهے يہ انسانوں ميں سے هو يا جنوں ميں سے۔
قرآن مجيد اور اس كي تفسير و توضيح ميں حضرت رسول اكرم صلي الله علہ و آلہ و سلم اور ائمہ معصومين علىهم السلام سے بيان هونے والي احاديث وروايات ميں شيطان جنّ وانس كي خصوصيات كو اس طرح سے بيان كيا گيا هے:
قسم كهايا هوا اور كهلم كهلا دشمن، برائي اور فحشاء و منكر كا حكم كرنے والا، خداوندعالم كي طرف ناروا نسبت دينے والا، صاحبان حيثيت كو ڈرانے والا كہ كهيں نيك كام مينخرچ كرنے سے فقير نہ بن جائيں، انسانوں كو لغزشوں ميں ڈالنے والا، گمراهي ميں پهنسانے والا تاكہ لوگ سعادت و خوشبختي سے كوسوں دور چلے جائيں، شراب پلانے كا راستہ هموار كرنے والا، جوا كهيلنے، حرام شرط لگانے اور لوگوں كے دلوں ميں ايك دوسرے كي نسبت كينہ و دشمني ايجاد كرنے والا، برے كام كو اچها بناكر پيش كرنے والا، جهوٹے وعدے دينے والا، انسان ميں غرور پيدا كرنے والا، اور اسے ذلت كي طرف ڈهكيلنے والا، راه حق ميں ركاوٹ پيدا كرنے اور جهنم ميں پهنچانے والے كاموں كي دعوت دينے والا، مياں بيوي كو طلاق كي منزل تك پهنچانے والا، لوگونميں گناهوں اور برائيونكا راستہ فراهم كرنے او رانهيں دنيا كا اسير بنانے والا، انسان كو توبہ كي اميد ميں گناهوں پر اُكسانے والا، خودپسندي ايجاد كرنے والا، بخل، غيبت، جهوٹ اور شهوت كو تحريك كرنے والا، كهلم كهلا گناه كرنے كي ترغيب كرنے والا، غصہ اور غضب كو بهڑكانے والا۔
جب تك انسان شياطين جن و انس كے جال ميں پهنسا رهتا هے تو پهر وه حقيقي طور پر توبہ نهيں كرسكتا، كيونكہ جب تك اس كے دل پر شيطان كي حكومت رهے گي، تو توبہ كے بعد شيطان پهر گناه كرنے كے لئے وسوسہ پيدا كردے گا، اور توبہ كے ذريعہ كئے گئے عهد كو توڑنے اور اپني اطاعت كرنے پر مجبور كردے گا۔
توبہ كرنے والے كو چاهئے كہ خداوندعالم سے توفيق طلب كرتے هوئے گناهوں سے هميشہ پرهيز كرے اور شيطان سے سخت بيزار رهے، تاكہ آهستہ آهستہ اس خبيث وجود كے نفوذ كو اپنے وجود سے ختم كردے، اور اس كي حكومت كا بالكل خاتمہ كردے، تاكہ انسان كے دل مينتوبہ و استغفار كي حقيقت باقي رهے، اور اس نوراني عهدو پيمان كو ظلمت كے حملے توڑ نہ سكےں۔

2. دنيا

تمام مادي عناصر اور انساني زندگي كي ضروري اشياء سے رابطہ هي انسان كي دنيا هے۔
اگر يہ رابطہ خداوندعالم كي مرضي كے مطابق هو تو بے شك انسان كي يہ دنيا قابل حمد و ثنا هے، اور اُخروي سعادت كي ضامن هے، ليكن اگر انسان كا يهي رابطہ مادي اور هوائے نفس كي بنا پر هو جهاں پر كسي طرح كي كوئي حد و حدود نہ هو تو اس وقت انسان كي يہ دنيا مذموم اور آخرت ميں ذلت كا باعث هوگي۔
بے شك اگر هوائے نفس كي بنياد اور بے لگام خواهشات كے ساتھ مادي چيزوں سے لگاؤ هو تو يقينا انسان گناهوں كے دلدل ميں پهنس جاتا هے۔
اسي ناجائز رابطہ كي بنا پر انسان شهوت اور مال و دولت كا عاشق بن جاتا هے، اور اس راستہ كے ذريعہ خدا كے حلال و حرام كي مخالفت كرتا هوا نظر آتا هے۔
اس طرح كے رابطہ كے ذريعہ انسان ؛مادي چيزوں اور شهوت پرستی ميں كهوجاتا هے، جس كا بهت زياده نقصان هوتا هے، اور جس كي بدولت آخرت ميں سخت خساره اٹهانا پڑے گا۔
حضرت علی علہ السلام اس سلسلہ ميں بيان فرماتے هيں:
"اَلدُّنيا تَغُرُّ وَ تَضُرُّوَ تَمُرُّ--"۔ 125
"دنيا، مغرور كرتي هے، نقصان پهنچاتي هے اور گزرجاتي هے"۔
خداوندعالم نے اپنے محبوب رسول(ص) كو شب معراج اس مذموم دنيا ميں گرفتار لوگوں كي خصوصيت كے بارے ميں اس طرح فرمايا:" اهل دنيا وه لوگ هوتے هيں جن كا كهانا پينا، هنسنا، رونا اور غصہ زياده هوتا هے، خدا كي عنايت پر بهت كم خوشنود هوتے هيں، لوگوں سے كم راضي رهتے هيں، لوگوں كي شان ميں بدي كرنے كے بعد عذر خواهي نهيں كرتے، اور نہ هي دوسروں كي عذر خواهي كو قبول كرتے هيں، اطاعت كے وقت سست و كاهل اور گناه كے وقت شجاع او رطاقتور هوتے هيں، ان كي آرزوئيں طولاني هوتي هيں، ان كي گفتگو زياده، عذاب جهنم كا خوف كم هوتا هے اور كهانے پينے كے وقت بهت زياه خوش و خرم نظر آتے هيں۔
يہ لوگ چين و سكون كے وقت شكر اور بلاء و مصيبت ميں صبر نهيں كرتے، دوسروں كو ذليل سمجهتے هيں، نہ كئے

هوئے کام پر اپني تعريفيں کرتے هيں، جن چيزوں کے مالك نهيں هوتے ان کي ملکيت کے بارے ميں دعويٰ کرتے هيں، اپني بے جا آرزؤں کو دوسروں سے بيان کرتے هيں، لوگوں کي برائيوں کو اچھالتے هيں، اور ان کي اچھائيوں کو چھپاتے هيں۔ پيغمبر اکرم صلي الله عليہ و آلہ و سلم نے عرض کيا: پالنے والے! کيا ان عيوب کے علاوہ کوئي دوسرا عيب بھي ان ميں پايا جاتا هے؟ آواز آئی: اے احمد! دنيا والوں کے عيب زياده هيں، ان ميں حماقت و ناداني پائي جاتي هے، اپنے استاد کے سامنے تواضع سے پيش نهيں آتے، اپنے کو (بهت) بڑا عاقل سمجھتے هيں، جبکہ وه صاحبان علم کے نزديك احمق هوتے هيں۔ 126

اگر کوئي شخص اپنے گناهوں سے توبہ کرلے ليکن توبہ کے ساتھ مادي زرق و برق ميں اسير هو، تو کيا اس کي توبہ باقي ره سکتي هے اور توبہ کے ميدان ميں ثابت قدم ره سکتا هے؟

توبہ کرنے والا اگر اس طرح کي چيزوں کے نفوذ سے آزاد نہ هو تو پھر اس کے لئے حقيقي طور پر توبہ کرنا ناممکن هے، کيونکہ ايسا انسان توبہ تو کرليتا هے، ليکن جيسے هي مادي چيزوں نے حملہ کيا تو وه اپني توبہ کو توڑليتا هے۔

3۔ آفات

غلط رابطے، بے جا محبت، لذتوں ميں بهت زياده غرق هونا، نا محدود شهوات، بے لگام خواهشيں، حرام شهوت اورهوائے نفس يہ سب خطرناك آفتيں هيں کہ اگر انسان کي زندگي ميں يہ سب پائی

حقيقي توبہ کرنے والوں کے لئے الٰهي تحفہ

معصوم عليہ السلام کا ارشادهے: خداوندعالم توبہ کرنے والوں کو تين خصلتيں عنايت فرماتا هے کہ اگر ان ميں سے ايك خصلت بھي تمام اهل زمين و آسمان کو مرحمت هوجائے تو اسي خصلت کي بنا پر ان کو نجات مل جائے:

((۔۔۔إِنَّ اللهَ يحِبُّ التَّوَّابِينَ وَيحِبُّ الْمُتَطَهرِينَ))۔ 127

”بے شك خدا توبہ کرنے والوں اور پاکيزه رهنے والوں کو دوست رکھتا هے“۔

لہٰذا جس کو خداوندعالم دوست رکھتا هے اس پر عذاب نهيں کرے گا۔

((الَّذِينَ يحْمِلُونَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَہُ يسَبِّحُونَ بِحَمْدِ رَبِّهم وَيؤْمِنُونَ بِہِ وَيسْتَغْفِرُونَ لِلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا وَسِعْتَ کُلَّ شَيءٍ رَحْمَةً وَعِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِينَ تَابُوا وَاتَّبَعُوا سَبِيلَكَ وَقِهم عَذَابَ الْجَحِيمِ ۔ رَبَّنَا وَأَدْخِلْهم جَنَّاتِ عَدْنٍ الَّتِي وَعَدْتَهم وَمَنْ صَلَحَ مِنْ آبَائِهم وَأَزْوَاجِهم وَذُرِّياتِهم إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَکِيمُ ۔ وَقِهم السَّيئَاتِ وَمَنْ تَقِ السَّيئَاتِ يوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمْتَہُ وَذَلِكَ ہوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ))۔ 128

”جو فرشتے عر ش الٰهي کو اٹھا ئے هوئے هيں اور جواس کے گرد معين هيں سب حمد خدا کي تسبيح کر رهے هيں اور اسي پر ايمان رکھتے هيں اور صاحبان ايمان کے لئے استغفار کررهے هيں کہ خدايا! تيري رحمت اور تيرا علم هر شئے پر محيط هے لہٰذا ان لوگوں کو بخش دے جنهوں نے توبہ کي هے اور تيرے راستہ کا اتباع کيا هے اور انهيں جهنم کے عذاب سے بچالے۔پروردگارا! انهيں اور ان کے باپ دادا، ازواج اور اولاد ميں سے جو نيك اور صالح افراد هيں ان کو هميشہ رهنے والے باغات ميں جگہ عنايت فرما، جن کا تونے ان سے وعده کيا هے بيشك تو سب پر غالب اور صاحبِ حکمت هے۔اور انهيں برائيوں سے محفوظ فرما کہ آج جن لوگوں کو تونے برائيونسے بچا ليا گويا انهيں پر رحم کيا هے اور يہ بهت بڑي کاميابي هے “۔

((وَالَّذِينَ لاَيدْعُونَ مَعَ اللهِ إِلَها آخَرَ وَلاَيقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللهُ إِلاَّ بِالْحَقِّ وَلاَيزْنُونَ وَمَنْ يفْعَلْ ذَلِكَ يلْقَ أَثَامًا۔ يضَاعَفْ لَہُ الْعَذَابُ يوْمَ الْقِيامَةِ وَيخْلُدْ فِيہِ مُهانًا۔ إِلاَّ مَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَأُوْلَئِكَ يبَدِّلُ اللهُ سَيئَاتِهم حَسَنَاتٍ وَکَانَ اللهُ غَفُورًا رَحِيمًا))۔ 129

”اور وه لوگ خدا کے ساتھ کسي اور خدا کو نهيں پکارتے هيں اور کسي بھي نفس کو اگر خدا نے محترم قرار ديديا هے تو اسے نا حق قتل نهيں کرتے هيں اور زنا بھي نهيں کرتے کہ جو ايسا عمل کرے گا وه اپنے عمل کي سزا بھي برداشت کرے گا۔جسے روز قيامت دوگنا کرديا جائے گااور وه اسي ميں ذلت کے ساتھ هميشہ هميشہ پڑا رهے گا۔ علاوه اس شخص کے جو توبہ کرلے اور ايمان لے آئے اور نيك عمل بھي کرے کہ پروردگار اس کي برائيوں کو اچھائيوں سے تبديل کر دے گا، اور خدا بهت بڑا مهربان هے“۔130

توبہ جيسے باعظمت مسئلہ کے سلسلہ ميں قرآن کا نظريہ

قرآن کريم ميں لفظ ”توبہ“ اور اس کے ديگر مشتقات تقريباً 87 مرتبہ ذکر هوئے هيں، جس سے اس مسئلہ کي اهميت اور عظمت واضح جاتي هے۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

قرآن كريم ميں توبہ كے سلسلہ ميں بيان ہونے والے مطالب كو پانچ حصوں ميں تقسيم كيا جاسكتا ہے:
1۔توبہ كا حكم۔
2۔حقيقي توبہ كا راستہ۔
3۔توبہ كي قبوليت۔
4۔توبہ سے روگرداني۔
5۔توبہ قبول نہ ہونے كے اسباب۔

1۔ توبہ كا حكم
((اَنِ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوبُوا اِلَيہِ۔۔۔))۔ 131
"اور اپنے رب سے استغفار كروپھر اس كي طرف متوجہ ہو جاؤ۔۔۔"۔
((۔۔۔تُوبُوا اِلَي اللهِ جَمِيعًا أَيها الْمُؤْمِنُونَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ))۔ 132
"توبہ كرتے رہو كہ شايد اسي طرح تمہيں فلاح اور نجات حاصل ہو جائے"۔
راغب اصفہاني اپني كتاب "مفردات" ميں كہتے ہيں:قيامت كي فلاح و كاميابي يہ ہے جہاں انسان كے لئے ايسي زندگي ہوگي جہاں موت نہ ہوگي، ايسي عزت ہوگي كہ جہاںذلت نہ ہوگي، ايسا علم ہوگا كہ جہاں جہالت كا نام ونشان تك نہ ہوگا، وہاں انسان ايسا غني ہوگا جس كو تنگدستي نہيں ہوگي۔ 133
((يا اَيھاَ الَّذينَ آمَنُوا تُوبُوا اِلَي اللّٰہِ تَوْبَةً نَصوحاً۔۔۔))۔ 134
"اے ايمان والو! خلوص دل كے ساتھ توبہ كر و۔۔۔"۔
ان آيات ميں خداوندعالم نے مومنين اور غير مومنين سبھي كو توبہ كي دعوت دي ہے، خدا كي اطاعت واجب اورباعث رحمت و مغفرت ہے، اسي طرح خدا وندعالم كي معصيت حرام اور باعث غضب الٰہي اور مستحق عذاب الٰہي ہے، جس كي وجہ سے دنيا و آخرت ميں ذلت و خواري اور ہميشہ كے لئے ہلاكت و بدبختي ہے۔

2۔حقيقي توبہ كا راستہ
حقيقت تو يہ ہے كہ "توبہ" ايك سادہ اور آسان كام نہيں ہے، بلكہ معنوي اور عملي شرائط كے ساتھ ہي توبہ محقق ہوسكتي ہے۔
شرمندگي، آئندہ ميں پاك و پاكيزہ رہنے كا مصمم ارادہ، برے اخلاق كو اچھے اخلاق و عادات ميں بدلنا، اعمال كي اصلاح كرنا، گزشتہ اعمال كا جبران اور تلافي كرنااور خدا پر ايمان ركھنا اور اسي پر بھروسہ كرنا يہ تمام ايسے عناصر ہيں جن كے ذريعہ سے توبہ كي عمارت پايہ تكميل تك پہنچتي ہے، اور انہيں كے ذريعہ استغفار ہوسكتا ہے۔
((إِلاَّ الَّذِينَ تَابُوا وَأَصْلَحُوا وَبَيَّنُوا فَأُوْلَئِكَ أَتُوبُ عَلَيہم وَأَنَا التَّوَّابُ الرَّحِيمُ))۔ 135
"علاوہ ان لوگوں كے جو توبہ كرليں اور اپنے كئے كي اصلاح كر ليں اور جس كو چھپايا ہے اس كو واضح كر ديں، تو ہم ان كي توبہ قبول كرليتے ہيں كہ ہم بہترين تو بہ قبول كر نے والے اور مہربان ہيں"۔
((إِنَّمَا التَّوْبَةُ عَلَي اللهِ لِلَّذِينَ يعْمَلُونَ السُّوءَ بِجَھالَةٍ ثُمَّ يتُوبُونَ مِنْ قَرِيبٍ فَأُوْلَئِكَ يتُوبُ اللهُ عَلَيہم وَكَانَ اللهُ عَلِيمًا حَكِيمًا))۔ 136
"تو بہ خدا كے ذمہ صرف ان لوگوں كے لئے ہے جو جہالت كي بنا پر برائي كرتے ہيں ليكن پھر فوراً توبہ كرليتے ہيں كہ خدا ان كي توبہ كو قبول كر ليتا ہے وہ عليم ودانا بھي ہے اور صاحبِ حكمت بھي "۔
((فَمَنْ تَابَ مِنْ بَعْدِ ظُلْمِہِ وَأَصْلَحَ فَإِنَّ اللهَ يتُوبُ عَلَيہِ إِنَّ اللهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ))۔ 137
"پھر ظلم كے بعد جو شخص توبہ كر لے اور اپني اصلاح كر لے، تو خدا(بھي) اس كي توبہ كو قبول كر لے گا اور اللہ بڑابخشنے والا اور مہربان ہے"۔
((وَالَّذِينَ عَمِلُوا السَّيئَاتِ ثُمَّ تَابُوا مِنْ بَعْدِھا وَآمَنُوا إِنَّ رَبَّكَ مِنْ بَعْدِھا لَغَفُورٌ رَحِيمٌ))۔ 138
"اور جن لوگوں نے بُرے اعمال كئے اور پھر توبہ كر لي اور ايمان لے آئے، توبہ كے بعد تمھارا پروردگاربہت بخشنے والا اور بڑا رحم كرنے والاہے"۔
((فَإِنْ تَابُوا وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوْا الزَّكَاةَ فَإِخْوَانُكُمْ فِي الدِّينِ۔۔۔))۔ 139
"پھر اگر يہ تو بہ كر ليناور نماز قائم كريں اور زكواۃ ادا كريں، تو (يہ لوگ) دين ميں تمھارے بھائي ہيں ۔۔۔"۔
قارئين كرام! مذكورہ آيات كے پيش نظر، خدا و قيامت پر ايمان، عقيدہ، عمل اوراخلاق كي اصلاح، خدا كي طرف فوراً لوٹ

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

آنا، ظلم و ستم كے هاتھ روك لينا، نماز قائم كرنا، زكوٰة ادا كرنا اور لوگوں كے حقوق اداكرنا؛ حقيقي توبہ كے شرائط هيں، اور جو شخص بھي ان تمام شرائط كے ساتھ توبہ كرے گا بے شك اس كي توبہ حقيقت تك پہنچ جائے گي اور حقيقي طور پر توبہ محقق هوگي نيزاس كي توبہ يقينا بارگاه خداوندي ميں قبول هوگي۔

3۔ توبہ قبول هونا

جس وقت كوئي گناهگار توبہ كے سلسلہ كے خداوندعالم كي اطاعت كرتا هے اور توبہ كے شرائط پر عمل كرتا هے، اور توبہ كے سلسلہ ميں قرآن كا تعليم كرده راستہ اپناتا هے، توبے شك خدائے مهربان؛جس نے گناهگار كي توبہ قبول كرنے كا وعده فرماتا هے، وه ضرور اس كي توبہ قبول كرليتا هے اور اس كے نامہ اعمال ميں توبہ قبول هونے كي نشاني قرار دے ديتا هے اور اس كو گناهوں سے پاك كرديتا هے، نيز اس كے باطن سے ظلمت و تاريكي كو سفيدي اور نور ميں تبديل كرديتا هے۔

((أَلَمْ يعْلَمُوا أَنَّ اللهَ ہُوَ يقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهِ ---))۔ 140

”كيا يہ نهيں جانتے كہ اللهِ هي اپنے بندوں كي توبہ قبول كرتا هے---“۔

((وَہُوَ الَّذِي يقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهِ وَيعْفُو عَنْ السَّيئَاتِ---))۔ 141

”اور وهي وه هے جو اپنے بندوں كي توبہ كو قبول كرتا هے اور ان كي برائيوں كو معاف كرتا هے---“۔

((غَافِرِ الذَّنْبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ---))۔ 142

”وه گناهوں كا بخشنے والا اور توبہ كا قبول كرنے والا هے---“۔

4۔ توبہ سے منھ موڑنا

اگر گناهگار خدا كي رحمت سے مايوس هوكر توبہ نہ كرے تو اس كو جاننا چاہئے كہ رحمت خدا سے مايوسي صرف اور صرف كفار سے مخصوص هے 143

اگر گناهگار انسان اس وجہ سے توبہ نهيں كرتا كہ خداوندعالم اس كے گناهوں كو بخشنے پر قدرت نهيں ركھتا، تو اس كو معلوم هونا چاہئے كہ يہ تصور بھي يهوديوں كا هے۔ 144

اگر گناهگار انسان كا تكبر، خدائے مهربان كے سامنے جرائت اور ربّ كريم كے سامنے بے ادبي كي بنا پر هو تو اس كو جاننا چاہئے كہ خداوندعالم اس طرح كے مغرور، گھمنڈي اور بے ادب لوگوں كو دوست نهيں ركھتا، اور جس شخص سے خدا محبت نہ كرتا هوتو دنيا و آخرت ميں ان كي نجات ممكن نهيں هے۔ 145

گناهگار كو يہ معلوم هونا چاہئے كہ توبہ سے منھ موڑنا، جبكہ باب توبہ كھلا هوا هے اور لازمي شرائط كے ساتھ توبہ كرنا ممكن هے نيز يہ كہ خداوندعالم توبہ قبول كرنے والا هے، لہٰذا ان تمام باتوں كے پيش نظر توبہ نہ كرنا اپنے اوپر اور آسماني حقائق پر ظلم وستم هے۔

((---وَمَنْ لَمْ يتُبْ فَأُوْلَئِكَ هم الظَّالِمُونَ))۔ 146

”اگر كوئي توبہ نہ كرے تو سمجھو كہ درحقيقت يهي لوگ ظالم هيں“۔

((اِنَّ الَّذينَ فَتَنُوا الْمُوْمِنينَ وَالْمُوْمِناتِ ثُمَّ لَمْ يتُوبُوا فَلَهُمْ عَذابُ جَهَنَّمَ وَلَهُمْ عَذابُ الْحَريقِ))۔ 147

”بيشك جن لوگوں نے ايماندار مردوں اور عورتوں كو ستايا اور پھر توبہ نہ كي، ان كے لئے جهنم كا عذاب هے اورا ن كے لئے جلانے والاعذاب بھي هے“۔

5۔ توبہ قبول نہ هونے كے اسباب

اگر گناهگار انسان كو توبہ كرنے كي توفيق حاصل هوجائے اور تمام تر لازمي شرائط كے ساتھ توبہ كرلے تو بے شك اس كي توبہ بارگاه خداوندي ميں قبول هوتي هے، ليكن اگر توبہ كرنے كا موقع هاتھ سے كھوبيٹھے اور اس كي موت آپہنچے اور پھر وه اپنے گزشتہ سے توبہ كرے يا ضروري شرائط كے ساتھ توبہ نہ كرے يا ايمان لانے كے بعد كافر هوجائے تو ايسے شخص كي توبہ هرگز قبول نهيں هوسكتي۔

((وَلَيسَتْ التَّوْبَةُ لِلَّذِينَ يعْمَلُونَ السَّيئَاتِ حَتَّي إِذَا حَضَرَ أَحَدَهم الْمَوْتُ قَالَ إِنِّي تُبْتُ الْآنَ وَلاَالَّذِينَ يمُوتُونَ وَهم كُفَّارٌ أُوْلَئِكَ أَعْتَدْنَا لَهم عَذَابًا أَلِيمًا))۔ 148

”اور توبہ ان لوگوں كے لئے نهيں هے جو پهلے برائياں كرتے هيں اور پھر جب موت سامنے آجاتي هے توكھتے هيں كہ

اب هم نے توبہ كرلي اور نہ ان كے لئے هے جو حالت كفر ميں مرجاتے هيں كہ ان كے لئے هم نے بڑا دردناك عذاب مهيا كر ركھا هے“۔
((إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بَعْدَ إِيمَانِهِم ثُمَّ ازْدَادُوا كُفْرًا لَنْ تُقْبَلَ تَوْبَتُهم وَأُوْلَئِكَ هم الضَّالُّونَ))۔ 149
”جن لوگوں نے كفر اختيار ليا اور پهر كفر ميں بڑھتے هي چلے گئے ان كي توبہ هرگز قبول نہ هوگي اور وہ حقيقي طورپر گمراہ هيں “۔

توبہ، احاديث كي روشني ميں
حضرت امام باقر علیہ السلام كا ارشاد هے: جناب آدم (عليہ السلام) نے خداوندعالم كي بارگاہ ميں عرض كی: پالنے والے مجھ پر (اور ميري اولاد) پرشيطان كو مسلط هے اور وہ خون كي طرح گردش كرتا هے، پالنے والے اس كے مقابلہ ميں ميرے لئے كيا چيز مقرر فرمائي هے؟
خطاب هوا: اے آدم يہ حقيقت آدم كے لئے مقرر كي هے كہ تمهاري اولاد ميں كسي نے گناہ كا ارادہ كيا، تو اس كے نامہ اعمال ميں نهيں لكھا جائے گا، اور اگر اس نے اپنے ارادہ كے مطابق گناہ بهي انجام دے ليا تو اس كے نامہ اعمال ميں صرف ايك هي گناہ لكھا جائے گا، ليكن اگر تمهاري اولاد ميں سے كسي نے نيكي كا ارادہ كرليا تو فوراً هي اس كے نامہ اعمال ميں لكھا جائے گا، اور اگر اس نے اپنے ارادہ پر عمل بهي كيا تو اس نے نامہ اعمال ميں دس برابر نيكي لكھي جائےں گی؛ اس وقت جناب آدم (عليہ السلام) نے عرض كيا: پالنے والے! اس ميں اضافہ فرمادے؛ آواز قدرت آئی: اگر تمهاري اولاد ميں كسي شخص نے گناہ كيا ليكن اس كے بعد مجھ سے استغفار كر ليا تو ميں اس كو بخش دوں گا؛ ايك بار پهر جناب آدم (عليہ السلام) نے عرض كيا: پالنے والے! مزيد اضافہ فرما؛ خطاب هوا: ميننے تمهاري اولادكے لئے توبہ كوركھا اور اس كے د روازہ كو وسيع كرديا كہ تمهاري اولاد موت كا پيغام آنے سے قبل توبہ كرسكتي هے، اس وقت جناب آدم)عليہ السلام) نے عرض كيا: خداوندا! يہ ميرے لئے كافي هے۔ 150
حضرت امام صادق علیہ السلام نے حضرت، رسول اكرم صلي اللہ علیہ و آلہ و سلم سے روايت كي هے: جو شخص اپني موت سے ايك سال پهلے توبہ كرلے تو خداوندعالم اس كي توبہ قبول كرليتا هے، اس كے بعد فرمايا: بے شك ايك سال زيادہ هے، جو شخص اپني موت سے ايك ماہ قبل توبہ كرلے تو خداوندعالم اس كي توبہ قبول كرليتا هے، اس كے بعد فرمايا: ايك مهينہ بهي زيادہ هے، جو شخص ايك هفتہ پهلے توبہ كرلے اس كي توبہ قابل قبول هے، اس كے بعد فرمايا: ايك هفتہ بهي زياد هے، اگر كسي شخص نے اپني موت سے ايك دن پهلے توبہ كرلي تو خداوندعالم اس كي توبہ بهي قبول كرليتا هے، اس كے بعد فرمايا: ايك دن بهي زيادہ هے اگر اس نے موت كے آثار ديكھنے سے پهلے توبہ كرلي تو خداوندعالم اس كي بهي توبہ قبول كرليتا هے۔ 151
حضرت رسول خدا صلي اللہ علیہ و آلہ و سلم فرماتے هيں:
”اِنَّ اللّٰہَ يقْبَلُ تَوْبَۃَ عَبْدِہِ ما لَمْ يغَرْغِرْ، تُوبُوا اِلٰي رَبِّكُمْ قَبْلَ اَنْ تَمُوتُوا، وَبادِرُوا بِالاَعْمالِ الزّاكِيۃِ قَبْلَ اَنْ تُشْتَغِلُوا، وَ صِلُوا الَّذي بَينَكُمْ وَ بَينَہُ بِكَثْرَۃِ ذِكْرِ كُمْ اِياہُ:“ 152
”خداوندعالم، اپنے بندے كي توبہ دم نكلنے سے پهلے پهلے تك قبول كرليتا هے، لہٰذا اس سے پهلے پهلے توبہ كرلو، نيك اعمال انجام دينے ميں جلدي كرو قبل اس كے كہ كسي چيز ميں مبتلا هوجاؤ، اپنے اور خدا كے درميان توجہ كے ذريعہ رابطہ كرلو“۔
حضرت امير المومنين علیہ السلام فرماتے هيں:
”لَاشَفيعَ اَنْجَحُ مِنَ التَّوْبَۃِ“۔153
”توبہ سے زيادہ كامياب كرنے والا كوئي شفيع نهيں هے“۔
حضرت رسول اكرم صلي اللہ علیہ و آلہ و سلم سے روايت هے:
”اَلتَّوْبَۃُ تَجُبُّ ما قَبْلَها“۔154
”توبہ ؛ انسان كے گزشتہ اعمال كو ختم كرديتي هے“۔
حضرت علی علیہ السلام فرماتے هيں:
”اَلتَّوْبَۃُ تَسْتَنْزِلُ الرَّحْمَۃَ:“۔ 155
”توبہ كے ذريعہ رحمت خدا نازل هوتي هے“۔
نيز حضرت امير المومنين علیہ السلام فرماتے هيں:

’’تُوبُوا اِلَي اللّٰہِ وَ ادْخُلُوا فِي مَحَبَّتِہِ، فَاِنَّ اللّٰہَ يحِبُّ التَّوّابِينَ وَ يحِبُّ الْمُتَطَہِّرِينَ، وَالْمُؤْمِنُ تَوّابٌ:‘‘۔ 156

’’خداوندعالم كي طرف لوٹ آؤ، اپنے دلوں ميں اس كي محبت پيدا كرلو، بے شك خداوندعالم توبہ كرنے والوں اور پاكيزہ لوگوں كو دوست ركھتا ہے اور مومن بہت زيادہ توبہ كرتا ہے‘‘۔

حضرت امام رضا عليہ السلام اپنے آباء و اجداد عليہم السلام كے حوالے سے رسول اكرم صلي اللہ عليہ و آلہ و سلم سے روايت كرتے ہيں:

’’مَثَلُ الْمُؤْمِنِ عِنْدَاللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ كَمَثَلِ مَلَكٍ مُقَرَّبٍ وَ اِنَّ الْمُؤْمِنَ عِنْدَ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ اَعْظَمُ مِنْ ذٰلِكَ، وَلَيسَ شَيءٌ اَحَبَّ اِلَي اللّٰہِ مِنْ مُؤْمِنٍ تائِبٍ اَوْ مُؤْمِنَۃٍ تائِبَۃٍ:‘‘۔ 157

’’خدا وندعالم كے نزديك مومن كي مثال ملك مقرب كي طرح ہے، بے شك خداوندعالم كے نزديك مومن كا مرتبہ فرشتہ سے بھي زيادہ ہے، خداوندعالم كے نزديك مومن او رتوبہ كرنے والے مومن سے محبوب تر كوئي چيز نہيں ہے۔‘‘

امام ہشتم اپنے آباء و اجداد كے حوالے كے ذريعہ رسول خدا صلي اللہ عليہ و آلہ و سلم سے روايت فرماتے ہيں:

’’اَلتّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لا ذَنْبَ لَہُ:‘‘۔ 158

’’گناہوں سے توبہ كرنے والا، اس شخص كي طرح ہے جس نے گناہ كيا ہي نہ ہو‘‘۔

حضرت امام صادق عليہ السلام سے منقول ہے:

’’اِنَّ تَوْبَۃَ النَّصوحِ ہُوَ اَنْ يتوبَ الرَّجُلُ مِنْ ذَنْبٍ وَ ينْوِي اَنْ لا يعودَ اِلَيہِ اَبَداً:‘‘۔ 159

’’توبہ نصوح يہ ہے كہ انسان گناہوں سے توبہ كرے اور دوبارہ گناہ نہ كرنے كا قطعي ارادہ ركھے‘‘۔

حضرت رسول خدا صلي اللہ عليہ و آلہ و سلم كا ارشاد ہے:

’’لَلّٰہِ اَفْرَحُ بِتَوْبَۃِ عَبْدِہِ مِنَ الْعَقِيمِ الْوالِدِ، وَ مِنَ الضّالِّ الْواجِدِ، وَمِنَ الظَّمْآنِ الْوارِدِ‘‘۔160

’’ خداوندعالم اپنے گناہگار بندے كي توبہ پر اس سے كہيں زيادہ خوشحال ہوتا ہے جتني ايك عقيم عورت بچہ كي پيدائش پر خوش ہوتي ہے، يا كسي كا كوئي كھويا ہوا مل جاتا ہے اور پياسے كو بہتا ہوا چشمہ مل جاتا ہے‘‘!

حضرت رسول خدا صلي اللہ عليہ و آلہ و سلم سے روايت ہے:

’’اَلتّائِبُ اِذالَمْ يسْتَبِنْ عَلَيہِ اَثَرُ التَّوْبَۃِ فَلَيسَ بِتائِبٍ، يرْضِي الْخُصَماءَ، وَيعيدُ الصَّلَواتِ، وَ يتَواضَعُ بَينَ الْخَلْقِ، وَيتَّقي نَفْسَہُ عَنِ الشَّہَواتِ، وَيہْزِلُ رَقَبَتَہُ بِصِيامِ النَّہارِ:‘‘۔ 161

’’جس وقت توبہ كرنے والے پر توبہ كے آثار ظاہر نہ ہوں، تو اس كو تائب (يعني توبہ كرنے والا) نہيں كہا جانا چاہئے، توبہ كے آثار يہ ہيں: جن لوگونكے حقوق ضائع كئے ہيں ان كي رضايت حاصل كرے، قضا شدہ نمازوں كو ادا كرے، دوسروں كے سامنے تواضع و انكسارى سے كام لے، اپنے نفس كو حرام خواہشات سے روكے ركھے اور روزے ركھ كر جسم كو كمزور كرے ‘‘۔

حضرت على عليہ السلام فرماتے ہيں:

’’اَلتَّوْبَۃُ نَدَمٌ بِالْقَلْبِ، وَاسْتِغْفارٌ بِاللِّسانِ، وَ تَرْكٌ بِالْجَوارِحِ، وَاِضْمارٌ اَنْ لايعودَ:‘‘۔ 162

’’ توبہ؛ يعني دل ميں شرمندگي، زبان پر استغفار، اعضاء و جوارح سے تمام گناہوں كو ترك كرنا اور دوبارہ نہ كرنے كا مستحكم ارادہ كرنا‘‘۔

نيز حضرت علي عليہ السلام كا ارشاد ہے:

’’مَنْ تابَ تابَ اللّٰہُ عَلَيہِ، وَاُمِرَتْ جَوارِحُہُ اَنْ تَسْتُرَ عَلَيہِ، وَبِقاعُ الاَرْضِ اَنْ تَكْتُمَ عَلَيہِ، وَ اُنْسِيتِ الْحَفَظَۃُ ما كانَتْ تَكْتُبُ عَلَيہِ:‘‘۔ 163

’’ جو شخص توبہ كرتا ہے خداوندعالم اس كي توبہ قبول كرتا ہے، اور اس كے اعضاء و جوارح كو حكم ديا جاتا ہے كہ اس كے گناہوں كو مخفي كرلو، اور زمين سے كہا جاتا ہے كہ اس كے گناہ كو چھپالے اور جو كچھ كراماً كاتبين نے لكھا ہے خدا ان كو نظر انداز كر ديتا ہے ‘‘۔

حضرت امام صادق عليہ السلام كا ارشاد ہے كہ خداوندعالم نے جناب داؤد نبي (عليہ السلام) پروحي فرمائى:

’’اِنَّ عَبْدِي الْمُؤْمِنَ اِذا اَذْنَبَ ذَنْباً ثُمَّ رَجَعَ وَ تابَ مِنْ ذٰلِكَ الذَّنْبِ وَاسْتَحْيٰي مِنّي عِنْدَ ذِكْرِہِ غَفَرْتُ لَہُ، وَاَنْسَيتُہُ الْحَفَظَۃُ، وَ اَبْدَلْتُہُ الْحَسَنَۃَ، وَلا اُبالي وَ اَنَا اَرْحَمُ الرّحِمينَ:‘‘۔ 164

’’بے شك جب ميرا بندہ گناہ كا مرتكب ہوتا ہے اورپھر اپنے گناہ سے منھ موڑليتا ہے اور توبہ كرليتا ہے، اور اس گناہ كو ياد كركے مجھ سے شرمندہ ہوتا ہے تو ميں اس كو معاف كرديتا ہوں، اور كراماً كاتبين كو(بھي) بھلاديتا ہوں، اور اس كے گناہ كو نيكي ميں تبديل كرديتا ہوں، مجھے كوئي پرواہ نہيں ہے كيونكہ ميں ارحم الراحمين ہوں ‘‘۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

پیغمبر اسلام صلي الله علیہ و آلہ و سلم ایك اھم روایت میں فرماتے ھیں:کیا تم جانتے ھوں ھو کہ تائب (یعني توبہ کرنے والا) کون ھے؟ اصحاب نے کھا: یا رسول الله ! آپ بھتر جانتے ھیں، تو آنحضرت صلي الله علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا: جب کوئي بندہ توبہ کرے اور دوسروں کے مالي حقوق کو ادا کرکے ان کو راضي نہ کرلے تو وہ تائب نھیں ھے، جو شخص توبہ کرے لیکن خدا کي عبادتوں میں اضافہ نہ کرے تو وہ شخص (بھي) تائب نھیں ھے، جو شخص توبہ کرے لیکن اپنے (مال حرام سے بنے ھوئے) لباس کو نہ بدلے وہ (بھي) تائب نھیں ھے، جو شخص توبہ کرے لیکن اپني صحبت کو نہ بدلے تو وہ (بھي) تائب نھیں ھے، جو شخص توبہ کرے لیکن اپنے اخلاق اور اپني نیت کو نہ بدلے تو وہ شخص(بھي) تائب نھیں ھے، جو شخص توبہ کرے اور اپنے دل سے حقائق کو نہ دیکھے، اور صدقہ و انفاق میں اضافہ نہ کرے تو وہ شخص(بھي) تائب نھیں ھے، جو شخص توبہ کرے لیکن اپني آرزؤں کو کم نہ کرے اور اپني زبان کو محفوظ نہ رکھے، تو وہ شخص(بھي) تائب نھیں ھے، جو شخص توبہ کرے لیکن اپنے بدن سے اضافي کھانے کو خالي نہ کرے، تو وہ شخص(بھي) تائب نھیں ھے۔ بلکہ وہ شخص تائب ھے جو ان تمام خصلتوں کي پابندي کرے - 165

توبہ کے منافع اور فوائد

گناھوں سے توبہ کے متعلق قرآن کریم کي آیات اور اھل بیت علیھم السلام سے مروي احادیث و روایات کے پیش نظر دنیا و آخرت میں توبہ کے بھت سے منافع و فوائد ذکر ھوئے ھیں، جن کو ذیل میں بیان کیا جاتا ھے:

((--- اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ إِنَّہُ كَانَ غَفَّارًا۔ يرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيكُمْ مِدْرَارًا - وَيمْدِدْكُمْ بِأَمْوَالٍ وَبَنِينَ وَيجْعَلْ لَكُمْ جَنَّاتٍ وَيجْعَلْ لَكُمْ أَنْھارًا))۔ 166

”---اور کھا کہ اپنے پروردگار سے استغفار کرو کہ وہ بھت زیادہ بخشنے والا ھے۔ وہ تم پر آسمان سے موسلا دھار پاني برسائے گا۔اور اموال واولاد کے ذریعہ تمھاري مدد کرے گا اور تمھارے لئے باغات اور نھریں قرار دے گا“۔

((--- تُوبُوا اِلَي اللهِ تَوْبَۃً نَصوحاً عَسٰي رَبُّكُمْ اَنْ يكَفِّرَ عَنْكُمْ سَيئَاتِكُمْ وَ يدْخِلَكُمْ جَنّاتٍ تَجْري مِنْ تَحْتِھا الاَنْھارُ---)) - 167

”توبہ کرو، عنقریب تمھارا پرودگار تمھاري برائیوں کو مٹادے گا اور تمھیں ان جنتوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نھریں جاري ھوں گي“۔

توبہ سے متعلق اکثر آیات خداوندعالم کي دو صفات ”غفور“ و ”رحیم“ پر ختم ھوتي ھیں، جس کا مطلب یہ ھے کہ خداوندعالم حقیقي توبہ کرنے والے پر اپني بخشش اوررحمت کے دروازے کھول دیتاھے۔ 168

((وَلَوْ أَنَّ أَھلَ الْقُرَي آمَنُوا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَيھم بَرَكَاتٍ مِنْ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ---))۔ 169

”اور اگر بستي کے لوگ ایمان لے آتے ھیں اور تقويٰ اختیا رکر لیتے تو ھم ان کے لئے زمین اور آسمان سے برکتوں کے دروازے کھول دیتے “۔

”مجمع البیان“ جو ایك گرانقدر تفسیر ھے اس میں ایك بھترین روایت نقل کي گئي ھے:

” ایك شخص حضرت امام حسن علیہ السلام کي خدمت میں آکر قحط اور مھنگائي کي شکایت کرتا ھے، اس وقت امام علیہ السلام نے اس سے فرمایا: اے شخص اپنے گناھوں سے استغفار کرو، ایك دوسرے شخص نے غربت اور نداري کي شکایت کی، اس سے (بھي) امام علیہ السلام نے فرمایا: اپنے گناھوں سے مغفرت طلب کرو، اسي طرح ایك اور شخص امام علیہ السلام کي خدمت میں آیا اور عرض کی: مولا دعا کیجئے کہ مجھے خداوندعالم اولاد عطا کرے تو امام علیہ السلام نے اس سے بھي یھي فرمایا: اپنے گناھوں سے استغفار کرو۔

اس وقت آپ کے اصحاب نے عرض کیا: (فرزند رسول!) آنے والوں کي درخواستیں اور شکایات مختلف تھی، لیکن آپ نے سب کو توبہ و استغفار کرنے کاحکم فرمایا! امام علیہ السلام نے فرمایا: میں نے یہ چیز اپني طرف سے نھیں کھي ھے بلکہ سورہ نوح کي آیات سے یھي نتیجہ نکلتا ھے جھاں خداوندعالم نے فرمایا ھے: ((استغفروا ربّکم---)) (اپنے رب کي بارگاہ میں توبہ و استغفار کرو)، لہٰذا میں نے سبھي کو استغفار کے لئے کھا، تاکہ ان کي مشکلات، توبہ و استغفار کے ذریعہ حل ھوجائیں۔ 170

بھر حال قرآن مجید اور احادیث سے واضح طور پر یہ نتیجہ نکلتا ھے کہ توبہ کے منافع و فوائد اس طرح سے ھیں: گناھوں سے پاك ھوجانا، رحمت الٰھي کا نزول، بخشش خداوندی، عذاب آخرت سے نجات، جنت میں جانے کا استحقاق، روح کي پاکیزگی، دل کي صفائی، اعضاء و جوارح کي طھارت، ذلت و رسوائي سے نجات، باران نعمت کا نزول، مال و دولت اور اولاد کے ذریعہ امداد، باغات او رنھروں میں برکت، قحطی، مھنگائي اور غربت کا خاتمہ۔

----

95. سورۂ طہ آیت 82-
96. (ورۂ مؤمن (غافر)آیت 3-
97. سورۂ زمر آیت 53-
98. سورۂ زمر آیت، 58-
99. سورۂ زمر آیت، 59-
100. سورۂ زمر آیت، 47-
102. اصول کافي ج، ص72-
103. سوره بقره آیات 33 تا 35-
104. ((وَیاآدَمُ اسْکُنْ أَنْتَ وَزَوْجُکَ الْجَنَّةَ فَکُلاَمِنْ حَیثُ شِئْتُمَا وَلاَتَقْرَبَا ہَذِہِ الشَّجَرَةَ فَتَکُونَا مِنْ الظَّالِمِینَ))سورۂ اعراف آیت نمبر19-
105. ((فَوَسْوَسَ لَهما الشَّیطَانُ لِیبْدِي لَهما مَا وُورِي عَنْهما مِنْ سَوْآتِهما وَقَالَ مَا نَهاکُمَا رَبُّکُمَا عَنْ ہَذِہِ الشَّجَرَةِ إِلاَّ أَنْ تَکُونَا مَلَکَینِ أَوْ تَکُونَا مِنَ الْخَالِدِینَ ـ وَقَاسَمَهما إِنِّي لَکُمَا لَمِنْ النَّاصِحِینَ)) سورۂ اعراف آیت نمبر20-21-
106. ((فَدَلاَّهما بِغُرُورٍ فَلَمَّا ذَاقَا الشَّجَرَةَ بَدَتْ لَهما سَوْآتُهما وَطَفِقَا یخْصِفَانِ عَلَیهما مِنْ وَرَقِ الْجَنَّةِ وَنَادَاهما رَبُّهما أَلَمْ أَنْہَکُمَا عَنْ تِلْکُمَا الشَّجَرَةِ وَأَقُلْ لَکُمَا إِنَّ الشَّیطَانَ لَکُمَا عَدُوٌّ مُبِینٌ))سورۂ اعراف آیت نمبر22-
107. سوره اعراف آیت 32-
108. سورۂ بقره آیت 37-
109. مجمع البیان، ج1، ص112؛بحار الانوار ج11، ص157، باب3-
110. مجمع البیان، ج1، ص113؛بحار الانوار ج11، ص157، باب3-
111. سورۂ طہ آیت، 122-
112. بحار الانوار ج 94، ص 328 باب 2-
113. سورۂ بقره آیت 81-
114. سورۂ کہف آیت، 103-105-
115. سورۂ بقره آیت 10-
116. سورۂ مائده آیت 53-
117. سورۂ توبہ آیت 125-
118. سورۂ نساء آیت، 10-
119. سورۂ بقره آیت 174-175-
120. سورۂ ابراهیم آیت، 18-
121. معا ني الاخبار 270، باب معني الذنوب التي تغیر النعم، حدیث 2؛وسائل الشیعہ، ج16، ص281، باب 41، حدیث 21556؛ بحار الانوار، ج70، ص375، باب 138، حدیث 12-
122. نہج البلاغہ، حکمت 842، حکمت 290؛بحار الانوار ج70، ص364، باب 137، حدیث 96-
123. نہج البلاغہ 878حکمت 417؛وسائل الشیعہ ج16، ص77، باب 87، حدیث 21028؛بحار الانوارج6، ص36، باب 20، حدیث59-
124. کنزالفوائد ج1، ص330، فصل حدیث عن الامام الرضا(ع)؛بحار الانوار ج75، ص356، باب 26، حدیث11-
125. نہج البلاغہ 877، حکمت 415؛غرر الحکم، ص135، الدنیا دارالغرور، حدیث 2347؛روضة الواعظین ج2ص441، مجلس في ذکر الدنیا-
126. ارشادالقلوب ج1، ص200، باب 54؛ بحار الا نوارج74، ص23، باب 2، حدیث6-

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

127. سورۂ بقره آیت 222-
128. (2)سوره غافر(مومن)آیت 7تا 9-
129. سورۂ فرقان آیت 68تا70-
130. کافي ج2ص432، حديث 5؛بحا الانوار ج6، ص39، باب20، حديث70-
131. سورۂ هود آیت 3-
132. سورۂ نور آیت 31-
133. مفردات راغب ص64، ماده (فلح)-
134. سورۂ تحريم آیت 8-
135. سورۂ بقره آیت، 160-
136. سورۂ نساء آیت 17-
137. سورۂ مائده آیت 39-
138. سورۂ اعراف آیت 153-
139. سورۂ توبہ آیت 11-
140. سورۂ توبہ آیت 104-
141. سورۂ شوري آیت 25-
142. سورۂ غافر(مومن)آیت 3-
143. سورۂ يوسف آیت 87-
144. سورۂ مائده آیت 64-
145. ((لاَجَرَمَ أَنَّ اللهَ يعْلَمُ مَا يسِرُّونَ وَمَا يعْلِنُونَ إِنَّہُ لاَيحِبُّ الْمُسْتَكْبِرِينَ))سورۂ نحل آیت نمبر23-((إِنَّ اللهَ يدَافِعُ عَنْ الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّ اللهَ لاَيحِبُّ كُلَّ خَوَّانٍ كَفُورٍ))سورۂ حج آیت 38-((إِنَّ قَارُونَ كَانَ مِنْ قَوْمِ مُوسَي فَبَغَي عَلَيهِم وَآتَينَاهُ مِنْ الْكُنُوزِ مَا إِنَّ مَفَاتِحَہُ لَتَنُوءُ بِالْعُصْبَةِ أُولِي الْقُوَّةِ إِذْ قَالَ لَہُ قَوْمُہُ لاَتَفْرَحْ إِنَّ اللهَ لاَيحِبُّ الْفَرِحِينَ))سورۂ قصص آیت 67-((وَلاَتُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ وَلاَتَمْشِ فِي الْأَرْضِ مَرَحًا إِنَّ اللهَ لاَيحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُورٍ))سورۂ لقمان آیت 18-((لِكَيلاَتَأْسَوْا عَلَي مَا فَاتَكُمْ وَلاَتَفْرَحُوا بِمَا آتَاكُمْ وَاللهُ لاَيحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُورٍ))سورۂ حديد آیت 23-
146. سورۂ حجرات آیت 11-
147. سورۂ بروج آیت 10-
148. سورۂ نساء آیت 18-
149. سورۂ آل عمران آیت 90-
150. ”عن ابي جعفر علیہ السلام قال:ان آدم علیہ السلام قال :يارب ! سلطت علی الشيطان واجريتہ مني مجري الدم فاجعل لي شيئا فقال:يا آدم !جعلت لك ان من هم من ذريتك بسيئة لم تكتب عليہ فان عملها كتبت عليہ سيئة ومن هم منهم بحسنة فان لم يعملها كتبت لہ حسنة وان هو عملها كتبت لہ عشرا، قال:يا رب! زدني۔قال: جعلت لك ان من عمل منهم سيئة ثم استغفر غفرت لہ قال: يارب ! زدني قال: جعلت لهم التوبة وبسطت لهم التوبة حتي تبلغ النفس هذه ۔ قال:يا رب!حسبي “۔
151. عن ابي عبد الله علیہ السلام قال :قال رسول الله صلي الله علیہ و آلہ وسلم من تاب قبل موتہ قبل الله توبتہ ثم قال :ان السنة الكثيرة، من تاب قبل موتہ بشهر قبل الله توبتہ، ثم قال:ان الشهر لكثير، من تاب قبل موتہ بجمعة قبل الله توبتہ۔ثم قال:ان الجمعة لكثيرة، من تاب قبل موتہ بيوم قبل الله توبتہ، ثم قال:ان اليوم لكثير، من تاب قبل ان يعاين قبل الله توبتہ“۔
152. دعوات راوندی، ص237، فصل في ذكر الموت ؛بحار الانوار، ج6، ص19، باب20، حديث5۔
153. نہج البلاغہ ص863، حكمت 371، من لايحضره الفقيہ ج3، ص574، باب معرفة الكبائر التي او عدالله، حديث 4965؛ بحار الانوار ج6، ص19، باب 20، حديث6-
154. عوالي اللئالي ج1، ص237، الفصل التاسع، حديث 150؛مستدرك الوسائل ج 12، ص129، باب 86، حديث 13706؛ ميزان الحكمہ، ج2، ص636، التوبة، حديث2111 -
155. غرر الحكم ص195، آثار التوبة، حديث 3835؛مستدرك الوسائل ج 12، ص129، باب 86، حديث 13707؛ميزان

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

الحكمہ، ج2، ص636، التوبة، حديث 2112-
156. خصال ج2، ص623، حديث 10؛بحار، ج6، ص21، باب 20، حديث 14-
157. عيون اخبارالرضاج2، ص29، باب31، حديث33؛جامع الاخبارص85، الفصل الحادي والاربعون في معرفة المؤمن؛ وسائل الشيعہ ج16، ص75، باب 86، حديث 21021-
158. عيون اخبار الرضا ج2، ص74، باب 31، حديث 347؛وسائل الشيعہ ج16، ص75، باب 86، حديث 21022؛بحار، ج6، ص21، باب 20، حديث 16-
159. معاني الاخبار ص174، باب معني التوبة النصوح، حديث 3؛وسائل الشيعہ ج16، ص77، باب 87، حديث 21027؛ بحارالانوار، ج6، ص22، باب 20، حديث23-
160. كنزل العمال ص10165؛ميزان الحكمہ، ج2، ص636، التوبہ، حديث 2123-
161. جامع الاخبار، 87، الفصل الخامس والاربعون في التوبة، مستدرك الوسائل ج12، ص130، باب 87، حديث 13709-
162. غرر الحكم ص194، حديث 3777؛مستدرك الوسائل ج12، ص137، باب 87، حديث 13715-
163. ثواب الاعمال ص179، ثواب التوبة؛بحارالانوارج6، ص28، باب20، حديث32-
164. ثواب الاعمال، 130، ثواب من اذنب ذنباًثم رجع و تاب؛وسائل الشيعہ ج16، 74، باب 86، حديث21017-
165. جامع الاخبار ص88، الفصل الخامس والاربعون في التوبة ؛بحار الانوار ج6، ص35، باب20، حديث52؛مستدرك الوسائل ج12، ص131، باب 87، حديث 13709-قارئين كرام! اس روايت ميں جن چيزوں كے بدلنے كا حكم ہوا ہے ان سے وہ چيزيں مراد ہيں جو حرام طريقہ سے حاصل كي گئي ہونيا حرام چيزوں سے متعلق ہوں-
166. سورۂ نوح آيت 10-12-
167. سورۂ تحريم آيت 8-
168. آل عمران، 89-مائده، 34-اعراف، 153-توبہ، 102-نور، 5-
169. سورۂ اعراف آيت 96-
170. مجمع البيان ج10، ص361؛وسائل الشيعہ ج7، ص177، باب 23، حديث 9055-

توبہ كرنے والوں كے واقعات

((لَقَدْ كَانَ فِي قَصَصِهِم عِبْرَةٌ لِأُوْلِي الْأَلْبَابِ---))171
”يقينا ان كے واقعات صاحبان عقل كے لئے عبرت ہيں---“-

ايك نمونہ خاتون

آسيہ، فرعون كي زوجہ تھي، وہ فرعون جس ميں غرور و تكبر كا نشہ بھرا تھا، جس كا نفس شرير تھا اور جس كے عقائد اور اعمال باطل وفاسد تھے-

قرآن مجيد نے فرعون كو متكبر، ظالم، ستم گر اور خون بہانے والے كے عنوان سے ياد كيا ہے اور اس كو ”طاغوت“ كا نام ديا ہے-

آسيہ، فرعون كے ساتھ زندگي بسر كرتي تھي، اور فرعوني حكومت كي ملكہ تھي، تمام چيزيں اس كے اختيار ميں تھيں-

وہ بھي اپنے شوہر كي طرح فرمانروائي كرتي تھي، اور اپني مرضي كے مطابق ملكي خزانہ سے فائده اٹھاتي تھي-

ايسے شوہر كے ساتھ زندگي، ايسي حكومت كے ساتھ ايسے دربار كے اندر، اس قدر مال و دولت، اطاعت گزار غلام او ركنيزوں كے ساتھ ميں اس كي ايك بہترين زندگي تھي-

ايك جوان اور قدرتمند خاتون نے اس ماحول ميں پيغمبر الٰھي جناب موسي بن عمران كے ذريعہ الٰھي پيغام سنا، اس نے اپنے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

شوهر كے طور طريقے اور اعمال كے باطل ہونے كو سمجھ ليا، چنانچہ نور حقيقت اس كے دل ميں چمك اٹھا۔
حالانكہ اس كو معلوم تھا كہ ايمان لانے كي وجہ سے اس كي تمام خوشياں اور مقام و منصب چھن سكتا ھے يہاں تك كہ جان بھي جاسكتي ھے، ليكن اس نے حق كو قبول كرليا اور وہ خداوندمھربان پر ايمان لے آئی، اور اپنے گزشتہ اعمال سے توبہ كرلي اور نيك اعمال كے ذريعہ اپني آخرت كو آباد كرنے كي فكر ميں لگ گئي۔
اس كا توبہ كرنا كوئي آسان كام نہيں تھا، اس كي وجہ سے اسے اپنا تمام مال و دولت اور منصب ترك كرنا پڑا، اور فرعون و فرعونيوں كي ملامت ضرب و شتم كو برداشت كرنا پڑا، ليكن پھر بھي وہ توبہ، ايمان، عمل صالح اور ہدايت كي طرف قدم آگے بڑھاتي رہي۔
جناب آسيہ كي توبہ، فرعون اور اس كے درباريوں كو ناگوار گزری، كيونكہ پورے شہر ميں اس بات كي شہرت ہوگئي كہ فرعون كي بيوي اور ملكہ نے فرعوني طور طريقہ كو ٹھكراتے ہوئے مذھب كليم اللہ كو منتخب كرليا ھے، سمجھا بجھاكر، ترغيب دلاكراور ڈرا دھمكاكر بھي آسيہ كے بڑھتے قدم كو نہيں روكا جاسكتا تھا، وہ اپنے دل كي آنكھوں سے حق كو ديكھ كر قبول كرچكي تھی، اس نے باطل كے كھوكھلے پن كو بھي اچھي طرح سمجھ ليا تھا، لہٰذا حق و حقيقت تك پہنچنے كے بعد اس كو ھاتھ سے نہيں كھوسكتي تھي اور كھوكھلے باطل كي طرف نہيں لوٹ سكتي تھي۔
جي ھاں، يہ كيسے ھوسكتا ھے كہ خدا كو فرعون سے، حق كو باطل سے، نور كو ظلمت سے، صحيح كو غلط سے، آخرت كو دنيا سے، بہشت كو دوزخ سے، اورسعادت كو بدبختي سے بدل لے۔
جناب آسيہ نے اپنے ايمان، توبہ و استغفار پر استقامت كی، جبكہ فرعون دوبارہ باطل كي طرف لوٹا نے كے لئے كوشش كررھا تھا۔
فرعون نے جناب آسيہ سے مقابلہ كي ٹھان لی، غضبناك ہوا، اس كے غضب كي آگ بھڑك اٹھی، ليكن آسيہ كي ثابت قدمي كے مقابلہ ميں ھار گيا، اس نے آسيہ كو شكنجہ دينے كا حكم ديا، اور اس عظيم خاتون كے ھاتھ پير كو باندھ ديا، اور سخت سے سخت سزا دينے كے بعد پھانسي كا حكم ديديا، اس نے اپنے جلادوں كو حكم ديا كہ اس كے اوپر بڑے بڑے پتھر گرائے جائيں، ليكن جناب آسيہ نے دنيا و آخرت كي سعادت و خوشبختي حاصل كرنے كے لئے صبر كيا، اور ان تمام سخت حالات ميں خدا سے لَو لگائے ركھي۔
جناب آسيہ كي حقيقي توبہ، ايمان و جھاد، صبر و استقامت، يقين اور مستحكم عزم كي وجہ سے قرآن مجيد نے ان كو قيامت تك مومن و مومنات كے لئے نمونہ كے طور پر پہنچوايا ھے، تاكہ ہر زمانہ كے گناھگار كے لئے عذر و بھانہ كي كوئي گنجائش باقي نہ رہ جائے اور كوئي يہ نہ كہہ دے كہ توبہ، ايمان اور عمل صالح كا كوئي راستہ باقي نہيں رھا تھا۔
((وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلاً لِلَّذِينَ آمَنُوا امْرَاَتَ فِرْعُوْنَ اِذْقالَتْ رَبِّ ابْنِ لي عِنْدَكَ بَيْتاً فِي الْجَنَّةِ وَ نَجِّني مِنْ فِرْعَوْنَ وَ عَمَلِہِ وَنَجِّني مِنَ الْقَوْمِ الظّالِمِينَ))۔ 172
"اورخد ا نے ايمان والوں كے لئے فرعون كي زوجہ كي مثال بيان كي كہ اس نے دعا كي كہ پروردگار ميرے لئے جنت ميں ايك گھر بنادے اور مجھے فرعون اور اس كے درباريونسے نجات دلادے اور اس پوري ظالم قوم سے نجات عطا فرمادے ۔"
توبہ، ايمان، صبر اور استقامت كي بنا پر اس عظيم الشان خاتون كا مرتبہ اس بلندي پر پہنچا ھوا تھا كہ رسول خدا صلي اللہ عليہ و آلہ و سلم نے ان كے بارے ميں فرمايا:
"اِشْتاقَتِ الْجَنَّةُ اِلٰي اَرْبَعٍ مِنَ النِّساءِ :مَرْيَمَ بِنْتِ عِمْرانَ، وَآسِيَةَ بِنْتِ مُزاحِمٍ زَوْجَةِ فِرْعَوْنَ، وَخَديجَةَ بِنْتِ خُوَيلَدٍزَوْجَةِ النَّبِي فِي الدُّنْيا وَالآخِرَةِ، وَ فاطِمَةَ بِنْتِ مُحَمَّدٍ:"۔ 173
"جنت چار عورتوں كي مشتاق ھے، مريم بنت عمران، آسيہ بنت مزاحم زوجہ فرعون، خديجہ بنت خويلد دنيا و آخرت ميں ھمسر پيغمبر، اور فاطمہ بنت محمد ۔"

"شعوانہ" كي توبہ
مرحوم ملا احمد نراقي اپني عظيم الشان اخلاقي كتاب "معراج السعادۃ" ميں حقيقي توبہ كے سلسلہ ميں ايك عجيب و غريب واقعہ بيان كرتے ھيں:
شعوانہ ايك جوان رقّاصہ عورت تھی، جس كي آواز نہايت سريلي تھی، ليكن اس كو حلال و حرام پر كوئي توجہ نہيں تھی، شھر بصرہ كے مالداروں كے يہاں فسق و فجور كي كوئي ايسي محفل نہ تھي جس ميں شعوانہ بلائي نہ جاتي ھو، وہ ان محفلوں ميں ناچ گانا كيا كرتي تھی، يھي نہيں بلكہ اس كے ساتھ كچھ لڑكياں اور عورتيں بھي ھوتي تھيں۔
ايك روز اپنے سھيليونكے ساتھ ايسي ھي محفلوں ميں جانے كے لئے ايك گلي سے گزر رھي تھي كہ اچانك ديكھا كہ ايك

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

گھر سے نالہ و شيون كي آواز آرهي هے، اس نے تعجب كے ساتھ سوال كيا: يہ كيسا شور هے؟ اور اپني ايك سهيلي كو حالات معلوم كرنے كے لئے بهيج ديا، ليكن بهت دير انتظار كے بعد بهي وہ نہ پلٹی، اس نے دوسري سهيلي كو بهيجا، ليكن وہ بهي واپس نہ آئی، تيسري كو بهي روانہ كيا اور هدايت كردي كہ جلد لوٹ كر آنا، چنانچہ جب وہ گئي اور تهوڑي دير بعد لوٹ كر آئي تو اس نے بتايا كہ يہ سب نالہ و شيون بدكار اور گناهگارافراد كا هے!

شعوانہ نے كها: ميں خود جاكر ديكهتي هوں كيا هورها هے۔

جيسے هي وہ وهاں پہنچي اور ديكها كہ ايك واعظ لوگوں كو وعظ كررهے هيں، اور اس آيہ شريفہ كي تلاوت كررهے هيں: ((إِذَا رَأَتْهم مِنْ مَكَانٍ بَعِيدٍ سَمِعُوا لَها تَغَيظًا وَزَفِيرًا ۔ وَإِذَا أُلْقُوا مِنْها مَكَانًا ضَيقًا مُقَرَّنِينَ دَعَوْا هُنَالِكَ ثُبُورًا))۔ 174

”جب آتش (دوزخ) ان لوگوں كو دور سے ديكهے گي تو يہ لوگ اس كے بهڑكتے هوئے شعلوں كي آوازيں سنيں گے۔ اور جب انهيں زنجيروں ميں جكڑ كر كسي تنگ جگہ ميں ڈال ديا جائے گا تو وهاں موت كي دهائي ديں گے“۔

جيسے هي شعوانہ نے اس آيت كو سنا اور اس كے معني پر توجہ كی، اس نے بهي ايك چيخ ماري اور كها: اے واعظ! ميں بهي ايك گناهگار هوں، ميرا نامہ اعمال سياہ هے، ميں بهي شرمندہ اور پشيمان هوں، اگر مينتوبہ كروں تو كيا ميري توبہ بارگاہ الٰهي ميں قبول هوسكتي هے؟

واعظ نے كها: هاں، تيرے گناہ بهي قابل بخشش هيں، اگرچہ شعوانہ كے برابر هي كيوں نہ هوں!

اس نے كها: وائے هو مجھ پر، ارے ميں هي تو”شعوانہ “هوں، افسوس كہ ميں كس قدر گناهوں سے آلودہ هوں كہ لوگوں نے مجهے گناهگار كي ضرب المثل بناديا هے!!

اے واعظ! مينتوبہ كرتي هوں اور اس كے بعدكوئي گناہ نہ كروں گی، اور اپنے دامن كو گناهوں سے بچاؤں گي اورگناهگاروں كي محفل ميں قدم نهيں ركهوں گي۔

واعظ نے كها: خداوندعالم تيری نسبت بهي”ارحم الراحمين“ هے۔

واقعاً شعوانہ نے توبہ كرلی، عبادت و بندگي ميں مشغول هوگئی، گناهوں سے پيدا هوئے گوشت كو پگهلاديا، سوز جگر، اور دل كي تڑپ سے آہ وبكاكرتي تهي : هائے ! يہ ميري دنيا هے، تو آخرت كا كيا عالم هوگا، ليكن اس نے اپنے دل ميں ايك آواز كا احساس كيا: خدا كي عبادت ميں مشغول رہ، تب آخرت ميں ديكهنا كيا هوتا هے۔

ميدان جنگ ميں توبہ

”نصر بن مزاحم“ كتاب واقعہ صفين ميں نقل كرتے هيں: هاشم مرقال كهتے هيں: جنگ صفين ميں حضرت علي عليہ السلام كي نصرت كے لئے چند قاريان قرآن شريك تهے، معاويہ كي طرف سے طائفہ ”غسّان“ كا ايك جوان ميدان ميں آيا، اس نے رجز پڑها اور حضرت علي عليہ السلام كي شان ميں جسارت كرتے هوئے مقابلہ كے لئے للكارا، مجهے بهت زيادہ غصہ آيا كہ معاويہ كے غلط پروپيگنڈے نے اس طرح لوگوں كو گمراہ كرركها هے، واقعاً ميرا دل كباب هوگيا، ميں نے ميدان كا رخ كيا، اور اس غافل جوان سے كها: اے جوان! جو كچھ بهي تمهاري زبان سے نكلتا هے، خدا كي بارگاہ ميں اس كا حساب و كتاب هوگا، اگر خداوندعالم نے تجھ سے پوچھ ليا :

علي بن ابي طالب سے كيوں جنگ كي ؟ تو كيا جواب دے گا؟

چنانچہ اس جوان نے كها:

ميں خدا كي بارگاہ ميں حجت شرعي ركهتا هو كيونكہ ميري تم سے جنگ علي بن ابي طالب كے بے نمازي هونے كي وجہ سے هے!

هاشم مرقال كهتے هيں: ميں نے اس كے سامنے حقيقت بيان كی، معاويہ كي مكاري اور چال بازيوں كو واضح كيا۔ جيسے هي اس نے يہ سب كچھ سنا، اس نے خدا كي بارگاہ ميں استغفار كی، اور توبہ كی، اور حق كا دفاع كرنے كے لئے معاويہ كے لشكر سے جنگ كے لئے نكل گيا۔

ايك يهودي نو جوان كي توبہ

حضرت امام باقر عليہ السلام فرماتے هيں:

ايك يهودي نوجوان اكثر رسول خدا صلي الله عليہ و آلہ و سلم كي خدمت ميں آيا كرتا تها، پيغمبر اكرم صلي الله عليہ و آلہ و سلم بهي اس كي آمد و رفت پر كوئي اعتراض نهيں كيا كرتے تهے بلكہ بعض اوقات تو اس كو كسي كام كے لئے بهيج ديا كرتے تهے، يا اس كے هاتهوں قوم يهود كو خط بهيج ديا كرتے تهے۔

ليكن ايك مرتبہ وہ چند روز تك نہ آيا، پيغمبر اكرم صلي الله عليہ و آلہ و سلم نے اس كے بارے ميں سوال كيا، تو ايك شخص

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

نے كہا: ميں نے اس كو بہت شديد بيماري كي حالت ميں ديكھا ھے شايد يہ اس كا آخري دن ہو، يہ سن كر پيغمبر اكرم صلي اللہ عليہ و آلہ و سلم چند اصحاب كے ساتھ اس كي عيادت كے تشريف لئے گئے، وہ كوئي گفتگو نہيں كرتا تھا ليكن جب آنحضرت صلي اللہ عليہ و آلہ و سلم وھاں پہنچے تو وہ آپ كا جواب دينے لگا، چنانچہ رسول اكرم صلي اللہ عليہ و آلہ و سلم نے اس جوان كو آواز دى، اس جوان نے آنكھيں كھولي اور كہا: لبيك يا ابا القاسم! آنحضرت صلي اللہ عليہ و آلہ و سلم نے فرمايا: كھو: ”اشہد ان لا الہ الا اللہ، واني رسول اللہ“۔

جيسے ھي اس نوجوان كي نظر اپنے باپ كي (ترچھي نگاھوں) پر پڑى، وہ كچھ نہ كہہ سكا، پيغمبر اكرم نے اس كو دوبارہ شہادتين كي دعوت دى، اس مرتبہ بھي اپنے باپ كي ترچھي نگاھوں كو ديكھ كر خاموش رھا، رسول خدا صلي اللہ عليہ و آلہ و سلم نے تيسري مرتبہ اس كو يہوديت سے توبہ كرنے اور شہادتين كو قبول كرنے كي دعوت دى، اس جوان نے ايك بار پھر اپنے باپ كي چھرے پر نظر ڈالى، اس وقت پيغمبر اكرم صلي اللہ عليہ و آلہ و سلم نے فرمايا: اگر تيرى مرضي ھے تو شہادتين قبول كرلے ورنہ خاموش رہ، اس وقت جوان نے اپنے باپ پر توجہ كئے بغير اپني مرضي سے شہادتين كہہ ديں اور اس دنيا سے رخصت ہوگيا! پيغمبر اكرم صلي اللہ عليہ و آلہ و سلم نے اس جوان كے باپ سے فرمايا: اس جوان كے لاشے كو ھمارے حوالے كردو، اور پھر اپنے اصحاب سے فرمايا: اس كو غسل دو، كفن پہناؤ، اور ميرے پاس لاؤ تاكہ ميں اس پر نماز پڑھوں، اس كے بعد اس يہودي كے گھر سے نكل آئے آنحضرت صلي اللہ عليہ و آلہ و سلم كھتے جاتے تھے: خدايا تيرا شكر ھے كہ آج تو نے ميرے ذريعہ ايك نوجوان كو آتش جہنم سے نجات ديدى! 175

ايك دھاتي كي بت پرستي سے توبہ

حضرت امام صادق عليہ السلام فرماتے ھيں: حضرت رسول خدا صلي اللہ عليہ و آلہ و سلم كسي جنگ كے لئے تشريف لے جارھے تھے، ايك مقام پر اپنے اصحاب سے فرمايا: راستے ميں ايك شخص ملے گا، جس نے تين دن سے شيطان كي مخالفت پر كمر باندھ ركھي ھے، چنانچہ اصحاب ابھي تھوڑي ھي دور چلے تھے كہ اس بيابان ميں ايك شخص كو د يكھا، اس كا گوشت ہڈيوں سے چپكا ہوا تھا، اس كي آنكھيں دھنسي ہوئي تھيں، اس كے ھونٹ جنگل كي گھاس كھانے كي وجہ سے سبز ہوچكے تھے، جيسے ھي وہ شخص آگے بڑھا، اس نے رسول خدا صلي اللہ عليہ و آلہ و سلم كے بارے ميں معلوم كيا، اصحاب نے رسول اكرم صلي اللہ عليہ و آلہ و سلم كا تعارف كرايا، چنانچہ اس شخص نے پيغمبر اكرم صلي اللہ عليہ و آلہ و سلم سے درخواست كى: مجھے اسلام تعليم فرمائيے: تو آپ نے فرمايا: كھو: ”اشہد ان لا الہ الا اللہ، و اني رسول اللہ“۔چنانچہ اس نے ان دونوں شہادتوں كا اقرار كيا، آپ نے فرمايا: پانچوں وقت كي نماز پڑھنا، ماہ رمضان المبارك ميں روزے ركھنا، اس نے كہا: ميں نے قبول كيا، فرمايا: حج كرنا، زكوٰة ادا كرنا، اور غسل جنابت كرنا، اس نے كہا: ميں نے قبول كيا۔

اس كے بعد آگے بڑھ گئے، وہ بھي ساتھ تھا ليكن اس كا اونٹ پيچھے رہ گيا، رسول اسلام صلي اللہ عليہ و آلہ و سلم رك گئے، اور اصحاب اس كي تلاش ميں نكل گئے، لشكر كے آخر ميں ديكھا كہ اس كے اونٹ كا پير جنگلي چوھوں كے بِل ميں دھنس گيا ھے اور اس كي اور اس كے اونٹ كي گردن ٹوٹ گئي ھے، اور دونوں ھي ختم ہوگئے ھيں، چنانچہ يہ خبر آنحضرت صلي اللہ عليہ و آلہ و سلم تك پہنچي۔

جيسے ھي آنحضرت صلي اللہ عليہ و آلہ و سلم كو يہ خبر ملي فوراً حكم ديا، ايك خيمہ لگايا جائے اور اس كو غسل ديا جائے، غسل كے بعد خود آنحضرت خيمہ ميں تشريف لے گئے اور اس كو كفن پہنايا، خيمہ سے باھر نكلے، اس حال ميں كہ آپ كي پيشاني سے پسينہ ٹپك رھا تھا، اور اپنے صحاب سے فرمايا: يہ ديھاتي شخص بھوكا اس دنيا سے گيا ھے، يہ وہ شخص تھا جو ايمان لايا، اور اس نے ايمان كے بعد كسي پر ظلم و ستم نہيں كيا، اپنے كو گناھوں سے آلودہ نہ كيا، جنت كي حوريں بہشتي پھلوں كے ساتھ اس كي طرف آئيں اور پھلوں سے اس كا منہ بھرديا، ان ميں ايك حور كھتي تھى: يا رسول اللہ! مجھے اس كي زوجہ قرار ديں، دوسري كھتي تھى: مجھے اس كي زوجہ قرار ديں! 176

شقيق بلخي كي توبہ

شقيق ”بلخ“ ايك مالدار شخص كا بيٹا تھا، وہ تجارت كے لئے ”روم“جايا كرتا تھا، اور روم كے شھروں ميں سير و تفريح كے لئے جايا كرتا تھا، چنانچہ ايك بار روم كے كسي شھر ميں بت پرستوں كا پروگرام ديكھنے كے لئے بت خانہ ميں گيا، ديكھا كہ بت خانہ كا ايك خادم اپنا سرمنڈوائے ہوئے اور ارغواني لباس پہنے ہوئے خدمت كررھا ھے، اس سے كہا: تيرا خدا صاحب علم و حكمت اور زندہ ھے، لہٰذا اسي كي عبادت كر، اور ان بے جان بتوں كي عبادت چھوڑ دے كيونكہ يہ كوئي نفع يا نقصان نہيں پہنچاتے۔ اس خادم نے جواب ديا: اگر انسان كا خدازندہ اور صاحب علم ھے تو وہ اس بات كي بھي قدرت

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

رکھتا ھے کہ تجھے تیرے شھر میں روزي دے سکے، پھر تو کیونمال و دولت حاصل کرنے کے لئے یھاں آیا ھے اور یھاں پر اپنے وقت اور پیسوں کو خرچ کرتا ھے؟
شقیق سادھو کي باتیں سن کر خواب غفلت سے بیدار ھوگئے، اور دنیا پرستي سے کنارہ کشي کرلی، توبہ و استغفار کیا، چنانچہ اس کا شمار زمانہ کے بڑے عرفاء میں ھونے لگا۔
کھتے ھیں: میں نے 700 دانشوروں سے پانچ چیزوں کے بارے میں سوال کیا، سب نے دنیا کي مذمت کے بارے میں ھي بتایا: میں نے پوچھا عاقل کون ھے؟ جواب دیا: جو شخص دنیا کا عاشق نہ ھو، میں نے سوال کیا: ھوشیار کون ھے؟ جواب دیا: جو شخص دنیا (کي دولت) پر مغرور نہ ھو، میں نے سوال کیا: ثروتمند کون ھے؟ جواب ملا: جو شخص خدا کي عطا پر خوش رھے، میں نے معلوم کیا: نادار کون ھے؟ جواب دیا: جو شخص زیادہ طلب کرے، میں نے پوچھا: بخیل کون ھے؟ تو سب نے کھا: جو شخص حق خدا کو غریبوں اور محتاجوں تك نہ پھنچائے۔ 177

فرشتے اور توبہ کرنے والوں کے گناہ

سورہ توبہ کي آیات کي تفسیر میں بیان ھوا ھے کہ فرشتے گناھگار کے گناھوں کو لوح محفوظ پر پیش کرتے ھیں، لیکن وھاں پر گناھوں کے بدلے حسنات اور نیکیاں دیکھتے ھیں، فوراً سجدہ میں گرجاتے ھیں، اور بارگاہ الٰھي میں عرض کرتے ھیں: جو کچھ اس بندے نے انجام دیا تھا ھم نے وھي کچھ لکھا تھا لیکن اب ھم یھاں وہ نھیں دیکھ رھے ھیں! جواب آتا ھے: صحیح کھتے ھو، لیکن میرا بندہ شرمندہ اور پشیمان ھوگیا اور روتا ھوا گڑگڑاتا ھوا میرے در پر آگیا، میں نے اس کے گناھوں کو بخش دیا اور اس سے درگزر کیا، میں نے اس پر اپنا لطف و کرم نچھاور کردیا، میں ”اکرم الاکرمین“ھوں۔ 178

گناھگار اور توبہ کی مھلت

جس وقت شیطان لعنت خدا کا مستحق قرار دیا گیا تو اس نے خداوندعالم سے روز قیامت تك کي مھلت مانگی، اللہ نے کھا: ٹھیك ھے مگر یہ مھلت لے کر تو کیا کرے گا؟ جواب دیا: پروردگارا! میں آخري وقت تك تیرے بندوں سے دور نھیں ھوں گا، یھاں تك کہ اس کي روح پرواز کرجائے، آواز آئی: مجھے اپني عزت و جلال کي قسم، میں بھي اپنے بندوں کے لئے آخري وقت تك درِ توبہ کو بند نھیں کروں گا۔ 179

گناھگار اور توبہ کی امید

ایك نیك اور صالح شخص کو دیکھا گیا کہ بھت زیادہ گریہ و زاري کررھا ھے، لوگوننے گریہ و زاري کي وجہ پوچھی؟ تو اس نے کھا: اگر خداوندعالم مجھ سے یہ کھے کہ تجھے گناھوں کي وجہ سے گرم حمّام میں ھمیشہ کے لئے قید کردوں گا، تو یھي کافی ھے کہ میري آنکھوں کے آنسو خشك نہ ھوں، لیکن کیا کیا جائے کہ اس نے گناھگاروں کو عذاب جھنم کا مستحق قرار دیا ھے، وہ جھنم جس کي آگ کو ہزار سال بھڑکایا گیا یھاں تك کہ وہ سرخ ھوئی، ہزار سال تك اس کو سفید کیا گیا، اور ہزار سال اس کو پھونکا گیا یھاں تك کہ سیاہ ھوگئی، تو پھر میں اس میں کیسے رہ سکتا ھوں؟ اس عذاب سے نجات کي امید صرف خداوندعالم کي بارگاہ میں توبہ و استغفار اور عذر خواھي ھے۔ 180

ایك سچا آدمي اور توبہ کرنے والا چور

”ابو عمر زجاجي “ایك نیك اور صالح انسان تھے، موصوف کھتے ھیں کہ میري والدہ کا انتقال ھوگیا، ان کي میراث میں مجھے ایك مکان ملا، میں نے اس مکان کو بیچ دیا اور حج کرنے کے لئے روانہ ھوگیا، جس وقت سر زمین ”نینوا“پر پھنچا تو ایك چور سامنے آیا اور مجھ سے کھا: کیا ھے تمھارے پاس؟
چنانچہ میرے دل میں یہ خیال پیدا ھوا کہ سچائي اور صداقت ایك پسندیدہ چیز ھے، جس کا خداوندعالم نے حکم دیا ھے، اچھا ھے کہ اس چور سے بھي حقیقت اور سچ بات کھوں، چنانچہ میں نے کھا: میري تھیلي میں پچاس دینا ر سے زیادہ نھیں ھے، یہ سن کر اس چور نے کھا: لاؤ وہ تھیلي مجھے دو، میں نے وہ تھیلي اس کو دیدی، چنانچہ اس چور نے ان دینار کو گنا اور مجھے واپس کردئے، میں نے اس سے کھا: کیا ھوا؟ اس نے کھا: میں تمھارے پیسے لے جانا چاھتا تھا، لیکن تم تو مجھے لے چلے، اس کے چھرے پرشرمندگي اور پشیماني کے آثار تھے، معلوم ھورھا تھا کہ اس نے اپنے گزشتہ حالات سے توبہ کرلي ھے، اپنے سواري سے اترا، اور مجھ سے سوار ھونے کے لئے کھا: میں نے کھا: مجھے سواري کي کوئي ضرورت نھیں ھے، لیکن اس نے اصرار کیا، چنانچہ میں سوار ھوگیا، وہ پیدل ھي میرے پیچھے پیچھے چل دیا، میقات پھنچ کر احرام باندھا، اور مسجد الحرام کي طرف روانہ ھوئے، اس نے حج کے تمام اعمال میرے ساتھ انجام دئے، اور وھیں پر

اس دنيا سے رخصت هوگيا- 181

ابو بصير كا پڑوسی

ايك پڑوسي كو اپنے دوسرے پڑوسي كا خيال ركهنا چاہئے، بالكل ايك مهربان بهائي كي طرح، اس كي پريشانيوں ميں مدد كرے، اس كي مشكلوں كو حل كرے، زمانہ كے حوادث، بگاڑ سدهار ميں اس كا تعاون كرے، ليكن جناب ابوبصير كا پڑوسي اس طرح نهيں تها، اس كو بني عباس كي حكومت سے بهت سا پيسہ ملتا تها، اسي طرح اس نے بهت زياده دولت حاصل كرلي تهي- ابوبصير كهتے هيں: همارے پڑوسي كے يهاں چند ناچنے گانے والي كنيزيں تهی، اور هميشہ لهو و لعب اور شراب خوري كے محفليں هوا كرتي تهيں جس ميں اس كے دوسرے دوست بهي شريك هوا كرتے تهے، ميں چونكہ اهل بيت عليهم السلام كي تعليمات كا تربيت يافتہ تها، لہٰذا ميں اس كي اس حركت سے پريشان تها، ميرے ذہن ميں پريشاني رهتي تهی، ميرے لئے سخت ناگوار تها، ميں نے كئي مرتبہ اس سے نرم لہجہ ميں كها ليكن اس نے اَن سني كردي اور ميري بات پر كوئي توجہ نہ دی، ليكن ميں نے امر بالمعروف او رنهي عن المنكر ميں كوئي كوتاهي نهيں كی، اچانك ايك دن وه ميرے پاس آيا اور كها: ميں شيطان كے جال ميں پهنسا هوا هوں، اگر آپ ميري حالت اپنے مولا و آقا حضرت امام صادق عليہ السلام سے بيان كرےں شايد وه توجہ كريں اور ميرے سلسلہ ميں مسيحائي نظر ڈال كر مجهے اس گندگی، فساد اور بدبختي سے نجات دلائيں-

ابو بصير كهتے هيں: ميں نے اس كي باتوں كو سنا، اور قبول كرليا، ايك مدت كے بعد جب ميں مدينہ گيا اور امام صادق عليہ السلام كي خدمت ميں مشرف هوا اور اس پڑوسي كے حالات امام عليہ السلام كو سنائے اور اس كے سلسلہ ميں اپني پريشاني كو بهي بيان كيا-

تمام حالات سن كر امام عليہ السلام نے فرمايا: جب تم كوفہ پهنچنا تو وه شخص تم سے ملنے كے لئے آئے گا، ميري طرف سے اس سے كہنا: اگر اپنے تمام برے كاموں سے كناره كشي كرلو، لهو و لعب كو ترك كردو، اور تمام گناهوں كو چهوڑدو تو ميں تمهاري جنت كا ضامن هوں-

ابوبصير كهتے هيں: جب ميں كوفہ واپس آيا تو دوست و احباء ملنے كے لئے آئے، اور وه شخص بهي آيا، كچھ دير كے بعد جب و ه جانے لگا تو ميں نے اس سے كها: ذرا ٹههرو! مجهے تم سے كچھ گفتگو كرنا هے، جب سب لوگ چلے گئے، اور اس كے علاوه كوئي باقي نہ رها، تو ميں نے حضرت امام صادق عليہ السلام كا پيغام اس كو سنايا، اور مزيد كها: امام صادق عليہ السلام نے تجهے سلام كهلوايا هے!

چنانچہ اس پڑوسي نے تعجب كے ساتھ سوال كيا: تمهيں خدا كي قسم! كيا واقعاً امام صادق عليہ السلام نے مجهے سلام كهلوايا هے اور گناهوں سے توبہ كرنے كي صورت ميں وه ميرے لئے جنت كے ضامن هيں!! ميں نے قسم كهائي كہ امام عليہ السلام نے يہ پيغام مع سلام تمهارے لئے بهيجا هے-

اس نے كها: يہ ميرے لئے كافی هے، چند روز كے بعد مجهے پيغام بهجوايا كہ ميں تم سے ملنا چاهتا هوں، اس كے گهر پر گيا دق الباب كيا، وه دروازه كے پيچهے آكر كهڑا هوگيا درحاليكہ اس كے بدن پر لباس نهيں تها اور كها: اے ابوبصير ! ميرے پاس جو كچھ بهي تها سب كو ان كے مالكوں تك پهنچاديا هے، مال حرام سے سبكدوش هوگيا هوں، اور ميں نے اپنے تمام گناهوں سے توبہ كرلي هے-

ميں نے اس كے لئے لباس كا انتظام كيا، اور كبهي كبهي اس سے ملاقات كے لئے جاتا رها، اور اگر كوئي مشكل هوتي تهي تواُس كو بهي حل كرتا رها، چنانچہ ايك روز مجهے پيغام بهجوايا كہ ميں بيمار هوگيا هوں، اس كي عيادت كے لئے گيا، چند روز تك بيمار رها، ايك روز مرنے سے پهلے چند منٹ كے لئے بے هوش هوگيا، جيسے هي هوش آيا، مسكراتے هوئے مجھ سے كها: اے ابوبصير امام صادق عليہ السلام نے اپنے وعده كو وفا كرديا، اور يہ كہہ كر اس دنيا سے رخصت هوگيا-

ابو بصير كهتے هيں: ميں اس سال حج كے لئے گيا، اعمال حج بجالانے كے بعد زيارت رسول اكرم صلي الله عليہ و آلہ و سلم اور امام صادق عليہ السلام سے ملاقات كے لئے مدينہ منوره گيا، اور جب امام عليہ السلام سے ملاقات كے لئے مشرف هوا تو ميرا ايك پاؤں حجره كے اندر تها اور ايك پاؤں حجره سے باهر اس وقت حضرت امام صادق عليہ السلام نے فرمايا: اے ابوبصير! هم نے تمهارے پڑوسي كے بارے ميں كيا هوا وعده پورا كرديا هے! 182

ايك جيب كترے كي توبہ

حقير (مؤلف) ايك شب قم مينفقيہ بزرگوار عارف بالله، معلم اخلاق مرحوم حاج سيد رضا بهاء الديني كي نماز جماعت ميں شريك تها-

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

نماز كے بعد موصوف كي خدمت ميں عرض كيا: هم آپ همیں كچھ وعظ و نصیت فرمائےے، چنانچہ موصوف نے جواب ميں فرمايا: هميشہ خداوندعالم كي ذات پر اميد كرو، اور اسي پر بھروسہ ركھو كيونكہ اس كا فيض و كرم دائمي هے كسي كو بھي اپني عنايت سے محروم نهيں كرتا، كسي بھي ذريعہ اور بهانہ سے اپنے بندوں كي ہدايت اور امداد كا راستہ فراهم كرديتا هے۔

اس كے بعد موصوف نے ايك حيرت انگيز واقعہ سنايا: شهر ”اروميہ“ ميں ايك قافلہ سالار هر سال مومنين كو زيارت كے لئے لے جايا كرتا تھا:

اس وقت گاڑياں نئي نئي چليں تھيں، يہ گاڑياں ٹرك كي طرح هوتي تھيں جس پر مسافر اور سامان ايك ساتھ هي هوتا تھا، ايك كونے ميں سامان ركھا جاتا تھا اور وهيں مسافر بيٹھ جايا كرتے تھے۔

وہ قافلہ سالار كهتا هيں: اس سال حضرت امام رضا عليہ السلام كي زيارت كے لئے جانے والے تقريباً30 مومنين نے نام لكھواركھا تھا، پروگرام طے هوا كہ آئندہ هفتہ كے شروع ميں يہ قافلہ روانہ هوجائے گا۔

ميں نے شب چھار شنبہ حضرت امام رضا عليہ السلام كو خواب ميں ديكھا كہ ايك خاص محبت كے ساتھ مجھ سے فرمارهے هيں: اس سفر ميں ”ابراهيم جيب كترے “كو بھي لے كر آنا، ميں نيند سے بيدار هوا تو بهت تعجب هواكہ كيوں امام عليہ السلام اس مرتبہ اس فاسق و فاجر اور جيب كترے كو (جو لوگوں كے درميان بهت زيادہ بدنام هے) اپني بارگاہ كي دعوت فرمارهے هيں، ميں نے سوچا كہ يہ ميرا خواب صحيح نهيں هے، ليكن دوسري رات ميں نے پھر وهي خواب ديكھا، نہ كم نہ زيادہ، ليكن اس دن بھي ميں نے اس خواب پر توجہ نهيں كی، تيسري رات ميں نے حضرت امام رضا عليہ السلام كو عالم رويا ميں قدرے ناراحت ديكھا اور ايك خاص انداز ميں مجھ سے فرمارهے هيں: كيوں اس سلسلہ ميں كوئي قدم نهيں اٹھاتے هو؟

بهر حال ميں جمعہ كے دن اس جگہ گيا جهاں پر فاسد اور گناهگار لوگ جمع هوتے تھے ان كے درميان ابراهيم كو ڈھونڈا، سلام كيا اور اس سے مشهد مقدس كي زيارت كرنے كے لئے كها، ليكن جيسے هي ميں نے مشهد كي زيارت كے لئے كها تو اس كو بهت تعجب هوا اور مجھ سے كها: امام رضا عليہ السلام كا حرم مجھ جيسے گندے لوگوں كي جگہ نهيں هے، وهاں پر تو پاك وپاكيزہ اور صاحبان دل جاتے هيں، مجھے اس سفر سے معاف فرمائيں، ميں نے بهت اصرار كيا ليكن وہ نہ مانا، آخر كار اس نے غصہ ميں كها: ميرے پاس سفر كے اخراجات كے لئے پيسے بھي تو نهيں هيں!! ميرے پاس بھي 30 ريال هيں اور يہ بھي ايك بڑھيا كي جيب سے نكالے هوئے هيں! يہ سن كر ميں اس سے كها: اے برادر! ميں تجھ سے سفر كا خرچ نهيں لوں گا، تمهارے آنے جانے كا خرچ ميرے ذمہ هے۔

يہ سن كر اس نے قبول كرليا، اور مشهد جانے كے لئے تيار هوگيا، هم نے بروز اتوار قافلہ كي روانگي كا اعلان كرديا۔

چنانچہ حسب پروگرام قافلہ روانہ هوگيا، ابراهيم جيسے جيب كترے كے ساتھ هونے پر دوسرے زائرين تعجب كررهے تھے، ليكن كسي نے اس كے بارے ميں سوال كرنے كي همت نہ كي۔

هماري گاڑي كچي سڑك پر روانہ تھی، اور جب ”زيدر“ نامي مقام پر پهنچي جوايك خطرناك جگہ تھی، اور وهاناكثر زائرين پر راهزنوں كا حملہ هوتا تھا، ديكھا كہ راهزنوں نے سڑك كو تنگ كرديا اور هماري گاڑي كے آگے كھڑے هوگئے، پھر ايك ڈاكو گاڑي ميں گھس آيا، اور تمام زائرين كو دهمكي دی: جو كچھ بھي كسي كے پاس هے وہ اس تھيلے ميں ڈال دے، اور كوئي هم سے الجھنے كي كوشش نہ كرے، ورنہ تو اس كو مار ڈالوں گا!

وہ تمام زائرين اور ڈرائيور كے سارے پيسے لے كر چلتا بنا۔

گاڑي دوبارہ چل پڑی، اور ايك چائے كے هوٹل پر جاركی، زائرين گاڑي سے اترے اورغم و اندوہ كے عالم ميں ايك دوسرے كے پاس بيٹھ گئے، سب سے زيادہ ڈرائيور پريشان تھا، وہ كهتا تھا: ميرے پاس نہ يہ كہ اپنے خرچ كے لئے بھي پيسہ نهيں رهے بلكہ پٹرول كے لئے بھي پيسے نهيں هيں، اب كس طرح مشهد تك پهنچا جائے گا، يہ كهہ كر وہ رونے لگا، اس حيرت و پريشاني كے عالم ميں اس ابراهيم جيب كترے نے ڈرائيور سے كها: تمهارے كتنے پيسے وہ ڈاكو لے گيا هے؟ ڈرائيور نے بتايا اتنے پيسہ ميرے گئے هيں، ابراهيم نے اس كو اتنے پيسے ديدئے، پھر اسي طرح تمام مسافروں كے جتنے جتنے پيسہ چوري هوئے تھے سب سے معلوم كركے ان كو ديدئے، آخر ميں اس كے پاس 30 ريال باقي بچے، اور كها كہ يہ پيسے ميرے هيں، جو چوري هوئے تھے، سب نے تعجب سے سوال كيا: يہ سارے پيسے تمهارے پاس كهاں سے آئے؟ اس نے كها:جس وقت اس ڈاكو نے تم سب لوگوں كے پيسے لے لئے اور مطمئن هوكر واپس جانے لگا، تو ميں نے آرام سے اس كے پيسے نكال لئے، اور پھر گاڑي چل دی، اور هم يهاں تك پهنچ گئے هيں، يہ تمام پيسہ آپ هي لوگوں كے هيں۔

قافلہ سالار كهتا هے:ميں زور زور سے رونے لگا، يہ ديكھ كر ابراهيم نے مجھ سے كها: تمهارے پيسے تو واپس مل گئے،

اب كيوں روتے هو؟! ميں نے اپنا وہ خواب بيان كيا جو تين دن تك مسلسل ديكھتا رها تها او ركهاكہ مجھے خواب كا فلسفہ سمجھ ميں نہيں آرها تها، ليكن اب معلوم هوگيا كہ حضرت امام رضا عليہ السلام كي دعوت كس وجہ سے تهى، امام عليہ السلام نے تيرے ذريعہ سے هم سے يہ خطرہ ڈال ديا هے۔

يہ سن كر ابراهيم كي حالت بدل گئى، اس كے اندر ايك عجيب و غريب انقلاب پيدا هوگيا، وہ زور زور سے رونے لگا، يهاں تك كہ "سلام" نامي پهاڑي آگئي كہ جهاں سے حضرت امام رضا عليہ السلام كا روضہ دكهائي ديتا هے، وهاں پهنچ كر ابراهيم نے كها: ميري گردن ميں زنجير باندھ دي جائے، اور حرم امام رضا عليہ السلام ميں اسي طرح لے جايا جائے، چنانچہ جيسے جيسے وہ كهتا رها هم لوگ انجام ديتے رهے، جب تك هم لوگ مشهد ميں رهے اس كي يهي حالت رهى، واقعاً عجيب طريقہ سے توبہ كى، اس بڑهيا كے پيسے امام رضا عليہ السلام كي ضريح ميں ڈال دئے، امام رضا عليہ السلام كو شفيع قرار ديا تاكہ اس كے گناہ معاف هوجائيں، تمام زائرين اس كي حالت پر رشك كررهے تهے، همارا سفر بخير و خوشي تمام هوا، تمام لوگ اروميہ پلٹ گئے ليكن وہ تائب ديا يار ميں رہ گيا!

توسّل اور توبہ

امام صادق عليہ السلام فرماتے هيں: ميں مسجد الحرام ميں "مقام ابراهيم" كے پاس بيٹھا هوا تها، ايك ايسا بوڑها شخص آيا جس نے اپني سار ي عمر گناهوں ميں بسر كي تهى، مجھے ديكھتے هي كهنے لگا:

"نِعْمَ الشَّفيعُ اِلي اللهِ لِلْمُذْنِبِينَ"۔

"آپ خدا كے نزديك گناهگاروں كے لئے بهترين شفيع هيں "۔

اور پهر اس نے خانہ كعبہ كا پردہ پكڑا اور درج ذيل مضمون كے اشعار پڑهے:

"اے خدائے مهربان! چھٹے امام كے جد بزرگوار كا واسطہ، قرآن كا واسطہ، علي كا واسطہ، حسن و حسين كا واسطہ، فاطمہ زهرا كا واسطہ، ائمہ معصومين عليهم السلام كا واسطہ، امام مهدي عليہ السلام كا واسطہ، اپنے گناهگار بندے كے گناهوں كو معاف فرما!"

اس وقت هاتف غيبي كي آواز آئى:

اے پيرمرد!

اگرچہ تيرے گناہ عظيم هيں ليكن ان ذوات مقدسہ كي عظمت كے طفيل ميں جن كي تونے قسم دي هے، ميں نے تجھے معاف كرديا، اگر تو تمام اهل زمين كے گناهوں كي بخشش كي درخواست كرتا تو معاف كرديتا، سوائے ان لوگوں كے جنهوں نے ناقہ صالح اور انبياء و ائمہ كو قتل كيا هے۔ 183

شراب خور اور توبہ مرحوم فيض كاشانى، جو خود فيض و دانش كا سر چشمہ اور بصيرت كا مركز تهے موصوف اپني عظيم الشان كتاب "محجة البيضاء" ميں نقل كرتے هيں:

ايك شراب خوار شخص تها جس كے يهاں گناہ و معصيت كي محفل سجائي جاتي تهى، ايك روز اس نے اپنے دوستوں كو شراب خوري اور لهوو لعب كے لئے دعوت دي اور اپنے غلام كو چار درهم دئے تاكہ وہ بازار سے كچھ كهانے پينے كا سامان خريد لائے۔

غلام راستہ ميں چلا جارها تها كہ اس نے ديكها منصور بن عمار كي نشثست هورهي هے، سوچا كہ ديكھوں منصور بن عمار كيا كہہ رهے هيں؟ تو اس نے سنا كہ عمار اپنے پاس بيٹھنے والوں سے كچھ طلب كررهے هيں اور كہہ رهے هيں كہ كون هے جو مجھے چار درهم دے تاكہ ميں اس كے لئے چار دعائيں كروں؟ غلام نے سوچا كہ ان معصيت كاروں كےلئے طعام وشراب خريدنے سے بهتر هے كہ يہ چار درهم منصور بن عمار كو كو ديدوں تاكہ ميرے حق ميں چار دعائيں كرديں۔

يہ سوچ كر اس نے وہ چار درهم منصور كو ديتے هوئے كها: ميرے حق ميں چار دعائيں كردو، اس وقت منصور نے سوال كيا كہ تمهاري دعائيں كيا كيا هيں بيان كرو، اس نے كها: پهلي دعا يہ كرو كہ خدا مجھے غلامي كي زندگي سے آزاد كردے، دوسري دعا يہ هے كہ ميرے مالك كو توبہ كي توفيق دے، اور تيسري دعا يہ كہ يہ چار درهم مجھے واپس مل جائيں، اور چوتهي دعا يہ كہ مجھے اور ميرے مالك اور اس كے اهل مجلس كو معاف كردے۔

چنانچہ منصور نے يہ چار دعائيں اس كے حق ميں كيں اور وہ غلام خالي هاتھ اپنے آقاكے پاس چلا گيا۔

اس كے آقا نے كها: كهاں تهے؟ غلام نے كها: ميں نے چار درهم دے كر چار دعائيں خريدي هيں، تو آقا نے سوال كيا وہ چار دعائيں كيا كيا هيں كيا بيان تو كر؟ تو غلام نے كها: پهلي دعا يہ تهي كہ ميں آزاد هوجاؤں، تو اس كے آقا نے كها جاؤ تم راہ خدا ميں آزاد هو، اس نے كها: دوسري دعا يہ تهي كہ ميرے آقا كو توبہ كي توفيق هو، اس وقت آقا نے كها: ميں توبہ كرتا

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

هوں، اس نے كہا: تيسري دعا يہ كہ ان چار درهم كے بدلے مجھے چار درهم مل جائيں، چنانچہ يہ سن كر اس كے آقا نے چار درهم عنايت كردئے، اس نے كہا: چوتھي دعا يہ كہ خدا مجھے، ميرے مالك او راس كے اهل محفل كو بخش دے، يہ سن كر اس كے آقا نے كہا: جو كچھ ميرے اختيار ميں تھا ميں نے اس كو انجام ديا، تيری، ميري اور اهل مجلس كي بخشش ميرے هاتھ ميں نهيں هے۔چنانچہ اسي رات اس نے خواب ميں ديكھا كہ هاتف غيبي كي آوازآئي كہ اے ميرے بندے! تو نے اپنے فقر وناداري كے باوجود اپنے وظيفہ پر عمل كيا، كيا هم اپنے بے انتها كرم كے باوجود اپنے وظيفہ پر عمل نہ كريں، هم نے تجھے، تيرے غلام اور تمام اهل مجلس كو بخش ديا۔ 184

آہ، ايك سودمند تائب

ايك ولي خدا كے زمانہ ميں ايك شخص بهت زيادہ گناهگار تھا جس نے اپني تمام زندگي لهو و لعب اور بے هودہ چيزوں ميں گزاري تھي اور آخرت كے لئے كچھ بھي زادہ راہ جمع نہ كي۔

نيك اور صالح لوگوں نے اس سے دوري اختيار كرلی، اور وہ نيك لوگوں سے كوئي سروكار نہ ركھتاتھا، آخر عمر ميں اس نے جب اپنے كارناموں كو ملاحظہ كيا اور اپني عمر كا ايك جائزہ ليا، اسے اميد كي كرن نہ ملی، باغ عمل ميں كوئي شاخ گل نہ تھی، گلستان اخلاق ميں شفا بخش كوئي پھول نہ تھا، يہ ديكھ كر اس نے ايك ٹھنڈي سانس لي اور دل كے ايك گوشے سے آہ نكل پڑی، اس كي آنكھوں سے آنسو بہنے لگے، توبہ اور استغفار كے عنوان سے بارگاہ خداوندي ميں عرض كيا:

"يامَنْ لَہُ الدُّنْيا وَالآخِرَۃُ اِرْحَمْ مَنْ لَيسَ لَہُ الدُّنْيا وَالآخِرَۃُ"۔

"اے وہ جودنيا وآخرت كا مالك هے، اس شخص كے او پر رحم كر جس كے پاس نہ دنيا هے او رنہ آخرت"۔

اس كے مرنے كے بعد شهر والوں نے خوشي منائي اور اس كو شهر سے باهر كسي كھنڈر ميں پھينك ديا اور اس كے اوپر گھاس پھوس ڈال دي۔

اسي موقع پر ايك ولي خدا كو عالم خواب ميں حكم هواكہ اس كو غسل و كفن دو اور متقي افراد كے قبرستان ميں دفن كرو۔

عرض كيا:اے دوجهاں كے مالك! وہ ايك مشهور و معروف گناهگار و بدكار تھا، وہ كس چيز كي وجہ سے تيرے نزديك عزيز اور محبوب بن گيا اور تيری رحمت و مغفرت كے دائرہ ميں آگيا هے؟ جواب آيا:

اس نے اپنے كو مفلس اور درد مند ديكھا تو هماري بارگاہ ميں گريہ و زاري كيا، هم نے اس كو اپني آغوش رحمت ميں لے ليا هے۔

كون ايسا درد مند هے جس كے درد كا هم نے علاج نہ كيا هو اور كون ايسا حاجت مند هے جو هماري بارگاہ ميں روئے اور هم اس كي حاجت پوري نہ كريں، كون ايسا بيمار هے جس نے هماري بارگاہ ميں گريہ و زاري كيا هو اور هم نے اس كو شفا نہ دي هو؟ 185

توبہ كے ذريعہ مشكلات كا دور هونا

"جابر جعفي" مكتب اهل بيت عليهم السلام كے معتبر ترين راويوں ميں سے تھے، وہ حضرت رسول اكرمسے روايت كرتے هيں: تين مسافر سفر كرتے هوئے ايك پهاڑ كي غار ميں پہنچے، وهاں پر عبادت ميں مشغول هوگئے، اچانك ايك پتھر اوپر سے لڑھك كر غار كے دهانے پر آلگا اسے ديكھ كر ايسا معلوم هوتا تھا جيسے وہ دروازہ بند كرنے كے لئے هي بنايا گيا هو، چنانچہ ان لوگوں كو وهاں سے نكلنے كا كوئي راستہ دكھائي نہ ديا!

پريشان هوكر يہ لوگ ايك دوسرے سے كہنے لگے: خدا كي قسم يهاں سے نكلنے كا كوئي راستہ نهيں هے، مگر يہ كہ خدا هي كوئي لطف و كرم فرمائے، كوئي نيك كام كريں، خلوص كے ساتھ دعا كريں اور اپنے گناهوں سے توبہ كريں۔

ان ميں سے پهلا شخص كہتا هے: پالنے والے! تو(تو جانتا هے)كہ ميں ايك خوبصورت عورت كا عاشق هوگيا تھا بهت زيادہ مال و دولت اس كو ديا تاكہ وہ ميرے ساتھ آجائے، ليكن جونهي اس كے پاس گيا، دوزخ كي ياد آگئي جس كے نتيجہ ميں اس سے الگ هوگيا؛ پالنے والے ! اسي عمل كا واسطہ هم سے اس مصيبت كو دور فرما اور همارے لئے نجات كا سامان فراهم فرمادے، بس جيسے هي اس نے يہ كها تو وہ پتھر تھوڑا سا كھسك گيا هے ۔

دوسرے نے كہا: پالنے والے! تو جانتا هے كہ ايك روز ميں كھيتوں ميں كام كرنے كے لئے كچھ مزدور لايا، آدھا درهم ان كي مزدوري معين كی، غروب كے وقت ان ميں سے ايك نے كہا: ميں نے دو مزدوروں كے برابر كام كيا هے لہٰذا مجھے ايك درهم ديجئے، ميں نے نهيں ديا، وہ مجھ سے ناراض هوكر چلا گيا، ميں نے اس آدھے درهم كا زمين ميں بيج ڈالديا، اور اس سال بهت بركت هوئي۔ ايك روز وہ مزدور آيا اور اس نے اپني مزدوري كا مطالبہ كيا، تو ميں نے اس كو اٹھارہ هزار درهم دئے جو ميں نے اس زراعت سے حاصل كئے تھے، اور چند سال تك اس رقم كو ركھے هوئے تھا، اور يہ كام ميں نے

تيري رضا كے لئے انجام ديا تھا، تجھے اسي كام كا واسطہ ھم كو نجات ديدے۔ چنانچہ وہ پتھر تھوڑا اور كھسك گيا۔
تيسرے نے كھا: پالنے والے! (تو خوب جانتا ھے كہ) ايك روز ميرے ماں باپ سورھے تھے ميں ان كے لئے كسي ظرف ميں دودھ لے كر گيا، ميں نے سوچا كہ اگر يہ دودھ كا ظرف زمين پر ركھ دوں تو كھيں والدين جاگ نہ جائےں، اور ميں نے ان كو خود نھيں اٹھايا بلكہ وہ دودھ كا ظرف لئے كھڑارھا يھاں تك كہ وہ خود سے بيدار ھوں‌پالنے والے توخوب جانتا ھے كہ ميں نے وہ كام اور وہ زحمت صرف تيري رضا كے لئے اٹھائي تھي، پالنے والے اسي كام كے صدقہ ميں ھميں اس مصيبت سے نجات ديدے۔ چنانچہ اس شخص كي دعا سے پتھر او ركھسكا اور يہ تينوں اس غار سے باھر نكل آئے۔ 186

عجيب اخلاق اور عجيب انجام
دور حاضر كي گرانقدر تفسير"الميزان"كے فارسي مترجم استاد بزرگوار حضرت آقاي سيد محمد باقر موسوي ھمداني صاحب نے16شوال بروز جمعہ 9بجے صبح اس خاكسار سے بيان فرمايا:
"گنداب" (ھمدان) علاقہ ميں ايك شرابي اور بدمعاش شخص تھا جس كا نام علي گندابي تھا۔
اگرچہ يہ ديني مسائل پر كوئي توجہ نھيں ركھتا تھا اور ھميشہ بدمعاشوں اور گناھگاروں كے ساتھ رھتا تھا، ليكن بعض اخلاقي چيزيں اس ميں نماياں تھي۔
ايك روز شھر كے بھترين علاقے ميں اپنے ايك دوست كے ساتھ چائے كے ھوٹل ميں بينچ پر چائے پينے كے لئے بيٹھا ھوا تھا۔
اس كے صحت مند جسم اورخوبصورت چھرہ ميں نھايت كشش پائي جاتي تھي۔
مخملي ٹوپي لگائے ھوئے تھا جس سے اس كي خوبصورتي ميں مزيد نكھار آيا ھوا تھا، ليكن اچانك اس نے اپني ٹوپي سر سے اتاري اور پيروں كے نيچے مسلنے لگا، اس كے دوست نے كھا: ارے ! تم يہ كيا كررھے ھو؟ جواب ديا: ذرا ٹھھرو، اتنے بے صبرے مت بنو، بھر حال تھوڑي دير بعد اس نے ٹوپي كو اٹھايا اور پھر اوڑھ لي۔ اور كھا: اے ميرے دوست ابھي ايك شوھر دار جوان عورت يھاں سے گزر رھي تھي اگر مجھے اس ٹوپي كے ساتھ ديكھتي تو شايد يہ سوچنے پر مجبور ھوجاتي كہ يہ شخص تو ميرے شوھر سے بھي زيادہ خوبصورت ھے، اور وہ اپنے شوھر سے خشك رويہ اختيار كرتي، ميں يہ نھيں چاھتا تھا كہ اپني اس چمك دار ٹوپي كي وجہ سے ايك مياں بيوي كے تعلقات كو تلخ كردوں۔
ھمدان ميں ايك مشھور و معروف ذاكر جناب "شيخ حسن" بھي تھے جوواقعاً ايك متقي اور ديندار شخصيت تھے، موصوف فرماتے ھيں: حقير عاشور كے دن عصر كے وقت "حصار" نامي محلہ ميں مجلس پڑھنے كے لئے گيا ھوا تھا ليكن واپسي ميں دير ھوگئي شھر كے دروازہ پرپہنچا تو دروازہ بند ھوچكا تھا، ميں نے دروزاہ كھٹكھٹايا تو علي گندابي كي آواز سني جو شراب كے نشہ ميں مست تھا اور زور زور كہہ رھا تھا: كون ھے كون ھے؟
ميں نے كھا: ميں شيخ حسن ذاكرحسين عليہ السلام ھوں، چنانچہ اس نے دروازہ كھولا اور چلاكر كھا: اتنے وقت كھاں تھے؟
ميں نے كھا: حصار محلہ ميں امام حسين عليہ السلام كي مجلس پڑھنے كے لئے گيا ھوا تھا، يہ سن كر اس نے كھا: ميرے لئے بھي مجلس پڑھو، ميں نے كھا: مجلس كے لئے منبر اور سننے والے مجمع كي ضرورت ھوتي ھے، اس نے كھا: يھاں پر سب چيزيں موجود ھيں، اس كے بعد وہ شخص سجدہ كي حالت ميں ھوا اور كھا: ميري پيٹھ منبر ھے اور ميں سننے والا ھوں، ميري پيٹھ پر بيٹھ كر قمر بني ھاشم حضرت عباس كے مصائب پڑھو!
خوف كي وجہ سے كوئي چارہ كار نہ تھا اس كي پيٹھ پر بيٹھا اور مجلس پڑھنے لگا، چنانچہ اس نے بھت گريہ كيا، اس كا رونادیكھ كر ميري بھي عجيب حالت ھوگئی، زندگي بھر ايسي حالت نھيں ھوئي تھی، مجلس ختم ھوتے ھي اس كي مستي بھي ختم ھوگئی، اس كے اندر ايك عجيب و غريب انقلاب پيدا ھوچكا تھا!
اس مجلس، گريہ و زاري اور توسل كي بركت سے وہ شخص عتبات عاليہ كي زيارت كے لئے عراق گيا، ائمہ عليھم السلام كي زيارت كي اور اس كے بعد نجف اشرف پھنچا۔
اس زمانہ ميں مرزا شيرازي (جنھوں نے تنباكو كي حرمت كا فتويٰ صادر كيا تھا) نجف اشرف ميں قيام پذير تھے، علي گندابي مرزا شيرازي كي نماز جماعت ميں شركت كيا كرتا تھااور بالكل انھيں كے پيچھے اپنا مصليٰ پچھايا كرتاتھا، اور مدتوں تك اس عظيم الشان مرجع تقليد كي نماز جماعت ميں شركت كرتا رھا۔
ايك روز نماز مغرب و عشاء كے درميان مرزا شيرازي كو خبر دي گئي كہ فلاں عالم دين كا انتقال ھوگيا، چنانچہ يہ خبر سن كر موصوف نے حكم ديا كہ حرم امام علي عليہ السلام سے متصل دالان ميں ان كو دفن كيا جائے، فوراً ھي ان كے لئے قبر تيار كي گئی، ليكن نماز عشاء كے بعد لوگوں نے آكر مرزا شيرازي كو خبر دی: گويا اس عالم دين كو سكتہ ھواتھا اور اب الحمد للہ ھوش آگيا ھے، ليكن اچانك علي گندابي جانماز پر بيٹھے بيٹھے اس دنيا سے چل بسے، يہ ديكھ كر مرزا شيرازي

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

نے كہا: علي گندابي كو اسي قبر ميں دفن كرديا جائے!(شايد يہ اسي كے لئے يہ قبر بني تھي۔)

ايك كفن چور كي توبہ

معاذ بن جبل روتے ہوئے رسول اكرم صلي اللہ عليہ و آلہ و سلم كي خدمت ميں حاضر ہوئے اور آنحضرت كو سلام كيا، آپ نے جواب سلام ديتے ہوئے فرمايا: تمھارے رونے كي وجہ كيا ھے؟ تو انھوں نے كہا: ايك خوبصورت جوان مسجد كے پاس كھڑا ہوا اس طرح رورھا ھے جيسے اس كي ماں مرگئي ہو، وہ چاھتا ھے آپ سے ملاقات كرے، چنانچہ يہ سن كر آنحضرت صلي اللہ عليہ و آلہ و سلم نے فرمايا: اس كو مسجد ميں بھيج دو، وہ جوان مسجد ميں داخل ہوا اور رسول اكرم صلي اللہ عليہ و آلہ و سلم كو سلام كيا، آنحضرت نے جواب سلام ديا اور فرمايا: اے جوان ! رونے كي وجہ كيا ھے؟ اس نے عرض كيا: ميں كيوں نہ روؤں حالانكہ ميں نے ايسے ايسے گناہ انجام دئے ھيں كہ خدا وندعالم ان ميں سے بعض كي وجہ سے مجھے جہنم ميں بھيج سكتا ھے، ميں تو يہ مانتا ہوں كہ مجھے ميرے گناھوں كے بدلے دردناك عذاب ديا جائے اور خداوندعالم مجھے بالكل معاف نہيں كرسكتا۔

پيغمبر اكرم صلي اللہ عليہ و آلہ و سلم نے فرمايا: كيا تو نے خدا كے ساتھ شرك كيا ھے؟ اس نے كہا: نہيں، ميں شرك سے پناہ چاھتا ہوں، آنحضرت صلي اللہ عليہ و آلہ و سلم نے فرمايا: كيا كسي نفس محترمہ كا قتل كيا ھے؟ اس نے كہا: نہيں، آپ نے فرمايا: خداوندعالم تيرے گناھوں كو بخش دے گا اگرچہ بڑے بڑے پھاڑوں كے برابر ھي كيوں نہ ہو، اس نے كہا: ميرے گناہ بڑے بڑے پھاڑوں سے بھي بڑے ھيں، اس وقت پيغمبر اكرم صلي اللہ عليہ و آلہ و سلم نے فرمايا: خداوندعالم تيرے گناھوں كو ضروربخش دے گا چاھے وہ ساتوں زمين، دريا، درخت، ذرات اور زمين ميں دوسري موجوات كے برابر ھي كيوں نہ ہوں، بے شك تيرے گناہ قابل بخشش ھيں اگرچہ آسمان، ستاروں اورعرش و كرسي كے برابر ھي كيوں نہ ہوں! اس نے عرض كيا: ميرے گناہ ان تمام چيزوں سے بھي بڑے ھيں! پيغمبر اكرم صلي اللہ عليہ و آلہ و سلم نے غيض كے عالم ميناسے ديكھا اور فرمايا: اے جوان! تيرے اوپر افسوس ھے! كيا تيرے گناہ زيادہ بڑے ھيں يا تيرا خدا؟

يہ سن كر وہ جوان سجدے ميں گرپڑا اور كہا: پاك و پاكيزہ ھے ميرا پروردگار، يا رسول اللہ ! اس سے بزرگتر تو كوئي نہيں ھے، ميرا خدا تو ھر عظيم سے عظيم تر ھے، اس وقت آنحضرت صلي اللہ عليہ و آلہ و سلم نے فرمايا: كيا بڑے گناھوں كو خدائے بزرگ كے علاوہ بھي كوئي معاف كرسكتا ھے؟ اس جوان نے كہا: نہيں يا رسول اللہ! قسم بخدا نہيں، اور اس كے بعد وہ خاموش ہوگيا۔

پيغمبر اكرم صلي اللہ عليہ و آلہ و سلم نے اس سے فرمايا: اے جوان وائے ہو تجھ پر! كيا تو مجھے اپنے گناھوں ميں سے كسي ايك گناہ كو بتاسكتا ھے؟ اس نے كہا: كيوں نہيں، ميں سات سال سے قبروں كو كھول كر مردوں كو باھر نكالتا ہوں اور ان كا كفن چوري كرليتا ہوں!

قبيلہ انصار سے ايك لڑكي كا انتقال ہوا، جب لوگ اس كو دفن كركے واپس آگئے، ميں رات ميں گيا، اس كو باھر نكالا، اور اس كا كفن نكال ليا، اس كو برہنہ ھي قبر ميں چھوڑديا، جب ميں واپس لوٹ رھا تھا شيطان نے مجھے ورغلايا، اور اس كے لئے ميري شھوت كو ابھارا، شيطاني وسوسہ نے اس كے بدن اور خوبصورتي نے مجھے اپنے جال ميں پھنسا ليا يھاں تك نفس غالب آگيا اور واپس لوٹا اور جوكام نہيں كرنا چاہئے تھا وہ كربيٹھا!!

اس وقت گويا ميں نے ايك آواز سني: اے جوان! روز قيامت كے مالك كي طرف سے تجھ پر وائے ہو! جس دن تجھے اور مجھے اس كي بارگاہ ميں پيش كيا جائے گا، ھائے تونے مجھے مردوں كے د رميان برہنہ كرديا ھے، مجھے قبر سے نكالا، ميرا كفن لے چلا اور مجھے جنابت كي حالت ميں چھوڑ ديا، ميں اسي حالت ميں روز قيامت محشور كي جاؤں گي، وا ے ہو تجھ پر آتش جہنم كی!

يہ سن كر پيغمبر اكرم صلي اللہ عليہ و آلہ و سلم نے بلند آواز ميں پكارا: اے فاسق! يھاں سے دور چلاجا، ڈرتا ہوں كہ تيرے عذاب ميں ميں بھي جل جاؤں! تو آتش جہنم سے كتنا نزديك ھے؟!

وہ شخص مسجد سے باھر نكلا، كچھ كھانے پينے كا سامان ليا اور شھر سے باھر پھاڑ كي طرف چل ديا، حالانكہ موٹا اور كھردرا كپڑا پہنے ہوئے تھا، اور اپنے دونوں ھاتھوں كو اپني گردن سے باندھے ہوئے تھااور پكارتا جاتا تھا: خداوندا! يہ بھلول تيرا بندہ ھے، ھاتھ بندھے تيری بارگاہ ميں حاضر ھے۔ پالنے والے! تو مجھے جانتا ھے، ميرے گناھوں كو بھي جانتا ھے، ميں آج تيرے پشيمان بندوں كے قافلہ ميں ہوں، توبہ كے لئے تيرے پيغمبر كے پاس گيا تھا ليكن اس نے بھي مجھے دور كردياھے، پالنے والے تجھے تيری عزت و جلال اور سلطنت كا واسطہ كہ مجھے ناامید نہ كرنا، اے ميرے مولا و آقا! ميري دعا كو ردّ نہ كرنا اوراپني رحمت سے مايوس نہ كرنا۔

وہ چاليس دن تك دعا و مناجات اورگريہ و زاري كرتا رھا، جنگل كے درندے اور حيوانات اس كے رونے سے روتے تھے!

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

جب چاليس دن هوگئے تو اپنے دونوں هاتھوں كو بلند كركے بارگاه الٰهي ميں عرض كيا: پالنے والے ! اگر ميري دعا قبول اور ميرے گناه بخش دئے گئے هوں تو اپنے پيغمبر كو اس كي خبر دےدے، اور اگر ميري دعا قبول نہ هوئي هو اور ميرے گناه بخشے نہ گئے هوں نيز مجھ پر عذاب كرنے كا اراده هو تو ميرے اوپر آتش نازل فرما تاكہ ميں جل جاؤں يا كسي دوسري عقوبت ميں مبتلا كردے تاكہ ميں هلاك هوجاؤں، بهر حال قيامت كي ذلت و رسوائي سے مجھے نجات ديدے۔

چنانچہ اس موقع پر درج ذيل آيات نازل هوئيں:

((وَالَّذِينَ إِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهم ذَكَرُوا اللهَ فَاسْتَغْفَرُوا لِذُنُوبِهم وَمَنْ يغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلاَّ اللهُ وَلَمْ يصِرُّوا عَلَي مَا فَعَلُوا وَهم يعْلَمُونَ))۔ 187

’’اور يہ وه لوگ هيں كہ جب كوئي نماياں گناه كرتے هيں يا اپنے نفس پر ظلم كرتے هيں تو خدا كو ياد كركے اپنے گناهوں پر استغفار كرتے هيں اور خدا كے علاوه كون گناهوں كو معاف كرنے والاهے اور وه اپنے كئے پر جان بوجھ كر اصرار نهيں كرتے ‘‘۔

((أُوْلَئِكَ جَزَاؤُهم مَغْفِرَةٌ مِنْ رَبِّهِم وَجَنَّاتٌ تَجْرِي مِنْ تَحْتِها الْأَنْهارُ خَالِدِينَ فِيها وَنِعْمَ أَجْرُ الْعَامِلِينَ))۔ 188

’’يهي وه لوگ هيں جن كي جزا مغفرت هے اور وه جنت هے جس كے نيچے نهريں جاري هيں ـ وه هميشہ اسي ميں رهنے والے هيں اور عمل كرنے كي يہ جزا بهترين جزاهے‘‘۔

ان دونوں آيتوں كے نزول كے بعد پيغمبر اكرم صلي الله عليہ و آلہ و سلم مسكراتے هوئے ان دو آيتوں كي تلاوت فرماتے هوئے باهر تشريف لائے اور فرمايا: كوئي هے جو مجھے اس توبہ كرنے والے جوان تك پهنچائے؟

معاذ بن جبل كهتے هيں: يا رسول الله صلي الله عليہ و آلہ و سلم !هميں خبر ملي هے كہ وه جوان مدينہ سے باهر پهاڑوں ميں چھپا هوا هے، رسول خدا صلي الله عليہ و آلہ و سلم اپنے اصحاب كے ساتھ پهاڑ تك گئے ليكن جب وه نہ ملا تو پھر پهاڑ كي بلندي پر پهنچے تو اس كو دو پتھروں كے درميان ديكھا كہ اپنے دونوں هاتھ گردن سے باندھے هوئے هے، گرمي كي شدت سے اس كے چهره كا رنگ سياه هوگيا هے، زياده رونے سے اس كي پلكيں گرچكي هيناور كهتا جاتا هے: اے ميرے مولا و آقا! ميري پيدائش اچھي قرار دى، ميراچهره خوبصورت بنايا، ميں نهيں جانتا كہ ميرے متعلق تيرا كيا اراده هے، كيا مجھے آتش جهنم ميں جگہ دے گا يا اپنے جوار رحمت ميں جگہ دے گا؟

خدايا ! پروردگار! تو نے مجھ پر بهت احسان كئے هيں اس ناچيز بندے پر تيرى نعمتيں سايہ فگن هيں، ميں نهيں جانتا كہ ميرا انجام كيا هوگا، كيا مجھے بهشت ميں ركھے گا يا آتش جهنم ميں ڈالے گا؟

خدايا ! ميرے گناه زمين و آسمان، عرش و كرسي سے بڑے هيں، ميں نهيں جانتا ميرے گناه كو بخش ديگا، يا روز قيامت مجھے ذليل وخوار كرے گا۔اس كي زبان پر يهي كلمات جاري هيں، آنكھوں سے آنسو بہہ رهے هيں، اور اپنے سر پر خاك ڈالتا جاتا هے، حيوانات اس كے اردگرد جمع هيں، پرندوں نے اس كے اوپر سايہ كيا هوا هے، اور اس كے ساتھ رورهے هيں۔

آنحضرت صلي الله عليہ و آلہ و سلم اس كے نزديك آئے اس كے هاتھوں كو كھولا، اس كے چهره كو صاف كيا اور فرمايا: اے بهلول ! تجھے بشارت هو كہ خداوندعالم نے تجھے آتش جهنم سے آزاد كرديا هے، اور اس كے بعد اصحاب كي طرف رخ كيا اور فرمايا: جس طرح بهلول نے گناهونكي تلافي كي هے تم بهي اسي طرح اپنے گناهوں كا جبران اور تلافي كرو، اور اس كے بعدان دونوں آيات كي تلاوت كى، اور بهلول كو بهشت كي بشارت دي۔ 189

فضيل عياض كي توبہ

فضيل اگرچہ شروع ميں ايك راهزن تھا اور اپنے ساتھيوں كي مدد سے قافلوں كو روك كر ان كا مال و دولت چھين ليا كرتا تھا، ليكن فضيل كي مروت و همت بلند تھى، اگر قافلہ ميں كوئي عورت هوتي تھي تو اس كا سامان نهيں ليتا تھا، اسي طرح اگر كسي كے پاس كم مال هوتا تھا اس كو بهي نهيں ليتا تھا، اور جن سے مال و دولت ليتا بهي تھا ان كے پاس كچھ چيزيں چھوڑ ديتا تھا، اسي طرح خدا كي عبادت سے بهي منھ نهيں موڑتا تھا، نماز و روزه سے غافل نهيں تھا، فضيل كے توبہ كے سلسلہ ميں يوں رقمطرازهے:

فضيل، ايك عورت كا عاشق تھا ليكن اس تك رسائي نہ هوتي تھى، كبهي كبهي اس عورت كے گھر كے پاس كي ديوار كے پاس جاتا تھا اور اس كي خاطر گريہ و زاري اور نالہ و فرياد كيا كرتا تھا، ايك رات كا واقعہ هے كہ ايك قافلہ وهاں سے گزرها تھا اور اس قافلہ ميں ايك شخص قرآن پڑھ رها تھا چنانچہ اس نے جب يہ آيت پڑھى:

((أَلَمْ يأْنِ لِلَّذِينَ آمَنُوا أَنْ تَخْشَعَ قُلُوبُهم لِذِكْرِ اللهِ ---))۔ 190

’’كيا صاحبان ايمان كے لئے ابهي وه وقت نهيں آيا هے كہ ان كے دل ذكر خدا اور اس كي طرف سے نازل هونے والے حق

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

كے لئے نرم ہو جائيں “۔
فضيل اس آيت كو سن كر ديوار سے گرپڑے اور كہا: پالنے والے! كيوں نہيں وہ وقت آگيا بلكہ اس كا وقت گزر گيا ہے، شرمندہ، پشيمان، حيران و پريشان اور گريہ و زاري كرتے ہوئے ايك ويرانہ كي طرف نكل پڑا، اس ويرانہ ميں ايك قافلہ ركا ہوا تھا، جہاں پر لوگ آپس ميں كہہ رہے تھے : چلو چلتے ہيں، سامان تيار كرو، دوسرا كہتا تھا: ابھي چلنے كا وقت نہيں ہوا ہے، كيونكہ ابھي فضيل راستہ ميں ہوگا، وہ ہمارا
راستہ روك كر سارا مال و اسباب چھين لے گا، اس وقت فضيل نے پكارا: اے قافلہ والو! تم لوگوں كو بشارت ہے كہ اس خطرناك چور اور كم بخت راہزن نے توبہ كرلي ہے!
غرض اس نے توبہ كي اور توبہ كے بعد ان لوگوں كو تلاش كرنا شروع كيا جن كا مال چھينا يا چوري كيا تھااور ان سے معافي مانگي 191
چنانچہ ايك مدت كے بعد وہ بہت بڑے اور حقيقي عارف بن گئے اور لوگوں كي تعليم و تربيت ميں مشغول ہوگئے جن كے حكمت آميز كلمات اب بھي تاريخ ميں موجود ہيں۔

تين توبہ كرنے والے مسلمان
جس وقت جنگ تبوك كا مسئلہ پيش آيا، پيغمبر اكرم صلي اللہ عليہ و آلہ و سلم كے تين صحابي ؛كعب بن مالك، مرارة بن ربيع اور ہلال بن اميہ آنحضرت صلي اللہ عليہ و آلہ و سلم كے ساتھ باطل كے خلاف ميدان جنگ ميں جانے كے لئے تيار نہ ہوئے۔
اور اس كي وجہ ان كي سستي، كاہلي اور آرام طلبي كے علاوہ اور كچھ بھي نہ تھی، ليكن جب لشكر اسلام مدينہ سے روانہ ہوگيا تو يہ تينوں پيغمبر اكرم صلي اللہ عليہ و آلہ و سلم كے ساتھ نہ جانے كي وجہ سے پشيمان اور شرمندہ ہوئے۔
جس وقت رسول اكرم صلي اللہ عليہ و آلہ و سلم جنگ تبوك سے مدينہ واپس پلٹے، يہ تينوں افراد آنحضرت كي خدمت ميں حاضر ہوئے اور اپني زبان سے عذر خواہي كي اور ندامت كا اظہار كياليكن آنحضرت نے ايك حرف بھي ان سے نہ كہا، اور تمام مسلمانوں كو حكم ديا كہ كوئي بھي ان سے كلام نہ كرے۔
نوبت يہاں تك آئي كہ ان كے اہل و عيال بھي پيغمبر اكرم صلي اللہ عليہ و آلہ و سلم كي خدمت ميں آئے اور عرض كيا: يا رسول اللہ صلي اللہ عليہ و آلہ و سلم ! كيا ہم بھي ان لوگوں سے دور ہوجائيں اور ان سے كلام نہ كريں!
آنحضرت صلي اللہ عليہ و آلہ و سلم نے ان كو اجازت نہ دي اور فرماياكہ تم لوگ بھي ان كے قريب مت جاؤ اور نہ ان سے كلام كرو۔
مدينہ شہر ميں ان كے رہنے كے لئے جگہ باقي نہ رہي ہر طرف سے ان كا بائيكاٹ ہونے لگا، يہاں تك كہ ان لوگوں نے اس مشكل سے نجات پانے كے لئے مدينہ كي پہاڑيوں پر پناہ لے لي۔
ان تمام مشكلات كے علاوہ ايك دوسرا جھٹكا يہ لگا جيسا كہ كعب كا بيان ہے:ميں مدينہ كے بازار ميں غم و اندوہ كے عالم ميں بيٹھا ہوا تھا، اسي اثنا ميں ايك عيسائي مجھے تلاش كرتا ہوا ميرے قريب آيا، تو جيسے ہي مجھے پہچانا ”سلطان غسّان“ كا خط مجھے ديا، جس ميں لكھا ہوا تھا: اگر تمہارے پيغمبر نے تمہارا بائيكاٹ كرديا ہے تو تم ہمارے يہاں آجاؤ، كعب كے دل ميں آگ لگ گئي اور كہا: خدايا! نوبت يہ آگئي ہے كہ دشمنان اسلام بھي ميرے بارے ميں سوچنے پر تيار ہيں!
بہر حال بعض رشتہ دار ان كے لئے كھانا لے جايا كرتے تھے ليكن كھانا ان كے سامنے ركھ ديا كرتے تھے ليكن ان سے كلام نہيں كرتے تھے۔
توبہ قبول ہونے كا بہت انتظار كيا كہ خداوندعالم كي طرف سے كوئي آيت يا كوئي نشانئي آئے تاكہ معلوم ہوجائے كہ ان كي توبہ قبول ہوگئي ہے، چنانچہ ان ميں سے ايك شخص نے كہا: تمام لوگوں نے يہاں تك كہ خود ہمارے گھروالوں نے بھي ہم سے قطع تعلق كرليا ہے آؤ ہم بھي ايك دوسرے سے قطع تعلق كرليں، شايد خداوندعالم كي بارگاہ ميں ہماري توبہ قبول ہوجائے۔
چنانچہ وہ سب ايك دوسرے سے جدا ہوگئے، اور ان ميں سے ہر ايك الگ الگ پہاڑ كے گوشوں مينچلا گيا، خداكي بارگاہ ميں گريہ و زاري اور نالہ و فرياد كی، اس كي بارگاہ ميں شرمندگي كے ساتھ آنسو بہائے، تواضع و انكساري كے ساتھ سجدہ ميں سر ركھا اور اپنے ٹوٹے ہوئے دلوں سے طلب مغفرت كی، غرض پچاس دن توبہ و استغفار اور گريہ و زاري كے بعد درج ذيل آيہ شريفہ ان كي توبہ قبول ہونے كے لئے بشارت بن كر نازل ہوئی: 192
((وَعَلَي الثَّلاَثَةِ الَّذِينَ خُلِّفُوا حَتَّي إِذَا ضَاقَتْ عَلَيهم الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَضَاقَتْ عَلَيهم أَنفُسُهم وَظَنُّوا أَنْ لاَمَلْجَأَ مِنْ اللهِ إِلاَّ إِلَيہِ ثُمَّ

تَابَ عَلَيهِم لِيَتُوبُوا إِنَّ اللهَ ہُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ))۔ 193
"اوراللہ نے ان تينوں پر بھي رحم کيا جو جہاد سے پيچھے رہ گئے يہاں تك كہ زمين جب اپني وسعتوں سميت ان پر تنگ ہو گئي اور ان كے دم پر بن گئي اور انھوں نے يہ سمجھ ليا كہ اب اللہ كے علاوہ كوئي پناہ گاہ نہيں ھے، تو اللہ نے ان كي طرف توجہ فرمائي كہ وہ توبہ كرليں اس لئے كہ وہ بڑا توبہ قبول كرنے والا اور رحم كرنے والا ھے"۔

حر ّ بن يزيد رياحي كي توبہ

حر ّ بن يزيد رياحي پہلے امام حسين عليہ السلام كے ساتھ نہ تھا، ليكن آخر كار امام حسين عليہ السلام كے ساتھ ہوگئے،
حر ّايك جوان اور آزاد انسان تھا، اس بے معني جملہ "المامور معذور "(يعني مامور معذور ھوتا ھے) پر عقيدہ نہيں تھا،
ظالم حكمراں كے حكم كي مخالفت كي اور اس سے مقابلہ كے لئے قيام كيا، اور استقامت كي يہاں تك كہ شھادت كے درجہ پر فائز ھوگئے۔
حر ّكا شمار كوفہ ميں لشكر يزيد كے عظيم كے سرداروں ميں ھوتا تھا اور عرب كے مشھور خاندان سے اس كا تعلق تھا،
امير كوفہ نے اس كي موقعيت سے فائدہ اٹھايااور حر كو ايك ہزار كے لشكر كا سردار بناديا اور حضرت امام حسين (عليہ السلام) كي طرف روانہ كرديا تاكہ امام كو گرفتار كركے كوفہ لے آئے۔
كھتے ھيں: جس وقت حر كو ّلشكر كي سرداري حكم نامہ ديا گيا اور ابن زياد كے محل سے باھر نكلا، تو اس كو ايك آواز سنائي دی: اے حر ّتيرے لئے جنت كي بشارت ھے، حر نے مڑكر ديكھا تو كوئي نہيں دكھائي ديا، چنانچہ اس نے خود سے كہا: يہ كيسي بشارت ھے؟ جو شخص حسين سے جنگ كے لئے جارھا ھواس كے لئے يہ جنت كي بشارت كيسے؟!
حر ّايك مفكر اور دقيق انسان تھا كسي كي اندھي تقليد نہيں كرتا تھا وہ ايسا شخص نہ تھا جو مقام منصب كے لالچ ميں اپنے ايمان كو بيچ ڈالے، بعض لوگ جتنے بلند مقام پر پہنچ جاتے ھيں وہ حاكم كي اطاعت گزاري ميں اپني عقل كو بالائے طاق ركھ ديتے ھيں، اپنے ايمان كو بيچ ڈالتے ھيں، اور صحيح تشخيص نہيں دے پاتے، اوپر والے حاكم جس چيز كو صحيح كھتے ھيں وہ بھي صحيح كہہ ديتے ھيں، اور جس چيز كو بُرا مانتے ھيں، اس كو برا شمار كرنے لگتے ھيں، وہ گمان كرتے ھيں كہ اوپر والے حاكم خطا و غلطي نہيں كرتے، جو كچھ بھي كھتے ھيں صحيح ھوتا ھے، ليكن حر ّايسا نہيں تھا، غور و فكر كرتا تھا اور اندھي تقليد اور بے جا اطاعت نہيں كرتا تھا۔
صبح كے وقت حر ّكي سرداري ميں ايك ہزار كا لشكر كوفہ سے روانہ ھوا، عربستان كے بيابان كا راستہ اختيار كيا ايك گرمي كے عالم ميں روز ظھر كے وقت امام حسين (عليہ السلام) سے ملاقات ھوگئي۔
حر ّ پياسا تھا، اس كا لشكر بھي پياسا تھا، گھوڑے بھي پياسے تھے اس علاقہ ميں كھيں كھيں پاني بھي نہيں ملتا تھا ايسے موقع پر اگر حضرت امام حسين عليہ السلام پاني نہ پلاتے تو وہ اور اس كا لشكر خود بخود مرجاتا، اور بغير جنگ كئے ايك كاميابي حاصل ھوجاتی، ليكن آپ نے ايسا نہ كيا اور دشمن سے دشمني كرنے كے بجائے اس كے ساتھ نيكي كي اور اپنے جوانوں سے فرمايا:
حر ّ پياسا ھے كہ اس كو پاني پلاؤ، اس كا لشكر بھي پياسا ھے اس كو بھي پاني پلاؤ اور ان كے گھوڑے بھي پياسے ھيں انھيں بھي سيراب كرو۔ جوانوں نے امام عليہ السلام كي اطاعت كی، حر اوراس كے لشكر يہاں تك كہ ان كے گھوڑوں كوبھي سيراب كيا ۔
ادھر نماز كا وقت ھوگيا موذن نے اذان دی، امام عليہ السلام نے مؤذن سے فرمايا: اقامت كھو، اس نے اقامت كھی، امام حسين عليہ السلام نے حر ّ سے فرمايا:كيا تم اپنے لشكر والوں كے ساتھ نماز ادا كروگے؟ ! حر ّ نے كہا: نہيں، ميں تو آپ كے ساتھ نماز پڑھوں گا!
ايك طاقتور سردار كي جانب سے يہ جملہ اس بات كي عكاسي كرتا ھے كہ حر كا اپنے اور اپنے لشكريوں پر كس قدر كنٹرول تھا كہ خود بھي امام حسين عليہ السلام كے سامنے تواضع و انكساري كے ساتھ پيش آئے اور اپنے ساتھيوں كوبھي اس كام پر آمادہ كيا۔
حرّكا يہ ادب، توفيق كي ايك كرن تھي جس كي بنا پر ايك اور توفيق حاصل ھوگی، جس سے نفس پر غلبہ كے لئے روز بروز طاقت حاصل ھوگی، اور اس كو اس قدر طاقتور بنادے گي كہ جس وقت انقلاب آئے تو اور تيس ہزار لشكر كے مقابلہ ميں اپنے فيصلہ پر قائم رھے اور اپنے حيثيت كو باقي ركھے اور اپنے نفس پر غالب ھوجائے۔
گويا حر ّ كے اندر ادب اور طاقت كے دو ايسے پھلو موجود تھے، جو ھر ايك اپني جگہ ان صفات كے حامل كو ان صفات كي دنيا ميں بادشاہ بناديتا ھے، پس جس كے اندر يہ دونوں صفتيں پائي جائيں تو وہ طاقت اور ادب كي دنيا كا مالك بن جاتا ھے۔

حرّ بن يزيد رياحي كا يہ سب سے پهلا روحاني اور معنوي فيصلہ تھا کہ امام عليہ السلام کے ساتھ نماز جماعت ادا کرے، اور اس سردار کا نماز جماعت ميں شريك هونا گويا حاکم سے لاپرواهي کا ايك نمونہ تھا۔
ليکن حرّ کے لشکر کي يہ نماز اهل کوفہ کے تضاد اور ٹکراؤ کي عکاسي کررهي تهي کيونکہ ايك طرف تو امام حسين عليہ السلام کے ساتھ نماز پڑھ رهے هيں اور امام حسين عليہ السلام کي امامت اور پيشوائي کا اقرار کررهے هيں، دوسري طرف يزيد کي فرمانبرداري کررهے هيں اور امام حسين عليہ السلام کے قتل کے درپے هيں!
اهل کوفہ نے نماز عصر امام حسين عليہ السلام کے ساتھ پڑھی، نماز مسلمان هونے اور پيغمبر اسلام کي پيروي کي نشاني هے۔
کوفيوں نے نماز پڑھی، کيونکہ مسلمان تھے، کيونکہ پيغمبر اسلام صلي الله عليہ و آلہ و سلم کے پيروکار تھے، ليکن فرزند رسول، وصي رسول اور رسول اکرم صلي الله عليہ و آلہ و سلم کي آخري نشاني کو قتل کرديا! يعني کيامطلب؟ کيا يہ تضاد اور ٹکراؤدوسرے لوگوں ميں بهي پايا جاتا هے؟
نماز عصر کے بعد امام حسين عليہ السلام نے اهل کوفہ کو خطاب کرتے هوئے اس طرح بيان فرمايا:
”خدا سے ڈرو، اور يہ جان لو کہ حق کدهر هے تاکہ خدا کي خوشنودي حاصل کرسکو۔ هم اهل بيت پيغمبر هيں، حکومت همارا حق هے نہ کہ ظالم و ستمگرکا حق، اگر حق نهيں پهچانتے، اور همیں خطوط لکھ کر اس پر وفا نهيں کرتے تو مجهے تم سے کوئي مطلب نهيں هے، ميں واپس چلا جاتا هوں“۔
حرّ نے کها: مجهے خطوط کي کوئي خبر نهيں هے، امام عليہ السلام نے خطوط منگوائے اور حرّ کے سامنے رکھ دئے، يہ ديکھ کر حرّ نے کها: ميں نے کوئي خط نهيں لکها هے، ميں يهيں سے آپ کو امير کے پاس لے چلتا هوں، امام عليہ السلام نے فرمايا: تيری آرزو کے آگے موت تجھ سے زياده نزديك هے، اس کے بعد اپنے اصحاب کي طرف رخ کرکے فرمايا: سوارهوجاؤ، چنانچہ وه سوار هوگئے، اور اهل حرم کے سوار هونے کا انتظار کرنے لگے، سوارے هونے کے بعد واپس هوناچاهتے تهے ليکن حر کے لشکر نے راستہ روك ليا ۔
امام حسين عليہ السلام نے حرّ سے کها: تيری ماں تيری عزا ميں بيٹھے، تو کيا چاهتا هے؟ حرّ نے کها: اگر عرب کا کو ئي دوسرا شخص مجهے يہ بات کهتااور آپ جيسي حالت ميں هوتا تو ميں اس کو کبهي نہ چهوڑتا اور اس کي ماں کو اس کي عزا ميں بٹهاديتا، چاهے جو هوتا، ليکن خدا کي قسم مجهے يہ حق نهيں هے کہ آپ کي ماں کا نام (اسي طرح) لوں، مگر يہ کہ نيکي اور احسان سے ۔
”وَلَکِنْ وَاللّٰہِ مَالِي اِلَي ذِکْرِ اُمِّكَ مُنْ سِبيلٍ اِلاّٰ بِاَحْسَنِ مَا يقْدِرُ عَلَيہِ“۔194
اس کے بعد حرنے کها: مجهے آپ سے جنگ کرنے کا حکم نهيںهے، آپ ايسا راستہ اختيار کرسکتے هيں کہ نہ مدينہ جاتا هو اور نہ کوفہ، شايد اس کے بعد کوئي ايسا حکم آئے کہ ميں اس مشکل سے نجات پاجاؤں، اور اس کے بعد قسم کهاکر امام حسين عليہ السلام سے کها کہ ياابا عبد الله! اگر جنگ کريں گے تو قتل هوجائيں گے۔
چنانچہ امام حسين عليہ السلام نے فرمايا: تو مجهے موت سے ڈراتا هے؟ تمهارا انجام کار يهاں تك پهنچ گيا هے کہ مجهے قتل کرنے کي فکر ميں هو! اس کے بعد دونوں لشکر روانہ هوگئے، راستہ ميں کوفہ سے آنے والے امام حسين عليہ السلام کے مددگار آپهنچے، حرّ نے ان کو گرفتار کرکے کوفہ بهيج دينے کا اراده کيا، امام حسين عليہ السلام نے روکتے هوئے فرمايا: ميں ان کا بهي دفاع کروں گا، جس طرح اپني جان کا دفاع کرتا هوں، يہ سن کر حرّ نے اپنا حکم واپس لے ليا، اور وه امام حسين عليہ السلام کے ساتھ هوگئے۔
آخر کار امام حسين عليہ السلام کو کربلا ميں گهير لائے، يزيد کي فوج دستہ دستہ امام حسين عليہ السلام کے قتل کے لئے کربلا ميں جمع هونے لگی، اور اس فوج کي تعداد بڑھتي گئی، عمر سعد يزيدي لشکر کا سردار تھا حرّ بهي سپاه يزيد کے سرداروں ميں سے ايك تھا۔
جس وقت عمر سعد جنگ کے لئے تيار هوگيا، حرّ کو اس بات کا يقين نہ تھا کہ پيغمبر اکرم صلي الله عليہ و آلہ و سلم کے پيروکار، فرزند رسول پر حملہ کرنے کے لئے تيار هوجائيں گے، چنانچہ حر، عمر سعد کے پاس گيا اور سوال کيا: کيا واقعاً (امام) حسين سے جنگ هوگی؟ عمر سعد نے کها: هاں هاں! بڑي گهمسان کي جنگ هوگی، حرّ نے کها: کيوں (امام) حسين کي پيشکش کو قبول نہ کيا؟ عمر سعد نے کها: مجهے مکمل اختيار نهيں هے اگر مجهے اختيار هوتا تو قبول کرليتا، پورا اختيار امير کے هاتهوں ميں هے، ”المامور معذور “!
حرّ نے اپنا اراده مضبوط کرلياکہ مجهے امام حسين (عليہ السلام) سے ملحق هونا هے، البتہ يزيدي فوج کو اس بات کي خبر نہ هو، اپنے پاس کهڑے چچازاد بهائي سے کها: کيا تو نے اپنے گهوڑے کو پاني پلالیا هے؟ ”قره“ نے جواب ديا: نهيں، حرّ نے کها: کيا اس کو پاني نهيں پلائے گا؟ قره نے اس سوال سے کچھ اس طرح اندازه لگايا کہ حر جنگ نهيں کرنا چاهتا ليکن

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

اپني بات كسي پر ظاهركرنا بھي نھيں چاھتا، شايد كوئي جاكر خبركردے، لہٰذا اس نے اس طرح جواب ديا: ٹھيك ھے ميں گھوڑے كو پاني پلاتا ھوں اور حر سے دور چلاگيا۔
مھاجر، حرؑ كا دوسرا چچا زاد بھائي حر كے پاس آيا اور كھا: كيا ارادہ ھے، كيا حسين پر حملہ كرنا چاھتا ھے؟
حر نے اس كو كوئي جواب نہ ديا، اور اچانك درخت بيد كي طرح لرزنے لگا، جيسے ھي مھاجر نے اس كي يہ حالت ديكھي تو بھت تعجب كيا اور كھا: اے حر تيرے كام انسان كو شك ميں ڈال ديتے ھيں، ميں نے اس سے پھلے تيری يہ حالت كبھي نھيں ديكھي تھي، اگر كوئي مجھ سے پوچھتا كہ كوفہ ميں سب سے زيادہ شجاع اور بھادر كون شخص ھے؟ تو ميں تيرا نام ليتا، ليكن آج يہ تيری كيا حالت ھورھي ھے؟
حرؑ نے زبان كھولي او ركھا: ميں دو راہہ پر كھڑا ھوں ميں اپنے كو جنت و دوزخ كے درميان پارھا ھوں، اور پھر كھا: خدا كي قسم، كوئي بھي چيز جنت كے مقابلہ ميں نھيں ھے، ميں جنت كو نھيں كھوسكتا، چاھے ميرے ٹكڑے ٹكڑے كرڈاليں يا مجھے آگ ميں جلاڈاليں، يہ كہہ كر اپنے گھوڑے پر سوار ھوا اور امام حسين عليہ السلام كي طرف روانہ ھوگيا۔
حر كا جنت و دوزخ پر يقين تھا وہ روز قيامت پر ايمان ركھتا تھا، يھي معني ھے روز قيامت پر ايمان ركھنے كے۔
صاحبان دل جانتے ھيں كہ ايك لمحہ كے اندر انسان كے دل ميں كيا كيا محل تيار ھوتے ھيں، باتيں بنانے والے كيا كيا كھتے ھيں اور ايك شجاع انسان كو قطعي فيصلہ لينا ھوتا ھے، اور اسي كے مطابق عمل كرنا ھوتا ھے اور يقينا اس پر تدبير اور ھوشياري سے عمل كرنا ھوتا ھے تاكہ راستہ ميں كوئي ركاوٹ اور مانع پيش نہ آجائے۔
جناب ابراھيم عليہ السلام وہ عظيم الشان سرباز تھے جنھوں نے تنھا دشمن كا مقابلہ كيا ھے اور اس طرح دشمن كے اہداف كو ناكام كيا كہ دشمن ان كي نيت سے آگاہ ھوگيا۔
حر نے بھي اپنے سامنے دونوں راستوں كو واضح پايا اور ان ميں سے ايك كو عملي جامہ پہنانے كے علاوہ كوئي چارہ كار نہ ديكھا، اپنے ارادہ پر ثابت قدم رھے ان كے ارادوں كو فقط پروبال كي ضروت تھي تاكہ شكاريوں كے تير سے بچ كر نكل سكےں۔
حر كے قدم دشمن كے جال سے نكل چكے تھے، وہ دنياداري كو پيچھے چھوڑچكے تھے، مقام ورياست اور جاہ و جلال سب پيچھے رہ گئے تھے اس وقت اگر قدموں ميں تھوڑا سا ثبات موجود ھو تو تمام آفات سے بھي گزر جائيں گے، ان كو ياد آيا كہ اس راستہ ميں كوئي مشكل و آفت بھي نھيں ھے، اگر مجاھد اپنے گھر سے قدم نكالے اور راستہ ميں ھي اس كي موت آجائے اور مقصد تك پہنچنے سے پھلے ھي اس دنيا سے كوچ كرجائے تو بھي خداوندعالم كا لطف و كرم اس كے شامل حال ھوتا ھے، اور خداوندعالم اس كو جنت الفردوس ميں جگہ دےتا ھے۔
حر، جيسا آزاد انسان ان تين مرحلوں سے گزر چكا تھا جو واقعاًجادو تھے۔
1۔ دشمن كي غلامي اور اس كے نفوذ سے۔
2۔ دنياوي زرق و برق سے۔
3۔آفات كے مراحل سے۔
حرّ كے اندر حق و حقيقت سمجھنے كي طاقت اس حد تك تھي كہ اگر اس كو ٹكڑے ٹكڑے بھي كرڈاليں تو بھي راہ حق و حقيقت اور بہشت سے منحرف نھيں كيا جاسكتا۔ ”اوس “نے مھاجرين كو جواب ديتے ھوا كھا: (حرؑ) اپنے كو جنت و جہنم كے درميان ديكھتا ھے، اس وقت جناب حر نے كھا: خدا كي قسم ميں جنت كے مقابلہ ميں كسي بھي چيز كو اختيار نھيں كرسكتا، اور اس راستہ سے نھيں ہٹوں گا چاھے ميرے ٹكڑے ٹكڑے كردئے جائيں، اور چاھے مجھے آگ ميں جلا ديا جائے! اس كے بعد گھوڑے كو ايڑ لگائي اور امام حسين عليہ السلام كي طرف روانہ ھوگيا جيسے ھي نزديك پھونچا اپني سپر كو اُلٹا كرليا، امام حسين عليہ السلام كے ساتھيوں نے كھا: يہ شخص كوئي بھي ھے، امان چاھتا ھے، جو روتا ھوا، گريہ كرتا ھوا اور بے قراري كي صورت ميں آرھا ھے۔
حرؑ، امام حسين عليہ السلام كي طرف روانہ تھے ھاتھ اپنے سر پر ركھے ھوئے كھتے جاتے تھے: پالنے والے! تيری بارگاہ ميں توبہ كرتے ھوئے حاضر ھورھا ھوں لہٰذا ميري توبہ قبول فرما كيونكہ ميں نے تيرے ا ولياء اور تيرے پيغمبر كي آل كو رنجيدہ خاطر كيا ھے۔
طبري كھتے ھيں: جيسے ھي حرؑ نزديك ھوا، اوراس كو پہچان ليا گيا، اس نے حضرت امام حسين (عليہ السلام) كو سلام كيا، اور عرض كی: اے فرزند رسول! خدا مجھے آپ پر قربان كرے، ميں نے آپ كا راستہ روكا اور آپ كو واپس نہ پلٹنے ديا، اور آپ كے ساتھ ساتھ چلتا رھا، تاكہ آپ كسي محفوظ جگہ ميں پناہ گاہ تلاش نہ كرليں، يھاں تك كہ آپ پر سختي كي اور آپ كو اس كربلا ميں روك ليا، اور يھاں بھي آپ پر سختي كي گئی، ليكن اس خدا كي قسم جس كے علاوہ كوئي خدا نھيں،

ميرا يہ گمان نہيں تھا کہ يہ قوم آپ کي باتوں کو نہيں مانے گی، اور آپ سے جنگ کے لئے تيار ھوجائے گي۔
مينشروع ميں يہ سوچتا تھا کہ کوئي بات نہيں، ان لوگوں کے ساتھ سازش سے کام ليتا رھوں تاکہ کھيں يہ نہ سمجھ ليں کہ وہ ان کا مخالف ھوتا جارھا ھے، ليکن اگر خدا کي قسم مجھے يہ گمان ھوتا کہ يہ لوگ آپ کي باتوں کو قبول نہيں کريں گے، تو ميں آپ کے ساتھ ايسا سلوک نہ کرتا، اب ميں آپ کي خدمت ميں توبہ کرتے ھوئے اور جانثار کرتے ھوئے حاضر ھوں، تاکہ خدا کي بارگاہ ميں توبہ کروں اور اپني جان آپ پر قربان کردوں۔ميں آپ پر قربان ھونا چاھتا ھوں، کيا ميري توبہ قبول ھوسکتي ھے؟ !
اس وقت امام عليہ السلام نے فرمايا: ھاں خداوندعالم توبہ قبول کرنے والا ھے، تيری توبہ کو قبول کرلے گا اور تجھے بخش دے گا، تيرا نام کياھے؟ اس نے کہا: حر ّ بن يزيد رياحی، امام عليہ السلام نے فرمايا:
حر ّ جيسا کہ تمھاري ماں نے تمھارا نام رکھا تم دنيا و آخرت دونوں ميں ھي حر ّ(آزاد) ھو 195

عصر عاشور دوبھائيوں کي توبہ
اسلام ميں توبہ يعني گناھگار کا نادم اور پشيمان ھونا، اپنے کئے ھوئے سے پشيمان ھوکر خدا کي طرف پلٹ جانا، اور يہ راستہ ھميشہ انسان کے لئے کھلا ھوا ھے؛ کيونکہ مکتب الٰھي اميد و رجاء کا دين ھے، مھر و محبت، رحمت کا سرچشمہ اور عشق و وفا کا مرکز ھے۔ امام حسين عليہ السلام رحمت پروردگار کا مکمل آئينہ دار ھينمخلوق پر رحم و کرم، دوست پر رحم و کرم اور دشمن پر (بھي) رحم و کرم، امام حسين کا وجود مھر و محبت کا مجسمہ تھا آپ کي گفتگو محبت تھي رفتار محبت تھی، جس وقت سے يزيدي لشکر آپ کے ساتھ ھوا اسي وقت سے آپ کي کوشش رھي کہ ان کو ہدايت فرمائيں، اور وہ صراط مستقيم کو اپناليں، حتي الامکان آپ نے راہنمائي فرمائي اور ان کے سلسلے ميں خير خواھي سے کام ليتے رھے۔ جنگ سے پھلے کوشش کی، ميدان جنگ ميں کوشش کي اور اپني رفتار و گفتار سے کوشش کی، جس کا نتيجہ يہ ھوا کہ جن لوگوں ميں ہدايت کي صلاحيت تھي ان کو ہدايت کي اور ان کو جھنم سے نکال کر مستحق بہشت کرديا۔
امام حسين عليہ السلام کي آخري دعوت اس وقت تھي جب آپ تن تنھا رہ گئے جس وقت آپ کے تمام اصحاب واعزاء شھيد ھوگئے، اس وقت کوئي نہ تھا، امام عليہ السلام نے استغاثہ بلند کيا اور فرمايا: کيا ھمارا کوئي ناصر و مددگار نہيں ھے؟ کيا کوئي ھے جو پيغمبر کے اھل حرم کا دفاع کرے:
”اَلاَ نَاصِرٌ يَنْصُرُنَا؟ اَمَا مِنْ ذَابٍّ يَذُبُّ عَنْ حَرَمِ رَسُولَ الله“۔
اس آواز نے سعد بن حرث انصاري اور اس کے بھائي ابو الحتوف بن حرث کو خواب غفلت سے بيدار کرديا، يہ دونوں انصار سے تعلق رکھتے تھے، نيز ان کا تعلق قبيلہ خزرج سے تھے ليکن آل محمد سے کوئي سروکار نہ تھا، دونوں دشمنان علي ميں سے تھے، جنگ نھروان ميں ان کا نعرہ يہ تھا: ”حکومت کا حق صرف خداوندعالم کو ھے، گناھگار کو حکومت کرنے کا کوئي حق نہيں ھے“۔
کيا حسين گناھگار ھيں ليکن يزيد گناھگار نہيں ھے؟
يہ دونوں بھائي عمر سعد کے لشکر ميں (امام) حسين (عليہ السلام) سے جنگ کرنے اور اور آپ کے قتل کے لئے کوفہ سے کربلا آئے تھے، روز عاشورا جب جنگ کا آغار ھوا تو يہ دونوں يزيد کي فوج ميں تھے، جنگ شروع ھوگئي خون بھنے لگا، ليکن يہ لوگ يزيد کے لشکر ميں تھے، امام حسين عليہ السلام تن تنھا رہ گئے يہ لوگ يزيد کي فوج ميں تھے، ليکن جس وقت امام حسين عليہ السلام نے استغاثہ بلند کيا تو يہ لوگ خواب غفلت سے بيدار ھوگئے، اور خود سے کھنے لگے:
حسين فرزند پيغمبر ھيں، ھم روز قيامت ان کے نانے کي شفاعت کے اميدوار ھيں، يہ سوچ کر دونوں يزيد کي فوج سے نکل آئے اور حسيني بن گئے، جيسے امام حسين کے زير سايہ آئے تو يزيدوں پر حملہ کرديا اور ان سے جنگ کی، چند لوگوں کو زخمي کيا اور چند لوگوں کو واصل جھنم کيا يھاں تک کہ خود بھي جام شھادت نوش کرليا۔ 196
علامہ کمرہ اي جن کي طرف سے حقير (مؤلف) صاحب اجازہ بھي ھے اپني عظيم الشان کتاب ”عنصر شجاعت“ ميں فرماتے ھيں:
جس وقت بچوں اور اھل حرم نے امام حسين عليہ السلام کي صدائے استغاثہ سنی:
”اَلاَنَاصِرٌ يَنْصُرْنَا۔۔۔؟“۔
تو خيام حسيني سے رونے اور چلانے کي آواز بلند ھوئی، سعد اور اس کے بھائي ابو الحتوف نے جيسے ھي اھل حرم کے نالہ و فرياد کي دل خراش آوزايں سنيں تو ان دونوں نے امام حسين عليہ السلام کا رخ کيا۔
يہ ميدان جنگ ميں تھے اپنے ھاتھوں ميں موجود شمشير سے يزيديوں پر حملہ ور ھوگئے، اور جنگ کرنا شروع کی، امام کي طرف سے تھوڑي دير تک جنگ کي اور بعض لوگوں کوواصل جھنم کيا، آخر کار دونوں شديد زخمي ھوگئے اس کے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

بعد دونوں ايك هي جگہ پرشهيد هوگئے- 197
ان دو بهائيوں كے حيرت انگيز واقعہ ميں اميدكي كرن كو ديكهنے كو ملتي هے، اميد كي كرن نااميدي كو مارے ڈالتي هے، اور غيب كي تازه تازه خبريں ديتي هے، انبياء كے لئے اچانك بشارتيں لے كر آتي هے درحقيقت يہ (اميد) انبياء كے لئے نبي هے-
اميد كي كرن كے ذريعہ سے انبياء عليهم السلام هر وقت غيب كي باتوں سے پرده برداري كے منتظر رهتے تهے، هر وقت ايك نئي كرن سے نااميد نهيں هوتے تهے، يهاں تك كہ آخري وقت ميں بهي، گناهگار كي آخري سانس كو مجرم كے ساتھ حساب نهيں كرتے جب تك كہ مجرم مكمل طور پر جرم انجام نہ دے لے، خداوندعالم كي طرف سے ايك نئي عنايت كے منتظر رهتے هيں، چونكہ خداوندعالم كي مخصوص عنايات سب پر مخفي هے-
جناب يعقوب عليہ السلام نے ايك عجيب وغريب فراق كا تحمل كيا، كئي سال گزر گئے يهاں تك كہ آپ كي آنكهيں سفيد هوگئيں، ليكن جناب يوسف كے بارے ميں كوئي خبر نہ ملی، بهيڑئے كے كهالينے كي خبر سننے كے ساتھ ساتھ اپنے گم شده يوسف كي واپسي كے لئے خدا سے اميد لگائے رهے-
اسي طرح ان دونوں جنگجو (بهائيوں) كے روحي انقلاب كو امام حسين عليہ السلام كي خدمت ميں جاكر جواب ملا كہ خلق خدا كي ہدايت كي اميد صحيح اور بجا تهی، معلوم هوتا هے كہ خون كے پياسے دشمنوں كے درميان بهي نور ہدايت چمك سكتا هے-
ايك طرف تو ان دو بهائيوں كے انقلاب سے ايك عجيب و غريب اور ناياب اميد كا پيداهونا، دوسري طرف امام حسين عليہ السلام كي بارگاه سے بهترين لطف و كرم كي اميد، اسلامي مبلغين كے لئے بهترين نمونہ هيں، پس ان دو نونبهائيوں كي سرشت اور طبيعت ميں كچھ بهي هو ليكن يہ لوگ امام حسين عليہ السلام سے بيس سال سے زياده چلي آرهي سخت دشمني كے باوجودآخر وقت توبہ كركے امام عليہ السلام كي طرف آگئے او رجناب يوسف عليہ السلام كي طرح تاريكيوں كا پرده چاك كرتے هوئے نمودار هوئے-
يہ وه راز هے جس كو خداوندعالم نے هر انسان كي فطرت ميں مخفي ركها هے، اسي راز كا معلوم نہ هونا اسلامي مبلغين كو اميدواري اور دلداري ديتا هوا كهتا هے: كبهي بهي تبليغ اور تاثير سے مايوس نہ هونا، انسان كسي بهي وقت ہدايت يافتہ هوسكتا هے، كسي بهي موقع پر اس كے دل ميں انقلاب برپا هوسكتا هے، اور عالم غيب سے اس كي ہدايت كا راستہ هموار هوسكتا هے-
حضرت امام حسين عليہ السلام بارگاه رب العزت ميں ارشاد فرماتے هيں:
’’اِلٰهِي اِنَّ اخْتِلاَفَ تَدبِيرك وَسُرْعَةَ طَوَاءِ مَقَادِيرِكَ مَنَعا عِبَادَكَ العَارِفِينَ بِكَ عَنِ السُّكُونِ اِلٰي عَطَاءٍ، وَالْيَاْسِ مِنْكَ فِي بَلاَءٍ‘‘-198
’’پالنے والے! تيری تدبير ميناختلاف، تيری مقدر كرده چيزونميں جلدي اور تاخير، تيرے عارف بندوں كو موجوده عطا پر سكون اور بلاؤں ميں نااميد كرنے سے روك ديتے هيں‘‘-
بدن، روح كا ايك سايہ هے، فكر پر ايك حجاب هے جس سے اس كے رخسار كو چهپايا هوا هے، اسي طرح فكر بهي عقلاني قوت كے لئے ايك حجاب هے جس نے عقل كو چهپاركها هے، اسي طرح عقلاني قوت بهي روح و روان كے لئے ايك حجاب هے جس نے اس كو چهپا ركها هے، ان تمام مخفي چيزوں سے زياده مخفي انسان كي ذات ميں ايك راز هے جس كو روح و روان نے چهپا ركها هے، جهاں پر كسي بهي علمي طاقت كي كوئي رسائي نهيں هے، جس كو كشف كرنے كے لئے كوئي قدرت نهيں هے، يہ مخفي اور پرده ميں موجود چيزيں ايك دوسري طاقت كے ذريعہ كشف هوتي هيں، پهلي مخفي قدرت ؛فكر هے جس سے انسان ميں هوش پيدا هوتي هے، هوشيار افراد پهلے فكر كا مطالعہ كرتے هيں، پرده كے پيچهے سے انسان كي شكل اور اس كي فكر كو پڑهتے هيں-
عقل جو كہ مخفي هے اس كو نور فراست اور ايمان (جو خود ايك كشف كي غير معمولي قدرت هے) كو پهلے كشف كرتي هے، اس كے بعد نور نبوت جو(انسان كي) تمام قدرتوں سے بالاتر هے مقام روح و روان كو كشف كرتي هے ليكن روان كو كوئي بهي كشف نهيں كرسكتا، وهاں پر خداوندعالم كي مخصوص شعائيں هوتي هيں، وهاں پر صرف ذات (پروردگار) كا رابطہ هوتا هے، خداوندعالم كي كبريائي اور علام الغيوب كے پيش نظرخدا اور اس كي مخلوق ميں كوئي واسطہ نهيں هے، هر شخص اپنے پروردگار سے ايك مخصوص رابطہ ركهتا هے، اور يہ رابطہ كسي پر بهي كشف نهيں هوتا، جب تك تبليغ واجب هے اور اس كے بارے ميں حكم موجود هے اس وقت تك اس كي تاثير كے لئے اميد پائي جاتي هے-
ديني رهبروں كو هر موڑ پر ايك نئي اميد ملتي رهتي هے وه عوام الناس كي ہدايت كے لئے مزيد سعي و كوشش كرتے رهتے هيں انقلاب و ہدايت كے مخفي اسباب كے ساتھ ساتھ خدائي معرفت كے همراه ان كے پاس اميد و انتظار كا حوصلہ هوتا تها، خدا كي معرفت جتني زياده هوگي اسي قدر خدا كي ذات سے اميد بهي زياده هوگی، اور جس قدر اميد هوگي اسي

لحاظ سے انساني گھرائي کا مطالعہ کرتے ھيں اور نئي خبروں کے منتظر رھتے ھيں۔
جي ھاں، اے مبلغين اسلام ! آپ حضرات سے اس اميد کي کرن کو کھيں کوئي چھين نہ لے، مختلف مقامات پر پيش آنے والي مشکلات سے مايوس نہ ھونا، آپ حضرات کے حالات پيغمبر اکرم صلي اللہ عليہ و آلہ و سلم کے زمانہ سے زيادہ سخت نھيں ھيں۔
کھتے ھيں: شيخ محمد عبد (مشھور عالم اھل سنت) نے ايک مرتبہ ايک نشست ميں کھا:” ميں اسلامي امت کي اصلاح سے مايوس ھوچکا ھوں“۔ چنانچہ اسي موقع پر ايک (بيروني) معظمہ نے جواب ديا: اے شيخ ! آپ کي زبان پر ”مايوسي“ کے لفظ سے مجھے بھت تعجب ھے! اس وقت شيخ بھت شرمندہ ھوئے اور فوراً استغفار کيا اور اس خاتون کي بات کو صحيح مان ليا۔
حضرت امام حسين عليہ السلام ميں اپنے نانا کے علاوہ تمام انبياء اور ديني رھبروں سے زيادہ اميدکي روح موجودتھی، آپ بلند ترين امکاني پرواز اور وجود کے عميق ترين اسرار پر نظر رکھتے تھے، اميدکا پيغام حضرت امام حسين عليہ السلام سے ليجئے، کيونکہ امام حسين عليہ السلام کے پيغام سے آپ کو حوصلہ ملے گا۔
اے ھمارے مولا و آقا حسين عليہ السلام ! آپ پر ھماري جانيں قربان، کہ اگر آپ کو ھر ميدا ن ميں پکارا جائے تو بے جا نہ ھوگا، آپ کي ذات سے مبلغين کو درس ملتا ھے، آپ سے تلاش و کو شش کا معيار سيکھا جاتا ھے، ھميں مصر کے شيخ اور اس کے والي سے کوئي سروکار نھيں ھے، آپ نے قرباني اور جانثاري کا درس ديا، صرف اپنوں ھي نے نھيں بلکہ غيروں نے بھي آپ کي ذات گرامي سے يہ درس حاصل کيا ھے، آپ کي زبان سے اسرار الٰھي کو سننا چاہئے، آپ نے انبياء عليہم السلام سے بھي زيادہ صبر و استقامت کا مظاھرہ فرماياھے، آپ کي گلي سے نسيم سحري کے جھونکے آرھے ھيں، يھاں تک کہ خون بھانے والي شمشير بھي آپ سے ہدايت حاصل کرليتي ھے۔
آغاز ميں آپ کا اقدام، اس ميدان جنگ اور عصر عاشور، کوفہ کي طرف آپ کا متوجہ ھونا راستے ميں پيش آنے والے واقعات اور راستہ بھر آپ کا تذکر اور ياد دھاني کرانا:
”اَلاَ مْرُ يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ وَ کُلُّ يَوْمٍ ہُوَ فِي شَاْنٍ، فَاِنْ نَزَلَ الْقَضَاءُ فَالْحَمْدُلله، وَاِنْ حَالَ الْقَضَاءُ دُوْنَ الرَّجَاءِ...“۔
ان جاھلوں سے آپ کي رفتار و گفتار، برسر پيکار دشمنوں سے محبت بھري گفتگو ان ميں سے ھر ايک ايسا مرحلہ تھا جس ميں اميد کي کرن پھوٹ رھي تھي جس سے دعائے عرفہ کو جلوہ ملتا تھا، جيسے کہ آپ فرماتے ھيں:
”اِلٰھِي اِنَّ اخْتِلاَفَ تَدبِيرك وَسُرْعَةَ طَوَاءِ مَقَادِيرِكَ مَنَعا عِبَادَكَ العَارِفِينَ بِكَ عَنِ السُّکُوْ نِ اِلٰي عَطَاءٍ، وَالْيَاْسِ مِنْكَ فِي بَلاَءٍ“۔
اور آخري وقت جب آپ اس دنيا سے رخصت ھوئے تو اس اميد کے ساتھ کہ آپ کے ساتھ ميں شھيد ھونے والے اصحاب و انصار کي تربت سے زندہ دل افراد کو ہدايت ملے گي اور آپ کے آپ کے شہداء کي گلي سے گزريں گے تو نسيم حيات سے ان کے روحاني وجود ميں انقلاب پيدا ھوجائے گا، لہٰذا ھماري ذمہ داري ھے کہ وھاں سے زندگي حاصل کرکے تبليغ کے لئے اٹھ کھڑے ھوں اور خلق خدا سے منہ نہ موڑ بيٹھيں۔ 199

برادران يوسف کي توبہ
تيسرے سفر ميں جب يعقوب عليہ السلام کے تمام فرزند، جناب يوسف (عليہ السلام) کي خدمت ميں حاضر ھوئے تو عرض کيا:اے بادشاہِ بزرگ! ھمارے سارے علاقے ميں قحط سالي پھيل چکي ھے، ھمارا خاندان سختي کي زندگي گزار رھا ھے، ھماري طاقت جواب دي چکي ھے يہ چند پرانے سکّے ھم اپنے ساتھ لائے ھيں، ليکن ھم جتنا گندم خريدنا چاھتے تھے اس کي قيمت سے کھيں زيادہ کم ھے، تم ھمارے ساتھ نيکي اور احسان کرو، اور ھمارے سکوں کي قيمت سے زيادہ ھميں گندم ديدو، خداوندعالم نيکي اور احسان کرنے والوں کو نيک بدلہ ديتا ھے۔
يہ گفتگو سن کر جناب يوسف عليہ السلام کي حالت بدل گئي اور اپنے بھائيوں اور خاندان کي يہ حالت ديکھي تو بھت پريشان ھوئے، ايک ايسي بات کھي جس سے يوسف کے بھائيوں کو ايک دھچکا لگا، چنانچہ جناب يوسف عليہ السلام نے گفتگو کا آغاز اس طرح کيا:
”کيا تم جانتے ھوں کہ يوسف اور اس کے بھائيوں کے ساتھ تم نے کيا برتاؤ کيا، کيا تمھارا يہ کام کسي جھالت و ناداني کي وجہ سے تھا؟ تمام بھائي يہ سوال سن کر حيران ھوگئے اور سوچنے لگے کہ آخر کار يہ قبطي ذات سے تعلق رکھنے والا بادشاہ يوسف کو کس طرح جانتا ھے، اور ان کے واقعہ سے کيسے باخبر ھوا، اسے برادران يوسف کے بارے ميں کيسے معلوم ھوا اور يہ يوسف کے ساتھ ھوئے برتاؤکو کيسے جانتا ھے، حالانکہ يہ واقعہ کو صرف ان دس بھائيوں کے علاوہ کوئي نھيں جانتا تھا، يہ کيسے اس واقعہ سے آگاہ ھوا؟
يہ لوگ کافی دير تک کچھ جواب نہ دے سکے، اور گزشتہ سفر کے واقعات کو ياد کرنے لگے، عزيز مصر سے سني ھوئي

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

باتیں ان کے دماغ میں گردش کررهي تهیں کہ اچانك سب نے ایك ساتھ مل کر سوال کیا: کیا آپ هي یوسف هیں؟
عزیز مصر نے جواب دیا: هاں، میں هي یوسف هوں اور یہ میرا بهائي (یامین) هے، خدا وندعالم نے هم پر لطف وکرم کیا کہ ایك مدت کے بعد دو بچهڑے بهائیوں کو ملادیا، جو شخص بهي صبر کرتا هے اور پرهیزگاري کا راستہ اپناتا هے تو خدا اس کو نیك جزا سے نوازتا هے اور اس کو اپني منزل مقصود تك پهنچادیتا هے۔
ادهر بهائیوں کے دلوں میں ایك عجیب و غریب خوف و وحشت تها اور حضرت یوسف کي جانب سے شدید انتقام کو اپنے نظروں کے سامنے مجسم دیکھ رهے تهے۔
جناب یوسف کي بے پناہ قدرت، اور بهائیوں میں بے انتها ضعف و کمزوری، جب یہ دوبے انتها طاقت و کمزوري ایك جگہ جمع هوجائیں تو کیا کچھ نهیں هوسکتا؟!!
بهائیوں نے ابراهیمي قانون کے مطابق اپنے کو سزا کا مستحق دیکها، محبت اور عطوفت کي نظر سے اپنے کو یوسف کي سزا کا مستحق مانا، اس وقت ان کي حالت ایسي تهي گویا ان پر آسمان گرنے والا هو، ان کے بدن لرز رهے تهے، زبان سے قوت گویائي سلب هوچکي تهی، لیکن انهوں نے کمر همت باندھ کر اپني تمام طاقت کو جمع کیا اور اپنا آخري دفاع ان لفظوں میں کرنے لگے: ”هم اپنے گناهوں کا اعتراف کرتے هیں لیکن آپ سے عفو و بخشش کي درخواست کرتے هیں، بے شك خداوندعالم نے آپ کو هم پر برتري اور فضیلت دي هے، هم لوگ خطاکار هیں“۔ اور یہ کهہ کر خاموش هوگئے، لیکن جناب یوسف کي زبان سے بهي ایسے الفاظ جاري هوئے جس کي انهیں بالکل امید نہ تهي۔
جناب یوسف علیہ السلام نے کها: میں نے تم لوگوں کو معاف کردیا، تمهیں کوئي کچھ نهیں کهے گا، کوئي سزا نهیں ملے گی، میں کوئي انتقام نهیں لوں گا، اور خداوندعالم بهي تمهارے گناهوں سے درگزر کرے اور تم کو بخش دے ۔
جي هاں! الٰهي نمائندے اسي طرح هوتے هیں، لطف و کرم اور بخشش سے پیش آتے هیں، انتقام کي آگ ان کے دلوں میں نهیں هوتی، کینہ نهیں هوتا، اپنے دشمن کے لئے بهي خدا سے مغفرت کي درخواست کرتے هیں، ان کا دل خدا کے بندوں کي نسبت مهر و محبت سے لبریز هوتا هے۔
جناب یوسف علیہ السلام نے اپنے بهائیوں کو سزا نہ دینے سے مطمئن کرکے فرمایا: اب تم لوگ شهر کنعان کي طرف پلٹ جاؤ اور میرا پیراهن اپنے ساتھ لیتے جاؤ، اس کو میرے باپ کے چهرے پر ڈال دینا، جس سے ان کي بینائي پلٹ آئے گی، اور اپنے تمام گهروالوں کو یهاں مصر لے کر چلے آؤ۔
یہ دوسري مرتبہ یوسف کے بهائي آپ کے پیراهن کو باپ کي خدمت میں لے کر جارهے هیں، پهلي مرتبہ اسي قمیص کو موت کا پیغام بناکر لے گئے تهے، یهي قمیص فراق و جدائي کي ایك داستان تهی، اور ایك برے حادثہ کي خبر تهی، لیکن اس مرتبہ یهي قمیص حیات کي مژده اور دیدار و وصال کي بشارت اور سعادت و خوشبختي کا پیغام هے۔
پهلي مرتبہ اس کرتے نے باپ کو نابینا بنادیا، لیکن اس بار جناب یوسف کے کرتے نے باپ کي آنکهوں کو بینائي عطا کردی، اور خوشي اور مسرت کا پیغام دیا۔
وہ کرتا جهوٹے خون سے رنگین تها، لیکن یہ کرتاایك زنده معجزه هے، دیکهئے تو سهي کہ جهوٹ اور سچ میں کس قدر فاصلہ هے؟!
بهر کیف بهائیوں کا قافلہ تیسري مرتبہ مصر سے روانہ هوا، اور سر زمین کنعان کي طرف چل پڑا۔
ادهر آسماني موبائل اور آسماني بشارت نے اس قافلہ کي خبر جناب یعقوب علیہ السلام تك پهنچادی، چنانچہ جناب یعقوب علیہ السلام نے اپنے پاس بیٹهے هوئے افراد سے کها:
مجهے یوسف کي خوشبو محسوس هورهي هے اور اس کے دیدار کا منتظر هوں، اگرچہ تم لوگ یقین نهیں کرو گے ۔
حاضرین نے جناب یعقوب کو خطاکار قرار دیتے هوئے کها: ابهي تك تم نے یوسف کو نهیں بهلایا، اسي پرانے عشق میں مبتلا هو!
جناب یعقوب علیہ السلام نے آنکهیں بند کي اور کوئي جواب نہ دیا، کیونکہ مخاطبین کي فکریں ان حقائق کو نهیں سمجھ سکتي تهیں۔
ابهي کچھ هي دیر گزري تهي کہ جناب یعقوب علیہ السلام کي بات سچ هوگئی، یعني جس قافلے کي بشارت دي تهي وہ کنعان آپهنچا، اور جناب یوسف کے ملنے کي بشارت سنائی، یوسف کے کرتے کو باپ کے چهره پر ڈالا هي تها کہ جناب یعقوب کي بینائي لوٹ آئی، اس وقت یعقوب علیہ السلام نے اپنے بیٹوں کي طرف رخ کرتے هوئے فرمایا: کیا میں نے تم سے نهیں کها تها کہ میں خدا کي طرف سے ایسي چیزوں کے بارے میں جانتا هوں جو تم نهیں جانتے، ان خطاکاروں کي سزا کا وقت آپهنچا، کیونکہ بیٹوں کا گناہ ثابت هوچکا تها۔
لیکن بیٹوں نے باپ سے عفو و بخشش کي درخواست کی، اور کها کہ آپ خدا سے بهي هماري گناهوں کي مغفرت طلب

كريں۔
جناب يعقوب عليہ السلام نے ان كي خطا كو بخش ديا اور وعده كيا كہ اپنے وعده كو وفا كريں گے۔ 200
جي ھاں، فرزندان يعقوب نے خدا كي بارگاه ميں اپنے گناھوں سے توبہ كي اور اپنے بھائي (يوسف عليہ السلام) اور اپنے باپ سے عذر خواھي كی، جناب يوسف نے بھي ان كو معاف كرديا اور يعقوب عليہ السلام نے بھي بخش ديا، نيز خداوندعالم نے ان پر اپني رحمت و مغفرت كا دروازه كھول ديا۔

ايك جزيره نشين مرد كي توبہ

حضرت امام زين العابدين عليہ السلام سے روايت ھے: ايك شخص اپنے گھر والوں كے ساتھ دريا كا سفر كررھا تھا۔ اتفاق سے كشتي ڈوبنے لگي اور اس شخص كي زوجہ كے علاوه تمام لوگ دريا ميں ڈوب گئے۔ اور وه بھي ايسے كہ وه عورت ايك تختہ پر بيٹھ گئي اور اس دريا كے ايك جزيره پر پہنچ گئي۔
اس جزيره ميں ايك چور رھتا تھاجس نے حرمت خدا كے تمام پردوں كو چاك كرركھا تھا، ناگاه اس نے ديكھا كہ وه عورت اس كے پاس كھڑي ھے، اس نے سوال كيا كہ توانسان ھے يا جن؟ اس نے كہا انسان ھوں۔ چنانچہ وه چور بغير كچھ بولے ھي اس عورت كي بغل ميناس طرح آبيٹھا كہ جس طرح مرد اپني زوجہ كے پاس بيٹھتا ھے، اور جب اس نے اس عورت كي عزت پر ہاتھ ڈالنا چاھا تو وه عورت لرز گئي۔ اس چور نے كھا تو ڈرتي كيوں ھے ؟پريشان كيوں ھوگئی؟ وه عورت بولي كہ خدا سے ڈرتي ھوں، اس چور نے كھا كہ كبھي اس طرح كا كام انجام ديا ھے ؟ تو اس عورت نے كھا: نھيں، بخدا ھرگز نھيں۔اس شخص نے كھا: تو خدا سے اس قدر خوف زده ھے حالانكہ تو نے ايسا كام انجام نھيں دياھے اور ميں جب كہ تم كو اس كام پر مجبور كررھا ھوں، خدا كي قسم، مجھے تو تجھ سے كھيں زياده خدا سے ڈرنا چاہئے۔ اس كے بعد وھاں سے اٹھا اور اپنے گھر چلا گيا، اور ھميشہ توبہ و استغفار كي فكر ميں رہنے لگا۔
ايك روز راستہ ميں ايك راھب سے ملاقات ھوئی، دو پھر كا وقت تھا، چنانچہ اس راھب نے اس شخص سے كھا: دعا كرو كہ خدا ھمارے اوپر بادلوں كے ذريعہ سايہ كردے كيونكہ شدت كي گرمي پڑرھي ھے، تو اس جوان نے كھا كہ ميں نے كوئي نيكي نھيں كي ھے اور خدا كي بارگاه ميں ميري كوئي عزت و آبرو نھيں كہ ميں اس سے اس طرح كا سوال كروں۔ اس وقت راھب نے كھا: تو پھر ميں دعا كرتا ھوں اور تم آمين كہنا۔ اس جوان نے كھا: يہ ٹھيك ھے۔ چنانچہ راھب نے دعا كي اور اس جوان نے آمين كھا، اور ديكھتے ھي ديكھتے بادلوں نے ان دونوں پر سايہ كرديا، دونوں راستہ چلتے رھے يھاں تك كہ ان كا راستہ الگ الگ ھونے لگا، دونوں نے اپنے اپنے راستہ كو اختيار كيا، تو بادل اس جوان كے ساتھ ساتھ چلنے لگے!
چنانچہ يہ ديكھ كر اس راھب نے متعجب ھوكر كھا: تو تو مجھ سے بھتر ھے، تيری ھي وجہ سے دعا قبول ھوئي ھے، نہ كہ ميري وجہ سے، اور اس جوان سے اس كے حالات دريافت كرنے لگا، چنانچہ اس نے اس عورت كا واقعہ بيان كيا۔ تب راھب نے كھا: چونكہ خوف خدا تيرے دل ميں پيدا ھوگيا تھا تو خدا نے تيرے گناه بخش دئے، لہٰذا آئنده گناھوں سے پرھيز كرنا۔ 201

اصعمي اور بياباني تائب

اصعمي كہتے ھيں: ميں بصره ميں تھا، نماز جمعہ پڑھنے كے بعد شھر سے باھر نكلا، ايك شخص كو ديكھا جو اپنے اونٹ پر بيٹھا ھوا ھے جس كے ھاتھ ميں ايك نيزه ھے، جيسے ھي مجھے ديكھا تو اس نے كھا: تم كھاں سے آرھے ھو اور تمھارا كس قبيلہ سے تعلق ھے؟ ميں نے كھا: ميرا تعلق قبيلہ ”اصمع “سے ھے، اس نے كھا: تو وھي مشھور اصعمي ھي ھے؟ ميں نے كھا: ھاں، ميں وھي ھوں، اس نے كھا: كھاں سے آرھے ھو؟ ميں نے كھا: خدائے عز و جلّ كے گھر سے، اس نے كھا:
”اَوْلِلّٰہِ بَيتٌ فِي الْاَرْضِ؟“۔
”كيا روئے زمين پر (بھي) خدا كا كوئي گھر ھے؟“
ميں نے كھا: ھاں، خانہ كعبہ اور بيت اللہ الحرام، اس نے كھا: وھاں كيا كررھے تھے؟ ميں نے كھا:
كلام خدا كي تلاوت كررھا تھا، اس نے كھا:
”اَوْلِلّٰہِ كَلاَمٌ؟“
”كيا خدا كا كوئي كلام (بھي) ھے؟“
ميں نے كھا: ھاں، شيرين كلام، اس نے كھا: مجھے بھي تھوڑ ا بھت كلام خدا سناؤ، ميں نے سوره ذاريات كي تلاوت شروع

كردي يهاں تك كہ اس آيت تك پہنچا:
((وَفِي السَّمَاءِ رِزْقُكُمْ وَ مَا تُوْعَدُوْنَ))۔ 202
"اور آسمان ميں تمہارا رزق ہے اور جن باتوں كا تم سے وعدہ كيا گيا ہے سب كچھ موجود ہے "۔
اس نے كہا: كيا يہ خدا كا كلام ہے؟ ميں نے كہا: ہاں يہ اسي كا كلام ہے جس كو اس نے اپنے بندہ اور پيغمبر محمد صلي الله عليہ و آلہ و سلم پر نازل كيا ہے، يہ سنتے ہي اس كے بدن ميں جيسے آگ لگ گئي ہو، اس كے اندر ايك سوز پيدا ہوا، ايك شديد درد اس كے اندر پيدا ہوا، اس نے اپني شمشير اور نيزہ پھينك ديا، اپنے اونٹ كو قربان كرديا، اور خالي ہاتھ ہوگيا، ظلم و ستم كا لباس اتارديا اور كہا:
"تريٰ يقبل من لم يخدمہ في شبابہ"۔
"اے اصعمی! كيا تم گمان كرتے ہوں كہ جس نے جواني ميں خدا كي عبادت اور اس كي اطاعت نہ كي ہو، اس كو بارگاہ الٰہي ميں قبول كرليا جائے؟"
ميں نے كہا: اگر ايسا نہ ہوتا تو پھر اس نے كيوں انبياء كو مبعوث برسالت فرمايا، انبياء كي رسالت كا ہدف ہي يہي ہے كہ بھاگنے والے كو دوبارہ پلٹادےں اور خدا كا غضب، صلح و آشتي ميں بدل جائے۔
اس نے كہا: اے اصعمی ! اس درد مند كے لئے كوئي علاج بتاؤ، اور گناہوں ميں مبتلا ہونے والے كے لئے كوئي مرہم بتاؤ۔
ميں نے اس كے بعد كي آيت كي تلاوت شروع كردی:
((فَوَرَبِّ السَّمَاءِ وَالأرْضِ إِنَّہُ لَحَقٌ مِثْلَ مَاأَنَّكُمْ تَنْطِقُوْنَ))۔ 203
"آسمان و زمين كے مالك كي قسم يہ قرآن بالكل برحق ہے جس طرح تم باتيں كررہے ہو"۔
جيسے ہي ميننے اس آيت كي تلاوت كی، اس نے چند بار اپنے كو زمين پر گرايا، اور نالہ و فرياد كی، ديوانوں كي طرح حيران و سرگردان بيابان كي طرف چل ديا۔
اس كے بعد ميں نے اس كو نہيں ديكھا مگر خانہ كعبہ كے طواف ميں كہ غلاف كعبہ كو پكڑے ہوئے كہہ رہا تھا:
"من مثلي و انت ربّی، من مثلي و انت ربّي"
"مجھ جيسا كون ہوگا كہ تو ميرا خدا ہے، مجھ جيسا كون ہوگا كہ تو ميرا خدا ہے"۔
ميں نے اس سے كہا: تيری يہ گفتگو اور تيری يہ حالت لوگوں كے طواف ميں ركاوٹ بن رہي ہے، چنانچہ اس نے كہا: اے اصعمی! گھر اس كا گھر ہے، اور بندہ اسي كا بندہ ہے، چھوڑئے مجھے اس كے لئے ناز كرنے ديجئے، اس كے بعد اس نے دو شعر پڑھے جن كا مضمون يہ ہے:
"اے شب بيداري كرنے والو! تم لوگ كس قدر نيك ہو، تمہارے اوپر ميرے ماں باپ قربان، كس قدر خوبصورت اور زيبا ہو، اپنے آقا كے دروازے كوكھٹكھٹاتے ہو، واقعاً يہ دروازہ تمہارے لئے كھل جائے گا"۔
اس كے بعد وہ بھيڑ ميں چھپ گيا، اور بہت تلاش كرنے پر بھي نہ ملا، مجھے بہت زيادہ حيرت اور تعجب ہوا، ميري طاقت ختم ہوچكي تھي اور ميں صرف گريہ زاري كرتا رہ گيا۔ 204

صدق اور سچائي توبہ كے باعث بنے
راہزنوں كا ايك گروہ كسي مسافر كي تلاش ميں تھا تاكہ اس كے مال و اسباب لوٹ سكيں، اچانك انھوں نے ايك مسافر كو ديكھا، تو اس كي طرف دوڑے اور كہا: جو كچھ بھي ہے، ہميں ديدے، اس نے كہا: ميرے پاس صرف 80 دينار ہيں جس ميں 40 دينار كا مقروض ہوں، اور باقي ميرے وطن تك پہنچنے كا خرچ ہے۔راہزنوں كے رئيس نے كہا: اس كو چھوڑو، معلوم ہوتا ہے كوئي بد بخت آدمي ہے اس كے پاس زيادہ پيسہ نہيں ہے۔
راہزن مسافروں كي كمين ميں بيٹھے ہوئے تھے، اس مسافر كو جہاں جانا تھا گيا او راپنا قرض ادا كركے واپس آگيا، اس وقت پھر راستہ ميں چور مل گئے، انھوں نے كہا: جو كچھ بھي تيرے پاس ہے وہ سب ديدے ورنہ تجھے قتل كرديں گے، اس نے كہا: ميرے پاس 80دينار تھے جن ميں سے 40دينار قرض دے چكا ہوں اور باقي ميرے خرچ كے لئے ہيں،
چوروں كے سردارنے حكم ديا كہ اس كي تلاشي لي جائے، چنانچہ اس كے سامان او ركپڑوں ميں 40 دينار كے علاوہ كچھ نہيں ملا!
چوروں كے سردار نے كہا: حقيقت بتاؤ كہ اس خطرناك موقع پر بھي تو نے صدق اور سچائي سے كام ليا اور جھوٹ نہ بولا؟

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

اس نے كہا: ميں نے بچپن ميں اپني ماں كو وعدہ ديا تھا كہ عمر بھر سچ بولوں گا اور كبھي اپنے دامن كو جھوٹ سے آلودہ نہ كروں گا!
چور قہقہہ لگاكر ہنسے لگے، ليكن چوروں كے سردار نے ايك ٹھنڈي سانس لي اور كہا: ہائے افسوس! تو اپني ماں سے كئے ہوئے وعدہ پر پابند ہے اور جھوٹ كا سہارا نہ ليا اور اپنے اس وعدہ پر اس قدر پابند ہے، ليكن ميں خدا كے وعدے پر پابند نہ ہوں جس سے ہم نے وعدہ كيا ہے كہ گناہ نہ كريں گے، اس وقت اس نے ايك چيخ ماري اور كہا: خدايا! اس كے بعد تيرے وعدے پر عمل كروں گا، پالنے والے! ميري توبہ!! ميري توبہ!!

ايك عجيب وغريب توبہ
پيغمبر اكرم صلي اللہ عليہ و آلہ و سلم كے زمانہ ميں مدينہ منورہ ميں ايك شخص رھتا تھا جس كا ظاھر بہت اچھا اور بہت نيك صورت تھا، جيسے اھل ايمان كے درميان ايك ناياب اور مشھور شخص ہو۔
ليكن وہ شخص بعض اوقات رات ميں چھپ كر لوگوں كے يھاں چوري كرتا تھا۔
ايك رات كا واقعہ ہے كہ چوري كے لئے ايك ديوار پر چڑھ گيا، ديكھا كہ اس گھر ميں بہت زيادہ مال و دولت ہے اور وھاں پر ايك جوان لڑكي كے علاوہ كوئي دوسرا بھي نہيں ہے!
اپنے دل ميں كہنے لگا: آج تو مجھے دوھرا خوش ہونا چاہئے، ايك تو يہ سارا قيمتي سامان مجھے مل جائے گا، دوسرے اس لڑكي سے لذت بھي حاصل كروں گا!
اسي فكر ميں تھا كہ اچانك غيبي بجلي اس كے دل ميں چمكى، جس سے اس كي فكر روشن ہوگئى، غور و فكر ميں ڈوب گيا اور سوچنے لگا: كيا ان تمام گناہوں كے بعد تجھے موت كا سامنا نہيں كرنا، كيا موت كے بعد خداوندعالم مجھ سے بازپرس نہيں كرے گا، كيا ميں اس روز كے عذاب سے بھاگ سكتا ہوں؟
اس روز اتمام حجت كے بعد خدا كے غيظ و غضب ميں گرفتار ہوں گا ہميشہ كے لئے آتش جہنم ميں جلوں گا، يہ سب باتيں سوچ كر بہت زيادہ پشيمان ہوااور خالي ہاتھ ھي وھاں سے واپس آگيا۔
جيسے ھي صبح ہوئى، اپنے اسي ظاھري چھرہ اور بناوٹي لباس مينپيغمبر اكرم صلي اللہ عليہ و آلہ و سلم كي خدمت ميں حاضر ہوا، اچانك اس نے ديكھا كہ وھي لڑكي جس كے گھر ميں گزشتہ رات چوري كے لئے گيا تھا؛ پيغمبر اكرم صلي اللہ عليہ و آلہ و سلم كي خدمت ميں حاضر ہوئي اور عرض كيا: ميري ابھي تك شادي نہيں ہوئي ہے، ميرے پاس بہت زيادہ مال و دولت ہے، ميرا شادي كرنے كا ارادہ نہيں تھا ليكن رات ميں نے ديكھا كہ ايك چور ميرے گھر ميں آيا اگرچہ وہ كچھ نہيں لے گيا ليكن ميں بہت زيادہ ڈر گئي ہوں، گھر ميں تنھا رہنے كي ہمت نہيں رہ گئي ہے، اگر آپ مناسب سمجھيں تو ميرے لئے كوئي شوھر تلاش كريں۔
آنحضرت صلي اللہ عليہ و آلہ و سلم نے اس چور كي طرف اشارہ كيا، اگر تو چاھتي ہے تو ابھي اس كے ساتھ تيرا عقد پڑھ دوں، چنانچہ اس نے عرض كيا: ميري طرف سے كوئي مانع نہيں ہے۔ چنانچہ آنحضرت صلي اللہ عليہ و آلہ و سلم نے اسي وقت ان دونوں كا عقد كرديا، دونوں ايك ساتھ اس كے گھر ميں آگئے، اس نے اپنا واقعہ اس عورت سے بيان كياكہ وہ چور ميں ھي تھا اگر ميں نے چوري كي ہوتي اور تجھ سے ناجائز رابطہ كيا ہوتا، تو ميں چوري كا مرتكب بھي ہوا ہوتا اور زنا كا گناہ بھي كرتا جبكہ يہ وصال ايك رات سے زيادہ نہ ہوتا، اور وہ بھي حرام طريقہ سے، ليكن چونكہ ميں نے خدا اور قيامت كو ياد كرليا اور گناہ كرنے ميں صبر كيا اور خدا كي حرام كردہ چيزوں سے اجتناب كيا، خداوندعالم نے بھي اس طرح مقدر فرمايا كہ اب گھر كے دروازہ سے داخل ہوا ہوں اور ساري عمر تيرى ساتھ زندگي بسر كروں گا۔ 205

بِشر حافي كي توبہ
بِشر ايك عياش طبع اور اھل لھو و لعب افراد ميں سے تھا اكثر اوقات اپنے گھر ميں ناچ گانے اور گناہوں كي محفل سجائے رھتا تھا، ايك روز امام موسيٰ كاظم عليہ السلام اس كے گھر كے پاس سے گزر رھے تھے، اس كے گھر سے ناچ گانے كي آواز بلند تھي۔ امام عليہ السلام نے دروازہ پر كھڑے اس كے نوكر سے فرمايا: اس گھر كا مالك غلام ہے يا آزاد؟ اس نے كہا: آزاد، اس وقت امام عليہ السلام نے فرمايا: ٹھيك كہتے ہو، اگر غلام ہوتا تو اپنے مولا سے ڈرتا۔ يہ سن كر نوكر گھر ميں داخل ہوا، بِشر (جو شراب پينے والا ھي تھا)اس نے دير سے آنے كي وجہ معلوم كى، تو اس نوكر نے كہا: ايك شخص كو گلي ميں ديكھا، جس نے مجھ سے اس طرح سوال كيا، اور ميں نے يہ جواب ديا، چنانچہ امام كاظم عليہ السلام كا جملہ اس پر اس قدر موثر ہوا، كہ خوف و ھراس كے عالم ميں ننگے پاؤں گھر سے باھر نكلا اور امام عليہ السلام كي خدمت ميں حاضر ہوا، اور امام عليہ السلام كي خدمت ميں توبہ كى، بہت زيادہ روتا ہوا اپنے گھر ميں داخل ہوا اور ہميشہ كے لئے

گناه کے دسترخوان کو اٹھا پھینکا، آخر کار زاہدوں اور عرفاء کے دائره میں شامل هوگیا۔ 206

توبہ کرنے والا اهل بہشت هے
معاذ بن وهب کهتے هیں:ایک مرتبہ میں چند لوگوں کے ساتھ مکہ معظمہ کي طرف روانہ هوا، ایک بوڑھا شخص بھي همارے ساتھ تها، جو بہت زیاده عبادتیں کیا کرتا تھا لیکن هماري طرح اهل بیت (علیهم السلام) کي ولایت اور حضرت امیر کو بلا فصل خلیفہ نهیں مانتا تها، اسي وجہ سے اپنے خلفاء کے مذهب کے مطابق سفر میں (بھي) نماز پوري چار رکعتي پڑھتا تھا۔ اس کا ایک بھتیجہ بھي همارے قافلہ میں تھا، لیکن اس کا عقیده هماري طرح صراط مستقیم پر تھا، وه بوڑھا شخص راستہ میں بیمار هوگیا، اس نے اپنے بھتیجے سے کہا: اگر اپنے چچا کے پاس آتا اور اس کو "ولایت" کے سلسلہ میں بتاتا تو بهتر هوتا، شاید خداوندعالم اس کو آخري وقت میں هدایت فرمادیتا اور گمراهي و ضلالت سے نجات عطا کردیتا۔
اهل قافلہ نے کہا: اس کو اپنے حال پر چھوڑ دو، لیکن اس کا بھتیجہ اس کے طرف دوڑا اور کہا:
عمّو جان! لوگوں نے سوائے چند افراد کے رسول خدا صلي الله علیہ و آلہ و سلم کے بعد حق سے روگرداني کی، لیکن حضرت علي علیہ السلام بن ابي طالب رسول اکرم صلي الله علیہ و آلہ و سلم کي طرح واجب الاطاعت هیں، پیغمبر اکرم صلي الله علیہ و آلہ و سلم کے بعد حق علي کے ساتھ هے، اور آپ کي اطاعت تمام امت پر واجب هے، اس پیر مرد نے ایک چیخ ماري او رکها: میں بھي اسي عقیده پر هوں، یہ کہہ کر اس دنیا سے چل بسا۔
هم لوگ جیسے هي سفر سے واپس آئے، حضرت امام صادق علیہ السلام کي خدمت میں مشرف هوئے، علي بن سري نے اس بوڑھے شخص کا واقعہ بیان کیا، اس وقت امام علیہ السلام نے فرمایا: وه شخص جنتي هے، اس نے عرض کیا: وه شخص آخري لمحات میں اس عقیده پر پہنچا هے، صرف اسي گھڑي اس کا عقیده صحیح هوا تھا، کیا وه بھي جنتي اور اهل نجات هے؟ ! اس وقت امام علیہ السلام نے فرمایا: تم اس سے اور کیا چاهتے هو، بخدا وه شخص اهل بہشت هے۔ 207

ابو لبابہ کي توبہ
جس وقت جنگ خندق تمام هوگئي پیغمبر اکرم صلي الله علیہ و آلہ و سلم مدینہ منوره تشریف لے گئے، ظهر کے وقت جناب جبرئیل امین نازل هوئے اور خداوندعالم کي طرف سے بني قریظہ کے یهودیوں کے ساتھ جنگ کرنے کا پیغام سنایا، فوراً هي رسول اکرم صلي الله علیہ و آلہ و سلم جنگ کے لئے مسلح هوگئے اور مسلمانوں کو حکم دیا: همیں نماز عصر بني قریظہ نامي علاقہ میں پڑھنا هے، آنحضرت صلي الله علیہ و آلہ و سلم کا حکم نافذ هوا، اسلامي فوج نے بني قریظہ کا محاصره کرلیا، جب محاصره کے مدت طولاني هوئی، تو یهودیوں پر زندگي سخت هوگئی، لہٰذا انهوں نے رسول اکرم صلي الله علیہ و آلہ و سلم کے پاس پیغام بھجوایا کہ ابولبابہ کو همارے پاس بھیج دیں تاکہ اپني حالت کے بارے میں اس سے مشوره کریں۔
رسول خدا صلي الله علیہ و آلہ و سلم نے ابولبابہ سے فرمایا: اپنے هم پیمانوں کے پاس جاؤ اور دیکھو وه کیا کهتے هیں؟ جس وقت ابولبابہ یهودیوں کے قلعہ میں پہنچے، تو یهودیوں نے اس سے سوال کیا: همارے بارے میں تمهاري کیا رائے هے؟ کیا هم ان تمام شرائط کو مانتے هوئے پیغمبر کے سامنے تسلیم هوجائیں تاکہ وه جو کچھ همارے ساتھ کرنا چاهیں، کرسکیں ؟ انهوننے جواب دیا: هاں تم لوگ تسلیم هوجاؤ، اور اس جواب کے ساتھ ابولبابہ نے اپنے هاتھوں سے گلے کي طرف اشاره کیا، یعني تسلیم هونے کي صورت میں فوراً قتل کردئے جاؤگے، لیکن فوراً هي اپنے کئے سے پشیمان هوئے اور ایک فریاد بلند کی: آه میں نے خدا و رسول کے ساتھ خیانت کرڈالی! کیونکہ مجھے یہ حق نهیں تها کہ پوشیده راز کو بیان کروں۔
قلعہ سے باهر آئے اور سیدھے مدینہ کي طرف روانہ هوئے، مسجد میں داخل هوئے رسّي سے اپني گردن کو ایک ستون سے باندھ لیا، جس ستون کو بعد میں "ستون توبہ" کا نام دیا گیا، او رکها: میں اپنے کو نهیں کھولوں گا یهاں تک کہ میري توبہ قبول هوجائے، یا میري موت آجائے، پیغمبر اکرم صلي الله علیہ و آلہ و سلم ابولبابہ کي تاخیر کي وجہ سے پریشان هوئے اور ان کے بارے میں سوال کیا، تو اصحاب نے ابولبابہ کا واقعہ بیان کیا، اس وقت آنحضرت نے فرمایا: اگر میرے پاس آتا تو میں خدا سے اس کے لئے طلب مغفرت کرتا لیکن جب وه خدا کي طرف گیا تو خداوندعالم اس کي نسبت زیاده حقدار هے جیسے بھي اس کے بارے میں فیصلہ کرے۔
ابولبابہ جتنے دن بھي وهاں بندھے رهے دن میں روزه رکھتے تھے اور رات کو معمولي کھانا کھاتے تھے، رات کے وقت ان کي بیٹي کھانا لاتي تھي اور وضو کي ضرورت کے وقت اس کو کھول دیتي تھي۔
یهاں تک کہ جناب ام سلمہ کے گھر ایک شب میں ابولبابہ کي توبہ قبول هونے کے سلسلہ میں آیت نازل هوئی:

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

((وَآخَرُونَ اعْتَرَفُوا بِذُنُوبِهِم خَلَطُوا عَمَلًا صَالِحًا وَآخَرَ سَيِئًا عَسَي اللهُ أَنْ يَتُوبَ عَلَيهِم إِنَّ اللهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ))- 208
” اور دوسرے وہ لوگ جنھوں نے اپنے گناھوں كا اعتراف كيا كہ انھوں نے نيك اور بد اعمال مخلوط كردئے ھيں عنقريب خدا ان كي توبہ قبول كرلے گا كہ وہ بڑا بخشنے والا اور مہربان ھے “-
پيغمبر اكرم صلي اللہ عليہ و آلہ و سلم نے امّ سلمہ سے فرمايا: ابولبابہ كي توبہ قبول ھوگئی، ام سلمہ نے كہا: يا رسول اللہ ! كيا آپ مجھے اس بات كي اجازت فرماتے ھيں كہ ابولبابہ كو اس كي توبہ قبول ھونے كے بارے ميں بشارت ديدوں؟
آنحضرت صلي اللہ عليہ و آلہ و سلم نے اجازت مرحمت فرمائی، جناب امّ سلمہ نے اپنا سر حجرہ سے نكالا اور ابولبابہ كي توبہ قبول ھونے كي بشارت دي-
ابولبابہ خدا كي اس نعمت پر اس كا شكر كرنے لگے، چند افراد اس كوستون كے كھولنے كے لئے آئے، ليكن ابولبابہ نے ان كو روك ديا اور كہا: خدا كي قسم ميں تم لوگوں سے يہ رسي نھيں كھلواؤں گا مگر يہ كہ رسول خدا صلي اللہ عليہ و آلہ و سلم خود آكر مجھے آزاد فرمائيں-
پيغمبر اكرم صلي اللہ عليہ و آلہ و سلم خود تشريف لائے اور فرمايا: تيری توبہ قبول ھوگئي ھے اب تم اس بچہ كي طرح ھو جو شكم مادر سے ابھي پيدا ھوا ھو، اور اس كي گردن سے وہ رسّي كھول دي-
ابولبابہ نے كہا: يا رسول اللہ! كيا مجھے اس بات كي اجازت ھے كہ ميں اپنا سارا مال راہ خدا ميں خيرات كردوں؟ آنحضرت صلي اللہ عليہ و آلہ و سلم نے فرمايا: نھيں، اس كے بعد انھوں نے اپنے دو تھائي مال كے خيرات كرنے كي اجازت طلب كی، ليكن آنحضرت صلي اللہ عليہ و آلہ و سلم نے اس كي بھي اجازت نہ دی، انھوں نےآدھا مال خيرات كرنے كي اجازت طلب كي ليكن آنحضرت نے اس كي بھي اجازت نہ دی، آخر كار انھوں نے ايك تھائي مال خيرات كرنے كي اجازت مانگي تو آنحضرت صلي اللہ عليہ و آلہ و سلم نے اجازت مرحمت فرمادي- 209

ايك لوھار كي توبہ
اس عجيب و غريب واقعہ كا راوي كہتا ھے: ميں شھر بصرہ كے لوھاربازار ميں وارد ھوا، ايك لوھار كو ديكھا كہ لوھے كو سرخ كئے ھوئے ھے او راس كو اپنے ھاتھ سے پكڑے ھوئے ھے، اوراس كا شاگرد اس پر ھتوڑا ماررھا ھے-
مجھے بہت تعجب ھوا كہ سرخ لوھا اس كے ھاتھ كو نھيں جلارھا ھے؟ اس لوھار سے اس چيز كا سبب معلوم كيا، اس نے بتايا: ايك سال بصرہ ميں شديد قحط پڑا، يھاں تك كہ لوگ بھوكے مرنے لگے، ايك روز ميري پڑوسن جو جوان تھي ميرے پاس آئي او ركھا:ميرے بچے بھوك سے مرے جارھے ھيں، ميري مدد كر، جيسے ھي ميں نے اس كے جمال اور خوبصورتي كو ديكھا تو اس كا عاشق ھوگيا، ميں نے اس كے سامنے ناجائز پيشكش ركھی، وہ عورت شرماكر جلدي سے ميري گھر سے نكل گئي-
چند روز كے بعد وہ عورت دوبارہ آئي اور كہا: اے مرد! ميرے يتيم بچوں كي جان خطرے ميں ھے، خدا سے ڈر اور ميري مدد كردے، ميں نے د وبارہ پھر اپني خواہش كي تكرار كي اس مرتبہ بھي وہ عورت شرمندہ ھوكر ميرے گھر سے نكل گئي-
دو دن بعد پھر ميرے پاس آئي اور كہا: اپنے يتيم بچوں كي جان بچانے كے لئے ميں تسليم ھوں، ليكن مجھے ايسي جگہ لے چل جھاں تيرے اور ميرے علاوہ كوئي نہ ھو، چنانچہ ميں اس كو ايك مخفي جگہ لے كر گيا، جيسے ھي اس كے نزديك ھونا چاھتا تھا وہ لرز اٹھی، ميں نے كہا: تجھے كيا ھوگيا ھے؟ اس نے كہا: تو نے ايسي جگہ لانے كا وعدہ كيا تھا جھاں كوئي د يكھنے والا نہ ھو، ليكن يھاں تو اس ناجائز كام كوپانچ ديكھنے والے ديكھ رھے ھيں، ميں نے كہا: اے عورت! اس گھر ميں كوئي نھيں ھے، تو پانچ افراد كي بات كررھي ھے، اس نے كہا: دو فرشتے ميرے موكل اور دو فرشتے تيرے موكل اور ان چار فرشتوں كے علاوہ خداوندمتعال ميں ھمارے اس كام كو ديكھ رھا، ميں كس طرح ان كے سامنے اس بُرے كام كا ارتكاب كروں؟!!
اس عورت كي باتوں نے مجھ پر اتنا اثر كيا كہ ميرا بدن لرز اٹھا، اس شرمناك كام سے اپنے كو آلودہ ھونے سے بچاليا، اس كو چھوڑ ديا اور اس كي مدد كی، يھاں تك قحط كے خاتمہ تك اس كي اور اس كے يتيم بچوں كي جان بچالی، اس نے بھي ميرے حق ميں اس طرح دعا كی:
پالنے والے! جيسے اس مرد نے اپني شھوت كي آگ كو خاموش كرديا تو بھي اس پر دنيا و آخرت كي آگ كو خاموش كردے-
چنانچہ اسي عورت كي دعا ھے كہ دنيا كي آگ مجھے نھيں جلاتي - 210

قوم يونس كي توبہ
سعيد بن جبيراور ديگر مفسرين نے قوم يونس كے واقعہ كو اس طرح بيان كيا ھے:

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

قوم يونس نينوا او رموصل كے علاقہ ميں زندگي بسر كيا كرتي تهي۔اور اپنے نبي جناب يونس كي دعوت كو قبول نهيں كيا تها، چنانچہ حضرت يونس انهيں 33 سال تك خدا پرستي اور گناهوں سے دوري كا دعوت ديتے رهے ليكن دو افراد كے علاوه كوئي ايمان نہ لايا، ان ايمان لانے والوں مينايك كا نام "روبيل" اور دوسرے كا نام "تنوخا" تها۔

روبيل ايك صاحب علم و حكمت گهرانہ سے تعلق ركهتا تها اور اس كي جناب يونس سے دوستي تهی، تنوخا ايك عابد و زاہد شخص تها، جو جنگل سے لكڑياں جمع كركے ان كو فروخت كيا كرتا تها۔

بهر كيف جب جناب يونس قوم كي ہدايت سے مايوس هوگئے، تو خداوندعالم كي بارگاه ميں اس قوم كي شكايت كي اور عرض كيا: پالنے والے! 33 سال سے اس قوم كو توحيد و عبادت او رگناهوں سے دوري كي دعوت دے رها هوں اور تيرے عذاب سے ڈرا رها هوں، ليكن يہ سركشي پر تلے هوئي هے اور مجهے جهٹلارهي هے، يہ لوگ مجهے ذلت كے ساتھ ديكهتے هيناور مجهے قتل كي دهمكي ديتے هيں۔ خداوندا! ان پر عذاب نازل كردے، اب يہ لوگ ہدايت كے قابل نهيں هيں۔

آواز آئی: اے يونس! اس قوم كے درميان كچھ جاهل لوگ هيں، كچھ بچے شكم مادر ميں اور كچھ آغوش مادر ميں هيں، ان ميں بعض بهت بوڑهے اور كمزور عورتيں هيں، ميں خدائے حكيم اور عادل هوں، ميري رحمت ميرے غضب سے زياده هے، ميں نهيں چاهتا كہ گناهگاروں كے ساتھ ميں بے گناهوں پر بهي عذاب كروں، ميں ان كے ساتھ دوستي اور مهرباني كا سلوك كرنا چاهتا هوں، اور ان كي توبہ و استغفار كا منتظر هوں، ميں نے تمهيں ان كے درميان اس لئے بهيجا هے كہ تم ان كي حفاظت كرواور ان كے ساتھ رحمت و مهرباني كے ساتھ پيش آؤ، اور عظيم الشان مقام نبوت كے ذريعہ ان كے سلسلہ ميں صبر سے كام لو، اور ايك ماهر طبيب كي طرح ان كي بيماري كے علاج ميں لگ جاؤ، ان كے گناهوں كا علاج مهرباني سے كرو!

صبر و حوصلہ كي كمي سے آپ ان كے لئے عذاب كي درخواست كرتے هيں، آپ سے پهلے نوح بهي ميرے پيغمبر تهے جن كا صبر تم سے زياده تها انهوں نے اپني قوم كے ساتھ تم سے بهتر سلوك كيا، حضرت نوح نے اپني قوم كے ساتھ دوستي اور مدارا سے كام ليا، 950 سال كے بعد مجھ سے عذاب كي درخواست كی، تب ميں نے ان كي درخواست كو قبول كيا۔

جناب يونس عليہ السلام نے عرض كيا: پالنے والے! ميں تيری وجہ سے ان پر غضبناك هوں، كيونكہ ان كو جتنا تيری اطاعت كي دعوت كي اس سے زياده انهوں نے گناهوں پر اصرار كيا، تيری عزت كي قسم! ان كے ساتھ (اب) نرم رويہ اختيار نهيں كروں گا اور خير خواهي كي نگاه سے نهيں ديكهوں گا، ان كے كفر اور تكذيب كے بعد ان پر عذاب نازل فرمادے، كيونكہ يہ لوگ هرگز ايمان لانے والے نهيں هيں۔ چنانچہ جناب يونس كي دعوت بارگاه الٰهي ميں قبول هوئی، خطاب آيا: نصف شوال بروز چهار شنبہ طلوع آفتاب كے وقت ان پر عذاب نازل كروں گا، ان كو خبر كردين۔

نصف شوال كے چهار شنبہ سے پهلے هي جناب يونس شهر سے كوچ كرگئے، ليكن "روبيل" چونكہ عالم و حكيم تهے، ايك بلندي پر گئے، او ربلند آواز سے كهنے لگے: اے لوگو! ميں روبيل هوں اور تمهاري بهلائي چاهتا هوں، يہ ماه شوال هے جس ميں تمهيں عذاب كا وعده ديا گيا هے تم لوگوں نے پيغمبر خدا كو جهٹلايا هے ليكن تمهيں معلوم هونا چاهئے كہ پيغمبر خدا نے سچ كها هے، خدا كا وعده كبهي جهوٹا نهيں هوتا، اب ديكهو كيا هوتا هے۔

يہ سن كر لوگوں نے ان سے كها: همينكوئي چاره كار بتاؤ كيونكہ تم صاحب علم و حكمت هو اور هم پر مهربان اور دلسوز هو۔

انهوں نے كها:ميرے لحاظ سے عذاب الٰهي كے وقت سے پهلے تم لوگ شهر سے باهر نكل جاؤ، بچوں كو ان كي ماؤں سے الگ كردو، سب خدا كي بارگاه ميں حاضر هوجاؤ اور گريہ و زاري كرو اور اس كي بارگاه ميں تضرع و زاري كرواور خلوص كے ساتھ توبہ كرلو اور كهو:

"خداوندا! هم نے اپنے اوپر ظلم كيا هے تيرے پيغمبر كو جهٹلايا هے، ليكن (اب)هم توبہ كرتے هينلہٰذا تو همارے گناهوں كو بخش دے، اگر تو نے هميں معاف نہ كيا اور هم پر رحم نہ كيا تو هم خساره اٹهانے والوں ميں هوجائيں گے، پالنے والے ! هماري توبہ قبول فرما، هم پر رحم كر، خدايا! تيرا رحم سب سے زياده هے"۔قوم نے ان كي بات مان لی، اور اس معنوي و روحاني منصوبہ كے لئے تيار هوگئے، بدھ كا روز آگيا، روبيل ان سے دور هوگئے اور ايك گوشہ ميں چلے گئے تاكہ ان كي گريہ و زاري اور ان كي توبہ كو ديكهيں۔

چهار شنبہ كا سورج نكلا، شهر ميں خطرناك اور هولناك زرد هوائےنچلنے لگيىجس سے خوف و وحشت پهيل گئی، بيابان ميں زن و مرد، پير و جوان غني اور ضعيف غرض سب لوگوں كي آوازيں بلند هونے لگيں، اور سب دل كي گهرائي سے توبہ كرنے لگے اور خداوندعالم سے طلب مغفرت ميں مشغول هوگئے، بچے ماؤں كي فلك شگاف گريہ كي صدائيں سن كر رونے لگے، مائيں بچوں كے رونے كي وجہ سے فريادين كرنے لگيں۔ اس وقت ان كي توبہ بارگاه الٰهي ميں قبول هوئی، ان

سے عذاب ٹل گيا اور قوم ہنسي خوشي اپنے گھروں ميں واپس آگئي۔ 211

ايك جوان اسير كي توبہ

شيخ صدوق عليہ الرحمہ حضرت امام صادق عليہ السلام سے روايت كرتے ھيں: ايك مرتبہ اسيروں كي ايك تعداد كو پيغمبر اكرم صلي اللہ عليہ و آلہ و سلم كي خدمت ميں لايا گيا، آنحضرت صلي اللہ عليہ و آلہ و سلم نے ان ميں سے ايك شخص كے علاوہ تمام لوگوں كے قتل كا حكم صادر فرماديا۔اس اسير نے كہا: ان تمام اسيروں كے درميان صرف مجھے كيوں چھوڑ ركھا ھے؟ حضرت نے فرمايا:

خداوندعالم كي طرف سے مجھے جبرئيل نے بتايا ھے كہ تو پانچ خصلتوں كا مالك ھے، جن كو خدا و رسول دوست ركھتے ھيں: تو اھل خانہ كا بہت زيادہ خيال ركھتا ھے، سخاوت اور حسن خلق سے كام ليتا ھے، سچ بولتا ھے اور تيرے اندر شجاعت او ردليري پائي جاتي ھے۔ جيسے ھي اس جوان نے ان باتوں كو سنا تو فوراً مسلمان ھوگيا، اس كے بعد رسول اكرم صلي اللہ عليہ و آلہ و سلم كے ساتھ جنگ ميں شريك ھوا، اور بھترين جنگ كے كرنے كے بعد شھيد ھوگيا۔ 212

ستمكار حكومت ميں ايك ملازم شخص كي توبہ

عبد اللہ بن حمّاد، علي بن ابي حمزہ سے نقل كرتے ھيں: ميرا ايك دوست بني اميہ كي حكومت ميں نوكري كرتا تھا، اس نے مجھ سے كہا: حضرت امام صادق عليہ السلام سے ميرے لئے اجازت لے لو تاكہ ميں حضرت كي خدمت ميں حاضر ھوسكوں، ميں نے امام عليہ السلام سے اجازت لى، امام نے اجازت دى، چنانچہ وہ امام عليہ السلام كي خدمت ميں حاضر ھوا، سلام كيا اور بيٹھتے ھوئے كہا: ميں آپ پر قربان، ميں بني اميہ كي حكومت ميں ملازم ھوں، ميں نے بہت زيادہ مال و ثروت جمع كيا ھے، اور مال جمع كرنے ميں شرعي قوانين كي مطلقاً رعايت نھيں كي ھے۔

امام صادق عليہ السلام نے فرمايا: اگر بني اميہ كو كوئي كاتب نہ ملتا اور مال غنيمت حاصل نہ ھوتا، اور ايك گروہ ان كي حمايت ميں جنگ نہ كرتا تويہ ميرے حق كو نھيں لے سكتے تھے، اگر لوگ ان كو چھوڑ ديتے اور ان كي تقويت نہ كرتے تو كيا وہ كچھ كرسكتے تھے؟

يہ سن كر اس جوان نے امام عليہ السلام كي خدمت ميں عرض كيا: آيا ميں اس عظيم بلاء سے نجات حاصل كرسكتا ھوں؟ اس وقت امام عليہ السلام نے فرمايا: كيا ميرے كہنے پر عمل كروگے؟ اس نے كہا: جي ھاں! امام عليہ السلام نے فرمايا: بني اميہ كي اس ملازمت سے جتنا مال حاصل كيا ھے اگر ان كے مالكوں كو جانتے ھو؟ تو انھيں ديدو او راگر نھيں جانتے تو ان كي طرف سے صدقہ ديدو، ميں خدا كي طرف سے جنت كي ضمانت ديتا ھوں، وہ جوان كافى دير تك خاموش رھا او رپھر عرض كى: ميں آپ پر قربان جاؤں، آپ كے حكم كے مطابق عمل كرتا ھوں۔

علي بن ابي حمزہ كھتے ھيں: وہ جوان ھمارے ساتھ كوفہ واپس آيا، اور حضرت كے حكم كے مطابق عمل كيا، اور اس كے پاس كچھ باقي نہ بچا۔

اس نے اپنا پيراہن بھي راہ خدا ميں ديديا، ميں نے اس كے لئے پيسے جمع كئے اس كے لئے لباس خريدا اور اس كے اخراجات كے لئے مناسب خرچ بھيج ديا، چند ماہ كے بعد وہ مريض ھوگيا تو ميں اس كي عيادت كے لئے گيا، اسي طرح چند روز اس كي عيادت كے لئے جاتا رھا، ليكن جب آخري روز اس كي عيادت كے لئے گيا، تو اس نے اپني آنكھيں كھوليں اور مجھ سے كہا: خدا كي قسم! امام صادق عليہ السلام نے اپنے وعدہ وفا كرديا ھے، اور يہ كھتے ھي وہ اس دنيا سے چل بسا، ھم نے اس كے كفن و دفن كا انتظام كيا، ايك مدت كے بعد حضرت امام صادق عليہ السلام كي خدمت ميں حاضر ھواتو امام عليہ السلام نے فرمايا: خدا كي قسم ھم نے تمھارے دوست كي نسبت اپنا وعدہ وفا كرديا ھے، ميں نے عرض كيا: ميں آپ پر قربان ھوجاؤں، آپ صحيح فرمارھے ھيں اس نے مرتے وقت مجھے اس بات كي خبر دي تھي۔ 213

حيرت انگيز توبہ

حقير بمناسب ولادت باسعادت حضرت امام عصر (عج) تبليغ كے لئے بندر عباس گيا ھوا تھا، آخري شب جمعہ كو دعائے كميل كا پروگرام تھا۔

چنانچہ دعائے كميل شروع ھونے سے پہلے ايك 20 سالہ جوان نے مجھے ايك خط ديا اس جوان كو اس سے پہلے نھيں ديكھا تھا۔

دعائے كميل كے بعد گھر واپس آگيا، اس خط كو پڑھا، مجھے وہ خط پڑھ كر بہت تعجب ھوا، اس ميں لكھا ھواتھا: ميں پہلے ميں اس طرح كے پروگرام ميں شريك نھيں ھوتا تھا، گزشتہ سال دوپھر ميں ميرے ايك دوست نے فون كيا كہ چار

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

بچے عصر تمهارے پاس آتا هوں كيونكه ايك جگه جانا هے، چار بج گئے، وه آگيا اور ميں اس كي گاڑي ميں بيٹھ گيا اور اس سے كها: كهاں كا اراده هے؟ اس نے كها: ميرے ماں باپ چند روز كے لئے كهيں گئے هيں همارا گهر خالي هے كوئي نهيں هے، چليں وهاں چلتے هيں تاكه دونوں مزے اڑائيں، جيسے هي اس كے گهر پهنچے تو اس نے كها: دو لڑكيوں كو بلايا هے، اور وه يهيں موجود هيں، وه همارے لئے آماده هيں، چنانچه اس نے مجهے ايك كمره ميں بهيجا او رخود دوسرے كمرے ميں چلا گيا، جيسے هي كچھ كرنا چاها، آپ سے متعلق تبليغي بينر پر لكها هوا ميرے ذهن ميںآيا"شب جمعه دعائے كميل" ميں جانتا تها كه يه دعا حضرت علي عليه السلام كي دعا هے، ليكن آج تك دعائے كميل پڑهتے هوئے نهيں ديكها تها، ميں اس شيطاني حالت ميں حضرت علي عليه السلام سے بهت شرمنده هوا، شرم و حيا نے ميرے بدن كو لرزا ديا، اپنے وجود سے نفرت كرنے لگا، (اس لڑكي كو چهوڑ كر واپس آگيا) سڑكوں پر حيران و پريشان گهومتا رها، يهاں تك رات هوگئي مسجد ميں آيا رات كے اندهيرے ميں آپ كے ساتھ دعائے كميل پڑهنے لگا، شرم و حيا سے سر جهكائے آنسو بهاتا رها، اور خدا كي بارگاه ميں توبه و استغفار كرتا رها نيز خدا سے دعا كي كه ميري شادي كے لئے راسته هموار كردے، اور مجهے گناهوں كي لغزشوں سے محفوظ فرما۔ دو تين ماه كے بعد هي والدين كے پيش كش پر ايك شريف خاندان كي بهت خوبصورت لڑكي سے شادي هوگئي ايسي خوبصورت لڑكي جس كو كبهي خواب ميں بهي نهيں ديكها تها صورت و سيرت ميں بے نظير تهی، ميں اس نعمت كو گناه كو ترك كرنے اور دعائے كميل ميں شركت كرنے كي بركت سمجهتا هوں، ميں نے اس سال تمام جلسوں ميں شركت كي هے اور يه خط اس لئے لكها هے تاكه آپ كو معلوم هوجائے كه يه جلسے بالخصوص جوانوں كے لئےكس قدر مفيد هيں !

گناهگار نے پُر معني جمله سے توبه كرلی

علامه محمد باقر مجلسي عليه الرحمه كے مريدوں ميں سے ايك صاحب نے موصوف سے عرض كيا:ميرا پڑوسي بهت گناهگار هے چند ساتهيوں كے ساتھ مل كر لهو لعب اور گناهوں كي محفل سجاتا هے، جس سے هميں اور دوسرے پڑوسيوں كو اذيت هوتي هے، بهت هي بدمعاش آدمي هے، ميں اس كو امر بالمعروف اور نهي عن المنكر كرنے سے ڈرتا هوں، اپنے مكان كو بهي نهيں بدل سكتا كه اس كو فروخت كركهيں دوسري جگه خريدلوں۔

علامه محمد تقي مجلسي عليه الرحمه نے اس سے فرمايا: اگر كسي روز اس كي دعوت كرو اور اس كو اپنے يهاں مهمان بلاؤ تو ميں اس سے گفتگو كرنے كے لئے شركت كرسكتا هوں، شايد خدا كا لطف اس كے شامل حال هوجائے اور اپنے گناهوں سے پشيمان هوكر توبه كرلے۔

چنانچه يه بد معاش شخص ايك مومن شخص كے يهاں دعوت كے لئے مدعو كيا گيا اس نے بهي دعوت قبول كرلی، علامه مجلسي اس دعوت ميں شريك هوئے، چند منٹ تك اس مجلس پر سكوت طاري رها، ليكن وه گناهگار شخص جو علامه مجلسي عليه الرحمه كے آنے سے سخت تعجب ميں تها ؛علامه مجلسي عليه الرحمه كي طرف رخ كركے كهتے هيں: اس دنيا ميں تم روحاني (مولوي) لوگوں كا كيا كهنا هے؟

علامه مجلسي عليه الرحمه نے كها: برائے مهرباني آپ هي فرمائيے كه آپ كيا كهتے هيں؟ چنانچه اس شخص نے كها: هم جيسے لوگ بهت كچھ كهتے هيں ان ميں سے ايك يه هے كه جس كا نمك كهاليا هواس كے نمك كي رعايت كي جائے، اور اس كے ساتھ خلوص كے ساتھ پيش آئيں، يه سن كر علامه مجلسي عليه الرحمه نے اس سے كها: تمهاري كتني عمر هے؟ جواب ديا: ساٹھ سال، علامه مجلسي عليه الرحمه نے فرمايا: اس ساٹھ سال ميں كتني بار خدا كا نمك كهايا هے، كيا اس كے نمك كي رعايت كي هے، اور اس كے ساتھ خلوص و صفا كا لحاظ ركها ؟ اس گناهگار شخص كو جيسے ايك جهٹكا سا لگا، اس نے سر جهكاليا، اس كي آنكهوں سے آنسو جاري هوئے، اس محفل كو ترك كيا، اس كو رات بهر نيند نهيں آئی، صبح سويرے اپنے پڑوسي كے پاس آيا اور اس سے سوال كيا: رات تمهارے گهر آنے والے مولانا كون تهے؟ اس نے كها: وه علامه محمد تقي مجلسي تهے، اس سے ان كا ايڈرس معلوم كيا اور ان كي خدمت ميں پهنچا اور ان كے سامنے توبه كي اور نيك و صالح لوگوں ميں هوگيا!

گر نمي پسندي تغير ده قضا را

علامه محمد تقي مجلسي عليه الرحمه امر بالمعروف، نهي عن المنكر اور گناهوں سے روكنے كے لئے بهت زياه دلسوزتهے جس محله ميں رهتے تهے چند اوباش اور بدمعاش لوگ بهي رهتے تهے، جو جوا، شراب خوري اور رقص و سرور كي محفل سجايا كرتے تهے۔

اكثر اوقات جب ان سے ملاقات هوتي تهي تو امر بالمعروف او رنهي عن المنكر فرماتے تهے اور انهيں گناهوں كے ترك

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

كرنے اور خدا كي عبادت كي دعوت ديا كرتے تھے۔
وہ تمام غنڈے او ران كا سردار؛ علامہ مجلسي عليہ الرحمہ سے پريشان اور ايك ايسے موقع كي تلاش ميں تھے جس سے مجلسي عليہ الرحمہ سے نجات پاجائيں۔
ايك روز علامہ مجلسي عليہ الرحمہ كے مريدوں ميں سے ايك نيك و صالح اور سادہ انسان كو ديكھاتو اس سے كہا: شب جمعہ اپنا مكان ہمارے لئے خالي كردے اور دعوت كا انتظام كر جس ميں علامہ مجلسي عليہ الرحمہ كو بھي دعوت دينا اور اس منصوبہ سے كوئي مطلع نہ ہونے پائے، ورنہ تيرے لئے آفت ہوجائے گي۔
چنانچہ پروگرام معمول كے مطابق برقرار ہوا، علامہ مجلسي عليہ الرحمہ نے اس خيال سے كہ ايك نمازي كے يہاں دعوت ہے، دعوت كو قبول كرليا۔
تمام غنڈوں نے طے كيا كہ پہلے ہم سب لوگ وہاں جمع ہوجائيں گے اور ايك ناچنے والي عورت كو بلايا جائے گا، علامہ مجلسي كے آنے كے بعد جب محفل اچھي طرح سج جائے تو وہ رقّاصہ ننگے سر محفل ميں وارد ہو اور طبل وغيرہ كے ساتھ ناچنے گانے ميں مشغول ہوجائے!
اور اس وقت ايك شخص محلے كے مومنين كو جمع كرلے كہ يہ ديكھو كيا ہورہا ہے!!

واعظان كين جلوہ در محراب و منبر مي كنند
چون بہ خلوت مي روند آن كار ديگر مي كنند

(واعظين مسجد و منبر پر تو وعظ و نصيحت كرتے ہيں ليكن جب خلوت ميں جاتے ہيں تو دوسرے كام كرتے ہيں)
شايد اس پروگرام كو ديكھ مجلسي عليہ الرحمہ ذليل ہوجائيں اور اور اس كے بعد ہميں ان سے نجات مل جائے۔
علامہ مجلسي عليہ الرحمہجس وقت محفل ميں وارد ہوئے تو صاحب خانہ دكھائي نہ ديا بلكہ اس كے بدلے وہاں پر بد معاش او رگناہگار لوگ جمع ہيں، سب منھ بنائے ہوئے چاروں طرف بيٹھے ہوئے ہيں، علامہ موصوف نے اپني ايماني ذكاوت سے اندازہ لگاليا كہ كوئي نہ كوئي چال ضرور ہے! كچھ ہي دير گزري تھي كہ پردہ اٹھا اور بناؤ سنگھار كئے ايك رقاصہ نكلي اور طبل و طنبور كے ساتھ ناچنا گانا شروع كرديا، اور مطرب انداز ميں يہ شعر پڑھتے ہوئے مخصوص انداز ميں ناچنا شروع كرديا:

در كوي نيكنامان ما را گزر نباشد
گر تو نمي پسندي تغير دہ قضا را

نيك اور صالح لوگوں كي گلي سے ہمارا گزر نہيں ہوسكتا، اگرتمھيں پسند نہينھے توقضاكوبدل دو
علامہ مجلسي عليہ الرحمہ، عظيم الشان عارف و عابد كي آنكھيں ميں آنسو بھر آئے اور خداوندعالم كي طرف خلوص كے ساتھ توجہ كي اور بارگاہ الٰھي ميں عرض كيا:

”گر تو نمي پسندي تغير دہ قضا را“
(اگر تجھے پسند نہيں ہے تو قضا كو بدل دے)

اچانك كيا ديكھا كہ اس رقاصہ نے اپنا سرو صورت چھپانا شروع كرديا، ساز و طبل كو زمين پر دے مارا اور سجدہ ميں گرپڑي، اور دلسوز آواز ميں ذكر ربّ كرنے لگي: يا ربّ، يا ربّ، يا ربّ، اس نے توبہ او راستغفار كيا، دوسرے لوگ بھي خواب غفلت سے بيدار ہوئے اور اس ماجرے كو ديكھ رونے لگے، ان تمام لوگوں نے اس عظيم الشان عالم دين كے سامنے توبہ كي اور اپنے تمام گناہوں سے دوري اختيار كرلي۔ 214

ہارون الرشيد كے بيٹے كي توبہ
صاحب كتاب ”ابواب الجنان“، واعظ سبزواري اپني كتاب ”جامع النورين“ (ص317) اور آيت اللہ نہاوندي نے اپني كتاب ”خزينة الجواہر“ (ص291) ميں تحرير كيا ہے : ہارون كا ايك بيٹا نيك و صالح تھا ايك پاكيزہ گوہر، ناپاك صلب سے جيسے كوئي مرواريد ہو، جو اپنے زمانہ كے عابد و زاہد لوگوں كي بزم سے فيضياب ہوتا تھا جن كي صحبت كے اثر سے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

دنياوي زرق و برق سے كنارہ كشي كئے ہوئے تھا، باپ كے طور طريقہ اور مقام و رياست كے خواب كو ترك كئے ہوئے تھا، اس نے اپنے دل كو پاك و صاف كرركھا تھاحقيقت كي بلند شاخوں پر اپنا گھر بنائے ہوئے تھا اور دنياوي چيزوں سے آنكھيں بند كئے تھا۔
ہميشہ قبرستان ميں جاتا اور ان كو عبرت كي نگاھوں سے ديكھتا اور قبروں كو ديكھ ديكھ كر زار و قطار آنسو بھاتا تھا!
ايك روز ھارون كا وزير محفل ميں تھا اثناء محفل اس كا لڑكا وھاں سے گزرا جس كا نام قاسم اور لقب مؤتمن تھا، جعفر برمكي ہنسنے لگے، ھارون نے ہنسنے كي وجہ معلوم كي تو جواب ديا: اس لڑكے كي حالت پر ہنستا ہوں جس نے تجھے ذليل كرديا ھے، كاش يہ تمھارا بيٹا نہ ہوتا! يہ ديكھئے اس كے كپڑے، چال چلن عجيب ھے اور يہ غريب اور فقيروں كے ساتھ اٹھتا بيٹھتا ھے، يہ سن كر ھارون بول اٹھا: اس كو حق ھے كيونكہ ھم نے ابھي تك اسے كوئي مقام و منصب ديا ھي نہيں، كيا اچھا ہو كہ ايك شہر كي حكومت اس كو ديدي جائے، فرمان صادر كرديا اور اس كو اپنے پاس بلايا، اس كو نصيحت كرتے ہوئے اس طرح كھا: ميں چاھتا ہوں تجھے كسي شہر كي حكومت پر منصوب كروں، كس علاقہ كي حكومت چاھتے ہو؟
اس نے كھا: اے پدر! مجھے اپنے حال پر چھوڑديجئے، مجھے خدا كي عبادت كا شوق حكومت كے شوق سے كھيں زيادہ ہے، يہ سوچ لو كہ ميں تمھارا بيٹا نہيں ہوں۔
ھارون نے كھا: كيا حكومتي لباس ميں خدا كي عبادت نہيں كي جاسكتي؟ كسي علاقہ كي حكومت قبول كرلو، تمھارا وزير بھي كسي شائستہ شخص كو قرار دے دوں گا تاكہ اكثر كاموں كو ديكھتا رھے اور تو عبادت خدا ميں مشغول رہنا۔
ھارون اس چيز سے بے خبر تھا يا اپنے كو غافل بنائے ہوئے تھا كہ حكومت ائمہ معصومين اور اولياء الٰھي كا حق ھے۔ ظالموں، ستمگروں، غاصبوں اور طاغوتوں كي حكومت ميں كسي شہر كي امارت قبول كرنا جھاں پر حكم الٰھي كو نافذ نہ كيا جاسكے، اور اس كي درآمد سے كوئي بھي عبادت صحيح نہيں ھوگي كيونكہ يہ بالكل حرام مال ھے، اور اس عبادت سے خدا بھي راضي نہيں ہوگا، نيز ظالم حكومت كي طرف سے كسي علاقہ كي امارت لينا بغير شرعي دليل كے ايك گناہ عظيم ھے۔
قاسم نے كھا: ميں كسي بھي طرح كا كوئي منصوبہ قبول كرنے كے لئے تيار نہيں ہوں اور نہ ھي حكومت و امارت قبول كروں گا۔
ھارون نے كھا: تو خليفہ، حاكم اور ايك وسيع و عريض زمين كے بادشاہ كا بيٹا ھے كيا وجہ ھے كہ تو نے غريب و فقير لوگوں كے ساتھ بيٹھ كر مجھے ذليل و رسوا كرديا ھے؟ اس نے جواب ديا: تو نے بھي مجھے نيك و صالح لوگوں كے درميان ذليل و رسوا كرركھا ھے كہ تو ايك ايسے باپ كا بيٹا ھے!
ھارون اور حاضرين مجلس كي نصيحت اس پر كارگر نہ ہوسكي، تھوڑي دير كے لئے خاموش كھڑا رھا۔
مصر كي حكومت اس كے نام لكھ دي گئي حاضرين اس كو مباركباد اور تہنيت پيش كرنے لگے۔
جيسے ھي رات كا وقت آيا بغداد سے بصرہ كي طرف بھاگ كھڑا ہوا، صبح جب ڈھونڈا گيا تو اس كو نہ پايا۔
بصرہ كے اطراف ميں رہنے والے عبد اللہ ابصري كھتا ھے: بصرہ ميں ميرا ايك مكان تھا جس كي ديواريں خراب ہوچكي تھيں، ايك روز سوچا مكان كي گري ہوئي ديوار كو بنواديا جائے مزدور كي تلاش ميں نكلا، مسجد كے پاس ايك جوان كو ديكھا جو قرآن پڑھنے ميں مشغول ھے اور بيلچہ اور ٹوكري لئے ہوئے ھے، ميں نے اس سے سوال كيا: كيا كام كرنے كے لئے تيار ہو؟ اس نے كھا: ھاں، خداوندعالم نے ھميں حلال رزق حاصل كرنے كے لئے كام او رزحمت كے لئے پيدا كيا ھے۔
ميں نے كھا: آؤ اور ھمارے مكان ميں كام كرو، اس نے كھا: پھلے ميري اجرت طے كرو، بعد ميں تمھارے كام كے لئے جاؤں گا، اس نے كھا: ايك درھم ملے گا، اس نے قبول كرليا، شام تك اس نے كام كيا، ميں نے اندازہ لگايا كہ اس نے دو آدميوں كے برابر كام كيا ھے ميں نے اس كو دو درھم دينا چاھے ليكن اس نے انكار كرديا، او ركھا: مجھے زيادہ نہيں چاہئے، دوسرے روز اس كي تلاش ميں گيا ليكن وہ نہ ملا، اس كے بارے ميں لوگوں سے سوال كيا تو كچھ لوگوں نے مجھے بتايا كہ وہ صرف سنيچر كے روز كام كرتا ھے۔
سنيچر كے روز صبح صبح اس كي پھلي جگہ تلاش كے لئے گيا وہ مل گيا، اس كو لے گيا وہ ديوار بنانے ميں مشغول ہوگيا، گويا غيب سے اس كي مدد ہوتي تھي، جيسے ھي نماز كا وقت ہوا، اس نے كام روك ديا، اپنے ھاتھ پيردھوئے اور نماز واجب ميں مشغول ہوگيا، نماز پڑھنے كے بعد پھر كام ميں مشغول ہوگيا، يھاں تك كہ سورج ڈوبنے لگا، اس كي مزدوري اس كو دي اور وہ چلا گيا، چونكہ ميري ديوار مكمل نہيں ہوئي تھي دوسرے سنيچر تك صبر كيا تاكہ پھر اسي كو لے كر آؤں، سنيچر كے روز مسجد كے پاس اس كو تلاش كيا ليكن وہ نہيں ملا، اس كے بارے ميں لوگوں سے سوال كيا تو

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

كہا: دو تين دن سے بيمار ھے، اس كے گھر كا پتہ معلوم كيا ايك پرانے اور قديم محلہ ميں اس كا ايڈرس بتايا گيا، ميں وھاں گياديكھا تو بستر علالت پر پڑا ھوا ھے اس كے سرھانے بيٹھ گيااور اس كے سر كو اپني آغوش ميں ليا، اس نے آنكھيں كھولي تو سوال كيا: تم كون ھو؟ ميں نے كہا: ميں وھي ھوں جس كے لئے تم نے دو دن كام كيا ھے، ميرا نام عبد اللہ بصري ھے، اس نے كہا: ميں نے تمھيں پہچان ليا، كيا تم بھي مجھے پہچاننا چاھتے ھو؟ ميں نے كہا: ھاں بتاؤ تم كون ھو؟

اس نے كہا: ميرا نام قاسم ھے اور ميں ھارون الرشيد كا بيٹا ھوں!

جيسے اس نے اپنا تعارف كراياMجھے فوراً ايك جھٹكا لگا اور لرزنے لگا، ميرے چھرے كا رنگ بدل گيا او ركھا: اگر ھارون كو معلوم ھوگيا كہ ميں نے اس كے بيٹے سے مزدوري كرائي ھے تو مجھے سخت سزا دے گا، ميرے گھر كو ويران كرنے كا حكم دےدے گا. قاسم سمجھ گياكہ وہ بري طرح ڈرگيا ھے، اس نے كہا: خوف نہ كھاؤ اور ڈرو نھيں، ميں نے ابھي تك كسي سے اپنا تعارف نھيں كرايا ھے، اب بھي اگر مرنے كے قريب نہ ھوتا تو تمھيں بھي نھيں بتاتا، ميں تم سے ايك خواہش ركھتا ھوں اور وہ يہ كہ جب ميں دنيا سے چل بسوں تو جو شخص ميري قبر تيار كرے يہ بيلچہ اور ٹوكري اس كوديدينا اور يہ قرآن جوميرا مونس و ھمدم تھا كسي قرآن پڑھنے والے كو ديدينا، اس نے اپني انگوٹھي مجھے دي او ركھا: ميرے مرنے كے بعد اگر تيرا گزر بغداد سے ھو تو ميرا باپ سنيچر كے روز عام لوگوں سے ملاقات كرتا ھے، اس كے پاس جانا اور اس كو يہ انگوٹھي دينا او ركہنا: تيرے بيٹا اس دنيا سے گزر گيا ھے، اور اس نے كہا ھے: تجھے مال دنيا جمع كرنے كا لالچ بہت زيادہ ھے، اس انگوٹھي كو بھي لے كر اپنے مال ميں اضافہ كرلے، ليكن روز قيامت اس كا حساب بھي خود ھي دينا، كيونكہ مجھ ميں حساب كي طاقت نھيں ھے، يہ كہتے كہتے اٹھنا چاھا ليكن اس كي طاقت جواب دي گئی، دوبارہ پھر اٹھنا چاھا ليكن نہ اٹھ سكا، اس نے كہا: اے عبد اللہ ! مجھے ذرا اٹھادو كيونكہ ميرے مولا و آقا امير المومنين عليہ السلام تشريف لائے ھيں، ميں نے اس كو اٹھايا اور اچانك اس كي روح پرواز كر گئی، گويا ايك چراغ تھا جس ميں ايك چنگاري اٹھي اور خاموش ھوگيا!

ايك آتش پرست كي توبہ

مشھور و معروف فقيہ عارف نامدار فيلسوف بزرگوار جناب ملا احمد نراقي اپني عظيم الشان كتاب "طاقديس" ميں تحرير فرماتے ھيں:

جناب موسيٰ عليہ السلام كوہ طور كي طرف چلے جارھے تھے، راستہ ميں ايك بوڑھا آتش پرست ملا جو گمراھي اور گناھوں سے آلودہ تھا، اس نے جناب موسيٰ عليہ السلام نے كہا: كھاں جارھے ھيں، كس سے باتيں كرنے جارھے ھو؟

چنانچہ جناب موسيٰ عليہ السلام نے جواب ديا: كوہ طور پر جارھا ھوں، جس جگہ وہ بے انتھا نور كا مركز ھے، وھاں جاتا ھوں تاكہ حضرت حق سے راز و نياز اور مناجات كروں، اور تمھارے گناھوں اور خطاؤں كي معذرت كروں.

اس آتش پرست نے كہا: كيا ميرا پيغام بھي خدا كے پاس پہنچا سكتے ھو؟ جناب موسيٰ عليہ السلام نے كہا: تيرا پيغام كيا ھے؟ اس نے كہا: ميري طرف سے اپنے پروردگار سے كہنا كہ اس خلقت كے جھرمٹ اور آفرينش كے بھيڑ ميں ميں تجھ كو خدا مانوں يہ ميرے لئے ننگ و عار ھے، مجھے ھر گز اپنے پاس نہ بلانا اور مجھے تيری روزي كي منت او رتيرے احسان كي بھي ضرورت نھيں ھے، نہ تو ميرا خدا ھے او رنہ ميں تيرا بندہ! جناب موسيٰ عليہ السلام نے اس بے معرفت آتش پرست كي گفتگو كو سنا اور اس گستاخ كي گفتگو پر بہت جوش آيا، اپنے دل ميں كہا: ميں اپنے محبوب سے مناجات كرنے كے لئے جارھا ھوں، مناسب نھيں ھے كہ اس كے سامنے يہ سب نازيبا گفتگو بيان كروں، اگر خدا كا احترام كرتا ھوں تو ان باتوں كو بيان نہ كروں تو اچھا ھے.

جناب موسيٰ عليہ السلام طور كي طرف روانہ ھوگئے، اس نوراني وادي ميں خداوندعالم سے راز و نياز كرنے لگے، گرياں كناں آنكھوں سے مناجات شروع كردی، اس خلوت ميں ايسا كيف تھا كہ دوسرے اس سے بے بھرہ ھيں، خداوندعالم سے عاشقانہ گفتگو ھوئی، جب آپ راز و نياز سے فارغ ھوئے اور وھاں سے واپس چلنے كا ارادہ كيا، خطاب ھوا: اے موسيٰ ميرے بندے كا پيغام كيا تھا؟

عرض كيا: ميں اس پيغام كو سناتے ھوئے شرم محسوس كرتا ھوں، تو خود عليم و بصير ھے اور جانتا ھے كہ اس بوڑھے آتش پرست كافر نے تيرے شان ميں كيا گستاخي كي ھے!

خطاب ھوا: اس زبان دراز كے پاس جانا اور ميري طرف سے اس كو سلام كہنا اوراس كے بعد پيار و محبت سے اس كا يہ پيغام سنانا:

اگر تجھے مجھ سے عار ھے، تو مجھے تجھ سے كوئي عار نھيں ھے ھرگز تجھ سے جنگ نھيں كروں گا، اگر تو مجھے نھيں چاھتاتو ميں تو تجھے بہت چاھتا ھوں، تو اگر ميري روزي اور رزق نھيں چاھتا ميں اپنے فضل وكرم سے تجھے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

روزي عنايت كروں گا، اگر ميري روزي كا احسان نهيں چاهتا تو ميں بغير احسان كے روزي عنايت كروں گا، ميرا فيض سب كے لئے اور عام هے، ميرا لطف و كرم بے نهايت، هميشگي اور قديم هے۔ تمام لوگ ميرے نزديك بچوں كي طرح هيں اور ميرا فيض دودھ پلانے والي ايك خوش اخلاق ماں كي طرح هے۔ هاں بچے كبهي غصه ميں اور كبهي پيار ميں پستان مادر كو اپنے منھ سے نكال ديتے هيں ليكن ان كي ماں ان سے ناراض نهيں هوتی، بلكه پهر اپني پستان ان كے منھ ركھ ديتي هے۔

بچه منھ پهير ليتا هے اور اپنے منھ كو بند كرليتا هے، ماں اس كے بند منھ كے بوسه لينا شروع كرديتي هے، اور پيار بهرے انداز ميں كهتي هے: ارے ميرے بچے! منھ نه موڑ، دودھ بهري چهاتي كو منھ ميں ركھ لے، اے ميرے لاڈلے ! ديكھ تو سهي ميرے پستان سے بهار ميں ابلنے والے چشمه كي طرح دودھ جوش مارھا هے۔

جس وقت جناب موسيٰ عليه السلام كوه طور سے واپس آئے، اس بوڑھے آتش پرست نے كها: اگر ميرے پيغام كا جواب لائے هو تو بيان كرو۔

جناب موسيٰ عليه السلام نے خدا كا پيغام اس كافر اور آتش پرست كو سنايا، كلام الٰهي نے اس كافر اور ملحد كے دل سے كفر كے زنگ كو دور كرديا، وه ايك گمراه انسان تها جو راه حق سے دور هوچكا تها، خدا كا پيغام اس كے لئے ايك گهنٹي كي طرح تها، وه شب تاريك كي طرح اندهيرے ميں ڈوبا هوا تها، وه جواب اس كے لئے نور خورشيد كي طرح بن گيا۔

شرم و حيا كي وجه سے سر جهك گيا، اپني آنكهوں پر هاتھ ركهے اور زمين كي طرف ديكهنے لگا، تهوڑي دير بعد اس نے سر اٹهايا اور اشك بهري آنكهوں اور سوز جگر كے ساتھ كها: اے موسيٰ! تم نے ميرے جسم ميں آگ لگادي هے، جس سے ميرا جسم و روح دهواں هوگيا هے، يه كيا پيغام تها جو ميں نے خدا كي بارگاه ميں پيش كيا، ميں بدبخت هوں، افسوس مجھ پر، اے موسيٰ! مجهے ايمان كي تعليم ديں، اے موسيٰ! مجهے حقيقت كا راسته بتاؤ، خدايا كيا عجيب واقعه پيش آيا، ميري روح قبض كرلے تاكه ميں اس پريشاني سے نجات پاجاؤں!

جناب موسيٰ عليه السلام نے ايمان، عشق، رابطه كي گفتگو اور خدا سے راز و نياز كا سليقه سكهايا، اور اس نے توحيد كا اقراركيا اوراپنے گزشته سے توبه كي اور اس دنيا سے محبوب كي طرف كوچ كرگيا!

توبه اور خدا سے صلح و صفا

1951 ء ميں جب شيعه مرجعيت كي ذمه داری، حضرت آيت الله العظميٰ آقاي بروجردي رحمة الله عليه كے شانوں پر تهی، جو علم و عمل كے مجاهد اور باكمال نوراني چهره كے مالك تهے، اس وقت حقير كي عمر نو سال تهی، توبه كے سلسله ميں ايك عجيب و غريب واقعه پيش آيا جس كا ذكر كرنا مناسب هے۔

شهر تهران كے ايك محله ميں ايك بهت قدرت مند آدمي تها، جو واقعاً ايك اوباش اور غنڈا تها اكثر غنڈے اس سے خوف زده رهتے تهے اور چاقو چهري مارنے والے بد معاش بهي اس سے ڈرتے تهے۔

وه كبهي شراب خوری، جوا، ڈكيتي اور جهگڑا فساد كرنے سے گريز نهيں كرتا تها۔

چنانچه جب اس غنڈا گردي پر عروج تها اس وقت لطف خدوندي اور اس كي رحمت نے اس كے دل پر اثر كيا اور جو كچھ بهي اس كے پاس تها ان سب كو بيچ كر نقد پيسه بنايا اور ايك سوٹ كيس ميں بهر كر توبه كرنے كے لئے شهر مقدس قم ميں آيا اور حضرت آيت الله العظميٰ آقاي بروجردي عليه الرحمه كي خدمت ميں پهنچا، اپني مخصوص زبان ميں اس عالم باعمل اور صاحب بصيرت سے گويا هوا: جو كچھ بهي اس سوٹ كيس ميں هے سب مال حرام هے، ميں اكثر مال كے مالكوں كو نهيں جانتا، يه ميرے اوپر ايك بار هے، آپ كي خدمت ميں حاضر هوا هوں تاكه ميں آپ كے سامنے توبه كروں اور اپني اصلاح كروں۔

آيت الله بروجردي عليه الرحمه ايسے افراد سے ملاقات كركے بهت خوش هوتے تهے، چنانچه اس سے فرمايا: نه صرف پيسوں سے بهرا سوٹ كيس بلكه اپني قميص شلوار كے علاوه بدن كے سارے كپڑے بهي يهاں ركھ دو اور چلے جاؤ۔

چنانچه اس نے يه سن كر اپنے اوپر كے كپڑے اتاردئے اور ايك شلوار قميص ميں هي موصوف سے خدا حافظي كركے روانه هوگيا۔

اس شخص كي توبه كي وجه سے حضرت آيت الله العظميٰ آقاي بروجردي عليه الرحمهكي آنكهوں ميں آنسو بهر آئے، اس كو آواز دی، اور اس كو اپنے ذاتي پيسوں ميں سے پانچ هزار تومان دئے اور اس كے لئے اسي خشوع و خضوع كي حالت ميں خلوص كے ساتھ دعا كي۔

وه شخص اس حالت مينتهران پلٹاكه تواضع و انكساري اور محبت و پيار كو اپنا پيشه بناليااتها، چنانچه اس نے انهيں پانچ هزار تومان كو حلال روزي كے لئے سرمايه قرار ديا اور آهسته آهسته جائز درآمد حاصل هونے لگی، چنانچه ايك بڑي دولت اس

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

نے حاصل کرلی، سال کے شروع میں اپني درآمد کا خمس نکالتا تھا اور غریبونکي بھي بہت زیادہ مدد کیا کرتا تھا۔
آہستہ آہستہ اس نے دیني پروگراموں میں شرکت کرنا شروع کی، آخر کار شہر تہران کے ایك اہم جلسہ کا باني بن گیا۔
اس کا مذھبي جلسہ ان دنوں میں تھا جب حقیر کي عمر 25 سال تھي اور حوزہ علمیہ قم میں مشغول تحصیل علم تھا، محرم و صفر اور ماہ رمضان المبارك میں تہران کي مساجد اور امامبارگاھوں میں تبلیغ کے لئے جایا کرتا تھا۔
اسي حوالہ سے اس کے نوراني چھرہ سے آشنا ھوا، اس کے ایك دوست کے ذریعہ مرجع شیعہ کے ذریعہ اس کي توبہ کے بارے میں معلوم ھوا۔
اس سے دوستي ھوگئي اور کافی دنوں تك یہ دوستي برقرار رھی، چنانچہ جب وہ تقریباً 1987ء میں بیمار ھوئے، تو مجھے پیغام بھجوایا کہ اس کي عیادت کے لئے آجاؤں، حقیر نے روز جمعہ اس کي عیادت کے لئے پروگرام بنارکھا تھا لیکن شب جمعہ 11بجے ھي اپنے اھل عیال کو اپنے پاس جمع کیا اور کھا: میں اس دنیا سے جانے والا ھوں۔
چنانچہ اس کے اھل خانہ نے حقیر سے بتایا کہ: مرنے سے آدھا گھنٹہ پھلے حضرت امام حسین علیہ السلام کي خدمت مینعرض کیا: ”اے میرے مولا و آقا! میں نے اپنے گزشتہ سے توبہ کي ھے، اور آپ کے راستہ پر چلنے کي کوشش کی، خلوص کے ساتھ آپ کے دربار میں خدمت کي اور اپنے مال کا ایك تھائي حصہ جوانوں کي شادي کے لئے صندوق قرض الحسنہ میں طولاني مدت کے لئے رکھ دیا ھے، میري کوئي آرزو نھیں، صرف یہ کہ اس دنیا سے جاتے وقت آپ کے جمال پُرنورکي زیارت ھوجائے !! “ چنانچہ آخري سانس آنے سے پھلے بہت خوش لہجہ میں حضرت امام حسین علیہ السلام کو عاشقانہ سلام کیا، (جیسے امام حسین علیہ السلام سامنے موجود ھوں) اس وقت اس کے لبوں پر مسکراہٹ تھی، اور اسي عالم اس دنیاچل بسے۔

----

171. سورۂ یوسف آیت 111۔
172. سورۂ تحریم آیت 11۔
173. کشف الغمہ:1466:بحار الانوار: 43ص53، باب 3، حدیث 48، عبارت کے تھوڑے سے فرق کے ساتھ۔
174. سورۂ فرقان آیت 12-13۔
175. امالي شیخ صدوق علیہ الرحمہ، ص 397، مجلس 62 حدیث 10؛ بحار الانوار ج 6ص 26 باب 20 حدیث 27۔
176. خرائج:ج 1ص88، فصل من روایات الخاصة؛ بحار الانوار: 65ص282، الاخبار، حدیث 38۔
177. روضات الجنات : 4، ص107۔
178. روضات البیان: 2، ص179۔
179. روح البیان: 2، ص 181۔
180. روضات البیان: 2، ص225۔
181. روضات البیان، ج 2، ص 235۔
182. کشف الغمہ، ج2، ص 194؛ بحار الانوار ج 47 145، باب 5، حدیث 199۔
183. بحار الانوار: 91 28، باب 28، حدیث: 14؛ مستدرك الوسائل: 5 230، باب 35، حدیث 5762۔
184. محجة البیضاء: 7، ص 267، کتاب الخوف والرجاء۔
185. منہج الصادقین، ج8ص 110۔
186. نور الثقلین، ج3 ص 249۔
187. سورۂ آل عمران آیت 135۔
188. سورۂ آل عمران آیت 136۔
189. امالي شیخ صدوق:42، مجلس 11، حدیث3؛ بحار الانوار: 63 23، باب 20، حدیث 26۔
190. سورۂ حدید آیت 16۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

191. تذكرة الاولياء، ص79۔
192. تفسیر صافی: 2386 (مندرجہ ذیل آیت سورۂ توبہ نمبر 118)۔
193. سورۂ توبہ آیت 118۔
194. ارشاد القلوب: 2 80؛ اعلام الورى: 232، الفصل الرابع۔
195. عنصر شجاعت، ج 3 ص54؛ پيشواي شهيدان ص 239۔
196. پيشواي شهيدان، ص 394۔
197. عنصر شجاعت، ج3ص 179۔
198. حضرت امام حسين عليہ السلام كي دعاء عرفہ كا ايك حصہ۔
199. عنصر شجاعت، ج3ص170۔
200. حسن يوسف، ص64۔
201. اصول كافی ج2 ص 69، باب الخوف والرجاء حديث8؛ بحار الانوار ج 67 ص 361 باب 59 حديث 6۔
202. سورۂ الذاريات آيت 22۔
203. سورۂ الذاريات آيت 23۔
204. تفسير كشف الاسرار، ج9ص319۔
205. اسرار معراج، ص28۔
206. روضات الجنات، ج2، ص130۔
207. اصول كافی، ج2، ص441، باب فيما أعطيٰ الله عزّ و جلّ آدم (ع) حديث 4۔
208. سورۂ توبہ آيت 102۔
209. تفسير قمی، ج1، ص535؛بازگشت بہ خدا، 423۔
210. اسرار معراج، ص84۔
211. تفسير صافی، ج1، ص767بطور خلاصہ ۔
212. امالي شيخ صدوق، ص 271، مجلس 46 حديث7؛ بحار، ج68، ص384، باب 92 حديث 25۔
213. كافی، ج5ص106 باب عمل السلطان و جوائزهم، حديث 4؛ بحار، ج47، ص382، باب 11، حديث 105۔
214. اس واقعہ كو تبليغي سفر (1970ء همدان)كے دوران آيت الله مرحوم آخوند همداني سے سنا هے۔

تقويٰ و پرهيزگاري كے فوائد

((وَأَمَّاَمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ وَنَهَي النَّفْسَ عَنِ الْهَوَيٰ فَإِنَّ الْجَنَّةَ هِيِ الْمَاويٰ))-215

”اور جس نے رب كي بارگاه ميں حاضري كا خوف پيدا كيا هے اور اپنے نفس كو خواہشات سے روك لياهے، تو بيشك، اس كا ٹھكانہ جنت هوگا“۔

انسان اور اس كي خواہشات

انسان بچپن سے آخري وقت تك ديكھتا، سنتا، چكھتا، لمس كرتا، سونگھتا اور سعي و كوشش كرتا هے۔
جس چيز كو ديكھتا، سنتا، چكھتا، لمس كرتا، سونگھتا اور كوشش كرتا هے اسي كوچاهتا هے۔
ديكھنے، سننے، چكھنے، لمس كرنے او رسونگھنے والي چيزوں كے مناظر بهت زياده دلربا هوتے هيں، چنانچہ انهيں مناظر كي وجہ سے انسان كے خواہشات بهي بهت زياده هوجاتي هيں۔
ديكھي هوئی، اورسني هوئي يا مزه دار چيزوں ميں، ان اشياء كا استعمال كرنا جو خود اس كے لئے، يا اس كے اهل خانہ اور

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

معاشره كے لئے نقصان ده هو، حرام اور ممنوع هيں؛ خداوندعالم كے حكم سے حرام كرده يہ سب چيزيں انبياء اور ائمہ عليهم السلام كي ذريعہ بيان هوئي هيں، اور تمام چيزوں كا بيان كرنا رحمت پروردگار، انبياء اور ائمہ عليهم السلام كي محبت كا نتيجہ هے۔

انسان روپيہ پيسہ، غذا، لباس، زمين و جائداد، گاڑی، خواهشات نفساني اورجاه و مقام كي آرزوركهتا هے، ليكن يہ غور كرنا چاهئے كہ خواهشات بے قيد و شرط كے نہ هوں، هماري خواهشات دوسروں كے حقوق كي پامالي كا سبب نہ بنيں، هماري خواهشات كسي كا گهر يا معاشره كو درهم و برهم نہ كرڈاليں، هماري خواهشات، انساني شرافت كونہ كهوبيٹهے هماری، خواهشات اس حد تك نہ هو نكہ انسان اپني آخرت كو كهوبيٹهے اور غضب الٰهي كا مستحق بن جائے اور هميشہ هميشہ كے لئے نار جهنم ميں جلتا رهے، اس چيز كي اجازت نہ شريعت ديتي هے اور نہ عقل و منطق، آپ كسي بهي صاحب فطرت اور صاحب وجدان اور عقل سليم ركهنے والے شخص سے سوال كرليں كہ ميں مال و دولت، مقام ومنصب يا عورت كو حاصل كرنے كے بعد دوسرے كے حق كو پامال اور ان پر ظلم كرنا چاهتا هوں، يا كسي كے دل كو جلانا ياكسي كا گهر برباد كرنا چاهتا هوں تو ديكهئے وه كيا جواب ديتا هے، يا ان تمام سوالوں كو اپني عقل و فكر اور وجدان سے پوچه كر ديكهيں تو كيا جواب ملے گا؟

خود آپ اور دوسروں كي عقل صرف يهي جواب دے گي كہ ناجائز خواهشات كو ترك كردو، اور جس چيز كي خواهش هے اسے اس طرح حاصل كرو جس طرح تمهارا حق هے، اگر اس طرح آپ نے خواهشات پر عمل كيا تونہ كسي كا كوئي حق ضائع هوگا اور نہ هي كسي پر ظلم هوگا۔

اگر يهي سوال خدا، انبياء اور ائمہ عليهم السلام سے كريں گے تو جواب ملے گا اگر تمهارا حق هے تو چاهو، اور اگر تمهارا حق نهيں هے تو اس چيز كي خواهش نہ كرو، قناعت كے ساتھ ساتھ حلال طريقہ سے خواهشات كو پورا كرو ليكن اگر تمهاري خواهشات غير شرعي طريقہ سے هو يا اجتماعي قوانين كے خلاف هے تو يہ ظلم و ستم هے۔

اگر تمام خواهشات ميں قوانين الٰهي اور معاشرتي حدود كي رعايت كي جائے تو زندگي كي سلامتی، حفظ آبرو، اور اخلاقي كمالات پر پہنچنے كا سبب هيں، ليكن اگر ان خواهشات ميں معاشره اور الٰهي قوانين كي رعايت نہ كي جائے تو انسان كي زندگي برباد هوجاتي هے، اس كي عزت خاك ميں مل جاتي هے اور انسان ميں شيطاني صفات اور حيواني خصلتيں پيدا هوجاتي هيں۔

بهر حال انساني زندگي ميں پيش آنے والي تمام خواهشات دو قسم كي هوتي هيں: حساب شده خواهشات، اور غير حساب شده خواهشات۔

حساب شده وه خواهشات هوتي هيں جو خدا كي مرضي كے مطابق هوں، اور اس كي مرضي كے مطابق هي انسان آرزو كرے، جو قوانين الٰهي اور اس كے حدود كے مطابق هوں۔ اس وقت انسان مال و دولت چاهتا هے ليكن حلال مال و دولت، مكان چاهتا هے ليكن حلال، شهواني خواهشات كي آگ بجهانا چاهتا هے ليكن شرعي نكاح كے ذريعہ، مقام و منصب چاهتا هے ليكن رضائے الٰهي اور محتاج لوگوں كي مدد كرنے كے لئے، T.V ديكهنا چاهتا هے ليكن صحيح او رمناسب پروگرام، ان تمام صورتونميں خواهشات ركهنے والا ايسا انسان مؤمن، بيدار، صاحب بصيرت، قيامت كو ياد ركهنے والا، ذمہ داري كا احساس كرنے والا، لوگوں سے نيكي اور مهرباني كرنے والا، معاشرے كے سلسلہ ميں دلسوز، رضائے الٰهي كو حاصل كرنے والا، دين و دنيا كي سعادت چاهنے والا اور جهاد اكبر كرنے والاهوجاتا هے۔

غير حساب شده خواهشات وه هوتي هيں جن ميں صرف نفس شامل هوتا هے، جن ميں انانيت كي بو آتي هو، جن كي وجہ صرف تكبر و غرور اور خود خواهي هوتي هے اور وه ضلالت و گمراهی سے ظاهر هوتي هيں۔

اس صورت ميں آدمي مال و دولت چاهتا هے ليكن جس راه سے بهي هو اس كے لئے كوئي مشكل نهيں چاهے سود، چوری، غصب، مكاری، دهوكا فريب، رشوت وغيره كے ذريعہ هي كيوں نہ هو، مكان چاهتا هے چاهے وه اعزاء و دوستوں كے حق كو پامال كرنے سے هو، شهوت كي آگ بجهانا چاهتا هے چاهے استمناء، لواط زنا وغيره كے ذريعہ سے هي كيوں نہ هو، مقام و منصب چاهتا هے، چاهے دوسروں كو ان كے حق سے نامحروم كرنے ذريعہ هي كيوں نہ هو، كچه سننا چاهتا هے چاهے غيبت، تهمت اور حرام موسيقي اور گانا هي كيوں نہ هو۔

ايسي خواهشات ركهنے والا شخص بے دين، ضعيف الايمان، دل كا اندها، بے بصيرت، آخرت كو خراب كرنے والا، غضب الٰهي كا خريدنے والا اور ظلمت و گمراهی كے ميدان ميں شيطان كا نوكر هوتا هے۔

قرآن مجيد نے ايسي خواهشات ركهنے والے انسان كو ”هوا و هوس كے غلام“سے تعبير كيا هے۔

هوا و هوس انسان كي اس باطني قوت كا نام هے جو انسان پر حكومت كرتي هے، اور خود خدا كي جگہ قرار پاتي هے، خود اپني كو معبود كهلواتي هے، انسان كو اپنا غلام بناليتي هے اور انسان كو خدا كي عبادت و اطاعت كرنے كے بجائے اپني

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

عبادت كے لئے مجبور كرتي هے:
((أَرَأَيتَ مَنْ اتَّخَذَ إِلَہَہُ ہَوَاہُ أَفَأَنْتَ تَكُونُ عَلَيہِ وَكِيلًا))۔ 216
"كيا آپ نے اس شخص كوديكهاهے جس نے اپني خواہشات هي كو اپنا خدا بنا ليا هے، كيا آپ اس كي بهي ذمہ داري لينے كے لئے تيار هے"۔
انسان اپني زندگي كے آغازسے جس چيز كو ديكهتا هے اس كو حاصل كرنا چاهتا هے، جس چيز كو سنتا هے اس كے پيچهے دوڑتا هے اور جس چيز كا دل چاهتا هے اس كو حاصل كرنے كي كوشش كرتا هے، اپنے پيٹ كو حلال و حرام كي پروا ہ كئے بغير بهرتا هے، شهوت كي آگ بجهانا چاهتا هے چاهے جس طرح سے بهي هو، مال و دولت كے حصول كے لئے، مقام و عہده پانے كے لئے كسي بهي حق كي رعايت نهيں كرتا، درحقيقت ايسا انسان هوا وهوس كے بت سازكارخانہ ميں داخل هوجاتا هے، جو كچھ هي مدت كے بعد اپنے هاتهوں سے بت تراشناشروع كرديتا هے، اور اس بت كو دل ميں بساليتا هے اور يهي نهيں بلكہ اپنے هاتھ سے بنائے هوئے بت كي پوجا شروع كرديتا هے!
افسوس كي بات هے كہ بهت لوگوں كي عمر كا نتيجہ يہ هوتا هے كہ ان كا باطن بت خانہ بن جاتا هے اور اس كي تلاش و كوشش كا ثمره "هواپرستي كا بت " هوتا هے اور ان كا كام اس بت كي عبادت كرنا هوتا هے، ايك عارف كے بقول:

انساني نفس خود سب سے بڑا بت هے
اس بت كي پوجا كرنے والے يہ لوگ كسي جاندار كي جان كو جان نهيں سمجهتے، كسي كي عزت كو كوئي اهميت نهيں ديتے، كسي كے حق كي رعايت نهيں كرتے، ايك معاشره كي عزت وناموس كو پامال كرديتے هيں، هر چيز پر اپنا حق جتاتے هيں ليكن دوسروں كے لئے كسي بهي طرح كے حق كے قائل نهيں هوتے۔
خداوندعالم نے تمام بندوں كو دنيا و آخرت كي خير و بهلائي كے لئے نفس اور اس كي بے حساب و كتاب خواهشات كي پيروي نہ كرنے كا حكم ديا هے، اگرچہ هوائے نفس كي مخالفت ظاهراً ان كے اور دوسروں كے لئے نقصان ده ثابت هوتي هو۔
((ياأَيها الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا قَوَّامِينَ بِالْقِسْطِ شُہَدَاءَ لِلَّہِ وَلَوْ عَلَي أَنفُسِكُمْ أَوْ الْوَالِدَينِ وَالْأَقْرَبِينَ إِنْ يكُنْ غَنِيا أَوْ فَقِيرًا فَاللهُ أَوْلَي بِهِما فَلاَتَتَّبِعُوا الْہَوَي أَنْ تَعْدِلُوا۔۔۔))۔ 217
"اے ايمان والو! عدل و انصاف كے ساتھ قيام كرو اور الله كے لئے گواه بنو چاهے اپني ذات يا اپنے والدين اور اقرباء هي كے خلاف كيوں نہ هوں جس كے لئے گواهي دينا هے وه غني هو يا فقير، الله دونوں كے لئے تم سے اوليٰ هے، لہٰذا تم هوا و هوس كي پيروي نہ كرو، اور عدالت سے كام لو "۔
قرآن مجيد نے هوائے نفس كے بت كي پيروي كو ضلالت و گمراهي، حق سے منحرف هونے اورروز قيامت كو فراموش كرنے كا سبب بتايا هے، اور قيامت كے دن درد ناك عذاب ميں مبتلا هونے كا سبب بيان كيا هے۔
((وَلاَتَتَّبِعْ الْہَوَي فَيضِلَّكَ عَنْ سَبِيلِ اللهِ إِنَّ الَّذِينَ يضِلُّونَ عَنْ سَبِيلِ اللهِ لَہم عَذَابٌ شَدِيدٌ بِمَا نَسُوا يوْمَ الْحِسَابِ))۔ 218
"اور خواهشات كا اتباع نہ كرو كہ وه راه خدا سے منحرف كردے، بے شك جو لوگ راه خدا سے بهٹك جاتے هے ان كے لئے شديد عذاب هے كہ انهوں نے روز حساب كو بالكل نظر انداز كرديا هے"
قرآن مجيد نے عظمت خدا سے خوف زده اورهوائے نفس سے مقابلہ كرنے كو بهشت ميں داخل هونے كا سبب بتايا هے:
((وَأَمَّامَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّہِ وَنَہَي النَّفْسَ عَنِ الْہَويٰ فَإِنَّ الْجَنَّةَ هِي الْمَاويٰ))۔ 219
"اور جس نے رب كي بارگاه ميں حاضري كا خوف پيدا كيا هے اور اپنے نفس كو خواهشات سے روكا هے، تو جنت اس كا ٹهكانہ اور مركز هے"۔
قرآن مجيد نے حضرت موسيٰ عليہ السلام كے زمانہ كے مشهور عالم "بلعم باعورا" كے ايمان سے هاتھ دهونے، روحانيت اور معنويت سے جدائی، ماديت سے آلوده هونے اور اس كے اندر پيدا هونے والي بُري صفات كي وجہ، هوائے نفس كي پيروي بتاياهے:
((۔۔۔ وَلَكِنَّہُ أَخْلَدَ إِلَي الْأَرْضِ وَاتَّبَعَ ہَوَاہُ فَمَثَلُہُ كَمَثَلِ الْكَلْبِ إِنْ تَحْمِلْ عَلَيہِ يلْہَثْ أَوْ تَتْرُكْہُ يلْہَثْ ذَلِكَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآياتِنَا۔۔۔))۔ 220
"۔۔۔ليكن وه خود زمين كي طرف جهك گيااور اس نے خواهشات كي پيروي اختيار كر لي تو اب اس كي مثال كتے جيسي هے كہ اس پر حملہ كرو تو بهي زبان نكالے رهے اور چهوڑ دو تو بهي زبان نكالے رهے يہ اس قوم كي مثال هے جس نے هماري آيات كي تكذيب كي ۔۔"۔
قرآن مجيد نے غافلوں، هوائے نفس ميں گرفتار اور ذليل و پست افراد كي اطاعت كرنے سے سخت منع كيا هے :

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

((... وَلاَتُطِعْ مَنْ أَغْفَلْنَا قَلْبَهُ عَنْ ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ ہَوَاهُ وَكَانَ أَمْرُهُ فُرُطًا))۔ 221
”...اور ھرگز اس كي اطاعت نہ كرنا جس كے دل كو ھم نے اپني ياد سے محروم كرديا ھے اور وہ اپنے خواہشات كا پيروكار ھے اور اس كاكام سراسر زيادتي ھے“۔
قرآن مجيد كے مختلف سوروں(جيسے سوره مائده، سوره انعام، سوره رعد، سوره مومنون، سوره قصص، سوره شوريٰ، سوره جاثيہ اور سوره محمد222) كے لحاظ سے ھوائے نفس كي پيروي كتب آسماني كي تكذيب، گمراھی، ولايت خدا سے دوری، زمين و آسمان اوران ميں رہنے والوں ميں فساد، نبوت سے دوری، استقامت كو كھوبيٹھنے، غافل اور جاھل لوگوں كے جال ميں پھنسنے اور ان كے دل پر مهر لگنے كا سبب ھيں۔
ھوائے نفس كي غلامي كي پہچان درج ذيل چيزيں ھيں:
بُرا اخلاق، بُرا عمل، بے حساب و كتاب زندگی، دوسري مخلوق كے حقوق كي رعايت نہ كرنا، دوسروں پر ظلم و ستم كرنا، ترك عبادت، گناھان كبيره سے آلوده ھونا، گناھان صغيره پر اصرار كرنا، غيظ و غضب اور غصہ سے كام لينا، لمبي لمبي آرزوئيں كرنا، نيك لوگوں كي صحبت سے دور ھونااورگناھگار او ر بُرے لوگوں كي صحبت سے لذت اٹھانا ۔

جهاد اكبر

اگر ھوائے نفس ميں گرفتار شخص اپني دنيا و آخرت كي بھلائي چاھتا ھے، اگر اپنے ماتحت لوگوں كي خيرخواھي چاھتا ھے، اگر اپنے باطن و عمل اور اخلاق كي اصلاح كرنا چاھتا ھے تو ايسے شخص كے لئے چاره كار يہ ھے كہ ايك شجاع و بهادر فوج كي طرح ھوائے نفس سے جنگ كے لئے كھڑا ھوجائے اور اس بات پر يقين ركھے كہ اس جنگ ميں خدا كي نصرت و مدد اور اس كي رحمت شامل حال ھوگي اور سو في صد اس كي كاميابي اور ھوائے نفس كي شكست ھے۔
اگر اس جنگ ميں كاميابي ممكن نہ ھوتي تو پھر انبياء عليهم السلام كي بعثت، ائمہ عليهم السلام كي امامت اور آسماني كتابوں كا نزول لغو اوربے ھوده ھوجاتا۔
چونكہ اس جنگ ميں شريك ھونا اور اس ميں كاميابي حاصل كرنا نيز ھوائے نفس كے بت كو شكست دينا سب كے لئے ممكن ھے، لہٰذا انبياء عليهم السلام كي بعثت، ائمہ عليهم السلام كي امامت اور آسماني كتابوں كا نزول ھوا، اور اس سلسلہ ميں سب پر خدا كي حجت تمام ھوگئيں، اور اب كسي كے پاس دنيا ميں يا آخرت مينكوئي قابل قبول عذر نهيں ھے ۔
لہٰذا انسان كو چاہئے كہ ھوائے نفس ميں گرفتار ھونے اور اپنے باطن ميں يہ خطرناك بت پيدا ھونے سے پهلے ھي خود اپني حفاظت كرے اور هميشہ ياد خدا ميں غرق رھے، اور خودكو گناھوں سے محفوظ ركھے تاكہ يہ خطرناك بت اس كے دل ميں گھر نہ بنالے اگر ايساكر لياور اپنے نفس كو محفوظ ركھ ليا تو يهي عين كرامت اور شرافت ھے جس كے ذريعہ انسان ميں تقويٰ اور انسانيت پيدا ھوتي ھے۔
ليكن جب انسان كے اندر غفلت كي وجہ سے يہ بت پيدا ھوجاتا ھے، اور ايك مدت كے بعد خدائي چمك يا نفساني الهام، يا وعظ و نصيحت، يا نيك لوگوں كي سيرت كے مطالعہ كے بعد اس بت كے پيدا ھونے سے مطلع ھوجائے، اس كي حكومت كے خطرناك آثار سے آگاه ھوجائے اور اس كے بعد بھي اس سے جنگ كے لئے قدم نہ اٹھائے، بلكہ ھاتھ پر ھاتھ ركھ كر بيٹھ جائے يا سستي سے كام لے توكم از كم ايك واجب كے عنوان سے يا واجب سے بھي بالاتر خداوندعالم كے حكم كي اطاعت، اور انبياء و ائمہ عليهم السلام كي دعوت پر لبيك كھتے ھوئے اپنے اخلاق و اعمال كي اصلاح كے لئے آگے بڑھے اور اپنے گناھوں سے توبہ كرتے ھوئے واجبات كو انجام دے، خدا كي عبادت كرے، نيك اور صالح افراد كے ساتھ بيٹھے، مال حرام سے پرهيز كرتے ھوئے ”ھوائے نفس كے بت “سے جنگ كے لئے تيار ھوجائے كہ اس جنگ ميں فتح كا سهرا اسي كے سر ھوگا، اس جنگ كو ديني تعليمات ميں ”جهاد اكبر“ كها جا تا ھے۔
حضرت امام صادق عليہ السلام سے روايت ھے:
”اِنَّ النَّبِي بَعَثَ سَرِيةً، فَلَمَّا رَجَعُوا قَالَ: مَرْحَباً بِقَوْمٍ قَضَوُا الْجِهادَ الأَصْغَرَ، وَ بَقِي عَلَيهِم الْجِهادَ الأَكْبَرُ ۔ فَقِيلَ يا رَسُوْلَ اللهِ! وَمَا الْجِهادُ الأَكْبَرُ؟ قَالَ: جِهادُ النَّفْسِ“۔223
”پيغمبر اكرم صلي الله عليہ و آلہ و سلم نے بعض اصحاب كو جنگ كے لئے بھيجا، جب وه اسلامي لشكر جنگ سے واپس لوٹا، تو آنحضرت صلي الله عليہ و آلہ و سلم نے فرمايا: مرحبا، اس قوم پر جو جهاد اصغر انجام دے كر آرھي ھے، اور جهاد اكبر ان كے ذمہ باقي ھے۔ لوگوں نے سوال كيا: يا رسول الله! جهاد اكبر كيا چيز ھے، توآپ نے فرمايا:
”جهاد بالنفس“ (يعني اپنے نفس سے جنگ كرنا)
يہ بات واضح ھے كہ ”نفس سے جنگ “، خود نفس سے جنگ كرنا نهيں ھے بلكہ اس كے خطرناك پهلو سے جنگ كرنا

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

مراد ھے جس کو قرآن کریم نے ”ھواو ھوس“ کا نام دیا ھے۔
ھوائے نفس کے مقابل لڑنا اور جھادکرنا ھر دوسرے جھاد سے بالاتر ھے، ھوائے نفس سے ہجرت کرنے والے کي ہجرت ھر ہجرت سے افضل ھے، ا ور اس جھاد کا ثواب ھردوسرے ثواب سے بھتر ھے۔
حضرت علي علیہ السلام کہ خود آپ نفس سے جھاد کرنے والوں میں بے نظیر ھیں؛ فرماتے ھیں:
”مَاالْمُجَاہِدُ الشَّہِیدُ فِي سَبِیلِ اللهِ بِاَعْظَمَ اَجْراً مِمَّنْ قَدَرَ فَعَفَّ، لَکَادَ الْعَفِیفُ اَنْ یکُونَ مَلَکاً مِنَ الْمَلاَئِکَةِ“۔224
”راہ خدا میں جھاد کرکے شھید ھوجانے والا اس سے زیادہ اجر کا حقدار نھیں ھوتا ھے جتنا اجر اس شخص کے لئے ھے جو اختیارات کے باوجود عفت سے کام لے کہ عفیف و پاکدامن انسان قریب ھے کہ وہ صفوف ملائکہ میں شمار ھو “۔

اصلاح نفس کا طریقہ
ایك لاکھ چوبیس ہزار انبیاء علیھم السلام کي بعثت کے پیش نظر، معتبر اسلامي کتابوں اور قرآن مجید میں احکام الٰھي بیان ھوئے ھیں، اسي طرح آسماني کتابوں کے پیش نظر خصوصاً قرآن مجید مینجو خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفي صلي اللہ علیہ و آلہ و سلم کا زندۂ جاوید معجزہ ھے، نیز ائمہ علیھم السلام کي امامت کہ جن کے ارشادات زندگي کے ھر پھلو کے لئے کتب حدیث میں موجود ھیں، اسي طرح انساني فطرت، عقل اور وجدان کے پیش نظر جو انسان کے پاس الٰھي امانتیں ھیں اور دنیا و آخرت کے لئے مفید سرمایہ ھیں، لہٰذا ان تمام معنوي اور روحاني امور کے ذریعہ زندگي کے تمام پھلوؤں میں سب انسانوں پر خدا کي حجت تمام ھوچکي ھے، کیا یہ کھا جاسکتا ھے کہ انسان کے لئے اصلاح کا راستہ بندھوگیا ھے یا یہ کہ انسان میں اصلاح کے راستہ پرچلنے کي طاقت نھیں ھے، یا انسان اپنے اعمال و اعتقادات اور اخلاق میں مجبور ھے؟
مسلّم طور پر ان تمام مسائل کا جواب منفي ھے، اصلاح کا راستہ روز قیامت تك سب کے لئے کھلا ھے، اور اس راستہ پر چلنے کي طاقت ھر انسان مینموجود ھے، اور انسان کسي بھي اعتقاد و عمل اور اخلاق کے سلسلہ میں مجبور نھیں ھے۔
ھمیشہ تاریخ میں ایسے افراد ملتے ھیں جنھوں نے گناھوں میں مبتلا ھونے، معصیت سے آلودہ ھونے اور ھوائے نفس کا اسیر ھونے کے بعد اپنے گناھوں سے توبہ کي اور معصیت کي گندگي سے پاك اور ھوائے نفس کي غلامي سے آزاد ھوگئے، جو خود اس بات کي دلیل ھے کہ نہ تو اصلاح کا راستہ بند ھے اور نہ انسان بُرے کام کرنے پر مجبور ھے۔
یقینا اس طرح کے بے بنیاد مسائل اور بے دلیل مطالب انساني تہذیب میں ان لوگوں کي طرف سے داخل ھوگئے جو اپنے گناھوں پر عذر پیش کرنا چاھتے ھیں یا دنیاوي لذتوں کے شکار ھوچکے ھیں، وہ خود بھي خواہشات اور ھوا و ھوس مینگرفتار ھوچکے ھیں اور دوسرے کو بھي گمراہ کرنا چاھتے ھیں۔
یہ لوگ اپني باتوں کے بے بنیاد ھونے سے آگاہ ھیں اور اس بات کو اچھي طرح جانتے ھیں کہ یہ باتیں بے دلیل اور علم و منطق کے برخلاف ھیں اگرچہ ان باتوں کو کبھي کبھي تہذیبي و نفسیاتي ماھرین یا مشرقي اور مغربي یونیورسٹي کے اساتید کي زبان سے سنتے ھیں جن پر شھوتوں کا بھوت سوار رھتا ھے:
((بَلْ الْإِنسَانُ عَلَي نَفْسِہِ بَصِیرَةٌ ـوَلَوْ أَلْقَي مَعَاذِیرَہُ))۔ 225
”بلکہ انسان خود بھي اپنے نفس کے حالات سے خوب باخبر ھےچاھے وہ کتنے ھي عذر کیوں نہ پیش کرے“۔
کیا وہ افراد جو حیلہ او رمکاری، دھوکا اور فریب اور ریاکاري کرتے ھیں، اور دوسروں کو ذلیل و رسوا کرتے ھیں، یا کسي بے بنیاد مسئلہ کو علمي رنگ دے کر پیش کرتے ھیں یا اپنا واقعي چھرہ مخفي رکھتے ھیں یا عوام الناس کو دھوکہ میں ڈال کر ان پر حکومت کرنا چاھتے ھیں یا کسي قوم و ملت کو بے بنیاد مکتب لیکن علمي رنگ دے کر لوگوں کو اس کي دعوت دیتے ھیں، کیا یہ لوگ خود معاشرہ میں پیش کرنے والے مسائل کے بارے میں آشنائي نھیں رکھتے؟!
قرآن مجید کے بیان کے مطابق یہ لوگ ان تمام مسائل کو جانتے ھیں لیکن یہ وہ افراد ھیں جنھوں نے انساني زندگي کے آب حیات کو ھمیشہ مٹي سے آلودہ کردیا ھے تاکہ اپني خواہشات کو پورا کرنے کے لئے خوب مچھلي پکڑسکیں۔
بے شك اس ماحول میں گمراھی اور ضلالت پائي جاتي ھے، یھاں پر نخوت و تکبر اور جھالت کا دور دورہ ھے۔
ایسے لوگ جو حقائق کائنات اورخالق کے وجود کا انکار کرتے ھیں، اور خداوندعالم کي نشانیوں کو جھٹلاتے ھیں، ان لوگوں کایھي کام ھونا بھي چاہئے، بے بنیاد اور باطل مسائل ھي ان کے ذہن میں خطور کرسکتے ھیں، اس کے بعد اس کو ایك ”آئین و مکتب فکر“ قرار دیدیتے ھیں، تاکہ دوسرے لوگوں کو حقائق سے اور خداوندعالم سے دور کردیں۔
یہ لوگ زمین پر فتنہ و فساد، نسل کشي، تباھي و بربادي اور قوم و ملت کو گناہ و معصیت میں آلودہ کرنے کے علاوہ کوئي ہدف نھیں رکھتے۔
((وَإِذَا تَوَلَّي سَعَي فِي الْأَرْضِ لِیفْسِدَ فِیھا وَیھلِكَ الْحَرْثَ وَالنَّسْلَ وَاللهُ لاَیحِبُّ الْفَسَادَ۔)) 226

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

”اور جب آپ كے پاس سے منھ پھير تے هيں تو زمين ميں فساد برپا كرنے كي كوشش كرتے هيں اور كھيتيوں اور نسلوں كو برباد كرتے هيں جب كہ خدا فساد كو پسند نهيں كرتا هے“۔
صهيونيزم كے رہنماؤں نے اپني ”پروٹوكل“ "Protocole"كتاب ميں لكھا هے: هم نے ”داروين“، ”ماركس“ اور ”نيچه“كي كاميابي كو انهيں نظريات پر بنياد ركھي هے، اور جس كے برے اثرات همارے لئے بهت واضح هيں(جس كا اثر غير يهودي لوگوں پر هورها هے)
يهوديت كے اپنے تين دانشوروں : ماركس، فرويڈاور ڈركائم كے ذريعہ ”داروين“ اور ”تدريجي ترقي“پيش كي گئي جس سے يورپ ميں موجود فضيلت كو بالكل ختم كرديا هے، ان تينوں دانشوروں نے هميشہ دين كي توهين كي هے، ان لوگوں نے دين كي صورت كو بگاڑ كر بد صورت بنا كر پيش كيا هے۔ 227
ان لوگوں نے اپنے سے وابستہ دانشوروں كے نظريات كي بدولت كسي بھي انساني فضيلت كو خراب كئے بغيرنهيں چھوڑا، كيونكہ انهوں نے خالق كائنات كے رابطہ سے لے كرعالم هستي نوع بشر كے تمام رابطوں كو فاسد او رتباہ و برباد كرديا هے، انهينخرافات ميں بدل ديا هے۔
ان كے اصلي انحرافات خدا كے بارے ميں هيں اسي طرح انسان كا خدا سے كيا تعلق هے ياا س كائنات كا خداسے اور خدا كا اس سے كيا ربط هے، نيزانسان كا رابطہ دنيا سے اور دنيا كا رابطہ انسان سے كيا هے، خلاصہ يہ كہ انهوں نے ان تمام چيزوں ميں انحراف پيدا كرديا هے۔
زندگي كا تصور، زندگي كے اہداف و مقاصد، انساني نفس، ايك انسان كا دوسرے انسان سے رابطہ، بيوي شوهر كارابطہ اورمعاشرہ كا رابطہ غرض يہ كہ زندگي كے تمام پهلوؤں ميں انحراف پيدا كرڈالا هے۔
انهي غلط اور خطرناك انحرافات كا نتيجہ يہ هوا كہ انسان كي حقيقي زندگي هوائے نفس سے متاثر هوگئی، انسان طاغوت كے سامنے جھك گيا هے، شهوت ميں گرفتار هوگيا هے، چنانچہ هر روز فتنہ و فساد ميں اضافہ هوتا چلا جارها هے، اور ان هلاك كننده فساد كي انتها اس وقت هوگي جب ”خدا“ كو بے تاثير معبود قرار ديا جانے لگے گا اور دوسرے باطل معبودوں كو انساني زندگي پر قبضہ هوجائے گا۔ 228
يہ لوگ (بقول خود)اپني علمي چھلانگ كے ذريعہ اس جگہ پهنچ چكے هيں كہ دنيا كے اكثر لوگوں كو يہ يقين كراديا كہ اقتصاد، اجتماع اور تاريخ كي طاقت هي انسان كي زندگي پر اثر انداز هوتي هے اور انسان كو اس كي مرضي كے بغير اپنے تحت لے كر اس كو مسخر كرليا هے۔
ان بے بنياد اور باطل گفتگو نے امريكہ اور يورپ ميں بهت سے لوگوں خصوصاً جوانوں كو اس جگہ پهنچا ديا هے كہ آج كل كے انسان كي زبان پر يہ نعره هے:
”ميں قيد و بند كي زنجير ميں جكڑا هوا هوں، مجھے اپني مرضي سے اپني زندگي كو منظم كرنا چاہئے!
ميں اپنے عقائد اور طرز زندگي كو اپني عقل كے لحاظ سے تنظيم كرنا چاهتا هوں۔
ميں اس وقت اور آئنده كي زندگي كو مستقل طور پر اور خدا كي سرپرستي كے علاوه هي منظم كرنا چاهتا هوں!“
چنانچہ انسان انهيں چيزوں كي وجہ سے خدا كي حمايت سے دور هوتاجارها هے اور شيطان كے مكر و فريب ميں پھنستا جارها هے ۔
اسي نظريہ اور غرور كي وجہ سے پوري دنيا ميں ظلم و ستم كا بول بالا هے، اور انسان مختلف غلامي كي ذلت ميں گرفتار هوگيا هے بعض لوگ مال و دولت كے غلام، بعض لوگ حكومت كے غلام اور بعض لوگ ڈيكٹيٹري كے غلام اور بعض شهوت اور مستي كے غلام بن گئے هيں۔
اسي وجہ سے ساري دنيا ميں فسق و فجور پھيلا هوا هے، اور تمام جوان لڑكوں اور لڑكيوں كو گناهوں كے كھنڈر ميں گراديا هے۔
اسي انحراف كي وجہ سے انسان جنون كي حد تك پهنچ گياهے اور ماڈرن ممالك كے هسپتالونميں ان ديوانوں كے لئے جگہ نهيں هے، دوسري طرف سے مڈرنيزم پرستي، فلم اور فلمي ستاروں اور دوسري شهوتوں نے انسان كو اپني حقيقت كے بارے ميں غور وفكر كرنے سے روك ديا هے جس سے اس كي تمام عمر يونهي غفلت و تباهي ميں برباد هوتي جارهي هے۔
اس منحوس زندگي كے نتائج نے (جس نے انسان كے ظاهر و باطن كو آلودگي، انحراف اور فسق و فجور ميں غرق كرديا هے) دنيا بھر كے بهت سے لوگوں كو مايوس كرديا هے ان كي روح ميں ياس و نااميدي پيدا هوگئي هے، اپني فطرت كو برداشت نہ كرتے هوئے كهتے هينكہ انسان كے لئے اصلاح كا راستہ بند هے اور اگر كھلا بھي هو تو انسان ميں اس راستہ پر چلنے كي طاقت نهيں هے، اور نسبتاً اپنے سكون كے لئے كهتے هيں: انسان اپنے تمام امور ميں قضا و قدر اور جبر

كاتابع هے، يعني انسان خودكچھ نهيں كرسكتا جيسا اس كي تقدير ميں هوگا ويسا هوكر هي رهے گا۔
حقيقي اسلام كي ثقافت نے مذهب شيعہ اثناعشري ميں ايك خاص روشني پيدا كردي هے، قرآني آيات اور ائمہ عليهم السلام كي تعليمات كے پيش نظر دليل و حكمت او رمنطق و برهان كے ساتھ يہ اعلان هوتا هے كہ كسي بهي انسان كے لئے ”اصلاح كا راستہ “بند نهيں هے اور قيامت تك كسي بهي انسان كے لئے بند نهيں هوگا، نيز اس راستہ پر چلنا هر خاص و عام كے لئے ممكن هے، اگرچہ مختلف گناهوں سے آلوده هوں، اور انسان كے اعمال و عقائد اور اس كا اخلاق قضا و قدر كے تابع نهيں هے، بلكہ انسان اپنے اختيار سے سب كچھ كرتا هے۔
قارئين كرام! انسان كي خير و بهلائى، پاكيزگي اور پاكدامني كے لئے ديني تعليمات كي طرف ايك اشاره كرنا مناسب هے۔
حضرت امام صادق عليہ السلام نے ايك شخص سے فرمايا:
”اِنَّكَ قَدْ جُعِلْتَ طَبِيبَ نَفْسِكَ، وَبُيِنَ لَكَ الدّاءُ، وَعُرِّفْتَ آيَةَ الصِّحَّةِ، وَ دُلِلْتَ عَلَي الدَّوَاءِ، فَانْظُرْكَيفَ قِيامُكَ عَلَي نَفْسِكَ“۔229
”بے شك تم اپنے كو ايك طبيب كي طرح قرار دو، تمهيں مشكلات اور مرض كے بارے ميں بتاديا گيا، اور صحت كي نشانيوں كو بهي بيان كرديا گيا هے، تمهاري دوائي بهي بتادي گئي هے، لهٰذا نتيجہ كے بارے ميں غور و فكر كرو كہ كس طرح اپني حالت كي اصلاح كے لئے قدم بڑھاسكتے هو“۔
جي هاں انسان اپني حالت سے خوب واقف هے اس كا درد باطل عقائد، شيطاني بد اخلاقي اور غير صالح اعمال هيں جن كي تفصيل قرآن و حديث ميں بيان هوئي هے، صحيح ايمان، اخلاق حسنہ، باطني سكون اورعمل صالح يہ تمام چيزيں سلامتي اور صحت كي نشاني هيں، توبہ و استغفار، تقويٰ، عفت اور گناهوں سے مقابلہ ان تمام دردوں كي دوا هے، لهٰذا انسان كو ان تمام حقائق كے ذريعہ مدد حاصل كرتے هوئے اپني اصلاح كے لئے قدم اٹھانا چاهئے۔
حضرت امام محمد باقر عليہ السلام اپنے آباء و اجداد عليهم السلام كے حوالے سے نقل فرماتے هيں كہ پيغمبر اكرم نے حضرت امير المومنين علي بن ابي طالب عليہ السلام سے فرمايا:
”ياعَلِى، اَفْضَلُ الْجِهادِ مَنْ اَصْبَحَ لاَ يهُمُّ بِظُلْمِ اَحَدٍ“۔230
”يا علی! سب سے بهتر اور افضل جهاد يہ هے كہ انسان صبح اٹهے تو كسي پر ظلم و ستم كا اراده نہ ركهتا هو“۔
اگر انسان هر روز گهر سے باهر نكلتے وقت كسي شخص پر يهاں تك كہ اپنے دشمن پر بهي ظلم كرنے كا اراده نہ ركهتا هو اور ان كي نسبت خير و نيكي كي نيت هو اور لوگوں كي خدمت كے علاوه كوئي دوسرا قصد نہ هو تو پهر اگر يهي صورت حال رهي تو انسان كے اندر نور ايمان پيدا هوجاتا هے اور ظاهري اصلاح و نيكي سے مزين هوجاتا هے۔
حضرت امام صادق عليہ السلام فرماتے هيں:
”مَنْ مَلَكَ نَفْسَہُ اِذَارَغِبَ، وَاِذَا رَهِبَ، وَاِذَا شْتَهَيٰ، وَاِذَا غَضِبَ، وَاِذَا رَضِى، حَرَّمَ اللهُ جَسَدَهُ عَلَي النَّارِ“۔231
”اگر انسان رغبت، خوف، خواهشات، غيظ و غضب اور خوشي و غم كے وقت اپنے كو گناه و معصيت اور ظلم و ستم سے محفوظ ركهے تو خداوندعالم اس كے بدن كو آتش دوزخ پر حرام كرديتا هے“۔
حضرت امير المومنين عليہ السلام اكثر فرمايا كرتے تهے:
”نَبِّہْ بِالتَّفَكُّرِ قَلْبَكَ، وَجَافِ عَنِ اللَّيلِ جَنْبَكَ، وَاتَّقِ اللهَ رَبَّكَ“۔232
”اپنے دل كو غور و فكر كے ذريعہ بيدار ركهو، رات كو عبادت كرو، اور زندگي كے تمام امور ميں تقويٰ الٰهي اختيار كرو“۔
حضرت امام صادق عليہ السلام كا ارشاد هے:
”اَلتَّفَكُّرُ يدعُوا اِلَي الْبِرِّ وَالْعَمَلِ بِہِ“۔233
”تمام امور ميں تفكر اور غور و فكر كرنے سے انسان ميں نيكي اور عمل صالح كا جذبہ پيدا هوتا هے“۔
ايك شخص نے امام صادق عليہ السلام كي خدمت ميں عرض كيا: مجهے اخلاقي كر امت اور شرافت تعليم فرمائيں، تو اس وقت امام عليہ السلام نے فرمايا:
”اَلْعَفْوُ عَمَّنْ ظَلَمَكَ، وَصِلَةُ مَنْ قَطَعَكَ، وَاِعْطَاءُ مَنْ حَرَمَكَ، وَ قَوْلُ الْحَقِّ وَلَوْ عَلَي نَفْسِكَ“۔234
”جس نے تجھ پر ظلم كيا هو اس كو بخش دے اور جس نے تجھ سے قطع تعلق كيا هو اس سے صلہ رحم كر، جس نے تجهے محروم كرديا هو اس كو عطا كر، اور حق بات كهہ اگرچہ تيرے لئے نقصان ده ثابت هو“۔
حضرت رسول خدا صلي الله عليہ و آلہ و سلم نے فرمايا:
اگر كسي كے لئے بُرے كام يا حرام طريقہ سے شهوت بجهانے كا موقع آجائے ليكن خوف خدا كي وجہ سے اس كام سے اجتناب كرے تو خداوندعالم (بهي) اس پر آتش جهنم كو حرام كرديتا هے، اور روز قيامت كي عجيب و غريب وحشت سے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

نجات ديديتا هے، اور اپني كتاب ميں دئے هوئے وعده كو وفا كرتا هے كہ جهاں ارشاد هوتا هے: ”جو شخص اپنے پروردگار سے ڈرتا هے اس كے لئے دو جنت هيں“۔
جان لو! كہ اگر كسي شخص نے دنيا كو آخرت پر ترجيح دي تو روز قيامت اس حال ميں خدا سے ملاقات كرے گا كہ عذاب الٰهي سے نجات دلانے والي كوئي نيكي اس كے پاس نہ هوگى، ليكن اگر كوئي آخرت كو دنيا پر ترجيح دے اور فنا هونے والي دنيا كو اپنا معبود قرار نہ دے تو خداوندعالم اس سے راضي و خوشنود هوجاتا هے اور اس كي برائيونكو بخش ديتا هے۔ 235
راوي كهتا هے كہ ميں نے حضرت امام صادق عليہ السلام سے عرض كيا:
”قَوْمٌ يعْمَلُوْنَ بِالْمَعَاصِي وَ يقُولُونَ :نَرْجُو، فَلاَ يزَالُونَ كَذَلِكَ حَتَّي ياتِيهُم الْمَوتُ !فَقَالَ:هٰؤُلاَءِ قَومٌ يتَرَجَّحُوْنَ فِي الْاَمَانِى، كَذَبُوا، لَيسُوا بِراجِينَ، اِنَّ مَنْ رَجَا شَيئاً طَلَبَہُ، وَمَنْ خَافَ مِنْ شَيءٍ هَرَبَ مِنْہُ“۔236
”ايك گروه، گناهگار اور اهل معصيت هے ليكن وه لوگ كهتے هيں كہ هم ان گناهوں كے باوجود بهي اميد وار هيں، اور اسي طرح زندگي بسر كرتے هيں اور اسي حالت ميں مرجاتے هيں! امام عليہ السلام نے فرمايا: يہ لوگ اميد كے اهل نهيں هيں، كيونكہ كسي چيز كي اميد كرنے والا شخص اس سلسلہ ميں كوشش كرتا هے اور جس چيز سے ڈرتا هے اس سے دور بهاگتا هے“۔
حضرت امام صادق عليہ السلام نے درج ذيل آيت كے بارے ميں فرمايا:
((وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّہِ جَنَّتَانِ))۔ 237
”مَنْ عَلِمَ اَنَّ اللهَ يرَاهُ، وَ يسْمَعُ مَايقُولُ، وَيعْلَمُ مَا يعْمَلُہُ مِنْ خَيرٍاَوْ شَرٍّ، فَيحْجُزُہُ ذَلِكَ عَنِ الْقَبِيحِ مِنَ الاَعْمَالِ، فَذَلِكَ الَّذِي خَافَ مَقَامَ رَبِّہِ وَنَهَي النَّفْسَ عَنِ الهَويٰ“۔ 238
”جو شخص جانتا هے كہ خدا مجهے ديكهتا هے اور جو كچھ ميں كهتا هوں اس كو سنتا هے، اور جو نيكي يا برائي انجام ديتا هوں اس كو ديكهتا هے، چنانچہ يهي توجہ اس كو برائيوں سے روكتي هے، اور ايسا شخص هي عظمت خدا سے خوف زده اور اپنے نفس كو هوا و هوس سے روكتا هے“۔
حضرت امام صادق عليہ السلام نے عمرو بن سعيد سے فرمايا:
”اُوصِيكَ بِتَقْوَي اللهِ وَالْوَرَعِ وَالاِجْتِهادِ، وَاعْلَمْ اَنَّہُ لاَ ينْفَعُ اِجْتِهادٌ لاَ وَرَعَ فِيہِ“۔239
”ميں تم كو تمام امور ميں تقويٰ الٰهى، گناهوں سے دورى، عبادت ميں كوشش، اور خدمت خلق كي سفارش كرتا هوں، جان لو كہ جس كوشش ميں گناهوں سے دورى نہ هوں اس كا كوئي فائده نهيں هے“۔
امام صادق عليہ السلام كا فرمان هے:
”عَلَيكَ بِتَقْوَي اللهِ، وَالْوَرَعِ، وَالاِجْتِهَادِ، وَ صِدْقِ الْحَدِيثِ، وَاَدَاءِ الاَمَانَةِ، وَ حُسْنِ الْخُلْقِ، وَحُسْنِ الْجِوَارِ، وَكُونُوا دُعاةً اِلَي اَنْفُسِكُمْ بِغَيرِ اَلْسِنَتِكُمْ، وَكُونُوا زَيناً وَلاَتَكُونُوا شَيناً، وَعَلَيكُمْ بِطُولِ الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ، فَاِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَااَطالَ الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ هَتَفَ اِبْلِيسُ مِنْ خَلْفِہِ وَقَالَ:يا وَيلَہُ، اَطَاعَ وَ عَصَيتُ، وَسَجَدَ وَاَبَيتُ“۔240
”تمام امور ميں تقويٰ الٰهي اختيار كرو، گناهوں سے بچو، عبادت خدا اور خدمت خلق ميں كوشش كرتے رهو، صداقت و امانت كا لحاظ ركهو، حسن خلق اپناؤ، پڑوسيوں كا خيال ركهو، اپني زبانوں كے علاوه اپني نفسوں كے ذريعہ بهي دين حق كي دعوت دو، دين كے لئے باعث زينت بنو، دين كے لئے ذلت كا
باعث نهيں، نمازوں ميں اپنے ركوع و سجود طولاني كرو، ايسا كرنے سے شيطان فرياد كرتا هے: هائے افسوس! يہ شخص اطاعت كررها هے، اور ميں نے خدا كي مخالفت كى، يہ سجده كررها هے اور ميں نے نهيں كيا!
حضرت رسول خدا صلي الله عليہ و آلہ و سلم نے امير المومنين عليہ السلام سے فرمايا:
”ثَلاثَةٌ مَنْ لَقِي اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ بِهِنَّ فَهُومِنْ اَفْضَلِ النَّاسِ :مَن اَتَي اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ بِمَا افْتَرَضَ عَلَيہِ فَهُوَ مِنْ اَعْبَدِ النَّاسِ، وَمَنْ وَرِعَ عَنْ مَحارِمِ اللّٰہِ فَهُوَمِنْ اَوْرَعِ النّاسِ، وَمَنْ قَنَعَ بِمَا رَزَقَہُ اللّٰہُ فَهُوَ مِنْ اَغْنَي النَّاسِ.ثُمَّ قالَ:يا عَلِى! ثَلاثٌ مَنْ لَمْ يكُنَّ فِيہِ لَمْ يتِمَّ عَمَلُہُ:وَرَعٌ يحْجُزُہُ عَنْ مَعَاصِي اللّٰہِ، وَخُلْقٌ يدارِي بِہِ النَّاسَ، وَحِلْمٌ يرُدُّ بِہِ جَهْلَ الْجاهِلِ - اِليٰ اَنْ قَالَ - ياعَلِى!الاِسْلامُ عُرْيانٌ، وَلِباسُہُ الْحَياءُ، وَ زِينَتُہُ الْعِفافُ، وَمُرُوَّتُہُ الْعَمَلُ الصّالِحُ، وَعِمادُہُ الْوَرَعُ“۔241
”جو شخص تين چيزوں كے ساتھ خدا سے ملاقات كرے گا وه بهترين لوگوں ميں سے هوگا، جو شخص اپنے اوپر واجب چيزوں پر عمل كرے گا، وه بهترين لوگوں ميں سے هوگا، اور جو شخص خدا كي حرام كرده تمام چيزوں سے پرهيز كرے گا وه بندونميں پارسا ترين شخص هوگا، اور جو شخص خدا كي عطا كرده روزي پر قناعت كرے گا، وه سب سے بے نياز شخص هوگا، اس كے بعد فرمايا: يا على! جس شخص ميں يہ تين چيزيں نہ هوں اس كا عمل تمام نهيں، انسان ميں ايسي

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

طاقت نہ ھو جس کو گناھوں كي ركاوٹ ميں لگاسكے، اور ايسا اخلاق نہ ھو جس سے لوگوں كے ساتھ نيك سلوك كرسكے، اور ايسا حلم اور حوصلہ نہ ھو جس سے جاھل كے جھل كو خود اس كي طرف پلٹادے، يہاں تك آنحضرت صلي اللہ عليہ و آلہ و سلم نے فرمايا: ياعلى! اسلام برہنہ اور عريان ھے اس كا لباس حياء، اس كي زينت عفت و پاكدامنى، اور اس كي شجاعت عمل صالح اور اس كے ستون ورع اورتقويٰ ھيں"۔حضرت امام باقر عليہ السلام فرماتے ھيں:

"اِنَّ اَفْضَلَ الْعِبَادَةِ عِفَّةُ الْبَطْنِ وَالْفَرْجِ"۔242

"بے شك شكم و شھوت كو (حرام چيزوں) سے محفوظ ركھنا بھترين عبادت ھے"۔

حضرت امام صادق عليہ السلام فرماتے ھيں:

"اِنَّمَا شِيعَةُ جَعْفَرٍ مَنْ عَفَّ بَطْنُہُ وَ فَرْجُہُ، وَاشْتَدَّ جِهادُہُ وَعَمِلَ لِخالِقِہِ، وَرَجا ثَوابَہُ، وَخَافَ عِقابَہُ، فَاِذا رَاَيتَ اُولٰئِكَ، فَاُولٰئِكَ شِيعَةُ جَعْفَرٍ"۔243

"بے شك جعفر صادق كا شيعہ وہ ھے جو شكم اور شھوت كو حرام چيزونسے محفوظ ركھے، راہ خدا ميں اس كي سعي و كوشش زيادہ ھو، صرف خدا كے لئے اعمال انجام دے، اس كے اجر و ثواب كا اميدوار اور اس كے عذاب سے خوف زدہ رھے، اگر ايسے لوگوں كو ديكھو تو كھو وہ جعفرصادق كے شيعہ ھيں"۔

حضرت رسول خدا صلي اللہ عليہ و آلہ و سلم كا فرمان ھے:

"لاَ تَزَالُ اُمَّتِي بِخَيرٍ ما تَحابُّوا وَ تَهادَوْا وَاَدُّواالاَمانَةَ، وَاجْتَنَبُوا الحَرامَ، وَ قَرَوُالضَّيفَ، وَاَقامُوا الصَّلاةَ، وَآتُواالزَّكاةَ، فَاِذَا لَمْ يفْعَلُواذٰلِكَ ابْتُلُوبِالْقَحْطِ وَالسِّنِينَ"۔244

"جب تك ميري امت ميں يہ اعمال باقي رھيں گے اس وقت تك ان پركوئي مصيبت نازل نہ ھوگى: ايك دوسرے سے محبت كرنا، ايك دوسرے كو ھديہ دينا اور دوسروں كي امانت ادا كرنا، حرام چيزوں سے پرھيز كرنا، مھمان كي مھمان نوازي كرنا، نماز قائم كرنا، زكوٰة ادا كرنا، ليكن ان چيزوں كے نہ ھونے كي صورت ميں ميري امت قحط اور خشك سالي ميں مبتلا ھوجائے گي"۔

قارئين كرام! گزشتہ احاديث كے مطالعہ كے بعد يہ نتيجہ نكلتا ھے كہ اصلاح كا راستہ ھميشہ ھر شخص كے لئے كھلا ھے، اور اس نوراني راستہ پر چلنا ھر شخص كے لئے ممكن ھے، انسان اپنے عمل، اعتقاد اور اخلاق ميں مجبور نھيں ھے، انسان اپنے اختيار سے پاك نيت اور مصمم ارادہ كے ذريعہ مذكورہ بالا احاديث ميں بيان شدہ خوبيوں سے مزين ھوسكتا ھے، ان تمام برائيوں اور شيطاني صفات كو چھوڑتے ھوئے ان تمام خير و نيكي اور معنوي خوبيونسے آراستہ ھوسكتا ھے، اور اپنے ھاتھوں سے البتہ خدا كي نصرت و مدد كے ساتھ ساتھ اخلاقي برائيوں اور برے اعمال كو ظاھري و باطني نيكيوں ميں تبديل كرے، كيونكہ جوشخص بھي اصلاح كا راستہ اپناتا ھے تو خداوندعالم بھي اس كي برائيوں كو نيكيوں ميں تبديل كرنے ميں مدد كرتا ھے، اور جب برائيوں كي جگہ نيكياں آجاتي ھينتو پھر اس كي تمام گزشتہ برائياں بخش دي جاتي ھيں۔

((إلاَّ مَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَأُوْلَئِكَ يبَدِّلُ اللهُ سَيِئَاتِهِم حَسَنَاتٍ وَكَانَ اللهُ غَفُورًا رَحِيمًا))۔ 245

"علاوہ اس شخص كے جو توبہ كر لے اور ايمان لائے اور نيك عمل بھي كرے تو پروردگار اس كي برائيوں كو اچھائيوں سے تبديل كردے گا اور خدا بھت زيادہ بخشنے والا اور مھربان ھے"۔

((إلاَّ مَنْ ظَلَمَ ثُمَّ بَدَّلَ حُسْنًا بَعْدَ سُوءٍ فَإِنِّي غَفُورٌ رَحِيمٌ))۔ 246

"ھاں كوئي شخص گناہ كر نے كے بعد توبہ كر لے اور اپني برائي كو نيكي سے بد ل دے، تو ميں بخشنے والا مھربان ھوں"۔

اصلاح نفس سے متعلق مسائل كے عناوين

تمام لوگوں كي نسبت خيرو نيكي كي نيت ركھنا، رغبت، خوف، خواہش، خوشي اور غم كے وقت پرھيزگاري كرنا۔

تمام امور اور انجام كار كے بارے ميں غور و فكر كرنا، عبادت كے لئے شب بيدارى، تقويٰ و پرھيزگاري اختيار كرنا، ظلم و ستم كرنے والے سے چشم پوشي كرنا، جس نے قطع تعلق كرليا ھو اس سے صلہ رحم كرنا، جس نے احسان نہ كيا ھو اس كے ساتھ احسان كرنا، گناھوں كو ترك كرنے كے ساتھ ساتھ خوف خدا اس دنيا كے ظاھر و باطن پر خدا كي حفاظت پر توجہ ركھنا، (كس طرح خدا انسان يا دوسري مخلوق كي حفاظت فرماتا ھے) عفت اورپاكدامنى، عبادت خدا اور خدمت خلق ميں كوشش كرنا، صداقت، ادائے امانت اور خوش عادت ھونا، پڑوسيوں كا خيال ركھنا، خوبيوں اور نيكيوں سے آراستہ ھونا، طولاني ركوع اور سجدہ كرنا، حلال روزي پر قناعت كرنا، اپني رفتار و گفتار ميں نرم رويہ پيدا كرنا، حلم و حوصلہ، حياء اور عفت سے كام لينا، نيك اور صالح عمل انجام دينا، شكم اور شھوت كے ميدان باعفت رہنا، رضائے الٰھي كے لئے نيك

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

عمل انجام دينا، ذات خدا سے اميدركهنا، عذاب الٰهي سے خوف زده رہنا، ايك دوسرے سے محبت كرنا، ايك دوسرے كي ہدايت كرنا، برائيوں سے دور رہنا، مهمان كي عزت كرنا، نماز قائم كرنا اور زكوٰة كا ادا كرنا۔
البتہ يہ عناوين گزشتہ احاديث ميں بيان هونے والے اصلاح كے راستہ سے متعلق هيں جن كي فهرست هم نے يهاں بيان كي هے، اگر هم اپنی، اهل خانہ اور معاشره كي اصلاح كے سلسلہ ميں بيان هونے والي تمام احاديث سے عناوين كو جمع كريں تو واقعاً ايك ضخيم كتاب بن جائے گي۔
اگر انسان اپنے اراده و اختيار سے خود كو ان تمام نيكيوں سے مزين اور آراستہ كرلے اور برے صفات خصوصاً مال حرام، مقام حرام اور شهوت حرام سے محفوظ كرلے تواس كو دنيا و آخرت ميں فائده هي فائده نصيب هوگا۔
اس سلسلہ ميں متقي و پرهيزگار افراد كو زندگي كے بعض پهلوؤں ميں هونے والے عظيم الشان فائدوں كي طرف اشاره كيا جائے تو ممكن هے خير و سعادت حاصل كرنے والوں كے لئے هدايت كا سبب بن جائے۔

ابن سيرين اور خواب كي تعبير
ابن سيرين كا نام محمد بن سيرين بصري هے، وه خواب كي تعبير كے سلسلہ ميں ايك عجيب و غريب طاقت كا مالك تھا اس كي تعبير خواب كا سر چشمہ ذوق سالم اور بلند فكر تهي۔
خواب كو انسان سے مطابقت كرتا تھا، اور خواب كي تعبير ميں قرآن مجيد اور احاديث سے الهام ليتا تھا۔
اس كے بارے ميں لكھا گيا هے كہ ايك شخص نے اس سے معلوم كيا: خواب ميں اذان كهنے كي تعبير كيا هے؟ تو اس نے كها: حج سے مشرف هونا، دوسرے شخص نے اسي خواب كي تعبير پوچھي تو كها: چوری كرنا، ليكن جب اس سے ايك خواب كي دو مختلف تعبيروں كے بارے ميں سوال كيا گيا تو اس نے كها: ميں نے پهلے شخص كو ديكھا تو وه ايك نيك اور صالح شخص دكهائي دياتو اس كے خواب كي تعبير كو اس آيت سے حاصل كيا: ((وَأَذِّنْ فِي النَّاسِ بِالْحَجِ...))-247 ليكن دوسرے شخص كا چهره صحيح نهيں تھا لہٰذا اس كے خواب كي تعبير ميں اس آيت سے الهام ليا: ((أَذَّنَ مُؤَذِّنٌ أَيَّتُها الْعِيرُ إِنَّكُمْ لَسَارِقُونَ))۔ 248
ابن سيرين كهتا هے:بازار ميں ميري كپڑے كي دكان تهی، ايك خوبصورت عورت كپڑا خريدنے كے لئے ميري دكان پر آئی، جبكہ ميں يہ نهيں جانتا تھا كہ يہ عورت ميري جواني اور جمال كي عاشق هوگئي هے، تهوڑا كپڑا مجھ سے خريدا اور اپني گٹھري ميں ركھ ليا، اور اچانك كهنے لگی: اے كپڑا فروش! ميں گھر سے پيسے لانا بھول گئی، يہ گٹھري لے كر تم ميرے گھر تك چلو وهاں پر اپنے پيسے بھي لے لينا! مجھے مجبوراً اس كے گھر تك جانا پڑا، گھر كي چوكھٹ پر مجھے بلايا اور جيسے هي ميں نے اندر قدم ركھا اس نے فوراً دروازه بند كرليا، اس نے اپنے كپڑے اتار پهينكے اور اپنے جمال و خوبصورتي كو ميرے لئے ظاهر كرديا، او ركها: ايك مدت سے تيرے جمال كي عاشق هوں، اپنے وصال كے لئے ميں نے يهي راستہ اختيار كيا هے، اس وقت يهاں پر تيرے اور ميرے علاوه كوئي نهيں هے، لہٰذا ميري آرزو پوري كردے ورنہ تجھے ذليل كردوں گي۔
ميں نے اس سے كها: خدا سے ڈر، اور زنا سے دامن آلوده نہ كر، زنا گناه كبيره هے، جو جهنم ميں جانے كا سبب هے۔ ليكن ميري نصيحت كا كوئي فائده نہ هوا، ميرے وعظ كا كوئي اثر نہ هوا، اس موقع پر ميں نے بيت الخلا جانے كي اجازت مانگی، اس نے سوچا واقعاً قضائے حاجت كے لئے جارها هے لہٰذا اس نے چھوڑديا۔ ميں بيت الخلاء ميں گيا اور اپنے ايمان اور آخرت اور انسانيت كو محفوظ كرنے كے لئے نجاست كو اپنے پورے بدن پر مل ليا، جيسے هي اس حالت ميں بيت الخلاء سے نكلا، فوراً هي اس نے گھر كا دروازه كھولا اور مجھے باهر نكال ديا، ميں ايك جگہ گيا اور نهايا دهلا، ميں نے اپنے دين كي خاطر تهوڑي دير كے لئے بدبو دار نجاست كو اپنے بدن پر ملا، اس كے بدلے ميں خداوندعالم نے بھي ميري بُو كو عطر كے مانند كرديا اور مجھے تعبير خواب كا علم مرحمت فرمايا۔ 249

خداداد بے شمار دولت اور علم
عظيم الشان اصولي فقيہ، علم و عمل اور عبادت ميں مشهور شخصيت حجة الاسلام شفتي سيد كے نام سے مشهور، اپني ابتدائے تعليم كے دوران نجف اشرف ميں زندگي بسر كيا كرتے تھے، بهت زياده غربت اور پريشاني كي زندگي تهی، اكثر اوقات ايك وقت كے كھانے كے لالے پڑجاتے تھے، نجف اشرف ميں رهنا ان كے لئے مشكل تھا، ليكن تمام تر مشكلات كے باوجود تحصيل علم كے لئے حوزه اصفهان گئے جو اس موقع پر شيعوں كاايك پُر رونق حوزه تھا ليكن وهاں پر بھي مشكلات اور پريشانيوں ميں مبتلا رهے۔
ايك روزان كے لئے ان كے لئے كهيں سے كچھ پيسہ آيا، اهل و عيال كے كھانے كے انتظام كے لئے بازار گئے، انهوں نے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

سوچا کہ اپني اور اهل و عيال کي بهوک مٹانے کے لئے کوئي سستي سي غذا خريديں۔
ايک قصائي کي دکان سے ايک جگر خريدا اور خوشي خوشي گهر کي جانب روانہ هوگئے۔
راستہ ميں ايک ٹوٹے پهوٹے مکان کي طرف سے گزر هوا ديکها کہ ايک ضعيف اور کمزور سي کتيا زمين پر پڑي هوئي هے، اور اس کے چند پلّے اس کے سينہ سے چپکے هوئے هيں اور دودھ مانگ رهے ليکن اس بهوکي اور کمزور کتيا کے پستان ميں دودھ نهيں هے۔
کتيا کي حالت ديکھ کراور اس کے بچوں کي فرياد سن کر سيد کهڑے هوگئے، جبکہ خود موصوف اور ان کے اهل و عيال کو بهي اس غذا کي ضرورت تهي ليکن انهوں نے خواہش نفس پر کوئي توجہ نهيں کي اور تمام جگر اس کو کهلاديا، اس کتيا نے اپني دم هلائي اور اپنا سر آسمان کي طرف بلند کيا گويا خداوندعالم کي بارگاه ميں اپني بے زباني سے اس محسن اور ايثار گر کے حق ميں دعا کررهي هے۔
سيد فرماتے هيں: اس کتيا اور اس کے بچوں پر رحم کئے هوئے زياده وقت نهيں گزرا تها کہ ”شفت“ کے علاقہ سے بهت سا مال ميرے پاس لايا گيا، اور کها: وهاں کے رهنے والے ايک شخص نے ايک صاحب کو کاروبار کرنے کے لئے پيسہ ديا اور اس سے کها: اس کا فائده سيد شفتي کے لئے بهيج ديا جائے، اور ميرے مرنے کے بعد ميرا سارا مال اور اس کے تمام منافع سيد کے پاس بهيج ديئے جائےں، اس ميں مال کا منافع سيد کے ذاتي اخراجات کے لئے اور اصل مال ان کي مرضي کے مطابق خرچ کيا جائے!
سيد نے اپنے سے متعلق مال کو تجارت ميں لگاديا اور اس کے فائدے سے کچھ زمين و باغات خريدے، موصوف اس کے منافع سے غريبوں کي امداد اور طلباء کو شهريہ ديا کرتے تهے، نيز لوگوں کي مشکلات کو دور فرماتے تهے، اور ايک عظيم الشان مسجد بنائي جو آج کل اصفهان کي ايک آباد اور سيد کے نام سے مشهور هے، موصوف کي قبر بهي اسي مسجد کے کنارے ايک پُر رونق مقبره ميں هے۔

ايک پرهيزگار اور بيدار جوان

قبيلہ انصار سے ايک شخص کهتا هے: گرمي کے دنوں ميں ايک روز رسول خدا صلي الله عليہ و آلہ و سلم کے ساتھ ايک درخت کے سايہ ميں بيٹها هوا تها، ايک شخص آيا جس نے اپنا کرتہ اتار ديا، اور گرم ريت پر لوٹنا شروع کرديا، کبهي پيٹھ کے بل اور کبهي پيٹ کے بل اور کبهي اپنا چهره گرم ريت پر رکهتا هے اور کهتا هے: اے نفس! اس گرم ريت کا مزه چکھ، کيونکہ خداوندعالم کا عذاب تو اس سے کهيں زياده سخت هے۔
رسول اکرم صلي الله عليہ و آلہ و سلم اس واقعہ کو ديکھ رهے تهے، جس وقت وه جوان وهاں سے اٹها او راس نے اپنے کپڑے پہن کر هماري طرف ديکھ کر جانا چاها، پيغمبر اکرم صلي الله عليہ و آلہ و سلم نے اس کو هاتھ کے اشارے سے بلايا، جب وه آگيا تو آنحضرت نے اس سے فرمايا: اے بنده خدا! ميں نے اب تک کسي کو ايسا کام کرتے نهيں ديکها اس کام کي وجہ کيا هے؟ تو اس نے عرض کيا: خوف خدا، ميں نے اپنے نفس سے يهي طے کرليا هے تاکہ شهوت اور طغيان سے محفوظ رهے!
پيغمبر اکرم صلي الله عليہ و آلہ و سلم نے فرمايا: تو نے خدا سے ڈرنے کا حق ادا کرديا هے خداوندعالم تيرے ذريعہ اهل آسمان پرفخر و مباهات کرتا هے، اس کے بعد آنحضرت صلي الله عليہ و آلہ و سلم نے اپنے اصحاب سے فرمايا: سب لوگ اپنے اس دوست کے پاس جمع هوجاؤ تاکہ يہ تمهارے لئے دعا کردے، سب اصحاب جمع هوگئے تو اس نے اس طرح سے دعا کي:
”اَللّٰهُمَّ اجْمَعْ اَمْرَنا عَلَي الْهُديٰ وَاجْعَلِ التَّقْويٰ زادَنا وَالْجَنَّةَ مَآبَنا“۔250
”پالنے والے! هماري زندگي هدايت پر گامزن رکھ، تقويٰ کو هماري زاده راه، اور بهشت کو هماري جايگاه بناد ے“۔

ايک جوان عابد اور گناه کے خطره پر توجہ

حضرت امام باقر عليہ السلام فرماتے هيں: بني اسرائيل کي ايک بدکار عورت نے ايک جوان کو گمراه کرنا چاها، بني اسرائيل کے بهت سے لوگ کهتے تهے: اگر فلاں عابد اس عورت کو ديکهے گا تو عبادت چهوڑ دے گا، جيسے هي اس بدکار عورت نے ان کي باتوں کو سنا تو کهنے لگي: خدا کي قسم ميں اس وقت تک اپنے گهر نہ جاؤں گي جب تک کہ اس کو گمراه نہ کردوں، چنانچہ رات گئے اس عابد کے دروازه پر آئي اور دروازه کهٹکهٹايا ليکن اس عابد نے دروازه نہ کهولا، وه عورت چلائي او رکها: مجهے اندر آنے دے، ليکن اس نے نہ کهولا، اس عورت نے کها: بني اسرائيل کے کچھ جوان مجھ سے بُرا کام کرنا چاهتے هيں اگر تو مجهے پناه نهيں دے گا تو ميں ذليل و رسوا هوجاؤں گي!

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

جيسے اس عابد نے يہ آواز سني دروازہ کھول ديا، وہ عورت جيسي هي اس کے گھر ميں آئي تو اس نے اپنے کپڑے اتار دئے، اس عابد نے جيسے هي اس کي زيبائي اور خوبصورتي کو ديکھا تو وسوسہ ميں پڑگيا، اس کے بدن پر هاتھ رکھا اور پھر ايك گھري سوچ ميں پڑگيا، کچھ دير سوچ کرچولھے کي طرف گيا اور آگ ميں اپنا هاتھ ڈال ديا، وہ عورت پکاری: ارے تو کيا کرتا هے؟ اس نے کھا: جو هاتھ نامحرم کے بدن تك پہنچا هے اس کو جلانا چاهتا هوں، چنانچہ يہ ديکھ کر وہ عورت بھاگ گھڑي هوئي اور بني اسرائيل کے لوگوں کے پاس جاکر کھا: دوڑو اور اس جوان کو بچاؤ کيونکہ اس نے اپنا هاتھ آگ ميں رکھ ديا هے، جيسے هي لوگ دوڑے تو ديکھا کہ اس کا هاتھ جل چکا هے۔ 251

پوريائے ولي ليکن اپنے نفس سے جنگ کرنے والا

پوريائي ايك قدرتمند اور زبردست پھلوان تھا جس نے اپنے زمانہ کے تمام پھلوانوں سے کشتي لڑي اور سب کو پچھاڑ ڈالاتھا، جس وقت وہ اصفھان ميں پھنچاتو اس نے اصفھان کے بھي تمام پھلوانوں سے کشتي لڑي اور سبھي پر فاتح رھا، چنانچہ اس نے شھر کے پھلوانو ں سے درخواست کي کہ ميرے بازو پر بندھے هوئے بازوبند پر مھر لگا کر ميري پھلواني کا اقرار کرتے هوئے دستخط کرو تو شھر کے پھلوانوں کے رئيس کے علاوہ سب نے دستخط کردئے چونکہ اس نے ابھي تك اس سے کشتي نھيں لڑي تھي اس نے کھا کہ ميں پوريا سے کشتي لڑوں گا اگر اس نے مجھے هراديا تب وقت دستخط کروں گا۔ ميدان "عالي قاپو ميں جمعہ کے روز کشتي کا پروگرام رکھا گيا تاکہ اس بے نظير کشتي کو ديکھنے کے لئے لوگ جمع هوسکيں، شب جمعہ پوريا ئي نے ديکھا کہ ايك بُڑھياحلوا بانٹ رھي هے اور التجا کے انداز ميں کہہ رھي هے: يہ حلوا کھاؤ او رميرے لئے دعا کرو کہ خداوندعالم ميري حاجت پوري کردے۔

پوريائي نے پوچھا! ماں تيري حاجت کيا هے؟ اس نے کھا: ميرا بيٹا اس شھر کا سب سے بڑا پھلوان هے، وہ ميري اور اپنے اهل و عيال کے لئے روزي لاتا هے، کل اس کي کشتي پوريائي سے هے، کچھ لوگ اس کي مدد کرتے هيں ليکن مجھے ڈر هے کہ اگر وہ کشتي هار گيا تو کھيں وہ لوگ اس کو پيسہ دينا بند نہ کرديں اور هماري زندگي سختي اور پريشاني ميں گزرنے لگے!

پوريائي نے اسي وقت يہ ٹھان لي کہ شھر اصفھان کے مشھور پھلوان کو زير کرنے کے بجائے اپنے نفس کو زيرکرے گا، چنانچہ اسي نيت سے اس نے کشتي لڑنا شروع کی، جس وقت کشتي هونے لگی، تو اس نے اندازہ لگاليا کہ ايك وار ميں اس کو زمين پر گرا سکتا هے، ليکن اس نے اس طرح کشتي لڑي کہ خود اس پھلوان سے هارگيا تاکہ چند لوگوں کي روزي روٹي بند نہ هونے پائے، اس کے علاوہ اس بُڑھيا کے دل کو بھي خوش کردے، اور خود بھي رحمت الٰھي کا مستحق هوجائے۔

آج بھي اس کا نام تاريخ پھلواني ميں ايك بلند انسان، شجاع اور بخشش کرنے والے کے نام سے باقي هے، اس کي قبر گيلان ميں هے، اور لوگ اس کي قبر پر فاتحہ پڑھنے کے لئے جاتے هيں۔ 252

جن لوگوں نے هوائے نفس اور هوا و هوس سے جنگ کي هے اور بلند و بالا منصب اور ملکوتي درجات پرپہنچے هيں، ان کا نام قرآن، حديث اور تاريخ ميں بيان هوا هے ان کي تعداد اتني زيادہ هے کہ اگر ان سب کے حالات کو ايك جگہ جمع کيا جائے تو واقعاًچند جلد کتاب هوجائے ۔

هوائے نفس اور حرام شھوت سے مقابلہ کے سلسلہ ميں رسول اکرم صلي الله عليہ و آلہ و سلم اور ائمہ معصومين عليهم السلام بھت سي احاديث بيان هوئي هيں، جن ميں چند کي طرف اشارہ کرنا مناسب هے۔

حضرت امام باقر عليہ السلام فرماتے هيں: خدا وندعالم کا فرمان هے:

"وَعَزَّتي وَجَلَالِي وَ عَظَمَتي وَبَهائِي وَعُلُوّارْتِفاعِی، لَايُؤْثِرُ عَبْدٌ مُؤْمِنٌ هَواي عَلَيٰ هَواهُ فِي شَيءٍ مِنْ اَمْرِالدُّنْيا اِلاَّ جَعَلْتُ غِناهُ فِي نَفْسِہِ، وَهِمَّتَہُ فِي آخِرَتِہِ، وَضَمَّنْتُ السَّماواتِ وَالْاَرْضَ رِزْقَہُ، وَکُنْتُ لَہُ مِنْ وَراءِ تِجارَۃِ کُلِّ تاجِرٍ"۔253

"مجھے اپني عزت و جلال، بزرگي و حسن اور بلند و بالا مقام کي قسم کوئي بھي ميرا بندہ اپني خواهشات پر ميري مرضي کو مقدم نھيں کرے گا مگر يہ ميں اس کو بے نياز بنادوں گا، اور اس کي همت و قصد کو آخرت کي طرف موڑ دوں گا، زمين و آسمان کو اس کي روزي کا کفيل بنادوں گا، اور خود ميں اس کے لئے هر تاجر کي تجارت سے بھتر منافع عطا کروں گا"۔

حضرت امام صادق عليہ السلام سے روايت هے:

"اِذاکَانَ يوْمَ القِيامَۃِ تَقومُ عُنُقٌ مِنَ النَّاسِ فَيأْتُونَ بَابَ الْجَنَّۃِ (وسائل الشيعہ:ج15، ص279، باب32، حديث20510)

فَيضْرِبُونَہُ، فَيقالُ لَهُم:مَنْ اَنْتُم ؟فَيقُولُونَ:نَحْنُ اَهْلُ الصَّبْرِ، فَيقالُ لَهُمْ:عَلي مَاصَبَرْتُم ؟فَيقُولُونَ :کُنّا نَصْبِرُ عَلَي طاعَۃِ اللّٰہِ وَنَصْبِرُ عَنْ مَعاصِي اللّٰہِ، فيقول الله عَزَّوَجَلَّ:صَدَقُوا، اَدْخِلُوهُمُ الجَنَّۃَ۔254 وَهُوَ قَوْلُ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ:((... اِنَّمَا يوَفَّي الصَّابِرُونَ اَجْرَهم بِغَيرِ

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

حِسَابٍ))- 255
’’جس وقت قيامت برپا ھوگى، كچھ لوگ اٹھيں گے اور جنت كے دروازہ كي طرف جانے لگےں گے، وھاں پہنچ كر دقّ الباب كريں گے، آواز آئے گى: تم كون لوگ ھو؟ تو وہ كھيں گے: اھل صبر، سوال ھوگا: تم لوگوں نے كس چيز پر صبر كيا: جواب ديں گے: ھم نے اطاعت خدا اور اس كي معصيت پر صبر كيا، اس وقت آواز قدرت آئے گى: يہ لوگ ٹھيك كھتے ھيں، ان كو جنت ميں داخل ھونے دو، اسي چيز كو خداوندعالم نے قرآن مجيد ميں ارشاد فرمايا ھے: ’’پس صبر كرنے والے ھي وہ ھيں جن كوبے حساب اجر ديا جاتا ھے‘‘۔
حضرت امير المومنين عليہ السلام فرماتے ھيں:
’’طُوبٰي لِمَنْ لَزِمَ بَيتَہُ، وَاَكَلَ قوتَہُ، وَاشْتَغَلَ بِطاعَةِ رَبِّہِ، وَبَكيٰ عَليٰ خَطِيئَتِہِ، فَكَانَ مِنْ نَفْسِہِ في شُغُلٍ، وَالنّاسُ مِنْہ فِي رَاحَةٍ‘‘-256
’’خوش نصيب ھے وہ شخص جو اپنے گھر ميں رھے، اور اپني روزي روٹي كھاتا رھے، خدا كي اطاعت ميں مشغول رھے، اپنے گناھوں پر گريہ كرتا رھے، اپنے ھي كاموں ميں مشغول رھے اور دوسرے لوگوں كو پريشان نہ كرے‘‘۔
يعقوب بن شعيب كھتے ھيں: ميں نے حضرت امام صادق عليہ السلام سے سنا كہ آپ نے فرمايا:
’’مَانَقَلَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ عَبْداً مِنْ ذُلِّ الْمَعاصِي اِليٰ عِزِّالتَّقْوٰي اِلاّ اَغْناہُ مِنْ غَيرِ مالٍ، وَاَعَزَّہُ مِنْ غَيرِ عَشِيرَةٍ، و1آنَسَہُ مِنْ غَيرِ بَشَرٍ‘‘-257
’’ خداوندعالم كسي بھي بندہ كو گناھوں كي ذلت سے تقويٰ كي عزت كي طرف نھيں پھونچاتا مگر يہ كہ اس كو بغير مال و دولت كے بے نياز بناديتا ھے اور اس كو بغير قوم و قبيلہ كے عزت ديتا ھے اور اس كو بغير انسان كے انس ديديتا ھے‘‘۔
پيغمبر اسلام صلي اللہ عليہ و آلہ و سلم فرماتے ھيں:
’’مَنْ ذَرَفَتْ عَيناہُ مِنْ خَشْيةِ اللّٰہِ كَانَ لَہُ بِكُلِّ قَطْرَةٍ قَطَرَتْ مِنْ دُموعِہِ قَصْرٌ فِي الجَنَّةِ مُكَلَّلٌ بِالدُّرِّ وَ الْجَوْھَرِ، فيہِ مَا لَا عَينٌ رَأَتْ، وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ، وَلَا خَطَرَ عَلَي قَلْبِ بَشَرٍ‘‘-258
’’جو شخص خوف خدا مينآنسو بھائے، اس كے ھر قطرہ كے عوض بہشت ميں ھيرے جواھرات سے بنا ھوا ايك محل ملے گا، اس قصر ميں ايسي چيزيں ھيں جس كو كسي آنكھ نے نہ ديكھا ھو اورنہ ھي كسي دل ميں اس كے متعلق خطور ھواھو‘‘۔
حضرت امام صادق عليہ السلام فرماتے ھيں:
’’كُلُّ عَينٍ باكِيةٌ يوْمَ القِيامَةِ اِلاَّ ثَلاثَةً:عَينٌ غُضَّتْ عَنْ مَحَارِمِ اللّٰہِ، وَعَينٌ سَھرَتْ فِي طَاعَةِ اللّٰہِ، وَعَينٌ بَكَتْ فِي جَوْفِ اللَّيلِ مِنْ خَشْيةِ اللّٰہِ‘‘-259
وم قيامت ھر آنگھ گريہ كرے گي سوائے تين آنكھوں كے: جس آنكھ سے حرام خدا كو نہ ديكھا ھو، جو آنكھ اطاعت و عبادت خدا ميں جاگي ھو، اور وہ آنكھ جو رات كے اندھيرے ميں خوف خدا سے روئي ھو‘‘۔
حضرت رسول اكرم صلي اللہ عليہ و آلہ و سلم نے فرمايا:
’’اِنَّ الصَّدَقَةَ تَزِيدُ صَاحِبَھا كَثْرَةً، فَتَصَدَّقُوا يرْحَمْكُمُ اللّٰہُ،وَاِنَّ التَّواضُعَ يزِيدُ صاحِبَہُ رِفْعَةً، فَتَواضَعُوا يرْفَعْكُمُ اللّٰہُ،وَاِنَّ العَفْوَ يزِيدُ صَاحِبَہُ عِزّاً، فَاعْفُوا يعِزَّكُمُ اللّٰہُ ‘‘-260
’’بے شك صدقہ صاحب مال كے مال ميں اضافہ كرتا ھے، پس راہ خدا ميں صدقہ ديا كرو، خداوندعالم تم پر رحمت نازل كرے، تواضع و انكساري كرنے والے كي سربلندي ميں اضافہ ھوتا ھے، پس تواضع و انكسار ي كرو، خداوندعالم تم كو سربلند و سرفراز فرمائے گا، عفو و بخشش كرنے والے كي عزت و سربلندي ميں اضافہ ھوتا ھے، پس عفو و بخشش سے كام لو خداوندعالم تم كو عزت دےگا‘‘۔
حضرت امير المومنين عليہ السلام نے ايك حديث كے ضمن ميں فرمايا:
’’اَلاٰ اِنَّہُ مَنْ ينْصِفِ النَّاسَ مِنْ نَفْسِہِ لَمْ يزِدْہُ اللّٰہُ اِلاَّعِزًّا‘‘-261
’’آگاہ ھوجاؤ كہ جو شخص دوسرے لوگوں سے انصاف كرے گا، خداوندعالم اس كي عزت و سربلندي ميں اضافہ فرمادے گا‘‘۔
حضرت رسول خدا صلي اللہ عليہ و آلہ و سلم فرماتے ھيں:
’’طُوبيٰ لِمَنْ طابَ خُلُقُہُ، وَطَھُرَتْ سَجِيتُہُ، وَصَلُحَتْ سَرِيرَتُہُ، وَحَسُنَتْ عَلانِيتُہُ، وَاَنْفَقَ الْفَضْلَ مِنْ مالِہِ، وَاَمْسَكَ الْفَضْلَ مِنْ قَوْلِہِ، وَاَنْصَفَ النَّاسَ مِنْ نَفْسِہِ‘‘-262
’’خوش نصيب ھے وہ شخص جس كا اخلاق اچھا ھو، جس كي طينت پاك ھو، جس كا باطن صالح اور نيك ھو، جس كا ظاھر نيك ھو، اپنے اضافي مال سے انفاق كرے، اور زيادہ گفتگو سے پرھيز كرے، اور لوگوں كے ساتھ انصاف سے كام لے‘‘۔
قارئين كرام! گزشتہ صفحات ميں بيان شدہ احاديث ميں مختلف مسائل كو ملاحظہ كيا جن كا خلاصہ يہ ھے:’’ آخرت كو دنيا

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

پر ترجيح دينا، عبادت خدا ميں صبر و ضبط کرنا، (يعني عبادت کي مشکلات سے نہ گهبرانا) گناهوں کے مقابلہ ميں استقامت دکهانا، حلال رزق پر قناعت کرنا، اطاعت الٰهي ميں مشغول رہنا، گناهوں پر آنسو بهانا، اپنے کاموں ميں مشغول رہنا، لوگوں کو اذيت دينے سے پرهيز کرنا، تقويٰ الٰهي کي رعايت کرنا، رات کے سناٹے ميں خوف خدا سے آنسوبهانا، نامحرم پر نظر کرنے سے پرهيز کرنا، عبادت کے لئے شب بيداری کرنا، راه خدا ميں صدقہ دينا، تواضع و انکساري اور عفو و بخشش سے کام لينا، اپني طرف سے تمام لوگوں کے ساته انصاف کرنا، اخلاق حسنہ رکهنا، پاك طبيعت رکهنا، شائستہ باطن رکهنا، پسنديده ظاهر رکهنا، اضافي مال کو راه خدا ميں خرچ کرنا، زياده گفتگو سے پرهيز کرنا“۔

اس ميں کوئي شك نهيں هے کہ ان تمام چيزوں کو عملي جامہ پهنانا، خواہشات نفساني سے جنگ کئے بغير ممکن نهيں هے، جو شخص شيطاني چالوں سے دنياوي اور مادي امور، هوائے نفس اور بے لگام شهوت کے ساته مقابلہ کرے تو واقعاً اس نے جهاد اکبر کيا هے اوراسے اس کا بهت زياده فائده هوگا، وه فائده جس کا وعده خداوندعالم نے انبياء اور ائمہ عليهم السلام سے کيا هے۔

فرصت کو غنيمت جاننا چاہئے

فرصت کو غنيمت جاننا چاہئيے بالخصوص اپنے پاس موجود فرصت کي قدر کرنا چاہئے، عمر کي فرصت کے بارے ميں؛ خدا کا حکم، انبياء و ائمہ عليهم السلام اور اولياء الٰهي کي وصيت هے، کيونکہ انسان اسي عمر کي فرصت ميں اپنے گناهوں کو نيکيوں ميں تبديل کرسکتا هے، برائيوں کي جگہ اچهائيوں کو قرار دے سکتا هے، اور ظلمت و تاريکي کي جگہ نور و روشني کو قرار دے سکتا هے۔

اگر فرصت همارے هاته سے نکل جائے، اور کوئي اچها کام انجام نہ ديا جائے، اور موت کا پيغام پهنچ جائے، اور عمر کا چراغ اس موقع پر گل هونے لگے کہ انسان توبہ کي فرصت نہ پاسکے، تو اس موقع پر شرمندگي اور پشيماني کوئي فائده نهيں دے سکتي۔

جس وقت طلحہ جنگ جمل ميں مروان بن حکم کے تير سے زمين پر گرا، اور اس دنيا سے چلنے لگا تو کهتا هے: ميري بدبختي هے کہ بزرگان قريش (حضرت علي عليہ السلام) کي بزرگي کو نهيں ديکه سکا، ليکن طلحہ کو يہ احساس اس وقت هوا جب فرصت هاته نکل چکي تهی، اور اس کي زندگي کا ديا گُل هونے والا تها، طلحہ وه پهلا شخص تها جس نے حضرت علي عليہ السلام کي بيعت کی، ليکن حضرت علي عليہ السلام نے چونکہ اس کي ناجائز پيش کش کو قبول نهيں کيا تها نيز اُدهر معاويہ نے اس کو بهڑکايا اور اس پر اثر هوگيا، لہٰذا اس نے حضرت امير کي بيعت توڑ ڈالی، اور اپني دنيا و آخرت کو تاريك کرڈالا۔

جناب نوح اور جناب لوط عليهم السلام کي ازواج نے اپنے شوهروں کي مسلسل مخالفت کی، اور آخري لمحات اور فرصت کے ختم هونے تك انهوں نے مخالفت جاري رکهي يهاں تك کہ دونوں پر عذاب الٰهي نازل هوا اور اس دنيا سے چلي گئيں۔

جناب آسيہ زوجہ فرعون نے فرصت کو غنيمت شمار کيا اور خدا کي رضا کو اپنے شوهر کي رضا پر مقدم رکها، جس کي بنا پر اسے خوشنودي خدا اور هميشہ کے لئے بهشت مل گئي۔

جناب خديجہ نے فرصت کو غنيمت سمجها، اور پيغمبر اکرم صلي الله عليہ و آلہ و سلم کے راستہ ميں قرباني دي اور دنيا و آخرت کي سعادت حاصل کرلی، ان کي قوم نے پيغمبر اسلام صلي الله عليہ و آلہ و سلم سے شادي کرنے کي وجہ سے قطع تعلق کرليا، ليکن جناب خديجہ نے خدا سے رابطہ مستحکم کرليا، اور اس طرح سے فوز عظيم پرفائز هوگئيں۔حر ّ بن يزيد رياحي نے باقي بچي تهوڑي سي فرصت کو غنيمت شمار کيا اور اس غنيمت کے خزانہ سے هميشہ کے لئے عظيم الشان منفعت حاصل کرلي۔

جي هاں! جس شخص نے فرصت کو غنيمت شمار کيا اگرچہ تهوڑي سي فرصت کيوں نہ هو، نور الٰهي اس کے دل ميں چمك اٹهتا هے اور اس کي نصرت و مدد کرتا هے۔اس موقع پر کها جانا چاہئے : وه نور هدايت جس نے عابد و زاہد کے دل ميں راه خدا کو واضح کيااس نے تمام طاقتوں کا اختيار اپنے هاته ميں لے ليا، چنانچہ اس کے کان کو نغمہ الٰهي اور سخن حق کے علاوه کوئي دوسري آواز سنائي نهيں ديتی، جس کا ذائقہ کسي بهي حرام چيز کو چکهنے کے لئے تيار نهيں هے، آنکهيں نامحرم کے بدن کي طرف اٹهنے سے رك گئيں، درحقيقت ايك عالم عارف کي نگاه ايك معمولي آنکه سے کهيں زياده ديکهتي هے، کيونکہ اس کو اندر سے نور هدايت طاقت پهنچاتا رهتا هے، او راسي نور کے ذريعہ پهلے وه خالق کائنات کي مخلوق کے جلال و جلووں کو ديکهتا هے، اور اس کے بعد اپني ظاهري آنکهوں سے اس دنيا کي چيزوں کو ديکهتا هے۔

راه خدا پر چلنے والا دوسروں کي طرح نهيںديکهتا، کہ جهاںدوسرے لوگ زندگي کو لذت حاصل کرنے اور اپنے مقصد تك رسائي کے لئے ديکهتے هيں، اور آخر کار پشيمان هوکر فرياد کرنے لگتے هيں: هائے کوئي چيز کام آنے والي باقي نہ رهي

اور اب اپنے يا دوسرونكي كوئي اميد نهيں هے۔
جس شخص كو نور ہدايت حاصل هوجاتا هے اس كي زندگي كے اغراض و مقاصد بلند وبالا هوتے هيں، اور وه صرف ظاهري زندگي كي شناخت پر قناعت نهيں كرتا بلكہ زندگي كے اسرار و رموز كي گهرائي ميں جاتا هے اور اس حاصل شده بصيرت سے اپني زندگي كے لمحات گزارتا هے۔يهي وه بصيرت هے جس سے انسان هميشہ ذكر الٰهي ميں مشغول رهتا هے، يهاں تك كہ يہ كها جاسكتا هے كہ وه ايك لمحہ كے لئے بهي ياد خدا سے غافل نهيں هوتا۔اگر انسان كو عالم هستي كي اهميت معلوم هوجائے تو كيا وه ايك لمحہ كے لئے غفلت كي زندگي بسر كرسكتا هے؟ غفلت كے معني يہ هيں كہ انسان اپني غفلت كي مقدار بهر اپنے وجود ميں كمي اور نقصان كا تصور كرے۔ 263

---

215. سورۂ نازعات آيت، 40۔
216. سورۂ فرقان آيت 43۔
217. سورۂ نساء، آيت 135۔
218. سورۂ ص، آيت 26۔
219. سورۂ نازعات آيت 40۔
220. سورۂ اعراف، آيت 176۔
221. سورۂ كہف، آيت 28۔
222. سوروں كي ترتيب كے لحاظ سے آيات نمبر 77۔ 150۔ 37۔ 71۔ 50۔ 15۔ 23 ۔16۔
223. وسائل الشيعہ، ج15، ص161، چاپ آل البيت باب 1 حديث 20208۔
224. نہج البلاغہ، حكمت 474۔
225. سورۂ قيامت، آيت 14-15۔
226. سوره بقره آيت205۔
227. جاهليت قرن بستم، 53۔
228. جاهليت قرن بستم، 78۔
229. من لا يحضر الفقيہ: 4352، باب النوادر، حديث 5762؛ وسائل الشيعہ: 15162، باب 1، حديث 20214۔
230. كافی: 2454، باب محاسبة العمل، حديث 6؛ وسائل الشيعہ: 15161، باب 1، حديث 20210۔
231. امالي صدوق: 329، مجلس 53، حديث7؛ ثواب الاعمال : 159؛وسائل الشيعہ :ج15، ص162، باب 1، حديث 20215۔
232. كافی :254، باب التفكر، حديث1؛ بحار الانوار: 68318، باب 80، حديث1۔
233. كافی :255، باب التفكر، حديث5؛ وسائل الشيعہ؛ 15196، باب 5، حديث 20262۔
234. امالي صدوق: 280، مجلس 47، حديث 10؛ وسائل الشيعہ: 15199، باب 6، حديث 20272۔
235. عن رسول الله صلي الله عليہ و آلہ و سلم في حديث المناهی، قال: من عرضت لہ فاحشة او شهوة فاجتنبها مخافة الله عزوجل حرم الله عليہ النار، وآمنہ من الفزع الاكبر، وانجز لہ ما وعده في كتابہ في قولہ تعاليٰ ((وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّتَانِ)) الا ومن عرضت لہ دنيا و آخرة فاختار الدنيا على الاخرة، لقي الله عزوجل يوم القيامة و ليست لہ حسنة يتقي بها النار؛ ومن اختار الآخرة وترك الدنيا، رضي الله عنہ و غفر لہ مساوي عملہ۔
236. كافی: 268، باب الخوف والرجاء، حديث5؛ وسائل الشيعہ: 15216، باب 13، حديث 30312۔
237. سورۂ رحمن، آيت 46۔
238. كافی: 270، باب الخوف والرجاء حديث 10؛ بحار الانوار، 67364، باب 59، حديث8۔
239. كافی: 278، باب الورع، حديث11؛ وسائل الشيعہ: 15243، باب 21، حديث 20392۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

240. کافی:277، باب الورع، حديث9؛ وسائل الشيعہ: 15245، باب 21، حديث 20400؛ بحار الانوار: 67299، باب 57، حديث9۔
241. وسائل اليشعہ، ج15، ص246، باب 21، حديث20405۔
242. کافی، ج2، ص79، باب العفة، حديث2؛تحف العقول :296؛وسائل الشيعہ:15، ص249، باب 22، حديث 20414۔
243. خصال ج ج1، ص 295، حديث 63؛وسائل الشيعہ، ج15، ص251، باب22، حديث20425۔
244. عيون اخبار رضا، ج2 ص29، باب 31، حديث 25، وسائل الشيعہ، ج15، ص254، باب 23حديث 20434۔
245. سورۂ فرقان، آيت 70۔
246. سورۂ نمل، آيت 11۔
247. سورۂ حج، آيت 27۔
248. سورۂ يوسف، آيت 70۔
249. سفينة البحار ج4، 352 باب السين بعده الياء۔
250. امالي صدوق :ص340، ا؛المجلس الرابع والخمسون، حديث 26؛بحار الانوار، ج67، ص378، باب 59، حديث23۔
251. قصص راوندي ص 83، حديث 222؛ بحار الانوار، ج 67، ص 387، باب 59، حديث 52۔
252. جامع النورين ص 234۔
253. کافی، ج2، ص137، حديث2؛وسائل
254. کافی ج2، ص75، باب الطاعة والتقوی، حديث 4؛بحارالانوار، ج67، ص101، باب 47، حديث5۔
255. سورۂ زمر، آيت 10 ۔
256. نہج البلاغہ :403، خطبہ 175؛بحارالانوار، ج67، ص111، باب 49حديث13۔
257. کافی ج، 2، ص76، باب الطاعة والتقوی، حديث 8؛وسائل الشيعہ :ج15، ص241، باب 20، حديث20385۔
258. امالي صدوق :431، مجلس 66، حديث 1؛مجموعہٴ ورام ج، 2ص 263؛وسائل الشيعہ ج15، ص223، باب 15، حديث 20333۔
259. کافی، ج2، ص482، باب البکاء، حديث4؛عوالي اللئالی:ج4ص21، حديث59؛وسائل الشيعہ: ج15، ص228، باب 15، حديث20346۔
260. کافی، ج2، ص121، باب التواضع، حديث1؛بحارالانوار ج72، ص124، باب 51، حديث23۔
261. کافی ج2، ص144، باب الانصاف والعدل، حديث 4؛وسائل الشيعہ، ج15، ص283، باب 34، حديث20525۔
262. کافی، ج2، ص 144، باب الانصاف والعدل، حديث 1؛وسائل الشيعہ ج15، ص284، باب 34، حديث 28 205؛ بحارالانوار ج 72، ص29، باب 35، حديث22۔
263. شرح نہج البلاغہ، علامہ جعفری، ج14ص94۔

نيکيوں سے مزين ہونا اور برائيوں سے پرہيز کرنا (1)

((كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلَي نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ أَنَّہُ مَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ سُوء اً بِجَهالَةٍ ثُمَّ تَابَ مِنْ بَعْدِهِ وَأَصْلَحَ فَأَنَّہُ غَفُورٌ رَحِيمٌ))۔ 264

”۔۔۔ تمہارے پروردگار نے اپنے اوپررحمت لازم قرار دے لي ھے کہ تم ميں جو بھي از روئے جہالت برائي کرے گا اور اس کے بعد توبہ کر کے اپني اصلاح کرلے گا تو خدا بہت زيادہ بخشنے والا اور مہربان ھے“۔

زيبائي اور برائي گزشتہ صفحہ ميں بيان ہونے والے دو عنوان سے باطنی، معنوی، اخلاقي اور عملي زيبائي او ربرائي مراد ھے۔

جو شخص اپنے ارادہ و اختيار اور شناخت و معرفت کے ذريعہ الٰھي حقائق (اخلاقي حسنات) اور عملي واقعيات (احکام

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

خداوندي) کو اپنے صفحہ دل پر نقش کرليتا هے، اس نقش کو ايمان کے روغن سے جلا ديتا هے، اور زمانہ کے حوادث و آفات سے نجات پاليتا هے، جس کے ذريعہ سے انسان بهترين سيرت اور خوبصورت وشائستہ صورت بناليتا هے۔
الٰهي حقائق يا اخلاقي حسنات خداوندعالم کے اسماء و صفات کے جلوے اور اراده پروردگار کے عملي واقعيات کے جلوے هيں، اسي وجہ سے يہ چيزيں انسان کي سيرت و صورت کو بازار مصر ميں حُسن يوسف کي طرح جلوه ديتے هيں، اور دنيا و آخرت ميں اس کو خريدنے والے بهت سے معشوق نظر آتے هيں۔
ليکن وه انسان جو اپنے قلم و اراده و اختيار سے جهل و غفلت غرور و تکبر، بُرے اخلاق اور برے اعمال کو اپنے صفحہ دل پرنقش کرليتا هے، جس کي وجہ سے وه گناهوں ميں غرق هوتا چلا جاتا هے، جو انسان کي هميشگي هلاکت کے باعث هيں، انهيں کي وجہ سے ان کي صورت بدشکل اور تيره و تاريک هوجاتي هے۔
اخلاقي برائياں، بُرے اعمال شيطاني صفات کا انعکاس اور شيطاني حرکتوں کا نتيجہ هيں، اسي وجہ سے انسان کي سيرت و صورت پر شيطاني نشانياں دکهائي ديتي هيں، جس کي بنا پر خدا، انبياء اور ملائکہ نفرت کرتے هيں اور دنيا و آخرت کي ذلت و رسوائي اس کے دامن گير هوجاتي هے۔
معنوي و روحاني زيبائي و برائي کے سلسلہ ميں هميں قرآن مجيد کي آيات اور رسول خدا صلي الله عليہ و آلہ و سلم وائمہ معصومين عليهم السلام کي احاديث کا مطالعہ کرنا چاهئے، تاکہ ان الٰهي حقائق اور آسماني تعليمات سے آشنائي کے ذريعہ اپنے کو مزين کريں، اور توبہ و استغفار کے ذريعہ قرآن مجيد کے فرمان کے مطابق اپنے ظاهر و باطن کي اصلاح کو کامل کرليں:
((وَإِذَا جَائَکَ الَّذِينَ يؤْمِنُونَ بِآيَاتِنَا فَقُلْ سَلاَمٌ عَلَيکُمْ کَتَبَ رَبُّکُمْ عَلَي نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ أَنَّہُ مَنْ عَمِلَ مِنْکُمْ سُوء اً بِجَهالَةٍ ثُمَّ تَابَ مِنْ بَعْدِهِ وَأَصْلَحَ فَأَنَّہُ غَفُورٌ رَحِيمٌ))۔ 265
”اور جب وه لوگ آپ کے پاس آئيں جو هماري آيت وں پر ايمان رکهتے هيں تو ان سے کهئے کہ سلام عليکم ۔۔تمهارے پروردگار نے اپنے اوپررحمت لازم قرار دے لي هے کہ تم ميں جو بهي از روئے جهالت برائي کرے گا اور اس کے بعد تو بہ کر کے اپني اصلاح کرلے گا تو خدا بهت زياده بخشنے والا اور مهربان هے“۔

اهل هدايت و صاحب فلاح
((الَّذِينَ يؤْمِنُونَ بِالْغَيبِ وَيقِيمُونَ الصَّلاَةَ وَمِمَّا رَزَقْنَاهم ينفِقُونَ۔ وَالَّذِينَ يؤْمِنُونَ بِمَا أُنْزِلَ إِلَيکَ وَمَا أُنْزِلَ مِنْ قَبْلِکَ وَبِالْآخِرَةِ هم يوقِنُونَ۔ أُوْلَئِکَ عَلَي ہُدًي مِنْ رَبِّهم وَأُوْلَئِکَ هم الْمُفْلِحُونَ))۔ 266
”جولوگ غيب پر ايمان رکهتے هيں ۔پابندي سے پورے اهتمام کے ساته نماز ادا کر تے هيں اور جو کچه هم نے رزق ديا هے اس ميں سے هماري راه ميں خرچ بهي کرتے هيں ۔وه ان تمام باتوں پر بهي ايمان رکهتے هيں جنهيں (اے رسول) هم نے آپ پر نازل کيا هے اور جو آپ سے پهلے نازل کي گئي هيں اور آخرت پر بهي يقين رکهتے هيں۔يهي وه لوگ هيں جو اپنے پروردگار کي طرف سے هدايت کے حامل هيں اور يهي لوگ فلاح يافتہ اور کامياب هيں“۔
مذکوره آيت سے درج ذيل نتائج برآمد هوتے هيں:
1۔ غيب پر ايمان ۔
2۔ نماز قائم کرنا۔
3۔ صدقہ اور حقوق کي ادائيگي۔
4۔ قرآن اور ديگر آسماني کتابوں پر ايمان۔
5۔ آخرت پر يقين۔

غيب پر ايمان
غيب سے مراد ايسے امور هيں جن کو ظاهري حواس سے درک نهيں کيا جاسکتا، چونکہ ان کو حواس کے ذريعہ نهيں درک کيا جاسکتا لہٰذا ان کو غيبي امور کها جاتا هے۔
غيب، ان حقائق کو کهتے هيں جن کو دل اور عقل کي آنکه سے درک کيا جاسکتا هے، جس کے مصاديق خداوندعالم، فرشتے، برزخ، روز محشر، حساب، ميزان اور جنت و جهنم هے، ان کا بيان کرنا انبياء، ائمہ عليهم السلام اور آسماني کتابوں کي ذمہ داري هے۔
ان حقائق پر ايمان رکهنے سے انسان کا باطن طيب و طاهر، روح صاف و پاکيزه، تزکيہ نفس، روحي سکون اور قلبي اطمينان حاصل هوتا هے نيز اعضاء و جوارح خدا و رسول اور اهل بيت عليهم السلام کے احکام کے پابند هوجاتے هيں۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

غيب پر ايمان ركھنے سے انسان ميں تقويٰ پيدا ہوتا ہے، اس ميں عدالت پيدا ہوتي ہے، اور انسان كي تمام استعداد شگوفہ ہوتي ہيں، يہي ايمان اس كے كمالات ميں اضافہ كرتا ہے، نيز خداوندعالم كي خلافت و جانشيني حاصل ہونے كا راستہ ہموار ہوتا ہے۔

كتاب خدا، قرآن مجيد جو احسن الحديث، اصدق قول اور بہترين وعظ و نصيحت كرنے والي كتاب ہے، جس كے وحي ہونے كي صحت و استحكام ميں كوئي شك و شبہ نہيں ہے، اس نے مختلف سوروں ميں مختلف دلائل كے ذريعہ ثابت كيا ہے كہ قرآن كتاب خدا ہے، جن كي بنا پر انسان كو ذرہ برابر بھي شك نہيں رھتا، قرآن كريم كي بہت سي آيات ميں غيب كے مكمل مصاديق بيان كئے گئے ہيں اور ان آيات كے ذيل ميں پيغمبر اكرم صلي اللہ عليہ و آلہ و سلم اور ائمہ معصومين عليھم السلام سے بہت اہم احاديث بيان ہوئي ہيں جن كے پر توجہ كرنے سے انسان كے لئے غيب پر ايمان و يقين كا راستہ ہموار ہوجاتا ہے۔

خدا

قرآن مجيد نے خداوندعالم كو تمام كائنات اور تمام موجودات كے خالق كے عنوان سے پہچنوايا ہے، اور تمام انسانوں كو خدا كي عبادت كي دعوت دي ہے، اس كا شريك اس كي ضدو مثل اوراس كا كفوقرار دينے سے سخت منع كيا ہے اور اس كو غفلت و جہالت كا نتيجہ بتايا ہے، اور كسي چيز كو اس كے خلاف بيان كرنے كو فطرت و وجدان كے خلاف شمار كيا ہے، اس عالم ہستي ميں صحيح غور و فكر كرنے كي رغبت دلائي ہے، اور فطرى، عقلى، طبيعي اور علمي دلائل و شواہد كے ذريعہ غير خدا كے خالق ہونے كو باطل قرار ديا ہے، اور اس جملہ كو بے بنياد، بے معني اور مسخره آميز بتايا ہے كہ ”يہ چيزيں خود بخود وجود ميں آگئي ہيں“ اس كي شدت كے ساتھ ردّ كي ہے اور علمي منطق اور عقل سليم سے كوسوں دور بتايا ہے، المختصر: قرآن مجيد نے اپني آيات كے اندر انسان كے جهل اور غفلت جيسي بيماريوں كا علاج بتايا ہے، اورفطرت و وجدان كو جھنجھوڑتے ہوئے عقل و دل كي آنكھوں كے سامنے سے شك و ترديد اور اوہام كے پردوں كو ہٹاديا ہے، اور خداوندعالم كے وجود كو دلائل كے ساتھ ثابت كيا ہے، نيز اس معني پر توجہ دلائي ہے كہ آئينہ ہستي كي حقيقت روز روشن سے بھي زيادہ واضح ہے، اور خدا كي ذات اقدس ميں كسي كے لئے شك و ترديد كا كوئي وجود نہيں ہے:

((--- أَفِي اللهِ شَكٌّ فَاطِرِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ يدْعُوكُمْ لِيغْفِرَ لَكُمْ مِنْ ذُنُوبِكُمْ---))-267

”--- كيا تمھيں اللہ كے وجود كے بارے ميں بھي شك ہے جو زمين و آسمان كا پيدا كرنے والا ہے اور تمھيں اس لئے بلاتا ہے كہ تمھارے گناھوں كو معاف كردے--“۔

((ياأَيها النَّاسُ اعْبُدُوا رَبَّكُمْ الَّذِي خَلَقَكُمْ وَالَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ۔ الَّذِي جَعَلَ لَكُمْ الْأَرْضَ فِرَاشًا وَالسَّمَاءَ بِنَاءً وَأَنْزَلَ مِنْ السَّمَاءِ مَاءً فَأَخْرَجَ بِهِ مِنْ الثَّمَرَاتِ رِزْقًا لَكُمْ فَلاَتَجْعَلُوا لِلَّهِ أَندَادًا وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ))۔ 268

”اے انسانو! پروردگار كي عبادت كرو جس نے تمھيں بھي پيدا كيا ہے اور تم سے پہلے والوں كو بھي خلق كيا ہے شايد كہ تم اسي طرح متقي اور پرھيز گار بن جاؤ۔اس پروردگار نے تمھارے لئے زمين كا فرش اور آسمان كا شاميانہ بنايا ہے اور پھر آسمان سے پاني برسا كر تمھاري روزي كے لئے زمين سے پھل نكالے ہيں لہٰذا اس كے لئے جان بوجھ كر كسي كو ہمسر اور مثل نہ بناؤ“۔

جي ہاں! اس نے ہميں اور ہم سے پہلے انسانوں كو خلق كيا، آسمانوں كو بنايا، تمھاري زندگي كے لئے زمين كا فرش بچھايا، تمھارے لئے بارش برسائى، جس كي وجہ سے مختلف قسم كے پھل اور اناج پيدا ہوئے، اگر يہ تمام عجيب و غريب چيزيں اس كا كام نہيں ہے تو پھر كس كا كام ہے؟

اگر كوئي كہتا ہے كہ ان تمام عجيب و غريب خلقت كي پيدائش كي علت ”تصادف“(يعني اتفاقي) ہے تو اس كي مستحكم منطقي اور عقلى دليل كيا ہے؟ اگر كہا گياكہ يہ چيزيں خود بخود پيدا ہوگئيں تو كيا اس كائنات كي چيزيں پہلے سے موجود نہيں تھيں جو خود بخود وجود ميں آگئيں، اس كے علاوہ جو چيز موجود ہے وہ خود بخود وجود ميں آجائيں اس كے كوئي معني نہيں ہيں، پس معلوم ہوا كہ ان تمام چيزوں كا خالق اور ان كو نظم دينے والا عليم و بصير و خبير ”اللہ تعاليٰ“ ہے جس نے ان تمام چيزوں كو وجود بخشا ہے، اور اس مضبوط اور مستحكم نظام كي بنياد ڈالي ہے، لہٰذا انسان پر واجب ہے كہ اس كے حكم كي اطاعت كرے، اس كي عبادت و بندگي كرے تاكہ تقويٰ، پاكيزگي اور كمال كي معراج حاصل كرے:

((اعْبُدُوا رَبَّكُمْ الَّذِي خَلَقَكُمْ وَالَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُون))۔ 269

”--تم لوگ اس پروردگار كي عبادت كرو جس نے تمھيں بھي پيدا كيا ہے اور تم سے پہلے والوں كو بھي خلق كيا ہے شايد كہ تم اسي طرح متقي اور پرھيز گار بن جاؤ“۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

مفضل بن عمر کوفي کهتے هيں: مجھ سے حضرت امام صادق عليہ السلام نے فرمايا:
وجود خدا کي سب سے پهلي دليل اس دنيا کا نظم و ترتيب هے کہ تمام چيزيں بغير کسي کمي و نقصان کے اپني جگہ پر موجود هيناور اپنا کام انجام دے رهي هيں۔
مخلوقات کے لئے زمين کا فرش بچهايا گيا، آسمان پر زمين کے لئے روشني دينے والے سورج چاند اور ستارے لٹکائے گئے، پهاڑوں کے اندر گرانبها جواهرات قرار دئے گئے، هر چيز ميں ايک مصلحت رکهي گئي اور ان تمام چيزوں کو انسان کے اختيار ميں ديديا گيا، مختلف قسم کي گهاس، درخت اور حيوانات کو اس کے لئے خلق کيا تاکہ آرام و سکون کے ساتھ زندگي بسر کرسکےں۔
اس دنيا کے نظم وترتيب کو ديکهو کہ جهاں هر چيز ذره برابر کمي و نقصان کے بغير اپني مخصوص جگہ پر هے جو اس بات کي بهترين دليل هے کہ يہ دنيا حکمت کے تحت پيدا کي گئي هے، اس کے علاوه تمام چيزوں کے درميان ايک رابطہ پايا جاتا هے اور سب ايک دوسرے کے محتاج هيں جو خود اس بات کي بهترين دليل هے کہ ان تمام چيزوں کا پيدا کرنے والا ايک هي هے، ان تمام چيزوں کے پيدا کرنے والے نے ان تمام چيزوں کے درميان الفت پيدا کي هے اور ايک دوسرے سے مربوط اور ايک دوسرا کا محتاج قرار ديا هے!
مفضل کهتے هيں: معرفت خدا کي گفتگو کے تيسرے دن جب امام ششم کي خدمت ميں حاضر هوا، تو امام عليہ السلام نے فرمايا: آج چاند، سورج اور ستاروں کے بارے ميں گفتگو هوگی:
اے مفضل! آسمان کا رنگ نيلا دکهائي ديتا هے او رجهاں تک انسان آسمان کو ديکهتا چلا جاتا هے اس کو کوئي تکليف نهيں هوتی، کيونکہ نيلا رنگ نہ صرف يہ کہ آنکھ کے لئے نقصان ده نهيں هے بلکہ آنکھ کي طاقت کے لئے مفيد بهي هے۔
اگر سورج نہ نکلتا اور دن نہ هوتا تو پهر دنيا کے تمام امور ميں خلل واقع هوجاتا، لوگ اپنے کاموں کو نہ کرپاتے، بغير نور کے ان کي زندگي کا کوئي مزه نہ هوتا، يہ ايک ايسي حقيقت هے جو روز روشن سے بهي زياده واضح هے۔
اگر سورج غروب نہ هوتا اور رات کا وجود نہ هوتا تو لوگوں کو سکون حاصل نہ هوتا اور ان کي تهکاوٹ دور نہ هوتی، هاضمہ نظام غذا کو هضم نہ کرپاتا او راس غذائي طاقت کو دوسرے اعضاء تک نہ پهنچاتا۔
اگر هميشہ دن هوا کرتا تو انسان لالچ کي وجہ سے هميشہ کام ميں لگارهتا جس سے انسان کا بدن رفتہ رفتہ جواب ديديتا، کيونکہ بهت سے لوگ مال دنيا جمع کرنے ميں اس قدر لالچي هيں کہ اگر رات کا اندهيرے ان کے کاموں ميں مانع نہ هو تا تو اس قدر کام کرتے کہ اپاهج هوجاتے!
اگر رات نہ هوا کرتي تو سورج کي گرمي سے زمين ميں اس قدر گرمي پيدا هوجاتي کہ روئے زمين پر کوئي حيوان اور درخت باقي نہ رهتا۔
اسي وجہ سے خداوندعالم نے سورج کو ايک چراغ کي طرح قرار ديا کہ ضرورت کے وقت اس کو جلاياجاتا هے تاکہ اهل خانہ اپني ضرورت سے فارغ هوجائيں، اور پهر اس کو خاموش کرديتے هيں تاکہ آرام کرليں! پس نور اور اندهيرا جو ايک دوسرے کي ضدهيں دونوں هي اس دنيا کے نظام اور انسانوں کے لئے خلق کئے گئے هيں۔
اے مفضل! غور تو کرو کہ کس طرح سورج کے طلوع و غروب سے چار فصليں وجود ميں آتي هيں تاکہ حيوانات او ردرخت رشد ونمو کرسکيں اور اپني منزل مقصود تک پهنچ جائيں۔
اسي طرح دن رات کي مدت کے بارے ميں غور فکر کرو کہ کس طرح انسان کي مصلحت کا لحاظ رکها گيا هے اکثر آباد زمين پر دن 15 گهنٹے سے زياده نهيں هوتا اگر دن سو يا دوسو گهنٹے کا هوتا تو کوئي بهي جانداز زمين پر باقي نہ بچتا۔ کيونکہ اس قدر طولاني دن ميں دوڑ دهوپ کرتے هوئے هلاک هوجاتے، درخت وغيره سورج کي گرمي سے خشک هوجاتے!
اسي طرح اگر سو يا دوسو گهنٹے کي رات هوا کرتی، تمام جاندار روزي حاصل نهيں کرسکتے تهے اور بهوک سے هلاک هوجاتے، درختوں اور سبزيوں کي حرارت کم هوجاتی، جس کے نتيجہ ميںان کا خاتمہ هوجاتا، جيسا کہ آپ نے ديکها هوگا کہ بهت سي گهاس اگر ايسي جگہ اُگ آئيں جهاں پر سورج کي روشني نہ پڑے هو تو وه بر باد هوجايا کرتي هيں۔
سرديوں کے موسم ميں درختوں اور نباتات کے اندر کي حرارت او رگرمي مخفي هوجاتي هے تاکہ ان ميں پهلوں کا ماده پيدا هو، سردي کي وجہ سے بادل اٹهتے هيں، بارش هوتي هے، جس سے حيوانوں کے بدن مضبوط هوتے هيں، فصل بهار ميں درخت اور نباتات ميں حرکت پيدا هوتي هے اور آهستہ آهستہ ظاهر هوتے هيں، کلياں کهلنے لگتي هيں، حيوانات بچے پيدا کرنے کے لئے ايک دوسرے کے پاس جاتے هيں، گرمي کے موسم ميں گرمي کي وجہ سے بهت سے پهل پکنے لگتے هيں، حيوانات کے جسم ميں بڑهي هوئي رطوبت جذب هوتي هے، اور روئے زمين کي رطوبت کم هوتي تاکہ انسان عمارت کا کام اور ديگر کاموں کو آساني سے انجام دے سکے، فصل پائيز ميں هوا صاف هوتي هے تاکہ انسان کے جسم کي بيمارياں

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

دور هوجائيں اور بدن صحيح و سالم هوجائے، اگر كوئي شخص ان چار فصلوں كے فوائد بيان كرنا چاهے تو گفتگو طولاني هوجائے گي!

سورج كي روشني كي كيفيت پر غور و فكر كرو كہ جس كو خداوندعالم نے اس طرح قرار ديا هے كہ پوري زمين اس كي روشني سے فيضياب هوتي هے، اگر سورج كے لئے طلوع و غروب نہ هوتا تونور كي بهت سي جهتوں سے استفاده نہ هوتا، پهاڑ، ديوار اور چهت نور كي تابش ميں مانع هوجاتے، چونكہ خداوندعالم نور خورشيد سے تمام زمين كو فيضياب كرنا چاهتا هے لہٰذا سورج كي روشني كو اس طرح مرتب كيا هے كہ اگر صبح كے وقت كهيں سورج كي روشني نهيں پهنچتي تو دن كے دوسرے حصہ ميں وهاں سورج كي روشني پهنچ جاتي هے، يا اگر كسي جگہ شام كے وقت روشني نہ پهنچ سكے تو صبح كے وقت روشني سے فيضياب هوسكے، پس معلوم هوا كہ كوئي جگہ ايسي نهيں هے جوسورج كي روشني سے فائده نہ اٹهائے، واقعاً يہ خوش نصيبي هے كہ خداوندعالم نے سورج كي روشني كو زمين رهنے والے تمام موجودات چاهے وه جمادات هوں يا نباتات يا دوسري جاندار چيزيں سب كے لئے پيدا كي اور كسي كو بهي اس سے محروم نہ ركها۔

اگر ايك سال تك سورج كي روشني زمين پر نہ پڑتي تو زمين پر رهنے والوں كا كيا حال هوتا؟ كيا كوئي زنده ره سكتا تها؟ رات كا اندهيرا بهي انسان كے لئے مفيد هے جو اس كو آرام كرنے پر مجبور كرتا هے، ليكن چونكہ رات ميں بهي كبهي روشني كي ضرورت هوتي هے، بهت سے لوگ وقت نہ هونے يا گرمي كي وجہ سے رات ميں كام كرنے پر مجبور هوتے هيں يا بعض مسافر رات كو سفر كرتے هيں ان كو روشني كي ضرورت هوتي هے، تو اس ضرورت كے تحت خداوندعالم نے چاند او رستاروں كو خلق فرمايا هے تاكہ وه اپني نور افشاني سے خدا كي مخلوق كے لئے آسائش كا سامان فراهم كرےناور اپني منظم حركت كے ذريعہ مسافرونكو راستہ كي طرف راهنمائي كريں اور كشي ميں سوار مسافرين كو راستہ بهٹكنے سے روكے رهيں۔

ستاروں كي دو قسم هوتي هيں، ايك ثابت ستارے جو ايك جگہ اپنے معين فاصلہ پر رهتے هيں، اور دوسرے ستارے گهومتے رهتے هيں ايك برج سے دوسرے برج كي طرف جاتے هيں، يہ ستارے اپنے راستہ سے ذره برابر بهي منحرف نهيں هوتے، ان كي حركت كي بهي دو قسميں هيں: ايك عمودي حركت هوتي هے جو دن رات ميں مشرق سے مغرب كي طرف انجام پاتي هے، اور دوسري اس كي اپني مخصوص حركت هوتي هے، اور وه مغرب سے مشرق كي طرف هوتي هے، جيسے اگر ايك چيونٹي چكّي كے پاٹ پر بيٹه كر بائيں جانب حركت كرے درحاليكہ چكّي داهني جانب چلتي هے، لہٰذا چيونٹي كي دو حركت هوتي هيں ايك اپنے اراده سے اور دوسري چكّي كي وجہ سے، كيا يہ ستارے جن ميں بعض اپني جگہ قائم هيں اور بعض منظم طور پر حركت كرتے هيں كيا ان كي تدبير خداوندحكيم كے علاوه ممكن هے؟ اگر كسي صاحب حكمت كي تدبير نہ هوتي تو يا سب ساكن هوتے يا سب متحرك، اور اگر متحرك بهي هوتے تو اتنا صحيح نظم و ضبط كهاں پيدا هوتا؟

ستاروں كي رفتار انسانوں كے تصور سے كهيں زياده هے، اور ان كي روشني اس قدر شديد هے كہ اس كو ديكهنے كي تاب كسي بهي آنكه ميں نهيں هے، خداوندعالم نے همارے اور ان كے درميان اس قدر فاصلہ قرار ديا هے كہ هم ان كي حركت كو درك نهيں كرسكتے، اور نہ هي ان كي روشني هماري آنكهوں كے لئے نقصان ده هے، اگر اپني مكمل رفتار كے ساته هم سے نزديك هوتے، تو ان كے نور كي شدت كي وجہ سے هماري آنكهيں نابينا هوجاتيں، اسي طرح جب پے در پے بجلي كڑكتي وچمكتي هے آنكه كے لئے نقصان ده ثابت هوسكتي هے، جس طرح سے اگر كچه لوگ ايك كمره ميں موجود هوں اور وهاں پر تيز روشني والے بلب روشن هوں اور اچانك خاموش كردئے جائيں تو آنكهيں پريشان هوجاتي هيں اور كچه دكهائي نهيں ديتا۔

اے مفضل! اگر رهٹ كے ذريعہ كسي كنويں سے پاني نكال كر كسي باغ كي سينچائي كي جائے، عمارت، كنويں اور پاني نكالنے كے وسائل اس قدر منظم اور قاعده كے تحت هوں كہ باغ كي صحيح سنچائي هوسكے، اگر كسي ايسي رهٹ كو ديكهے تو كيا انسان كهہ سكتا هے كہ يہ خود بخود بن گئي هے، اور كسي نے اس كو نهيں بنايا هے اور كسي نے منظم نهيں كيا هے، يہ بات واضح هے كہ عقل سليم اس كے ديكهنے كے بعد يہ فيصلہ كرتي هے كہ ايك ماهر اور هوشيار شخص نے اس رهٹ كو اس اندازسے بنايا هے، اور جب انسان پاني نكالنے والي ايك چهوٹي سي چيز كو ديكهنے كے بعد اس كے بنانے والے كي طرف متوجہ هوجاتا هے تو پهر كس طرح ممكن هے كہ ان تمام گهومنے والے اور ايك جگہ باقي رهنے والے ستاروں، شب و روز، سال كي چار فصلوں كو حساب شده ديكهے جبكہ ان ميں ذرا بهي انحراف اور بے نظمي نهيں پائي جاتي تو كيا انسان اس قدر عظيم اور عجيب و غريب چيزوں كو ديكه كر ان كے پيدا كرنے والے كو نهيں پهچان سكتا؟270

ايك شخص حضرت رسول اكرم صلي الله عليہ و آلہ و سلم كي خدمت ميں حاضرهوكر عرض كرتا هے: مجهے علم كے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

عجائبات سکھاديجئے، تو آنحضرت صلي الله عليہ و آلہ و سلم نے اس سے فرمايا: کيا تجھے اصل علم کے بارے ميں کچھ خبر ھے جو عجائب کے بارے ميں معلومات حاصل کرنا چاھتا ھے؟ تو اس نے کھا: يا رسول الله! اصل علم کيا ھے؟ تو حضرت نے فرمايا: معرفت خدا، اور حق معرفت، اس نے کھا: حق معرفت کيا ھے؟ آپ نے فرمايا: خدا کي مثل و مانند اور شبيہ نہ ماننا، اور خدا کو واحد، احد، ظاھر، باطن، اول و آخر ماننا اور يہ کہ اس کا کوئي کفو و نظير نھيں ھے، اور يھي معرفت کاحق ھے۔

پورے قرآن کريم ميں اس مسلم اور ھميشگي حقيقت پر توجہ دلائي گئي ھے کہ وہ حقيقت اصل جھان اوراس دنيا کو پيدا کرنے والے اور اس کو باقي رکھنے والي کي ھے، انسان کے حواس کو ظاھري آنکھوں سے درک نھيں کيا جاسکتا، لہٰذا غيب کھا جاتا ھے، اور يہ تمام موجوات فنا ھونے والي ھيں ليکن اس کي ذات باقي ھے، نيز يہ کہ تمام موجوات کے لئے آغاز و انجام ھوتا ھے ليکن اس کے لئے کوئي آغاز اور انجام نھيں ھے، وھي اول ھے اور وھي آخر ۔

قرآن کريم کے تمام سوروں اور اس کي آيات ميں اس حقيقت کو ”الله تعاليٰ“ کھا گيا ھے، اور ھر سورے ميں متعدد بار تکرار ھوا ھے، اور تمام واقعيات اور تمام مخلوقات اسي واحد قھار کے اسم گرامي سے منسوب ھيں ۔

ھم جس مقدار ميں خدا کي مخلوقات اور متعدد عالم کو ايک جگہ ضميمہ کرکے مطالعہ کريں تو ھم ديکھيں گے:

يہ تمام مجموعہ ايک چھوٹے عالم کي طرح ايک نظام کي پيروي کرتا ھے يھاں تک کہ اگر تمام وسيع و عريض عالم کو جمع کريں اور انساني علم و سائنس کے جديد وسائل جيسے ٹلسکوپ "Telescop"وغيرہ کے ذريعہ کشف ھونے والي چيزوں کو ملاحظہ کريں تو جو نظام اور قوانين ايک چھوٹے نظام ميں ديکھے جاتے ھيں ان ھي کو مشاھدہ کريں گے، اور اگر عالَموں کو ايک دوسرے سے جدا کرکے تجزيہ و تحليل کريں يھاں تک کہ ايک چھوٹے سے ”مولکل“"Molecule" (يعني کسي چيز کا سب سے چھوٹا جز)کو بھي ديکھيں گے تو ملاحظہ فرمائيں گے کہ اس کا نظام اس عظيم جھان سے کچھ بھي کم نھيں ھے، حالانکہ يہ تمام موجودات ايک دوسرے سے بالکل الگ ھيں۔

المختصر يہ کہ تمام عالموں کا مجموعہ ايک موجود ھے، اور اس پر ايک ھي نظام کي حکومت ھے، نيز اس عالم کے تمام اجزاء و ذرات اپنے اختلاف کے باوجود ايک ھي نظام کے مسخر ھيں۔

((وَعَنَتْ الْوُجُوهُ لِلْحَي الْقَيوم---))-271

”اس دن سارے چھرے خدائے حي وقيوم کے سامنے جھکے ھونگے۔“

اس آيہ شريفہ سے معلوم ھوتا ھے کہ ان تمام مخلوقات کا پيدا کرنے والا اور ان کي تدبير کرنے والا خداوندعالم ھے۔

((وَإِلَهُكُمْ إِلَہٌ وَاحِدٌ لاَإِلَہَ إِلاَّ ہُوَ الرَّحْمَانُ الرَّحِيمُ))- 272

”اور تمھار ا خدا بس ايک ھے ۔اس کے علاوہ کوئي خدا نھيں ھے وھي رحمن بھي ھے اور وھي رحيم بھي “۔

فرشتے

قرآن مجيد کي تقريباً 90 آيات ميں فرشتوں کا ذکر ھوا ھے۔

قرآن کريم نے فرشتوں کے دشمن کو کافر شمار کيا ھے، اور ملائکہ کا انکار کرنے والوں کو گمراہ قرار دياھے۔

((مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِلَّهِ وَمَلاَئِكَتِہِ وَرُسُلِہِ وَجِبْرِيلَ وَمِيكَالَ فَإِنَّ اللهَ عَدُوٌّ لِلْكَافِرِينَ))- 273

”اورجو بھي الله، ملائکہ، مرسلين، جبرئيل و مکائيل کا دشمن ھوگا، اسے معلوم رھے کہ خدا بھي تمام کافروں کا دشمن ھے“۔

((--- وَمَنْ يكْفُرْ بِاللهِ وَمَلاَئِكَتِہِ وَكُتُبِہِ وَرُسُلِہِ وَالْيوْمِ الْآخِرِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلاَلًا بَعِيدًا))- 274

”---اورجو شخص الله، ملائکہ، آسماني کتابوں، رسولوں اور روز قيامت کا انکار کرے گا وہ يقينا گمراھي ميں بھت دور نکل گيا ھے“۔

نہج البلاغہ کے پھلے خطبہ مينحضرت علي عليہ السلام فرشتوں کے سلسلہ ميں بيان فرماتے ھيں:

”بعض سجدہ ميں ھيں تو رکوع کي نوبت نھيں آتي ھے، بعض رکوع ميں ھيں تو سر نھيں اٹھاتے، بعض صف باندھے ھوئے ھيں تو اپني جگہ سے حرکت نھيں کرتے، بعض مشغول تسبيح ھيں تو خستہ حال نھيں ھوتے، سب کے سب وہ ھيں کہ ان کي آنکھوں پر نيند کا غلبہ ھوتا ھے اور نہ عقلوں پر سھوو نسيان کا، نہ بدن ميں سستي پيدا ھوتي ھے اور نہ دماغ ميں نسيان کي غفلت۔

ان ميں سے بعض کو وحي کا امين بنايا ھے اور رسولوں کي طرف قدرت کي زبان بنايا گيا ھے جو اس کے فيصلوں اور احکام کو برابر لاتے رھتے ھيں، اور کچھ بندوں کے محافظ اور جنت کے دروازوں کے دربان ھيں اوران ميں بعض وہ بھي

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

هيں جن كے قدم زمين كے آخري طبقہ ميں ثابت هيں اور گردنيں بلند ترين آسمانوں سے بهي باهر نكلي هوئي هيں، ان كي اطراف بدن اقطار عالم سے وسيع تر هيں اور ان كے كاندهے پايہ هاي عرش اٹهانے كے قابل هيں، ان كي نگاهيں عرش الٰهي كے سامنے جهكي هوئي هيں، اور وہ اس كے نيچے پروں كو سميٹے هوئے هيں، ان كے اور ديگر مخلوقات كے درميان عزت كے حجاب اور قدرت كے پردے حائل هيں، وہ اپنے پروردگار كے بارے ميں شكل و صورت كا تصور بهي نهيں كرتے هيں، نہ اس كے حق ميں مخلوقات كے صفات جاري كرتے هيں، وہ نہ اسے مكان ميں محدود كرتے هيں اور نہ اس كي طرف اشباہ و نظائر سے اشارہ كرتے هيں-275

جي هاں، فرشتے بهي عالم غيب كے مصاديق هيں جن كے بارے ميں قرآن مجيد اور روايات ميں بيان هوا هے، انساني زندگي سے رابطہ كے پيش نظر خصوصاً نامہ اعمال لكهنے، انسان كے اچهے برے اعمال يا ان كي گفتگو اور زحمتوں كے لكهنے كے لئے معين هيں، يهي فرشتے ان كي روح قبض كرنے اور اهل جهنم پر عذاب دينے پر بهي مامور هيں، ملائكہ پر ايمان ركهنے سے انسان كي زندگي پر مثبت آثار پيدا هوتے هيں، اور خداوندعالم كي اس نوراني مخلوق پر اعتقاد ركهنا معنوى زيبائيوں ميں سے هے-

برزخ

موت كے بعد سے روز قيامت تك كي مدت كو قرآني اصلاح ميں برزخ كها جاتا هے-

اس دنيا سے رخصت هونے والے افراد پهلے برزخ ميں وارد هوتے هيں، اپنے عقائد و اعمال اور اخلاق كي بنا پر ان كي ايك زندگي هوتي هے، يہ ايك ايسي زندگي هے جو نہ دنيا كي طرح هے اور نہ آخرت كي طرح هے-

((حَتَّي إِذَا جَاءَ أَحَدَهم الْمَوْتُ قَالَ رَبِّ ارْجِعُونِي ـلَعَلِّي أَعْمَلُ صَالِحًا فِيمَا تَرَكْتُ كَلاَّ إِنَّها كَلِمَةٌ ہُوَ قَائِلُها وَمِنْ وَرَائِهم بَرْزَخٌ إِلَي يوْمِ يبْعَثُونَ))- 276

”يهاں تك كہ جب ان ميں كسي كي موت آگئي تو كهنے لگا كہ پروردگار مجهے پلٹا دے ـشايد ميں اب كوئي نيك عمل انجام دوں-هر گز نهيں يہ ايك بات هے جو يہ كہہ رها هے اور ان كے پيچهے ايك عالم برزخ هے جو قيامت كے دن تك قائم رہنے والا هے“-

ليكن چونكہ قانون خلقت نہ نيك افراد كو اور نہ برے لوگوں كودنيا ميں واپس پلٹنے كي اجازت ديتا، لہٰذا ان كو اس طرح جواب ديا جائے گا: ”نهيں نهيں، هرگز پلٹنے كا كوئي راستہ نهيں هے“، اور يهي جواب انسان كي زبان بهي جاري هوگا، ليكن يہ جملہ بے اختيار اور يونهي اس كي زبان پر جاري هوگا، يہ وهي جملہ هوگا كہ جب كوئي بدكار انسان يا كوئي قاتل اپنے كئے كي سزا كو ديكهتا هے تو اس كي زبان پر بهي يهي جملہ هوتا هے، ليكن جب سزا ختم هوجاتي هے يا بلاء دور هوجاتي هے تو وہ انسان پهر وهي پرانے كام شروع كرديتا هے-

آيت كے آخر ميں ايك چهوٹا سا ليكن پُر معني اور اسرار آميز جملہ برزخ كے بارے ميں بيان هوا هے:” اس كے بعد روز قيامت تك كے لئے برزخ موجود هے“-

در اصل دو چيزوں كے درميان حائل هونے والي چيز كو برزخ كهتے هيں، اس كے بعد سے دو چيزوں كے درميان قرار پانے والي چيز كو برزخ كها جانے لگا، اسي وجہ سے دنيا و آخرت كے درميان قرار پانے والے عالم كو ”عالم برزخ “كها جاتا هے-

عالم قبر يا عالم ارواح كے سلسلہ ميں منقولہ دلائل موجود هيں، قرآن مجيد كي بهت سي آيات برزخ پر دلالت كرتي هيں جن ميں سے بعض بطور اشارہ اور بعض صراحت كے ساتھ بيان كرتي هيں-

آيہ كريمہ ((وَمِنْ وَرَائِهم بَرْزَخٌ إِليٰ يوْمِ يبْعَثُونَ))، عالم برزخ كے بارے ميں واضح هے-

جن آيات ميں وضاحت كے ساتھ عالم برزخ كے بارے ميں بيان كيا گيا هے وہ شهداء كے سلسلہ ميں نازل هوئيں هيں، جيسے:

((وَلاَتَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْياءٌ عِنْدَ رَبِّهم يرْزَقُونَ))- 277

”اور خبر دار راہ خدا ميں قتل هونے والونكو مردہ خيال نہ كرنا وہ زندہ هيں اور اپنے پروردگار كے يهاں رزق پارهے هيں“-

نہ صرف يہ كہ شهداء كے لئے برزخ موجود هے بلكہ كفار، فرعون جيسے ظالم وجابر اور اس كے ساتهيونكے بارے ميں برزخ موجود هے، سورہ مومن كي آيت نمبر 26 ميں اس چيزكي طرف اشارہ كيا گيا هے:

((النَّارُ يعْرَضُونَ عَلَيها غُدُوًّا وَعَشِيا وَيوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ أَدْخِلُوا آلَ فِرْعَوْنَ أَشَدَّ الْعَذَابِ))

”وہ جهنم جس كے سامنے هر صبح و شام پيش كئے جاتے هيں اور جب قيامت برپا هوگي تو فرشتوں كو حكم هوگا كہ

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

فرعون والوں کو بدترين عذاب كي منزل ميں داخل كردو“۔
شيعہ سني مشهور كتابوں ميں بهت سي روايات بيان هوئي هيں جن ميں عالم برزخ، عالم قبر اور عالم ارواح كے بارے ميں مختلف الفاظ وارد هوئے هيں، چنانچہ نهج البلاغہ ميں وارد هوا هے كہ جب حضرت امير المومنين عليہ السلام جنگ صفين كي واپسي پر كوفہ كے اطراف ميں ايك قبرستان سے گزرے تو قبروں كي طرف رخ كركے فرمايا:
”اے وحشت ناك گهروں كے رهنے والو! اے ويران مكانات كے باشندو! اور تاريك قبر كے بسنے والو! اے خاك نشينو! اے غربت، وحدت اور وحشت والو! تم هم سے آگے چلے گئے هو اور هم تم سے ملحق هونے والے هيں، ديكهو تمهارے مكانات آباد هوچكے هيں تمهاري بيويوں كا دوسرا عقد هوچكا هے اور تمهارے اموال تقسيم هوچكے هيں، يہ تو همارے يهاں كي خبر هے، اب تم بتاؤ كہ تمهارے يهاں كي خبر كيا هے؟
اس كے بعد اصحاب كي طرف رخ كركے فرمايا: اگر انهيں بولنے كي اجازت مل جاتي تو تمهيں صرف يہ پيغام ديتے كہ بهترين زاد راہ؛ تقويٰ الٰهي هے“۔
حضرت امام سجاد عليہ السلام سے روايت هے:
”اِنَّ الْقَبْرَ اِمّا رَوْضَةٌ مِنْ رِياضِ الْجَنَّةِ، اَوْ حُفْرَةٌ مِنْ حُفَرِ النّيرانِ“۔
”قبر جنت كے باغوں ميں سے ايك باغ هے، يا جهنم كے گڑهوں ميں سے ايك گڑها هے“۔
حضرت امام صادق عليہ السلام سے منقول هے:
”اَلبَرْزَخُ الْقَبْرُ، وَهُوَ الثَّوابُ وَالْعِقابُ بَيْنَ الدُّنْيا وَالْآخِرَةُ۔۔وَاللهِ مَانَخافُ عَلَيكُم اِلاَّ الْبَرْزَخَ“۔
”برزخ وهي قبر هے كہ جهاں دنيا و آخرت كے درميان عذاب يا ثواب ديا جائے گا، خدا كي قسم، هم تمهارے بارے ميں برزخ سے ڈرتے هيں“۔
رواي نے حضرت امام صادق عليہ السلام سے سوال كيا: برزخ كيا هے؟ تو امام عليہ السلام نے فرمايا:
القَبْرُ مُنْذُ حينَ مَوْتِهِ اِليٰ يوْمِ القِيامَةِ“۔
”موت سے لے كر روز قيامت تك قبر ميں رهنے كا نام هي برزخ هے“۔
عظيم الشان كتاب ”كافي“ ميں حضرت امام صادق عليہ السلام سے روايت هے:
”في حُجُراتٍ فِي الجَنَّةِ يأْكُلُونَ مِنْ طَعامِها، وَ يشْرَبُونَ مِنْ شَرابِها، وَيقولُونَ :رَبَّنَا اَقِمْ لَنَا السَّاعَةَ، وَانْجِزْ لَنا ما وَعَدْتَنا“۔
”مرنے كے بعد مومنين كي ارواح جنت كے حجروں ميں رهتي هے، (وہ لوگ) جنتي غذا كهاتے هيں، جنت كا پاني پيتے هيں، اور كهتے هيں: پالنے والے! جتنا جلدي هوسكے روز قيامت برپا كردے اور هم سے كئے هوئے وعدہ كووفا فرما“۔
عالم برزخ پر عقيدہ كے سلسلہ ميں قرآن مجيد اور روايات ميں بيان موجود هے، جو معنوی زيبائيوں ميں سے هے، جس پر توجہ ركهنے سے نيك افراد اور بدكار لوگوں كي زندگي پر مفيد آثار برآمد هوتے هيناور جس سے انسان تقويٰ، پرهيزگاري اور ظاهر و باطن كي پاكيزگي حاصل هوتي هے۔

محشر

روز قيامت اور روز محشرايك ايسي حقيقت هے جس كے با رے ميں تمام آسماني كتابوں، انبياء كرام اور ائمہ معصومين عليهم السلام نے خبر دي هے جهاں پر تمام لوگ اپني نيكي يا بدي كي جزا يا سزا پائےں گے ۔
روز قيامت پر اعتقاد ركهنا ايمان كا ايك حصہ هے اور اس كا انكار كرنا كفر هے۔
قرآن مجيد ميں ايك ہزار آيات سے زيادہ اور بهت سي احاديث ميں قيامت سے متعلق تفصيلي بيان هوا هے:
((رَبَّنَا إِنَّكَ جَامِعُ النَّاسِ لِيوْمٍ لاَرَيبَ فِيهِ إِنَّ اللهَ لاَيخْلِفُ الْمِيعَادَ))۔ 278
” خدا يا! تو تمام انسانوں كواس دن جمع كرنے والا هے جس ميں كوئي شك نهيں هے ۔اور اللہ كا وعدہ غلط نهيں هوتا “۔
((فَكَيفَ إِذَا جَمَعْنَاهم لِيوْمٍ لاَرَيبَ فِيهِ وَوُفِّيتْ كُلُّ نَفْسٍ مَا كَسَبَتْ وَهم لاَيظْلَمُونَ))۔ 279
”اس وقت كيا هوگا جب هم سب كو اس دن جمع كريں گے جس ميں كسي شك اور شبہہ كي گنجائش نهيں هے اورهر نفس كو اس كے كئے كا پورا پورا بدلہ ديا جائے گا اور كسي پر (ذرہ برابر) ظلم نهيں كيا جائے گا“۔
((وَلَئِنْ مُتُّمْ أَوْ قُتِلْتُمْ لَإِلَي اللهِ تُحْشَرُونَ))۔ 280
”اور تم اپني موت سے مرو يا قتل هو جاؤسب اللہ هي كي بارگاہ ميں حاضر كئے جاؤگے“۔
((۔۔۔وَاتَّقُوا اللهَ الَّذِي إِلَيهِ تُحْشَرُونَ))۔ 281
”۔۔۔اور اس خدا سے ڈرتے رهو جس كي بارگاہ ميں حاضر هونا هے“۔
((۔۔۔لَيجْمَعَنَّكُمْ إِلَي يوْمِ الْقِيامَةِ لاَرَيبَ فِيهِ۔۔۔))۔282

''۔۔۔وہ تم سب كو قيامت كے دن اكٹھا كرے گا جس ميں كسي شك كي گنجائش نہيںہے۔۔۔''۔
((۔۔۔وَالْمَوْتَي يبْعَثُهم اللهُ ثُمَّ إِلَيہِ يرْجَعُونَ))۔ 283
''۔۔۔اور مردوں كو تو خدا ھي اٹھا ئے گا اور پھر اس كي بارگاہ ميں پلٹا دئے جائيں گے''۔
((۔۔۔وَسَيرَي اللهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُولُہُ ثُمَّ تُرَدُّونَ إِلَي عَالِمِ الْغَيبِ وَالشَّهادَةِ فَينَبِّئُكُمْ بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ))۔ 284
''وہ يقينا تمھارے اعمال كو ديكھ رھا ھے اور رسول بھي ديكھ رھا ھے اس كے بعد تم حاضر وغيب كے عالم خدا كي بارگاہ ميں واپس كئے جاؤگے اور وہ تمھيں تمھارے اعمال سے با خبر كرے گا''۔
((ثُمَّ إِنَّكُمْ بَعْدَ ذَلِكَ لَمَيتُونَ۔ ثُمَّ إِنَّكُمْ يوْمَ الْقِيامَةِ تُبْعَثُونَ))۔ 285
''پھر اس كے بعد تم سب مر جانے والے ھو۔پھر اس كے بعد تم روز قيامت دوبارہ اٹھائے جاؤگے''۔
((لاَ أُقْسِمُ بِيوْمِ الْقِيامَةِ۔ وَلاَأُقْسِمُ بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَةِ ۔ أَيحْسَبُ الْإِنسَانُ أَلَّنْ نَجْمَعَ عِظَامَہُ۔ بَلَي قَادِرِينَ عَلَي أَنْ نُسَوِّي بَنَانَہُ))۔ 286
''ميں روز قيامت كي قسم كھاتا ھوں۔اور برائيوں پر ملامت كرنے والے نفس كي قسم كھاتا ھوں۔كيا يہ انسان يہ خيال كرتا ھے كہ ھم اس كي ہڈيوں كو جمع نہ كرسكيں گے۔يقينا ھم اس بات پر قادر ھيں كہ اس كي انگليوں كے پورتك درست كرسكيں''۔

حضرت امام صادق عليہ السلام فرماتے ھيں: جناب جبرئيل حضرت رسول خدا صلي الله عليہ و آلہ و سلم كي خدمت ميں حاضر ھوئے او رآنحضرت كو قبرستان بقيع ميں لے گئے، آپ كو ايك قبر كے پاس بٹھايا اور اس قبر كے مردہ كو آواز دي كہ بہ اذن الٰھي اٹھ كھڑا ھو، وہ فوراً باھر آگيا! ايك ايسا شخص جس كے سر اور داڑھي كے بال سفيد تھے قبر سے باھر نكلادر حاليكہ اپنے منھ سے گردوخاك ہٹاتے ھوئے كھتا تھا:''الحمد لله و الله اكبر''، اس وقت جناب جبرئيل نے اس سے كھا: بہ اذن خدا واپس ھوجا، اس كے بعد پيغمبر اكرم كو ايك دوسري قبر كے پاس لے گئے اور اس سے كھا: حكم خدا سے اٹھ كھڑا ھو، چنانچہ ايك شخص نكلا جس كا چھرہ سياہ تھا اور كھنے لگا: ھائے افسوس! ھائے ھلاكت و بيچارگى! چنانچہ جناب جبرئيل نے اس سے كھا: حكم خدا سے واپس ھوجا۔ اس كے بعد جناب جبرئيل نے كھا: اے محمد! تمام مردے اسي طرح سے روز قيامت محشور ھوں گے۔287

لقمان حكيم اپنے بيٹے كو نصيحت كرتے ھوئے فرماتے ھيں:اے ميرے بيٹے! اگر تمھيں مرنے ميں شك ھے تو سونا چھوڑو ليكن نھيں چھوڑسكتے، اگر روز قيامت قبر سے اٹھائے جانے ميں شك ركھتے ھو تو بيدار رہنا چھوڑدو ليكن نھيں چھوڑسكتے، لہٰذا اگر سونے اور جاگنے ميں غور و فكر كرو تو يہ بات سمجھ ميں آجائے گي كہ تمھارا اختيار كسي دوسرے كے ھاتھ ميں ھے، بے شك نيند موت كي طرح ھے اور بيداري اور جاگنا مرنے كے بعد قبر سے اٹھانے كي مانند ھے۔288

بھر حال پورے قرآن كريم ميں قيامت اور اس كے صفات كے بارے ميں بھت زيادہ تكرار، تاكيد اور وضاحت كے ساتھ بيان ھوا ھے، صرف بعض مقامات پر استدلال اور برھان بيان ھوا، برخلاف اثبات توحيد كے كہ جھاں پر دليل و برھان كے ساتھ ساتھ خداوندعالم كي قدرت و حكمت كا بيان بھي ھوا ھے، كيونكہ جب انسان توحيد خدا كو قبول كرليتا ھے تو اس كے لئے معاد اور قيامت كا مسئلہ واضح ھوجاتا ھے۔

اسي وجہ سے قرآن مجيد ميں روز قيامت كي تشريح و توصيف سے پھلے يا اس كے بعد خدا كي قدرت و توانائي كے بارے ميں بيان ھوا ھے، درحقيقت خداوندعالم كے وجود كے دلائل يقيني طور پر معاد كے دلائل بھي ھيں۔

جھاں پر روز قيامت اور مردوں كے زندہ ھونے پر واضح دليل بيان ھوئي ھے، وھاں بھي يھي دليل و برھان قائم كي گئي ھے؛ كيونكہ كوئي بھي يہ نھيں كھتا: قيامت كا ھونا كيوں ضروري ھے؟ تاكہ گناھوں كے بارے ميں فيصلہ ھوسكے، اور نيك افراد اور برے لوگوں كو جزا يا سزا دي جاسكے، اس پر كوئي اعتراض نھيں كرتا بلكہ انكار كرنے والوں كا اعتراض اور اشكال يہ ھوتا ھے كہ كس طرح يہ جسم خاك ميں ملنے كے بعد دوبارہ زندہ ھوگا؟ اسي وجہ سے خداوندعالم نے واضح طور پر يا دلائل توحيد كے ضمن مينروز قيامت كے دلائل سے زيادہ منكرين كے لئے جواب دئے ھيں تاكہ منكرين سمجھ ليں كہ جس قدرت خدا كے ذريعہ يہ كائنات خلق ھوئي ھے اسي قدرت كے پيش نظر قيامت كوئي مشكل كام نھيں ھے، وھي خالق جس نے شروع ميں حيات اور وجود بخشا تو اس كے لئے دوبارہ زندہ كرنا اور دوبارہ حيات دينا كوئي مشكل كام نھيں ھے۔

قرآن مجيد نے منكرين، مخالفين اور ملحدين كے اعتراض كو سورہ يٰس ميں اس طرح بيان كيا ھے:
((أَوَلَمْ يرَ الْإِنسَانُ أَنَّا خَلَقْنَاهُ مِنْ نُطْفَةٍ فَإِذَا ہُوَ خَصِيمٌ مُبِينٌ۔ وَضَرَبَ لَنَا مَثَلاً وَنَسِي خَلْقَہُ قَالَ مَنْ يحْي الْعِظَامَ وَہِي رَمِيمٌ۔ قُلْ يحْييها الَّذِي أَنشَأَها أَوَّلَ مَرَّةٍ وَہُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ عَلِيمٌ))۔ 289
''توكيا انسان نے يہ نھيں ديكھا كہ ھم نے اسے نطفہ سے پيدا كيا ھے اور وہ

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

يكبارگي همارا كھلا هوا دشمن هوگيا هے۔اور همارے لئے مثل بيان كرتا هے اور اپني خلقت كو بهول گيا هے كهتا هے كہ ان بوسيده هڈيوں كو كون زنده كر سكتا هے۔ (اے رسول!) آپ كہہ ديجئے كہ جس نے پهلي مرتبہ پيدا كيا هے وهي زنده بهي كرے گا اور وه هر مخلوق كا بهتر جاننے والا هے“۔

ان آيات ميں پهلے انسان كو يہ سمجهايا گيا هے كہ تو پهلے تو كچھ نهيں تها اور ايك نطفہ سے زياده ارزش نهيں ركهتا تها، لہٰذا انسان كو غور و فكر كي دعوت دي جاتي هے كہ كيا انسان تونے نهيں ديكها، توجہ نهيں كي، غور وفكر نهيں كيا كہ هم نے تجهے ايك نطفہ سے خلق كيا هے اور اب اتناطاقتور، صاحب قدرت اور باشعور هوگيا كہ اپنے پروردگار سے مقابلہ كے لئے كهڑا هوگيا اور علي الاعلان اس سے پر برسرپيكار هے؟!

پهلے انسان كو مخاطب كياگيا هے، يعني هر انسان چاهے كسي مذهب كا ماننے والا هو يا اس كا علم و دانش كسي بهي حد ميں هو اس حقيقت كو درك كرسكتا هے۔

اس كے بعد نطفہ كے بارے ميں گفتگو كي هے، (لغت ميں نطفہ كے معني ناچيز او ربے ارزش پاني كے هيں)تاكہ انسان مغرور نہ هوجائے لہٰذا تهوڑا بهت اپني ابتداء كے بارے ميں بهي جان لے كہ وه پهلے كيا تها؟ اس كے علاوه صرف يهي ايك ناچيز قطره اس كي رشد و نمو كے لئے كافي نهيں تها بلكہ اس ايك قطره ميں چهوٹے چهوٹے هزاروں سلولز تهے جو آنكهوں سے نهيں ديكهے جاسكتے اور يہ زنده سلولز رحم مادر ميں بهت چهوٹے سلولز سے باهم ملے اور انسان ان چهوٹے موجود سے وجود ميں آيا هے۔

اپنے رشد و نمو كي منزل كو يكے بعد ديگرے طے كيا، سوره مومنون كي ابتدائي آيات نے ان چه مراحل كي طرف اشاره كيا هے: نطفہ، علقہ (مضغہ) هڈيوں كا ظاهر هونا، هڈيوں پر گوشت پيدا هونا اور آخر ميں روح كي پيدائش اور حركت۔

انسان پيدائش كے وقت ضعيف و ناتواں بچہ تها، اس كے بعد تكامل كے مرحلوں كو تيزي كے ساتھ طے كيا يهاں تك كہ عقلاني اور جسماني بلوغ تك پهنچ گيا۔

يہ كمزور اور ناتواں بچہ اس قدر طاقتور هوا كہ خدا كے مد مقابل كهڑا هوگيا، اس نے اپني عاقبت كو بالكل هي بهلادياور ”خصيم مبين“ كا واضح مصداق بن گيا۔

انسان كي جهالت كا اندازه لگائيں كہ همارے لئے مثال بيان كرتا هے اور اپنے زعم ناقص ميں داندان شكن دليل حاصل كرلي هے، حالانكہ اپنے پهلے وجود كو بهول گيا هے اور كهتا هے: ان بوسيده هڈيوں كو زنده كرنے والا كون هے ؟!

جي هاں، وه منكر معاند(دشمن) خصيم مبين (كهلا هوا دشمن) بغض و كينہ ركهنے والااور بهول جانے والا، جنگل بيابان سے ايك بوسيده هڈي كو پاليتا هے جس هڈي كے بارے ميں يہ بهي معلوم نهيں هے كہ كس كي هے؟ اپني موت پر مرا هے يا زمان جاهليت كي جنگ ميں دردناك طريقہ سے ماراگيا هے يا بهوك كي وجہ سے مرگيا هے؟ بهر حال هڈي كو پاكر يہ سوچتا تها كہ قيامت كے انكار پر ايك دندان شكن دليل مل گئي هے، غصہ اور خوشحالي كي حالت ميں اس هڈي كو اٹهاكر كهتا هے: اسي دليل كے سهارے ميں محمد (صلي اللہ عليہ و آلہ و سلم) سے ايسا مقابلہ كروں گا جس كا كوئي جواب نہ ديا جاسكے!

تيزي كے ساتھ چل كر آنحضرت صلي اللہ عليہ و آلہ و سلم كے پاس آيا اور فرياد بلند كی: ذرا بتائے تو سهي كہ اس بوسيده هڈي كو كون دوباره لباس حيات پهناسكتا هے؟ اس كے بعد اس هڈي كو مسلتے هوئے زمين پر ڈال ديا، وه سوچتا تها كہ رسول خدا (صلي اللہ عليہ و آلہ و سلم) كے پاس اس كو كوئي جواب نهيں بن پائے گا۔

قابل توجہ بات يہ هے كہ قرآن مجيد نے ايك چهوٹے سے جملہ ((نسي خلقہ)) كے ذريعہ پورا جواب ديديا، اگرچہ اس كے بعد مزيد وضاحت اور دلائل بهي بيان كئے هيں۔

ارشاد هوا: اگر تو نے اپني پيدائش كو نہ بُهلايا هوتا تو اس طرح كي بے بنياد دليل نہ ديتا؛ اے بهولنے والے انسان! ذرامڑكرتو ديكھ اور اپني پيدائش كے بارے ميں غور و فكر كر كہ اول خلقت ميں كس قدر ذليل پاني تيرا وجود تها، هر روز ايك نئي زندگي كي شروعات تهی، تو هميشہ موت و معاد كي حالت ميں هے، ليكن اے بهولنے والے انسان! تو نے سب كچھ بالائے طاق ركھ ديا اور اپني خلقت كو بهول گيا اور اب پوچهتا هے كہ كون اس بوسيده هڈي كو دوباره زنده كرسكتا هے؟يہ هڈي جب مكمل طور پر بوسيده هوجائے گي تو خاك بن جائے گی، كيا تو روز اول خاك نهيں تها؟! فوراً هي پيغمبر كو حكم هوتا هے كہ اس مغرور اور بهولنے والے سے كہہ دو: ”وهي اس كو دوباره زنده كرے گا جس نے روز اول اس كو پيدا كيا هے“۔290

اگر آج يہ بوسيده هڈي باقي ره گئي هے تو پهلے تو يہ هڈي بهي نهيں تهي يهاں تك كہ مٹي اور خاك بهي نهيں تهی، جي هاں جس نے اس انسان كو عدم كي وادي سے وجود عطا كيا تو اس كے لئے بوسيده هڈي سے دوباره پيدا كرنا بهت آسان هے۔

اگر تو يہ سوچتا هے كہ يہ بوسيده هڈياں خاك هوكر تمام جگهوں پر پهيل جائيں گی، تو ان هڈيونكو كون پہچان سكتا هے اور

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

كون ان كو مختلف جگہ سے جمع كرسكتا هے؟ تو اس چيز كا جواب بهي واضح اور روشن هے كہ وہ تمام مخلوقات سے آگاہ هے اور اس كي تمام خصوصيات كو جانتا هے:
((وَہُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ عَلِيمٌ))
”اور وہ هر مخلوق كا بهترين جاننے والا هے“۔
جس كے پاس اس طرح كا علم اور قدرت هو تو اس كے لئے معاد اور مردوں كو دوبارہ زندہ كرنا كوئي مشكل كام نهيں هے۔
ايك مقناطيس كے ذريعہ مٹي كے نيچے بكهرے هوئے لوهے كے ذرات كو جمع كيا جاسكتا هے جبكہ
يہ مقناطيس ايك بے جان چيز هے، تو كياخداوندعالم انسان كے بكهرے هوئے هر ذرہ كو ايك اشارہ سے جمع نهيں كرسكتا؟
وہ نہ صرف انسان كي خلقت سے آگاہ هے بلكہ انسان كي نيتوں اور اس كے اعمال سے بهي آگاہ هے، انسان كا حساب و كتاب اس كے نزديك واضح و روشن هے۔
لہٰذا اس كے اعمال، اعتقادات اور نيتوں كا حساب كرنا اس كے لئے كوئي مشكل نهيں هے:
((--- وَإِنْ تُبْدُوا مَا فِي أَنفُسِكُمْ أَوْ تُخْفُوہُ يحَاسِبْكُمْ بِہِ---))۔ 291
”...تم اپنے دل كي باتوں كا اظهار كرو يا ان پر پردہ ڈالو، وہ سب كا محاسبہ كرلے گا...“۔
اسي وجہ سے جناب موسيٰ عليہ السلام كو حكم ملا كہ فرعون (جو معاد كے بارے ميں شك كرتا تها اور صديوں پرانے لوگوں كو دوبارہ زندہ كرنے اور ان كے حساب و كتاب سے تعجب كرتا تها)سے كهہ دو :
((--- عِلْمُها عِنْدَ رَبِّي فِي كِتَابٍ لاَيضِلُّ رَبِّي وَلاَينسَي))۔ 292
”...ان باتوں كا علم ميرے پروردگار كے پاس اس كا كتاب ميں محفوظ هے، وہ نہ بہكتا هے اور نہ بهولتا هے“۔293
بهر حال روز قيامت، روز محشر اورحساب و كتاب كا مسئلہ غيب كے مصاديق ميں سے هے، جس پرقرآني آيات اور روايات كي روشني ميں اعتقاد اور ايمان ركهنا معنوى اور روحاني زيبائيوں ميں سے هے، جس سے انسان رشد و كمال كے درجات اور صحيح تربيت حاصل كرليتاهے، جو انساني زندگي ميں بهت موثر اور ثمر بخش نتائج كا حامل هے۔

حساب

روز قيامت ميں تمام انسانوں كے عقائد، اخلاق اور اعمال كا حساب و كتاب ايك ايسي حقيقت هے جس كو قرآن كريم اور معارف الٰهي نے تفصيل كے ساتھ بيان كيا هے۔
يہ بات قابل قبول نهيں هے كہ نيك افراد صدق و صفا، اعمال صالحہ اور اخلاق حسنہ ميں اپني پوري عمر بسر كريں اور دوسروں كو بهي فيض پهنچائيں، اور ان كے مرنے كے بعد ان كے اعمال كي فائل بند هوجائے اور ان كا حساب و كتاب نہ كيا جائے، ان كي زندگي كي كتاب كا دوبارہ مطالعہ نہ كيا جائے اور ان كو كوئي جزا يا انعام نہ ملے۔
اسي طرح يہ بات بهي قابل قبول نهيں هے كہ ناپاك كفارو مشركين، ملحداور اهل طاغوت، ظلم و ستم، جهالت و غفلت، پستي و ناپاكى، خيانت و ظلم اور غارت گري ميں اپني پوري عمر گزار نے والے، لوگوں پر ظلم و ستم كريں ان كو اذيت پهنچائيں، بهت سے افراد كو ان كے حق سے محروم كرديں، ان كے مرنے كے بعد ان كے اعمال كي فائل بند كردي جائے، ان كا كوئي حساب و كتاب نہ كيا جائے، ان كي زندگي كي كتاب كا دوبارہ مطالعہ نہ كيا جائے اور ان كو كيفر كردار تك نہ پهنچايا جائے۔
خداوندعالم كے عدل، حكمت، رحمت اور غضب كا تقاضا هے كہ ايك روز تمام انسانوں كو جمع كرے، ان كے عقائد اور اعمال كا حساب كرے، اور هر شخص كو اس كے نامہ اعمال كے لحاظ سے جزا يا سزا دے۔
نيك اور صالح افراد كے حساب و كتاب كے بارے ميں قرآن مجيد فرماتا هے:
((وَمِنْهم مَنْ يقُولُ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔ أُوْلَئِكَ لَهم نَصِيبٌ مِمَّا كَسَبُوا وَاللهُ سَرِيعُ الْحِسَابِ))۔ 294
”اور بعض كهتے هيں كہ پروردگار همیں دنيا ميں بهي نيكي عطا فرمااور آخرت ميں بهي اور هم كو عذاب سے محفوظ فرمايهي وہ لوگ هيں جن كے لئے ان كي كمائي كا حصہ هے اور خدا بهت جلد حساب كرنے والا هے“۔
((ثُمَّ رُدُّوا إِلَي اللهِ مَوْلاَهم الْحَقِّ أَلاَلَہُ الْحُكْمُ وَہُوَ أَسْرَعُ الْحَاسِبِينَ))۔ 295
”پهر سب اپنے مولائے برحق پروردگار كي طرف پلٹا ديئے جاتے هيں ...آگاہ هو جاؤ كہ فيصلہ كا حق صرف اسي كو هے اور وہ بهت جلد ي حساب كرنے والاهے۔
((فَأَمَّا مَنْ أُوتِي كِتَابَہُ بِيمِينِہِ۔فَسَوْفَ يحَاسِبُ حِسَاباً يسِيراً))۔ 296

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

”پهر جس کو نامہ اعمال داہنے هاتھ ميں ديا جائے گا۔اس کا حساب آسان هوگا“۔
حضرت امام موسيٰ کاظم عليہ السلام اپنے آباء و اجداد کے حوالہ سے آنحضرت صلي الله عليہ و آلہ و سلم سے روايت فرماتے هيں کہ آپ نے فرمايا:
”لَا تَزولُ قَدَما عَبْدٍ يوْمَ الْقِيامَةِ حَتّي يسْأَلَ عَنْ أَرْبَعٍ :عَنْ عُمْرِهِ
فِيما اَفْناهُ، وَشَبابِهِ فِيما اَبْلاهُ وَعَنْ مَالِهِ مِنْ اَينَ کَسَبَہُ وَفِيمااَنْفَقَہُ، وَعَنْ حُبِّنَا اَهل الْبَيتِ“۔297
”روز قيامت انسان کے قدم نهيں بڑهيں گے مگر يہ کہ اس سے چار چيزوں کے بارے ميں سوال کيا جائے : کس چيز ميں اپني عمر گزاری، جواني کو کن چيزوں ميں گزارا، مال و دولت کهاں سے حاصل کي اور کهاں خرچ کی، نيز محبت اهل بيت(عليهم السلام) کے بارے ميں سوال کيا جائے گا“۔
بے شك جن مومنين نے اپني عمر او رجواني کو عبادت و اطاعت ميں صرف کيا هوگا، اور قرآن کے حکم کے مطابق اپني دولت کو خرچ کيا هے، اور محبت اهل بيت عليهم السلام ميں اپني عمر گزاري هے، تو روز قيامت ايسے افراد کا حساب آسان هوگا، اور حشر کے ميدان ميں ان کو کوئي پريشاني نهيں هوگی، اور ان کا حساب و کتاب بهت جلد هوجائے گا۔
ايك شخص امام محمد باقر عليہ السلام کي خدمت ميں عرض کرتا هے: اے فرزند رسول! ميں آپ کي خدمت ميں ايك حاجت رکهتا هوں، تو امام عليہ السلام نے فرمايا: مجھ سے مکّہ ميں ملنا، مينمکّہ ميں حضرت سے ملا اور اپني حاجت کے بارے ميں کها تو حضرت نے فرمايا: منيٰ ميں مجھ سے ملنا، چنانچہ ميں منيٰ ميں حضرت سے ملااور اپني حاجت کے بارے ميں کها، تو امام عليہ السلام نے کها: کهو کيا کهنا چاهتے هو؟ ميں نے کها: ميں ايك ايسے گناه کا مرتکب هوا هوں کہ خدا کے علاوه کوئي اس سے مطلع نهيں هے، اس گناه کا بوجھ مجهے مارے ڈال رها هے، ميں آپ کي خدمت ميں حاضر هوا هوں تاکہ اس سے نجات مل جائے، اور اس گناه کے بوجھ سے سبکدوش هوجاؤں، تو امام عليہ السلام نے فرمايا: جب خداوندعالم روز قيامت برپا کرے گا اور اپنے مومن بندوں کا حساب کرے گا تو ان کے تمام گناهوں سے آگاه کرے گا، پهر اپني رحمت و مغفرت ميں جگہ دے گا اور اپنے بندے کے بخشے گئے گناهوں سے کسي فرشتہ يا رسول کو بهي باخبر نهيں کرے گا!
298
مومنين کے حساب کے سلسلے ميں ايك بهت اهم روايت علامہ مجلسي عليہ الرحمہ نے اپني گرانقدر کتاب بحار الانوار ميں امالي شيخ طوسي عليہ الرحمہ کے حوالہ سے حضرت علي عليہ السلام سے نقل کي هے، جو واقعاً تعجب خيز اور اميدوار کرنے والي هے! روايت يوں هے:
”يوقَفُ الْعَبْدَ بَينَ يدَي اللّٰهِ فَيقُولُ :قيسُوا بَينَ نِعَمي عَلَيهِ وَ بَينَ عَمَلِهِ، فَتَسْتَغْرِقُ النِّعَمُ الْعَمَلَ، فَيقولونَ:قَدِ اسْتَغْرَقَ النِّعَمُ الْعَمَلَ، فَيقُولُ : هَبُوا لَہُ نِعَمِی، وَ قيسُوا بَينَ الْخَيرِ وَ الشَّرِّ مِنْہُ، فَاِنِ اسْتَوَي الْعَمَلانِ اَذْهَبَ اللّٰہُ الشَّرَّ بِالْخَيرِ وَاَدْخَلَہُ الْجَنَّةَ، وَاِنْ کانَ لَہُ فَضْلٌ اَعْطاهُ اللّٰہُ بِفَضْلِهِ، وَاِنْ کاَنَ عَلَيهِ فَضْلٌ وَهُوَ مِنْ اَهل التَّقْويٰ لَمْ يشْرِكْ بِاللّٰهِ تَعاليٰ وَاتَّقَي الشِّرْكَ بِہِ فَهُوَ مِنْ اَهل الْمَغْفِرَةِ يغْفِر اللّٰہُ لَہُ بِرَحْمَتِہِ اِنْ شاءَ وَ يتَفَضَّلُ عَلَيهِ بِعَفْوِهِ“۔299
”بنده کو خدا کي بارگاه ميں حاضر کيا جائے گا اور خدا فرمائے گا:ميري نعمتوں اور اس کے اعمال کا موازنہ کرو، چنانچہ جب نعمتيں اس کے تمام اعمال کو چهپاليں گي تو فرشتے عرض کريں گے: پالنے والے! اس کے اعمال پر تيري نعمتيں غالب هيں، خطاب هوگا: ميري نعمتوں کو بخش دو، اس کي نيکيوں اور برائيوں کے درميان موازنہ کرو، اگر اس کي نيکياں اور برائياں برابر هوگئيں تو اس کي برائيوں کو نيکيوں کے احترام ميں بخش دو، اس کو بهشت ميں وارد کردو، اور اگر اس کي نيکياں زياده هيں تو نيکيوں کي وجہ سے اس کو مزيد عطا کردو، اوراگر اس کي برائياں زياده هيں ليکن اهل تقويٰ هے اور خدا کے ساتھ شرك نهيں کيا هے، تو يہ شخص مغفرت کا سزاوار هے، خداوندعالم اگر چاهے تو اپني رحمت کے ذريعہ اس کے گناهوں کو بخش دے گا اور اپنے عفو وکرم سے اس پر فضل و کرم کرے گا!“
علامہ مجلسي رحمة الله عليہ اپني کتاب بحار الانوار ميں اصول کافي سے روايت نقل کرتے هيں کہ حضرت امام صادق عليہ السلام نے فرمايا: روز قيامت نعمتوں، نيکيوں اور برائيوں کے درميان مقائسہ کيا جائے گا۔
نعمتوں اور نيکيوں کا آپس ميں موازنہ کيا جائے گا، نعمتيں، نيکيوں سے زياده هوں گی، برائيوں کي فائل کي شکست هوگی، مومن انسان کو حساب کے لئے بلايا جائے گا، اس وقت قرآن کريم بهترين صورت ميں اس مومن بندے کے پاس حاضر هوکر يوں گويا هوگا: پروردگارا! ميں قرآن هوں اور يہ تيرا مومن بنده، اس نے ميري تلاوت کے لئے زحمتيں اٹهائي هيں، راتوں ميري تلاوت ميں مشغول رها هے، نماز شب ميں اپني آنکهوں سے آنسو بهائے هيں، پالنے والے! اس سے راضي هوجا، اس وقت خدائے عزيز و جباربنده مومن سے خطاب فرمائے گا: اپنا داهنا هاتھ کهول، چنانچہ اس کے داهنے هاتھ کو اپني رضوان سے بهردے گا اور بائيں هاتھ کو اپني رحمت سے بهر دے گا، اور پهر اپنے مومن بنده سے خطاب فرمائے گا:

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

یہ بہشت تیرے لئے مباح ھے، قرآن پڑھتا جا اور بلند و بالادرجات كي طرف بڑھتا جا، چنانچہ انسان جس مقدار میں قرآن كي آیتوں كي تلاوت كرتا رھے گا اسي مقدار میں جنت كے درجات پر فائز ھوتا جائے گا۔
گناھگاروں، بدكاروں، ملحدوں اور بے دین لوگوں كے حساب اور ان كے نامہ اعمال كے پڑھے جانے كے سلسلہ میں قرآن مجید اور روایات میں پڑھتے ھیں:
((۔۔۔وَمَنْ یكْفُرْ بِآیاتِ اللهِ فَإِنَّ اللهَ سَرِیعُ الْحِسَابِ))۔ 300
”۔۔۔اور جو بھي آیات الٰھي كا انكار كرے گا تو خدا بہت جلد حساب كرنے والاھے“۔
((۔۔۔وَالَّذِینَ لَمْ یسْتَجِیبُوا لَہُ لَوْ أَنَّ لَھم مَا فِي الْأَرْضِ جَمِیعًا وَمِثْلَہُ مَعَہُ لَافْتَدَوْا بِہِ أُوْلَئِكَ لَھم سُوءُ الْحِسَابِ وَمَأْوَاھم جَہَنَّمُ وَبِئْسَ الْمِھادُ))۔ 301
”۔۔۔اور جو اس كي بات كو قبول نھیں كرتے انھیں زمین كے سارے خزانے بھي مل جائیں اور اسي قدر اور بھي مل جائے تو یہ بطور فدیہ دے دیں گے لیكن ان كے لئے بد ترین حساب ھے اور ان كا ٹھكانا جہنم ھے اور وہ بہت بُرا ٹھكانا ھے“۔
((وَكَأَینْ مِنْ قَرْیةٍ عَتَتْ عَنْ أَمْرِ رَبِّھا وَرُسُلِہِ فَحَاسَبْنَاھا حِسَابًا شَدِیدًا وَعَذَّبْنَاھا عَذَابًا نُكْرًا))۔ 302
”اور كتني ھي بستیاں ایسي ھیں جنھوں نے حكم خدا و رسول كي نافرماني كي تو ھم نے ان كا شدید محاسبہ كر لیا اور انھیں بد ترین عذاب میں مبتلا كردیا“۔
((اِلاَّ مَنْ تَوَلّٰي وَكَفَرَ۔فَیعَذِّبُہُ اللّٰہُ الْعَذَابَ الْاَكْبَرَ۔اِنَّ اِلَینَا اِیابَھُمْ۔ثُمَّ اِنَّ عَلَینَا حِسَابَھُمْ))۔ 303
”مگر منھ پھیرلے اور كافر ھوجائے۔تو خدا اسے بہت بڑے عذاب میں مبتلا كرے گا۔پھر ھمارے ھي طرف ان سب كي باز گشت ھے۔اور ھمارے ھي ذمہ ان سب كا حساب ھے“۔
حضرت امام صادق علیہ السلام درج ذیل آیہ قرآن ((۔۔۔اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ أُوْلَئِكَ كَانَ عَنْہُ مَسْئُولًا))۔ 304 كے بارے میں فرماتے ھیں:
”یسْأَلُ السَّمْعَ عَمّا یسْمَعُ، وَالْبَصَرَ عَمّا یطْرِفُ، وَالْفُؤادَ عَمّا عَقَدَ عَلَیہِ“۔305
”روز قیامت خدا وندعالم كانوں سے سني ھوئی، آنكھوں سے دیكھي گئي اور دل میں پیدا ھونے والي چیزونكے بارے میں سوال فرمائے گا“۔
ایك شخص نے حضرت امام سجاد علیہ السلام سے عرض كیا: اگر كسي مومن كا كوئي حق كافر كے ذمہ باقي رہ گیا ھے تو روز قیامت كافر سے مومن كے نفع میں كیا چیز لي جائے گی، حالانكہ كافر اھل جہنم ھوگا؟ تو امام علیہ السلام نے فرمایا: كافر پر حق كے برابر مومن كے گناھوں كو كافر كي گردن پر ڈالدیا جائے گا اور كافر اپنے گناھوں اور اس حق كے گناھوں كے برابر عذاب میں گرفتار ھوگا! 306
حضرت امیر المومنین علیہ السلام فرماتے ھیں:
ظلم و ستم كي تین قسمیں ھیں: ایك وہ ستم جس كو معاف نھیں كیا جائے، دوسرے وہ ستم جس كو چھوڑا نھیں جائے گا، تیسرے وہ ستم جو بخش دیا جائے گا اور اس كا مطالبہ نھیں ھوگا۔
لیكن وہ ستم جو معاف نھیں ھوگا وہ خدا كے ساتھ شرك كرنا ھے، جیسا كہ خداوندعالم نے ارشاد فرمایا ھے:
((إِنَّ اللهَ لاَیغْفِرُ أَنْ یشْرَكَ بِہِ۔۔۔))۔ 307
”اللہ اس بات كو معاف نھیں كر سكتا كہ اس كا شریك قرا دیا جائے۔۔۔“۔
وہ ستم جو بخش دیا جائے گا، وہ انسان كا اپنے نفس پر ظلم و ستم ھوگا جو انسان نے گناھان صغیرہ كے ذریعہ انجام دیا ھوگا۔
لیكن وہ ستم جس كو چھوڑا نھیں جائے گا، وہ دوسروں پر كیا ھوا ظلم ھوگا، یہ ستم چاقو یا تازیانہ سے كیا ھوا ستم نھینھوگا بلكہ اس سے (بھي) كمتر اور چھوٹا ظلم ھوگا۔ 308
حضرت امام صادق علیہ السلام سے روایت ھے:
”یؤْتيٰ یوْمَ الْقِیامَةِ بِصاحِبِ الدَّینِ یشْكُو الْوَحْشَةَ، فَإِنْ كانَتْ لَہُ حَسَناتٌ اُخِذَ مِنْہُ لِصاحِبِ الدَّینِ، وَقالَ:وَاِنْ لَمْ تَكُنْ لَہُ حَسَناتٌ اُلْقِي عَلَیہِ مِنْ سَیئاتِ صاحِبِ الدَّینِ۔“
” ایك مقروض كو روز قیامت حاضر كیا جائے گا جو خوف و وحشت كي شكایت كرتا ھوگا، تو اگر اس كے پاس نیكیاں ھوں گي تو صاحب قرض كو اس كي نیكیاں دیدي جائیں گی، او راگر نیكیاں نہ ھوں گي تو صاحب قرض كي برائیاں اس كي گردن پر ڈال دي جائیں گي“۔
حساب و كتاب اور روز قیامت بندوں كے اعمال كي كتاب كا دوبارہ مطالعہ بھي غیب كے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

مصاديق ميں سے ھے، جس پر عقيده ركھنا قرآن و حديث كي بنا پر ايمان كا جزء ھے اور معنوی زيبائيوں ميں سے ھے۔

ميزان
انسان كے اعمال كو پركھنے كي ميزان اور ترازو چاھے جس كيفيت كے ساتھ بھي ھو ايك اھم مسئلہ ھے، جس كا ذكر قرآن كريم اور اور احاديث اھل بيت عليھم السلام ميں تفصيلي طور پر ھوا ھے، جو روز قيامت كے مسائل ميں سے ايك مسئلہ ھے۔
((وَالْوَزْنُ يوْمَئِذٍ الْحَق---))۔ 309
”آج كے دن اعمال كا وزن ايك برحق شئے ھے---“۔
((وَ نَضَعُ المَوَازِينَ الْقِسْطَ لِيوْمِ الْقِيامَةِ فَلاَ تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيئاً---))۔ 310
”اور ھم قيامت كے دن انصاف كي ترازو قائم كريں گے“۔
ہشام بن سالم كھتے ھيں: ميں نے اس آيت كے بارے ميں حضرت امام صادق عليہ السلام سے سوال كيا كہ روز قيامت ”ميزان“ سے كيا مراد ھے؟ تو حضرت نے فرمايا: اس سے مراد انبياء اور اوصياء انبياء عليھم السلام ھے۔ 311
جي ھاں، روز قيامت ميں بندوں كے اعمال، عقائد اور اخلاق كو انبياء اور ائمہ معصومين عليھم السلام كے ساتھ تولا جائے گا، اگر انسان كے عقائد، اعمال اور اخلاق انبياء اور ائمہ عليھم السلام كے عقائد و اعمال كے ساتھ ھم آہنگ ھوں گے تو ايسا شخص اھل نجات ھے، اور درحقيقت اس كا پلڑا بھاري ھوگا، اور اگر انسان كے اعمال انبياء و ائمہ عليھم السلام سے ھم آہنگ نہ ھوں گے تو ايسا شخص نجات نھيں پاسكتا، چونكہ اس كا پلڑا ھلكا او ربے وزن ھوگا، قرآن مجيد نے ان دونوں مسائل كے بارے ميں يوں اشاره كيا ھے:
((---فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِينُہُ فَأُوْلَئِكَ هم الْمُفْلِحُونَ ۔ وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِينُہُ فَأُوْلَئِكَ الَّذِينَ خَسِرُوا أَنفُسَهم بِمَا كَانُوا بِآياتِنَا يظْلِمُونَ))۔ 312
”---پھر جن كے نيك اعمال كا پلہ بھاري ھو گا وھي نجات پانے والے ھيں۔اور جن كا پلہ ھلكا ھوگيا يھي وه لوگ تھے جنھوں نے اپنے نفس كو خساره ميں ركھا كہ وه ھماري آيت وں پر ظلم كر رھے تھے“۔
((---وَاِنْ كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ أَتَينَا بِهَا وَكَفَيٰ بِنَا حَاسِبِينَ))۔ 313
”اور كسي كا عمل رائي كے دانہ كے برابر بھي ھے تو ھم اسے لے آئيں گے اور ھم سب كا حساب كرنے كے لئے كافي ھيں “۔
((فَأَمَّا مَن ثَقُلَتْ مَوَازِينُہُ ـفَهُوَ فِي عِيشَةٍ رَاضِيةٍـوَأَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِينُہُ ـفَأُ مُّہُ هَاوِيةٌـوَمَا أَدْرَاكَ مَاهِيہْـنَارٌ حَامِيةٌ))۔ 314
”تو اس دن جس كي نيكيوں كا پلہ بھاري ھوگاوه پسنديده عيش ميں ھوگا۔اور جس كا پلہ ھلكا ھوگا ۔اس كا مركز ھاويہ ھے۔اور تم كيا جانو كہ ھاويہ كيا مصيبت ھے۔يہ ايك دہكتي ھوئي آگ ھے“۔
عقائد حقہ، اعمال صالحہ اور اخلاق حسنہ خاص اھميت سے برخوردار ھيں، عدل الٰھي كي ميزان ميں ناقابل تصور وزن ركھتے ھيں اور سخت مقامات پر باعث نجات ھيں۔
حضرت امام باقر عليہ السلام اپنے آباء و اجداد كے سلسلے ميں حضرت رسول خدا صلي اللہ عليہ و آلہ و سلم سے روايت كرتے ھيں كہ آنحضرت صلي اللہ عليہ و آلہ و سلم نے فرمايا:
حُبّي وَحُبُّ اَهل بَيتِي نافِعٌ فِي سَبْعَةِ مَواطِنَ اَهْوَالُهُنَّ عَظِيمَةٌ، عِنْدَ الْوَفاةِ، وَفِي الْقَبْرِ، وَ عِنْدَ النُّشورِ، وَ عِنْدَ الْكِتابِ، وَعِنْد الْحِسابِ، وَ عِنْدَ الْمِيزانِ، وَ عِنْدَ الصِّراطِ“۔315
”ھماري اور ھمارے اھل بيت كي محبت سات خطرناك مقامات پر كام آئے گی، موت كے وقت، قبرميں، قيامت ميں دوباره زنده ھونے كے وقت، نامہ اعمال كے وقت، حساب كے وقت، ميزان پر، اور پُل صراط پر گزرتے وقت“۔
قارئين كرام! ھم جانتے ھيں كہ محب كي محبت محبوب سے كسب آثار كے لئے بھت اھم چيز ھے، جو محبت انسان كے لئے سات مقامات پر كام آنے والي ھے، جو انسان كو رسول خدا صلي اللہ عليہ و آلہ و سلم اور آنحضرت كے اھل بيت عليھم السلام كي پيروي اور اطاعت كرنے كے لئے آماده كرے۔
حضرت امام سجاد عليہ السلام رسول خدا صلي اللہ عليہ و آلہ و سلم سے روايت كرتے ھيں:
”ما يوضَعُ في ميزانِ امْرِيءٍ يوْمَ الْقِيامَةِ اَفْضَلُ مِنْ حُسْنِ الْخُلُقِ“۔316
”روز قيامت انسان كي ترازوميں حسن خلق سے بھتر كوئي چيز نھيں ھے“۔
حضرت امام رضا عليہ السلام مامون عباسي كے لئے ايك خط ميں تحرير فرماتے ھيں:
”وَتُؤْمِنُ بِعَذابِ الْقَبْرِ، وَمُنْكَرٍ وَنَكِيرٍ وَ الْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَالْمِيزانِ وَالصِّراطِ“۔317

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

"عذاب قبر، منكر و نكير اور مرنے كے بعد روز قيامت ميں محشور ہونے، ميزان اور پُل صراط پر ايمان ركھ"۔
ميزان كا مسئلہ بھي گزشتہ مسائل كي طرح غيب كے مصاديق ميں سے ہے، اور قرآن كريم اور حديث كي بنا پر اس پر ايمان ركھنا واجب ہے، جس كے انسان كي زندگي ميں بہت سے مفيد آثار نماياں ہوتے ہيں۔

بہشت و جہنم

"بہشت "متقين كے لئے ہميشگي اور ابدي مقام ہے، اور "جہنم "اہل كفر و معصيت كا ہميشگي مقام ہے، جن كے بارے ميں قرآن مجيد كي بہت سي آيات اور اسلامي تعليمات خصوصاً احاديث اہل بيت عليہم السلام ميں تفصيل كے ساتھ بيان ہوا ہے۔
ہم ان دونوں كي وضاحت كرنے كي ضرورت محسوس نہيں كرتے، كيونكہ اكثر مومنين مجالس اور ديگر طريقوں سے يا اسلامي كتابوں ميں ان دونوں كے بارے ميں سن چكے يا پڑھ چكے ہيں۔
جنت ودوزخ پر ايمان ركھنا ديني ضروريات ميں سے ہے اور ان دونوں پر ايمان نہ ركھنا كفر كے برابر ہے۔
بہشت اپني تمام تر مادي و معنوی نعمتوں كے ساتھ نيك اور صالح افراد كي جزا اور جہنم اپنے تمام ظاہري و باطني عذاب كے ساتھ بدكاروں كے لئے جائے سزا ہے۔
بہشت و جہنم غيب كے مصاديق ميں سے ہے، ان دونوں كے بارے ميں بيان كرنا صرف اورصرف وحي الٰہي كي ذمہ داري ہے، انسان كا علم جس كے درك كرنے سے قاصرہے، اسي وجہ سے انسان وحي الٰہي پر توجہ كئے بغير ان دونوں كے بارے ميں اپنا نظريہ بيان نہيں كر سكتا، اگرچہ علم و دانش كے لحاظ سے بلند مقام پر پہنچ چكا ہے۔
خداوندعالم ؛اہل صدق و صداقت اور نيك افراد كے بارے ميں ارشاد فرماتا ہے:
((قَالَ اللهُ ہَذَا يوْمُ ينفَعُ الصَّادِقِينَ صِدْقُهم لَهم جَنَّاتٌ تَجْرِي مِنْ تَحْتِها الْأَنهارُ خَالِدِينَ فِيها أَبَدًا رَضِي اللهُ عَنْهم وَرَضُوا عَنْہُ ذَلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ))۔ 318
"اللہ نے كہا كہ يہ قيامت كا دن ہے جب صادقين كو ان كا سچ فائدہ پہنچائے گا تو ان كے لئے باغات ہوں گے جن كے نيچے نہريں جاري ہوں گي اور وہ ان ميں ہميشہ ہميشہ رہيں گے ۔خدا ان سے راضي ہوگا اور وہ خدا سے راضي ہوں گے، اور يہي ايك عظيم كاميابي ہے"۔
اسي طرح خداوندعالم گناہگاروں كے بارے ميں ارشاد فرماتا ہے:
((وَالَّذِينَ كَسَبُوا السَّيئَاتِ جَزَاءُ سَيئَةٍ بِمِثْلِها وَتَرْہَقُهم ذِلَّةٌ مَا لَهم مِنْ اللهِ مِنْ عَاصِمٍ كَأَنَّمَا أُغْشِيتْ وُجُوہُهم قِطَعًا مِنْ اللَّيلِ مُظْلِمًا أُوْلَئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هم فِيها خَالِدُونَ))۔ 319
"اور جن لوگوں نے برائياں كمائي ہيں ان كے لئے ہر بُرائي كے بدلے ويسي ہي بُرائي ہے اور ان كے چہروں پر گناہوں كي سياہي بھي ہوگي اور انہيں عذاب الٰہي سے بچانے والا كوئي نہ ہوگا ۔ان كے چہرے پر جيسے سياہ رات كي تاريكي كا پردہ ڈال ديا گيا ہو۔وہ اہل جہنم ہيں اور اسي ميں ہميشہ رہنے والے ہيں"۔
حضرت امام محمد باقر عليہ السلام فرماتے ہيں: جس وقت روز قيامت برپا ہوگي، خداوندعالم ايك منادي كو حكم دے گا كہ اس كي بارگاہ ميں يہ اعلان كرے: غريب اورنادار لوگ كہاں ہو؟ بہت سے لوگ جمع ہوجائيں گے، اس وقت خدا فرمائے گا: اے ميرے بندو! تووہ آواز ديں گے: لبيك يا اللہ، اس وقت خدا فرمائے گا: ميں نے تم لوگوں كو ذليل كرنے كے لئے غريب و نادار نہيں بنايا تھاليكن اس لئے كہ آج كے دن تمھيں نعمتوں سے مالامال كردوں، جاؤ اور لوگوں كو تلاش كرو كہ جس نے بھي تمھارے ساتھ نيكي كي ہو، اس كي نيكي ميري خوشنودي كے لئے تھی، لہٰذا اس كے عمل كي جزا يہ ہے كہ اس كو بہشت ميں داخل كردو۔ 320
حضرت امام صادق عليہ السلام نے فرمايا: اگر كوئي مومن كسي دوسرے مومن كي ضرورت كے وقت حاجت پوري نہ كرے، اپني طرف سے يا دوسرے كے ذريعہ اس كي مشكل كو آسان نہ كرے تو خداوندعالم روز قيامت اس كے چہرہ كو سياہ كردے گا، اس كي آنكھيں اندھي ہوجائيں گي اور اس كے دونوں ہاتھ گردن سے بندھے ہوں گے، اور كہا جائے گا: يہ وہ خيانت كار ہے جس نے خدا و رسول كے ساتھ خيانت كي ہے، اس كے بعد حكم ديا جائے گا كہ اس كو آتش جہنم ميں ڈال دو۔[68]
حضرت امير المومنين عليہ السلام رسول خدا صلي اللہ عليہ و آلہ و سلم سے روايت فرماتے ہيں كہ آنحضرت نے فرمايا: يا علی!جو شخص مجھ سے محبت كا دعويٰ كرے درحاليكہ آپ سے دشمني ركھتا ہو ايسا شخص جھوٹا ہے، يا علی! جس وقت قيامت برپا ہوگي ا ےك منادي عرش سے آواز دے گا، علي عليہ السلام كے عاشق اور ان كے شيعہ كہاں ہيں؟ علي كے محب اور دوستدار اور جس كو علي دوست ركھتے ہيں كہاں ہو؟ جن لوگوں نے رضائے الٰہي كے لئے دوستي كي ہے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

اور ايك دوسرے سے محبت كي هے، جنهوں نے خدا كے لئے ايك دوسرے كے ساتھ كرم و بخشش سے كام ليا هے، وه لوگ جنهوں نے اپني ضرورت كے باوجود دوسروں كي حاجت كو پورا كيا هے، جن لوگوں كي زبان گرمي كے روزه كي وجہ سے خشك هوئي هے، جنهوں نے رات كے اندهيرے ميں عبادتيں كي هينجبكہ دوسرے لوگ سوئے هوئے تهے، جن لوگوں نے خوف خدا سے گريہ كيا هے؟ آج تم لوگوں كے لئے كوئي خوف و هراس نهيں هے، تم لوگ (حضرت) محمد صلي الله عليہ و آلہ و سلم كے ساتهي هو، تمهاري آنكهيں منور هوں، تم اپني ازواج كے ساتھ خوش و خرم بہشت ميں داخل هوجاؤ-321

جنت و دوزخ كے بارے ميں قرآن مجيد كي سيكڑوں آيات اور بهت سي احاديث بيان هوئي هيں اور امام صادق عليہ السلام كے فرمان كے مطابق (بہشت و جهنم) اب بهي موجود هيں اور يہ غيب كے مصاديق ميں سے هيں، جس پر ايمان و عقيده ركهنے سے صالح مومنين اور بدكاروں كي زندگي پر مثبت آثار ظاهر هوتے هيں، كيونكہ طالب بہشت اپنے كو عقائد حقہ، اعمال صالحہ اور اخلاق حسنہ سے آراستہ هونے كي كوشش كرتا هے اور جهنم سے ڈرنے والا درد ناك عذاب كے باعث خود كوگناهوں سے محفوظ كرتاهے-

قارئين كرام! گزشتہ صفحات ميں خدا، فرشتوں، برزخ، قيامت، حساب و كتاب، ميزان اور بہشت و جهنم كے بارے ميں بيان كئے گئے مطالب آيہ ((الَّذِينَ يؤْمِنونَ بِالْغَيبِ))- 322 كي تفسير تهي-

قرآن كريم اور احاديث معصومين عليهم السلام پر غور و فكر كرتے هوئے غيب پر ايمان ركهنا هر مرد و زن كے لئے ممكن هے، اور ان چيزوں پر اعتقاد و ايمان ركهنا شرعي اور عقلي طور پر واجب هے، كيونكہ غيب پر ايمان ركهنا دين كے اصول اور ضروري دين ميں سے هے، ان عقائد كے بارے ميں كسي انسان كو كسي كي تقليد كرنے كا كوئي حق نهيں هے، كيونكہ هر انسان كے دل ميں ان چيزوں پر ايمان هونا ضروري هے-

غيب پر ايمان ركهنے سے انسان كو بلند مقامات عطا هوتے هيں، غيب پر ايمان ركهنے والا شخص محبوب خدا بن جاتا هے، اس كے لئے دنيا و آخرت كي نجات كا دروازه كهل جاتا هے، اس كے لئے آج اور كل كي سعادت كا راستہ هموار هوجاتا هے، جس سے انسان كو خدا كي عبادت اور پيغمبر و ائمہ عليهم السلام كي اطاعت كے لئے طاقت ملتي هے-

قرآن مجيد نے سوره بقره كي ابتدائي آيات ميں غيب پر ايمان ركهنے كے بارے ميں تاكيد كي هے اور اس كے بعد نماز و انفاق، آسماني كتابوں اور قيامت كے دن پر ايمان كے بارے ميں بيان كيا هے جو غيب پر ايمان ركهنے كے آثار هيں-

قرآن اور اس سے قبل نازل هونے والي كتابوں(جن كي تصديق قرآن كريم نے فرمائي هے) پر ايمان ركهنا قرآن كريم كي آيات اور اس كي تفسير ميں غور و فكر كے بعدهي ممكن هے-

قرآن كريم كے ايك (چهوٹے سے)سورے جيسے سوره توحيد يا سوره كوثر كا جواب اگر ممكن هوتا تو دشمنان اسلام اپني تمام تر ترقي كے باوجودجواب لے آئے هوتے، ليكن قيامت تك كسي قوم و ملت ميں اتني طاقت نهيں هے كہ وه قرآن كي مثل لے آئے:

((وَإِنْ كُنتُمْ فِي رَيبٍ مِمَّا نَزَّلْنَا عَلَي عَبْدِنَا فَأْتُوا بِسُورَةٍ مِنْ مِثْلِهِ وَادْعُوا شُهَدَائَكُمْ مِنْ دُونِ اللهِ إِنْ كُنتُمْ صَادِقِينَ))- 322

”اگر تمهيں اس كلام كے بارے ميں كوئي شك هے جسے هم نے اپنے بندے پر نازل كيا هے تو اس جيسا ايك هي سوره لے آؤ اور الله كے علاوه جتنے تمهارے مددگار هيں سب كو بلا لو اگر تم دعوے اور خيال ميں سچے هو“-

((قُلْ لَئِنْ اجْتَمَعَتْ الْإِنسُ وَالْجِنُّ عَلَي أَنْ يأْتُوا بِمِثْلِ ہَذَا الْقُرْآنِ لاَيأْتُونَ بِمِثْلِہِ وَلَوْ كَانَ بَعْضُہم لِبَعْضٍ ظَہيرًا))- 324

”(اے رسول)آپ كہہ ديجئے كہ اگر انسان اور جنات سب اس بات پر متفق هوجائيں كہ اس قرآن كا مثل لے آئيں تو بهي نهيں لاسكتے، چاهے سب ايك دوسرے كے مددگار و پشت وپناه هي كيوں نہ هو جائيں“-

ان دونوں آيات كے پيش نظر قرآن كريم كے خداوندعالم كي طرف نازل هونے ميں ذره برابر بهي شك باقي نهيں رهتا، لہٰذا قرآن كريم جيسي عظيم الشان كتاب اور ديگر آسماني كتابوں پر ايمان ركهنا، كوئي مشكل كام نهيں هے-

اسي طرح قرآني آيات اور دلائل ميں غور و فكر كے ذريعہ آخرت پر ايمان حاصل كرنا بهي ايك آسان كام هے-

غيب، قرآن كريم، ديگر آسماني كتب اور آخرت پر ايمان و يقين ركهنا معنوی زيبائيوں ميں سے هے-

نماز

نماز وه حقيقت هے جس سے انسان كے ظاهر و باطن ميں مادي اور معنوی طهارت و پاكيزگي پيدا هوتي هے، جس سے انسان كا ظاهر و باطن مزين هوجاتا هے، اور نمازي كے لئے ايك خاص نورانيت حاصل هوتي هے-

قرآن كريم نے بهت سي آيات ميں نماز كي طرف دعوت دي هے، اور اس كو ايك فريضہ الٰهي كے عنوان سے بيان كيا هے، نہ صرف يہ كہ نماز كاحكم ديا هے بلكہ واجبي حكم ديا گيا هے-

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

((وَأَقِيمُوا الصَّلاَةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَمَا تُقَدِّمُوا لِأَنفُسِكُمْ مِنْ خَيرٍ تَجِدُوهُ عِنْدَ اللهِ إِنَّ اللهَ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ))- 325
"اور تم نماز قائم کرو اور زکوٰة ادا کرو کہ جو کچھ اپنے واسطے پہلے بھیج دوگے سب خدا کے یہاں مل جائے گا ۔خدا تمہارے اعمال کا دیکھنے والا ھے"-

قرآن مجید نے بہت سي آیات میں مشکلات کے دور ہونے، سختیوں کے آسان ہونے اور بہت سے نیك کاموں میں امداد ملنے کے لئے نماز اور صبر کي دعوت دي ھے:

((وَاسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلاَةِ وَإِنَّها لَكَبِيرَةٌ إِلاَّ عَلَي الْخَاشِعِينَ))- 326
"صبر اور نماز کے ذریعہ مدد مانگو ۔نماز بہت مشکل کام ھے مگر ان لوگوں کے لئے جو خشوع و خضوع والے ھیں"-

البتہ یہ بات معلوم ہونا چاہئے کہ وھي نماز انسان کو طاقت و بلندي عطا کرتي ھے جس میں فقھي اور معنوی شرائط پائے جاتے ھوں، جس نماز میں لباس اور مکان مباح ھو، وضو اور غسل کا پاني اور تیمم کي مٹي مباح ھو، جس نماز میں ترتیب اور طمأنینہ (یعني اطمینان) اور وقت کي رعایت کي گئي ھو، جس نماز میں سستي اور بے توجھي نہ پائي جاتي ھو، جس نماز میں نیت پاك ھو اور اس میں اخلاص پایا جاتا ھو، تو اس طرح کي نماز انسان کي مشکلات اور سختیوں مینمددگار ثابت ھوتي ھے، اور پھر انسان کے لئے تمام نیك کام کرنے کا راستہ ھموار ھوجاتا ھے۔

قرآن مجید نے بہت سي آیات میں نماز کو ایمان کي نشاني قرار دیا ھے۔

((إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ إِذَا ذُكِرَ اللَّهُ وَجِلَتْ قُلُوبُهُمْ وَإِذَا تُلِيتْ عَلَيهِمْ آيا تُہُ زَادَتْهُمْ إِيمَاناً وَعَلٰي رَبِّهِمْ يتَوَكَّلُونَ۔الَّذِينَ يقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ ينْفِقُونَ))- 327
"صاحبان ایمان در حقیقت وہ لوگ ھیں جن کے سامنے ذکر خدا کیا جائے تو ان کے دلوں میں خوف خدا پیدا ھو اور اس کي آیات کي تلاوت کي جائے تو ان کے ایمان میں اضافہ ھوجاتا ھے اور وہ لوگ اللہ ھي پر توکل کرتے ھیں۔وہ لوگ نماز کو قائم کرتے ھیں اور ھمارے دیئے ھوئے رزق سے انفاق بھي کرتے ھیں"-

قرآن کریم نے سستی، حالت غنودگي اور حضور قلب میں مانع ھونے والي ھر چیز کو حالت میں نماز پڑھنے سے منع کیا ھے، بلکہ ایسے وقت میں نماز کي ادائیگي چاھي ھے کہ جب خوشي و نشاط، صدق و صفا اور خلوص اور حضور قلب کے ساتھ نماز پڑھي جاسکے اور تمام ظاھري و باطني شرائط کا لحاظ کیا جائے:

((ياأَيها الَّذِينَ آمَنُوا لاَتَقْرَبُوا الصَّلاَةَ وَأَنْتُمْ سُكَارَي حَتَّي تَعْلَمُوا مَا تَقُولُونَ---))- 328
"اے ایمان والو ! خبر دار نشہ کي حالت میں نما زکے قریب بھي نہ جانا جب تك یہ ھوش نہ آجائے کہ تم کیا کہہ رھے ھو---"-

قرآن مجید نے اپنے اھل و عیال کو نماز کي دعوت کو اخلاق انبیاء بتایا ھے، اور نمونہ کے طور پر حضرت اسماعیل کي دعوت کو بیان کیاھے:

((وَكَانَ يأْمُرُ أَهلهُ بِالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ وَكَانَ عِنْدَ رَبِّہِ مَرْضِيا))- 329
"اور وہ اپنے گھر والوں کو نما ز اور زکوٰة کا حکم دیتے تھے اور اپنے پروردگار کے نزدیك پسندیدہ تھے"-

قرآن مجید نے بیان کیا ھے کہ نمازانسان کو فحشاء و منکر سے روکتي ھے۔ جي ھاں، یہ بات تجربہ سے ثابت ھوچکي ھے کہ واقعي نماز انسان کو برائیوں سے روك دیتي ھے، اور انسان کے دل و جان میں پاکیزگي بھر دیتي ھے، اعضاء وجوارح کو خدا کي اطاعت کرنے پر آمادہ کردیتي ھے۔

((--- وَأَقِمْ الصَّلَاةَ إِنَّ الصَّلَاةَ تَنْهَي عَنْ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ---))-330
"---اور نماز قائم کرو کہ نماز ھربُرائي اور بدکاري سے روکنے والي ھے---"

قرآن کریم نے بے نمازی، بخیل، اھل باطل اور قیامت کي تکذیب کرنے والوں کو جہنمي قرار دیا ھے:

((قَالُوا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّينَ۔وَلَمْ نَكُ نُطْعِمُ الْمِسْكِينَ۔ وَكُنَّا نَخُوضُ مَعَ الْخَائِضِينَ۔ وَكُنَّا نُكَذِّبُ بِيوْمِ الدِّينِ))- 331
"وہ کھیں گے ھم نماز گذارنھیں تھے۔اور مسکین کو کھانا نھیں کھلایا کرتے تھے۔ لوگوں کے بُرے کاموں میں شامل ھو جایا کرتے تھے۔اور روز قیامت کي تکذیب کیاکرتے تھے"-

قرآن مجید نے حقیقت نماز سے غافل اور ریاکاري کرنے والے نمازي کو دین کا جھٹلانے والا قرا دیا ھے:

((فَوَيلٌ لِلْمُصَلِّينَ ۔الَّذِينَ هُمْ عَن صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ۔الَّذِينَ هُمْ يرَآءُ ونَ))- 332
"تو تباھي ھے ان نمازیوں کے لئے ۔جو اپني نمازوں سے غافل رھتے ھیں۔دکھانے کے لئے عمل کرتے ھیں "-

نماز اور اس کے فقھي و معنوی شرائط کے سلسلہ میں بہت سي روایات بھي بیان ھوئي ھیں جن میں چند کو بطور نمونہ پیش کیا جاتا ھے:

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

حضرت امام باقر عليہ السلام ايك روايت كے ضمن ميں كچھ چيزوں كي سفارش كرتے ہوئے فرماتے ھيں: اپني نماز كو بھي سبك نہ سمجھو كيونكہ حضرت رسول خدا صلي اللہ عليہ و آلہ و سلم نے اپنے آخري وقت ميں فرماياھے:

”لَيسَ مِنّي مَنِ اسْتَخَفَّ بِصَلاتِہِ لَايرِدُّ عَلَي الْحَوْض لَا وَاللّٰہِ، لَيسَ مِنّي مَنْ شَرِبَ مُسْكِراً لَا يرِدُّ عَلَي الْحَوْضَ لَا وَاللّٰہِ.“333

”جو شخص نماز كو سبك سمجھے وہ مجھ سے نہيں ھے، خدا كي قسم حوض كوثر پر ميرے پاس ايسا شخص نہيں پہنچ سكتا، اور ايسا شخص بھي مجھ سے نہيں ھے جو شراب پئے، خدا كي قسم ايسا شخص (بھي) ميرے پاس حوض كوثر پر نہيں پہنچ سكتا“۔

حضرت موسيٰ عليہ السلام نے خداوندعالم كي بارگاہ ميں عرض كيا:پالنے والے!ايسے وقت پر نماز پڑھنے والے كي كيا جزاء ھے ؟ تو خطاب ھوا:

”اُعْطِيہِ سُؤْلَہُ، وَاُبيحُہُ جَنَّتِي“۔334

”ميںاس كے سوالوں كو پورا، ا اور اس كے لئے جنت مباح كردوں گا“۔

حضرت امام صادق عليہ السلام سے روايت ھے:

”اَحَبُّ الْعِبادِ اِلَي اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ رجلٌ صَدوقٌ في حَدِيثِہِ مُحافِظٌ عَليٰ صَلَواتِہِ وَمَاافْتَرَضَ اللّٰہُ عَلَيہِ مَعَ اَداءِ الْاَمانَةِ“۔335

”خداوندعالم كے نزديك سب سے زيادہ محبوب وہ شخص ھے جو اپني گفتگو ميں صداقت سے كام لے، نماز و ديگر عبادتوں كي حفاظت كرے اور امانت ادا كرے“۔

ابن مسعود كھتے ھيں: ميں نے حضرت رسول خدا صلي اللہ عليہ و آلہ و سلم سے سوال كيا: كونساعمل خداوندعالم كے نزديك سب سے بھترھے؟ تو آنحضرت صلي اللہ عليہ و آلہ و سلم نے فرمايا:

”اَلصَّلَاۃُ لِوَقْتِہَا“۔336

”نماز كو اس كے وقت پر پڑھنا“۔

حضرت رسول خدا صلي اللہ عليہ و آلہ و سلم نے فرمايا:

”لَا تُضَيعُوا صَلاَتَكُمْ فَاِنَّ مَنْ ضَيعَ صَلَاتَہُ حُشِرَ مَعَ قَارُونَ وَھامانَ، وَكَانَ حَقّاً عَلَي اللّٰہِ اَنْ يدْخِلَہُ النّارَ مَعَ الْمُنافِقِينَ، فَالْوَيلُ لِمَنْ لَمْ يحافِظْ عَليٰ صَلَاتِہِ وَاَداءِ سُنَّةِنَبِيہِ“۔337

”اپني نمازوں كو برباد نہ كرو، بے شك جس نے نماز كو ضايع كيا وہ قارون اور ھامان كے ساتھ محشور ھوگا، اور خداوندعالم اس كو منافقين كے ساتھ جہنم ميں ڈال دے گا، پس وائے ھونماز اور سنت پيغمبر كي حفاظت نہ كرنے والے شخص پر !“

حضرت امام صادق عليہ السلام فرماتے ھيں:

” يعْرَفُ مَنْ يصِفُ الْحَقَّ بِثَلَاثِ خِصالٍ:ينْظَرُ اِليٰ اَصْحابِہِ مَنْ ھُمْ؟وَاِليٰ صَلَاتِہِ كَيفَ ھِي وَفِي اَي وَقْتٍ يصَلّيھا، فَاِنْ كَانَ ذَا مالٍ نُظِرَ اَينَ يضَعُ مالَہُ ؟“۔ 338

”جو شخص حق كي معرفت كا دعويٰ كرے وہ تين خصلتوں كے ذريعہ پہچانا جاتا ھے، اس كو ديكھا جائے كہ اس كي دوستي كن لوگوں سے ھے، اور اس كي نماز كس طرح كي ھے اور كس وقت پڑھتا ھے، اور اگر مالدار ھے تو اپني دولت كھاں خرچ كرتا ھے“۔

حضرت امام صادق عليہ السلام نے فرمايا: ھمارے شيعوں كو تين چيزوں كے ذريعہ پہچانو: نماز كے اوقات پر، كہ كس طرح اس كے معين وقت پر ادا كرتے ھيں، دوسرے رازداري مينكہ كس طرح ھمارے دشمنوں سے اسرار كو چھپاتے ھيں، تيسرے مال و دولت كے سلسلہ ميں كہ اپنے ديني بھائيوں سے كس طرح مواسات كرتے ھيں۔ 339

انفاق

جو كچھ خداوندعالم مومنين كو عطا كرتا ھے وہ اس كو راہ خدا ميں خرچ كرديتے ھيں۔

((۔۔۔وَمِمَّا رَزَقْنَاھم ينفِقُونَ))۔ 340

”۔۔۔اور جو كچھ ھم نے رزق ديا ھے اس ميں سے ھماري راہ ميں خرچ بھي كرتے ھيں“۔

اھل ايمان لوگوں كي مشكلات دور كرنے كے لئے اپنے مال و دولت، مقام، آبرو، عہدہ اور موقعيت سے فائدہ اٹھاتے ھيں اور خلوص و محبت كے ساتھ خدا كي عطا كردہ نعمتوں كو كسي رياكاري اور كسي احسان كے بغير خرچ كرتے ھيں۔

اھل ايمان كي زكوٰۃ پر توجہ، نماز، روزہ اور حج كي طرح ھوتي ھے، اور مالي واجبات كو نماز كي ادائيگي كي طرح اھميت ديتے ھيں۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

اهل ايمان زكوٰة، انفاق، صدقہ اور مومنين كے مدد كرنے ميں ذره بهي بخل نهيں كرتے۔
قرآن مجيد نے بهت سي آيات ميں لوگوں كو انفاق كا حكم ديا هے اور اس سلسلہ ميں اس قدر اهميت دي هے كہ راه خدا ميں انفاق نہ كرنے كوخود اپنے هاتهوں هلاكت ميں ڈالنے كے برابر مانا هے۔
((وَأَنفِقُوا فِي سَبِيلِ اللهِ وَلاَتُلْقُوا بِأَيدِيكُمْ إِلَي التَّهلُكَةِ وَأَحْسِنُوا إِنَّ اللهَ يحِبُّ الْمُحْسِنِينَ))۔ 341
”اور راه خدا ميں خرچ كرو اور اپنے نفس كو هلاكت ميں نہ ڈالو ۔نيك برتاؤ كرو كہ خدا نيك عمل كرنے والوں كے ساتھ هے“۔
قرآن مجيد نے انفاق نہ كرنے كو انسان كي آخرت خراب هونے كا باعث بتايا هے، اور اس كو كفر و ظلم كے برابر قرار ديا هے، نيز يہ اعلان كرتا هے كہ جن لوگوں نے انفاق ميں بخل سے كام ليا وه روز قيامت اپنا كوئي دوست يا شفيع نهينپائيں گے۔
((ياأَيها الَّذِينَ آمَنُوا أَنفِقُوا مِمَّا رَزَقْنَاكُمْ مِنْ قَبْلِ أَنْ يأْتِي يوْمٌ لاَبَيعٌ فِيہِ وَلاَخُلَّةٌ وَلاَشَفَاعَةٌ وَالْكَافِرُونَ هم الظَّالِمُونَ)) 342
”اے ايمان والو ! جو تمهيں رزق ديا گيا هے اس مينسے راه خدا ميں خرچ كرو قبل اس كے كہ وه دن آجائے جس دن نہ تجارت هوگي نہ دوستي كام آئے گي اور نہ سفارش ۔اور كافرين هي اصل مينظالمين هيں“۔
قرآن مجيد انفاق كو انسان كے لئے خير سمجهتا هے، اور بخل سے محفوظ رهنے كو فلاح و بهبودي كا باعث مانتا هے۔
((فَاتَّقُوا اللهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَاسْمَعُوا وَأَطِيعُوا وَأَنفِقُوا خَيرًا لِأَنفُسِكُمْ وَمَنْ يوقَ شُحَّ نَفْسِہِ فَأُوْلَئِكَ هم الْمُفْلِحُونَ))۔ 343
”لہٰذا جهاں تك ممكن هو اللہ سے ڈرو اور ان كي بات سنو اور اطاعت كرو اور راه خدا ميں خرچ كرو كہ اس ميں تمهارے لئے خير هے اور جو اپنے هي نفس كے بخل سے محفوظ هو جائے وهي لوگ فلاح اور نجات پانے والے هيں“۔
قرآن مجيد راه خدا ميں انفاق كرنے كا اجر و ثواب 700برابر اور اس سے بهي زياده شمار كرتا هے، چنانچہ انفاق كے مسئلہ كو هماري آنكهوں ديكهي حقيقت سے مثال بيان كي هے تاكہ اس خداپسند عمل كے سلسلہ ميں لوگوں كا ايمان پختہ هوجائے:
((مَثَلُ الَّذِينَ ينفِقُونَ أَمْوَالَهم فِي سَبِيلِ اللهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ أَنْبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِي كُلِّ سُنْبُلَةٍ مِائَةُ حَبَّةٍ وَاللهُ يضَاعِفُ لِمَنْ يشَاءُ وَاللهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ))۔ 344
”جو لوگ راه خدا ميں اپنے اموال كو خرچ كرتے هيں ان كے عمل كي م۔ثال اس دانہ كي هے جس سے سات بالياں پيدا هوں اور پهر هر بالي ميں سو سو دانے هوناور خدا جس كے لئے چاهتا هے اضافہ بهي كرديتا هے كہ وه صاحب وسعت بهي هے اورعليم و دانا بهي“۔
شب و روز، ظاهر بظاهر اور مخفي طور پر انفاق كرنا ايك ايسي حقيقت هے جس پر قرآن كريم نے بهت زور دياهے، اور يہ ايك خداپسند عمل هے جس كا اجر بهي خداوندعالم عنايت فرماتا هے، جس كي بدولت انسان كو موت اور قيامت كا خوف نهيں رهتا:
((الَّذِينَ ينفِقُونَ أَمْوَالَهم بِاللَّيلِ وَالنَّهارِ سِرًّا وَعَلاَنِيةً فَلَهم أَجْرُهم عِنْدَ رَبِّهِم وَلاَخَوْفٌ عَلَيهِم وَلاَهم يحْزَنُونَ))۔ 345
”جو لوگ اپنے اموال كو راه خدا ميں رات ميں ۔دن ميں خاموشي سے اور علي الاعلان خرچ كرتے هيں ان كے لئے پيش پروردگار اجر بهي هے اورانهيں نہ كوئي خوف هوگا اور نہ حزن“۔
قرآن مجيد نے آيات الٰهي كي تلاوت كرنے، نماز قائم كرنے اور راه خدا ميں خرچ كرنے كو ايسي تجارت قرار ديا هے جس ميں كسي طرح كا كوئي نقصان نهيں اور جس مينفائده هي فائده هے:
((إِنَّ الَّذِينَ يتْلُونَ كِتَابَ اللهِ وَأَقَامُوا الصَّلاَةَ وَأَنْفَقُوا مِمَّا
رَزَقْنَاهم سِرًّا وَعَلاَنِيةً يرْجُونَ تِجَارَةً لَنْ تَبُور)) ۔ 346
”يقينا جو لوگ اللہ كي كتاب كي تلاوت كرتے هيں اورا نهوں نے نماز قائم كي هے اور جو كچھ هم نے بطور رزق ديا هے اس ميں سے هماري راه ميں خفيہ اور علانيہ خرچ كيا هے يہ لوگ ايسي تجارت كے اميد وار هيں جس ميں كسي طرح كي تباهي نهيں هے“۔
حضرت امام صادق عليہ السلام فرماتے هيں:
”تمهارے بدن كے تمام اعضاء و جوارح پر زكوٰة واجب هے، بلكہ هر بال اور عمر كے هر لمحہ پر زكوٰة واجب هے“۔
آنكھ كي زكوٰة اور اس كا انفاق يہ هے كہ دوسروں كو عبرت كي نگاه سے ديكهے اور خدا كي حرام كرده چيزوں سے اجتناب كرے۔
كان كي زكوٰة يہ هے كہ انسان علم و حكمت، قرآن اور موعظہ و نصيحت كو سنے، اور ان چيزوں كو سنے جن كے ذريعہ

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

دنيا و آخرت كي نجات شامل هو خصوصاً جھوٹ، غيبت ا ورتهمت وغيره جيسے شيطاني كاموں سے پرهيز كرے۔
زبان كي زكوٰة يہ هے كہ تمام مسلمانوں كے ساتھ نيكي كرنے، خواب غفلت ميں سوئے هوئے مسلمانوں كو بيدار كرنے اور خداوندعالم كي تسبيح و تهليل كرنے كے لئے اپني زبان كھولے۔
هاتھ كي زكوٰة يہ هے كہ خدا كي عطا كرده نعمتوں اور مال و دولت كو اس كي راه خرچ كرے، اس سے ايسے مطالب لكھے جس سے مسلمانوں كي فلاح و بهبودي هو اور لوگوں كو اطاعت خدا پر آماده كرے، اور اپنے هاتھ كو ظلم و ستم اور فساد سے محفوظ ركھے۔
پيروں كي زكوٰة يہ هے كہ راه خدا ميں اٹھيں، خدا كے حقوق كي ادائيگي ميں چليں، خدا كے مخلص بندوں كي زيارت كے لئے بڑھيں، علمي مجالس ميں شركت كريں، اصلاح معاشره اورصلہ رحم كے لئے بڑھيں، اور ايسے كاموں كي طرف اٹھيں جن سے دين و دنيا كي اصلاح هوسكے۔
يہ ايسے مسائل هيں جن كو ايك انسان انجام دے سكتا هے، اور سبھي اتني صلاحيت ركھتے هيں كہ ان تمام چيزوں پر عمل كريں، ليكن وه تجارت جس سے خدا كے مقرب بندوں كے علاوه كوئي آگاه نهيں هے، اس سے كهيں زياده هيں كہ هم شمار كريں، صرف ارباب عمل هي اس سے آگاه هيں، اولياء الٰهي كا شعار زكوٰۃ ِكامل كے سلسلہ ميں دوسروں سے بالكل الگ هے۔347
حضرت امام عسكري عليہ السلام قرآن مجيد ميں بيان هونے والي آيات ميں ((وَ آتُوْا الزَّكوٰۃ)) كے سلسلہ ميں فرماتے هيں:
مال، آبرو اور قدرت بدن كي زكوٰة دينا مراد هے۔
مال كي نسبت اپنے مومن بھائيوں سے مواسات كرنامراد هے۔
آبرو كے سلسلہ ميں زكوٰة يہ هے كہ اپني عزت و آبرو كے ذريعہ اپنے ديني بھائيوں كي مدد كرے اور ان كي مشكلات كو دور كرے۔
طاقت كي زكوٰة انسان كااپنے برادر مومن كي هر ممكن طريقہ سے مدد كرناهے۔
يہ تمام چيزيں يعني مال، آبرواور طاقت كي زكوٰة كے ساتھ ساتھ حضرت محمد مصطفي صلي الله عليہ و آلہ و سلم اور پ كے اهل بيت عليهم السلام كي ولايت كا معتقد رهے، اسي صورت ميں خداوندعالم همارے اعمال كو پاكيزه قرار ديتا هے، اور ان كا چند برابر اجر ديتا هے كيونكہ يہ عنايت اور توفيق ان حضرات كے لئے هے جو ولايت محمد و آل محمد(ص) كو قبول كريں اور ان كے دشمنوں سے بيزار رهيں۔ 348
حضرت امير المومنين عليہ السلام رسول خدا صلي الله عليہ و آلہ و سلم سے روايت فرماتے هيں:
"قِراءَ ةُ الْقُرْآنِ فِي الصَّلاةِ اَفْضَلُ مِنْ قِراءَ ةِ الْقُرْآنِ فِي غَيرِالصَّلاةِ، وَذِكْرُاللهِ اَفْضَلُ مِنَ الصَّدَقَةِ، وَالصَّدَقَةُ اَفْضَلُ مِنَ الصَّوْمِ، وَالصَّوْمُ جُنَّةٌ"۔349
"نماز ميں قرآن پڑھنا غير نماز ميں پڑھنے سے بهتر هے، اور زندگي كے تمام حالات ميں ياد خدا كرنا صدقہ دينے سے بهتر هے، اور صدقہ روزه سے افضل هے، اور روزه آتش جهنم كے لئے سپر اور ڈھال هے"۔
امام زين العابدين عليہ السلام حضرت امير المومنين عليہ السلام سے روايت كرتے هيں:
"بے شك جنت ميں ايك ايسا درخت هے جس كے اوپر سے نئے لباس نكلتےهيں، اور اس كے نيچے سے خاكستري رنگ كے گھوڑے نكلتے هيں، جن پر زين اور لگام هوتے هيں، ان گھوڑوں كے پر هوتے هيں! وه پيشاب پاخانہ نهيں كرتے، ان پر اولياء الٰهي سوار هوتے هيں اور جنت ميں جهاں جانا چاهيں جاتے هيں۔
ان ميں سے كم ترين درجہ والے افراد بارگاه خداوندي ميں عرض كريں گے: پالنے والے! كس چيز كي وجہ سے تيرے بندے اس عظيم مرتبہ پر پهنچے هيں؟ اس وقت خداوندعالم جواب دے گا: نماز شب، روزه، دشمن سے بے خوف جهاد، اور راه خدا ميں صدقہ دينے ميں بخل نہ كرنے كي وجہ سے يہ لوگ اس عظيم مرتبہ پر پهنچے هيں"۔350
حضرت رسول خدا صلي الله عليہ و آلہ و سلم نے فرمايا:
"اَلا وَمَنْ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَلَہُ بِوَزْنِ كُلِّ دِرْهَمٍ مِثْلُ جَبَلِ اُحُدٍ مِنْ نَعِيمِ الْجَنَّةِ؛" 351
"آگاه هوجاؤ! كہ جس شخص نے بھي راه خدا ميں صدقہ ديا تو اس كے هر درهم كے بدلے جنت ميں كوه احد كے برابر نعمتيں مليں گي"۔
حضرت امام صادق عليہ السلام اپنے آباء و اجداد كے متعلق حضرت رسول اكرم صلي الله عليہ و آلہ و سلم سے روايت كرتے هيں:
"كُلُّ مَعْروفٍ صَدَقَةٌ، وَالدَّالُّ عَلَي الْخَيرِ كَفَاعِلِہِ، وَاللهِ يحِبُّ اِغاثَةَ اللَّهْفانِ"۔352

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

”هر نيك كام صدقہ هے، اور هر خير كے لئے رہنما هے جيسے خود اس كا فاعل هو، خداوندعالم صاحب حزن و ملال كي فرياد كو سنتا هے“۔

صدقہ و انفاق كے سلسلہ ميں ايك عجيب و غريب و اقعہ

حضرت امام موسيٰ كاظم عليہ السلام فرماتے هيں : امام صادق عليہ السلام ايك قافلہ كے ساتھ ايك بيابان سے گزر رهے تھے۔ اهل قافلہ كو خبردار كيا گيا كہ راستے ميں چور بيٹھے هوئے هيں۔ اهل قافلہ اس خبر كو سن كر پريشان اور لرزہ براندام هوگئے۔ اس وقت امام صادق عليہ السلام نے فرمايا: كيا هوا؟ تو لوگوں نے بتايا كہ همارے پاس (بهت) مال و دولت هے اگر و ہ لوٹ گيا تو كيا هوگا؟! كيا آپ همارے مال كو اپنے پاس ركھ سكتے هيں تاكہ چور آپ كو ديكھ كر وہ مال آپ سے نہ لوٹيں۔ آپ نے فرمايا: تمهيں كيا خبر شايد وہ همیں هي لوٹنا چاهتے هوں؟ تو پھر اپنے مال كو ميرے حوالے كركے كيوں ضايع كرنا چاهتے هو، اس وقت لوگوں نے كها: تو پھر كيا كريں كيا مال كو زمين ميں دفن كرديا جائے؟ آپ نے فرمايا: نهيں ايسا نہ كرو كيونكہ اس طرح تو مال يونهي برباد هوجائے گا، هوسكتا هے كہ كوئي اس مال كو نكال لے يا پھر دوبارہ تم اس جگہ كو تلاش نہ كرسكو۔ اهل قافلہ نے پھر كها كہ تو آپ هي بتائےے كياكريں؟ امام عليہ السلام نے فرمايا: اس كو كسي كے پاس امانت ركھ دو، تاكہ وہ اس كي حفاظت كرتا رهے، اور اس ميں اضافہ كرتا رهے، او رايك درهم كو اس دنيا سے بزرگ تر كردے اور پھر وہ تمهيں واپس لوٹادے، اور اس مال كو تمهارے ضرورت سے زيادہ عطا كرے!!

سب لوگوں نے كها: وہ كون هے؟ تب امام عليہ السلام نے فرمايا: وہ”ربّ العالمين“ هے۔ لوگوں نے كها: كس طرح اس كے پاس امانت ركھيں؟ تو امام عليہ السلام نے فرمايا: غريب اور فقير لوگوں كو صدقہ ديدو۔ سب نے كها: همارے درميان كوئي غريب يا فقير نهيں هے جس كو صدقہ ديديں۔ امام عليہ السلام نے فرمايا: اس مال كا ايك تهائي حصہ صدقہ كي نيت سے الگ كرلو تاكہ خداوندعالم چوروں كي غارت گري سے محفوظ ركھے، سب نے كها: هم نے نيت كرلي۔ اس وقت امام عليہ السلام نے فرمايا:

”فَأَنْتُمْ فِي أَمَانِ اللهِ فَامْضُوْا“۔

”پس (اب) تم خدا كي امان ميں هو لہٰذا راستہ چل پڑو“۔

جس وقت قافلہ چل پڑا راستہ ميں چوروں كا گروہ سامنے دكھائي ديا، اهل قافلہ ڈرنے لگے۔ امام عليہ السلام نے فرمايا: (اب) تم كيوں ڈررهے هو؟ تم لوگ تو خدا كي امان ميں هو۔ چور آگے بڑھے اور امام عليہ السلام كے هاتھوں كو چومنے لگے اور كها: هم نے كل رات خواب ميں رسول اللہ كو ديكھا هے جس ميں آنحضرتنے فرمايا: كہ تم لوگ اپنے كو آپ كي خدمت ميں پيش كرو۔ لہٰذا اب هم آپ كي خدمت ميں هيں تاكہ آپ اور آپ كے قافلہ والوں كوچوروں كے شر سے محفوظ ركھيں۔ امام عليہ السلام نے فرمايا: تمهاري كوئي ضرورت نهيں هے جس نے تم لوگوں كے شر كو هم سے دور كيا هے وہ دوسرے دشمنوں كے شر كو هم سے دور كرے گا۔ اهل قافلہ صحيح و سالم شهر ميں پهنچ گئے؛ سب نے ايك سوم مال غريبوں ميں تقسيم كيا، ان كي تجارت ميں بهت زيادہ بركت هوئی، هر ايك درهم كے دس درهم بن گئے، سب لوگوں نے تعجب سے كها:واقعاً كيا بركت هے؟

امام صادق عليہ السلام نے اس موقع پر فرمايا:

”اب جبكہ تمهيں خدا سے معاملہ كرنے كي بركت معلوم هوگئي هے تو تم اس پر هميشہ عمل كرتے رهنا“۔353

امام جواد عليہ السلام كے نام امام رضا عليہ السلام كا ايك اهم خط

بزنطي جوشيعہ دانشور راوي اور امام رضا عليہ السلام كے معتبر او رمطمئن صحابي هيں، بيان كرتے هيں: ميں نے اس خط كو پڑھا هے جو امام رضا عليہ السلام نے خراسان سے حضرت امام جواد (محمد تقي) عليہ السلام كو مدينہ بھيجا تها، جس ميں تحرير تها:

مجھے معلوم هوا هے كہ جب آپ بيت الشرف سے باهر نكلتے هيں اور سواري پر سوار هوتے هيں تو خادمين آپ كو چھوٹے دروازے سے باهر نكالتے هيں، يہ ان كا بخل هے تاكہ آپ كا خير دوسروں تك نہ پهنچے، ميں بعنوان پدر اور امام تم سے يہ چاهتاهوں كہ بڑے دروازے سے رفت و آمد كيا كريں، اور رفت و آمد كے وقت اپنے پاس درهم و دينار ركھ ليا كريں تاكہ اگر كسي نے تم سے سوال كيا تو اس كو عطا كردو، اگر تمهارے چچا تم سے سوال كريں تو ان كو پچاس دينار سے كم نہ دينا، اور زيادہ دينے ميں خود مختار هو، اور اگر تمهاري پھوپھياں تم سے سوال كريں تو 25 درهم سے كم نهيں ديں اگر زيادہ دينا چاهيں تو تمهيں اختيار هے۔ ميري آرزو هے كہ خدا تم كو بلند مرتبہ پر فائز كرے، لہٰذا راہ خدا ميں انفاق كرو، اور خدا كي طرف سے تنگدسي سے نہ ڈرو! 354

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

قارئين كرام! اس حقيقت پر بھي توجه ركھنا چاہئے كہ قرآن مجيد نے بہت سي آيات ميں اس صدقہ سے منع كيا ھے جس ميں دوسروں پر منت اور احسان يا اس ميں اذيت پائي جاتي ہو، صدقہ و خيرات صرف اور صرف رضائے الٰھي كے لئے ھونا چاہئے، اور صدقہ لينے والے دوسروں كي منت اور احسان جتانے كي شرمندگي سے محفوظ رھيں، ورنہ تو وہ صدقہ باطل ھوجائے گا او رخدا كي نظر ميں اس كا كوئي اجر و ثواب نھيں ھوگا۔

((الَّذِينَ ينفِقُونَ أَمْوَالَهم فِي سَبِيلِ اللهِ ثُمَّ لاَيُتْبِعُونَ مَا أَنفَقُوا مَنًّا وَلاَأَذًي لَهم أَجْرُهم عِنْدَ رَبِّهِم وَلاَخَوْفٌ عَلَيهم وَلاَهم يحْزَنُونَ))۔ 355

”جو لوگ راہ خدا ميں اپنے اموال خرچ كرتے ھيں اور اس كے بعد احسان نھيں جتاتے اور اذيت بھي نھيں ديتے ان كے لئے پروردگار كے يھاں اجر بھي ھے اور ان كے لئے نہ كوئي خوف ھے نہ حزن“۔

((ياأَيها الَّذِينَ آمَنُوا لاَتُبْطِلُوا صَدَقَاتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْأَذَي۔۔۔))۔ 356

”اے ايمان والو ! اپنے صدقات كو منت گذاري اور اذيت سے برباد نہ كرو۔۔۔“۔

بھر حال نماز، انفاق اور معنوی زيبائيوں ميں سے جو كچھ بھي خداوندعالم نے انسان كو عطا فرمايا ھے، اورگناھوں سے توبہ و استغفار كے بعد ظاھر و باطن كے اصلاح كرنے كے راستہ ھيں۔

غيب پر ايمان ركھنا، نماز كا قائم كرنا، خدا داد نعمتوں ميں سے اس كي راہ ميں خرچ كرنا، قرآن اور ديگر آسماني كتابوں اور آخرت پر يقين وايمان جيسا كہ گزشتہ صفحات ميں وضاحت كي گئي ھے ؛ يہ تمام ايسے حقائق ھيں كہ جس انسان ميں بھي پائے جائيں وہ راہ ہدايت پر ھے اور دنيا و آخرت ميں كامياب و كامران ھے۔

((أُوْلَئِكَ عَلَي ہُدًي مِنْ رَبِّهم وَأُوْلَئِكَ هم الْمُفْلِحُونَ))۔ 357

”يھي وہ لوگ ھيں جو اپنے پروردگار كي طرف سے ہدايت كے حامل ھيں اور فلاح يافتہ اور كامياب ھيں“۔

بعض اھل تحقيق جيسے راغب اصفھاني كے نزديك فلاح و بھبودي كے معني يہ ھيں: فلاح يعني ايسي زندگي جس مينموت نہ ھو، ايسي عزت جس ميں ذلت نہ ھو، ايسا علم جس ميں جھالت كا تصور نہ ھو، ايسي ثروت جھاں فقر و تنگدستي نہ ھو، اور يہ فلاح آخرت ميں مكمل طريقہ سے ان انسانوں كو نصيب ھوگي جو لوگ غيب ((خدا، فرشتے، برزخ، محشر، حساب، ميزان اور جنت و دوزخ))پر ايمان ركھتے ھوں، نماز قائم كرتے ھوں، زكوٰة ادا كرتے ھوں، صدقہ و انفاق كرتے ھوں، قرآن او رديگر آسماني كتابوں پر ايمان ركھتے ھوں اور آخرت پر يقين ركھتے ھوں۔

يہ بات بھي معلوم ھونا چاہئے كہ انسان كو بارگاہ الٰھي ميں مقبول ھونے كے لئے صرف گناھوں سے توبہ كرنا اور گناھوں سے دوري كرلينا كافي نھيں ھے بلكہ قرآن كريم كي آيات كے پيش نظر جن ميں سے بعض كو آپ حضرات نے گزشتہ صفحات ميں ملاحظہ فرمايا ھے، توبہ كے بعد اپني حالت، اقوال اور اعمال كي اصلاح كرنا بھي ضروري ھے، يا دوسرے الفاظ ميں يوں كھئے كہ عمل صالح، اخلاق حسنہ اور معنوی زيبائيوں كي طرف توجہ كے ذريعہ اپني توبہ كو كامل كرے اور اپنے گزشتہ كي تلافي كرے اور برائيوں كو نيكيوں ميں بدل دے۔

((إِلاَّ مَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَأُوْلَئِكَ يبَدِّلُ اللهُ سَيِّئَاتِهم حَسَنَاتٍ وَكَانَ اللهُ غَفُورًا رَحِيمًا))۔ 358

”علاوہ اس شخص كے جو توبہ كر لے اور ايمان لے آئے اور نيك عمل بھي كرے، تو پروردگار اس كي برائيوں كو اچھائيوں سے تبديل كردے گا اور خدا بہت زيادہ بخشنے والا اور مھربان ھے“۔

عمل صالح اور اخلاق حسنہ كے سلسلہ ميں جو گناھوں سے توبہ كے بعدظاھر و باطن كے اصلاح كے اسباب ميں سے ھے، قرآن مجيد ماں باپ، رشتہ دار، يتيموں اور مسكينونكے ساتھ نيكي اور احسان، تمام لوگوں كے ساتھ نيك گفتار، نماز قائم كرنے اور زكوٰة ادا كرنے كا حكم ديتا ھے، چونكہ ھمارا ارادہ يہ ھے كہ لازمي حد تك قرآن مجيد اور احاديث سے مدد ليتے ھوئے معنوی زيبائيوں كو بيان كريں تاكہ ھماري حالت اور عمل كي اصلاح ھوسكے، كچھ چيزيں گزشتہ صفحات ميں بيان ھوچكي ھيں ان كي تكرار كي ضرورت نھيں ھے، صرف ھر آيت كے ذيل ميں نئے اور جديد مطلب كي وضاحت كرنے پر اكتفاء كرتے ھيں، عزيز قارئين ! اب آپ قرآن مجيد كي روشني ميں اخلاقي واقعيات كي طرف توجہ فرمائيں:

((۔۔۔لاَتَعْبُدُونَ إِلاَّ اللهَ وَبِالْوَالِدَينِ إِحْسَانًا وَذِي الْقُرْبَي وَالْيَتَامَي وَالْمَسَاكِينِ وَقُولُوا لِلنَّاسِ حُسْنًا وَأَقِيمُوا الصَّلاَةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ۔۔۔))۔ 359

”خدا كے علاوہ كسي كي عبادت نہ كرنا اور ماں باپ، قرابتداروں، يتيموں اور مسكينوں كے ساتھ اچھا برتاؤ كرنا۔لوگوں سے اچھي باتيں كرنا ۔نماز قائم كرنا۔ زكوٰة ادا كرنا۔۔۔“۔

گزشتہ صفحات ميں عبادت خدا اور احكام الٰھي كي فرمانبرداري كے عنوان سے نمازاور انفاق كے سلسلہ ميں لازمي حد تك وضاحت كي گئي ھے لہٰذا مذكورہ آيت كے ذريعہ ماں باپ، رشتہ داروں، يتيموں اور مسكينوں كے ساتھ نيكي اور احسان، نيز دوسرے لوگوں كے ساتھ نيك گفتار كے سلسلہ ميں كچھ چيزيں بيان كرتے ھيں:

ماں باپ كے ساتھ نيكی

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

قرآن مجيد كي متعدد آيات نے تمام لوگوں كو خدا كي عبادت كے بعد ماں باپ كے ساتھ نيكی اور احسان كرنے كا حكم ديا هے، اس حكم سے شرعي اور اخلاقي وجوب كي بُوآتي هے، يہ ايك ايسا حكم هے جس كي اطاعت خدا كي عين بندگي اور عبادت هے اور اس كي مخالفت گناہ و معصيت اور روز قيامت كے عذاب كا باعث هے۔
خداوندعالم كا ارشاد هوتا هے:
((وَاعْبُدُوا اللهَ وَلاَتُشْرِكُوا بِہِ شَيئًا وَبِالْوَالِدَينِ إِحْسَانًا۔۔۔))۔ 360
”اور اللہ كي عبادت كرو اور كسي شئے كو اس كا شريك نہ بناؤ اور والدين كے ساتھ نيك برتاؤكرو۔۔۔“۔
ماں باپ كے ساتھ نيكی اور احسان كرنا ان زحمتوں اور احسان كي تلافي هے جس كو ان دونوں نے اپني اولاد كے ساتھ كيا هے، جنھوں نے پيدائش كے وقت سے اب تك كسي بھي طرح كے احسان اور زحمت سے دريغ نهيں كيا۔
انهوں نے تمام مقامات پر اپني اولاد كو اپنے اوپر مقدم كيا، ان كے سلسلہ ميں ايثار كيا قربانياں ديں اور اپني طرف سے درگزر كيا، بلاؤں كے طوفان اور سخت سے سخت حالات ميں اولاد كي حفاظت كی، اور اپني جان سے زيادہ عزيز ركھتے هوئے اپني آغوش ميں بٹھايا، اولاد كے چين و سكون كے لئے راتوں جاگتے رهے، اور سخت سے سخت حالات كي تلخيوں كو خوش هوكر برداشت كيا، اس كي تربيت ميں بهت سي مصيبتيں برداشت كيں، اور اپنے خون جگر سے ان كو غذا دی، بهت سي سختيوں اور پريشانيوں كو تحمل كيا تاكہ اولاد كسي مقام پر پهنچ جائے، لہٰذا اب اولاد كي ذمہ داري هے كہ ماں باپ كے ساتھ نيكی اور احسان كركے ان كي زحمتوں كے ايك معمولي سے حصہ كي تلافي كرے۔
((وَقَضَي رَبُّكَ أَلاَّ تَعْبُدُوا إِلاَّ إِياہُ وَبِالْوَالِدَينِ إِحْسَانًا إِمَّا يبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ أَحَدُهما أَوْ كِلَاهما فَلاَتَقُلْ لَهما أُفٍّ وَلاَتَنْهرهما وَقُلْ لَهما قَوْلًا كَرِيمًا۔ وَاخْفِضْ لَهما جَنَاحَ الذُّلِّ مِنْ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْهما كَمَا رَبَّيانِي صَغِيرًا))۔ 361
”اور آپ كے پروردگار كا فيصلہ هے كہ تم سب اس كے علاوہ كسي كي عبادت نہ كرنا اور ماں باپ كے ساتھ اچھا برتاؤ كرنا اور اگر تمھارے سامنے ان دونوں ميں سے كوئي ايك يا دونوں بوڑھے هوجائيں تو خبر دار ان سے اف نہ كہنا اور انهيں جھڑكنا بھي نهيں اور ان سے هميشہ شريفانہ گفتگو كرتے رهنا ۔اور ان كے لئے خاكساري كے ساتھ اپنے كاندھوں كو جھكا دينا اور ان كے حق ميں دعا كرتے رهنا كہ پروردگار ان دونوں پر اسي طرح رحمت نازل فرما جس طرح كہ انهوں نے بچپن ميں مجھے پالا هے“۔
حضرت امام صادق عليہ السلام سے سوال هوا كہ ماں باپ كے سلسلہ ميں جس احسان كي سفارش هوئي هے اس سے كيا مراد هے؟ تو امام عليہ السلام نے فرمايا: ان كے ساتھ نيكي اور بھلائي كے ساتھ زندگي كرو، ان كو مجبور نہ كرو كہ وہ تم سے كسي چيز كا سوال كريں اگرچہ وہ بے نياز هوں، بلكہ ان كے كهنے سے پهلے هي ان كي ضرورتوں كو پورا كردو، كيا خداوندعالم نے قرآن مجيد ميں نهيں فرمايا هے:
((لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّي تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ۔۔))۔ 362
”تم نيكي كي منزل تك نهيں پهنچ سكتے جب تك اپني محبوب چيزوں ميں سے راہ دا ميں انفاق نہ كرو۔۔“۔
ان كو ”اُف“ تك نہ كهو، اور ان كو اپنے سے دور نہ كرو، ان كو مايوس نہ كرو، اگر ان كي وجہ سے تم كو كوئي پريشاني هے بھي تو اس كو برداشت كرو اور اپني زبان پر كوئي ايسا لفظ نہ لاؤ جس سے وہ ناراحت هوں، اگر انهوں نے تمهيں مارنے كے لئے هاتھ اٹھايا يا تم كو مار بھي ديا هو تو صبر كرو، اور ان سے جدا نہ هوں، اور ايسي حالت ميں ان سے كهو: خداوندعالم تم سے درگزر فرمائے، اور اپني مغفرت ميں جگہ عنايت فرمائے، كہ”قول كريم“ سے مراد يهي هے، پيار اور محبت بھري نگاهوں سے ان كي طرف ديكھا كرو، مهرباني كي نگاہ كے علاوہ ان كو نہ ديكھو، اپني آواز كو ان كي آواز سے بلندتر نہ كرو، ان كے هاتھ سے اپنا هاتھ اوپر نہ اٹھاؤ، اور ان كے چلتے هوئے ان سے آگے آگے نہ چلو۔363
حضرت امام صادق عليہ السلام نيكي اور احسان كي وضاحت كرتے هوئے فرماتے هيں: اگر خداوندعالم كے نزديك ”اُف“ سے كمتر كوئي لفظ هوتا تو اولاد كو اپنے ماں باپ كے لئے كهنے سے منع فرماتا۔ نيز اولاد كو يہ بات معلوم هونا چاهئے كہ عاق كا سب سے كم درجہ ماں باپ كے لئے لفظ ”اُف“ كا استعمال كرنا هے364
كتاب شريف”كافي“ ميں روايت بيان هوئي هے كہ ماں باپ كي طرف ترچھي نگاهوں سے ديكھنا (بھي) عاق كا ايك مرحلہ هے!۔ 365
ايك شخص نے رسول خدا صلي اللہ عليہ و آلہ و سلم سے سوال كيا: اولاد پر باپ كا حق كيا هے؟ تو آنحضرت صلي اللہ عليہ و آلہ و سلم نے فرمايا:
”لَا يسَمِّيہِ بِاسْمِہِ، وَلَا يمْشي بَينَ يدَيہِ، وَلَا يجْلِسُ قَبْلَہُ، وَلَا يسْتَسِبُّ لَہُ“۔366
”باپ كا نام لے كر نہ پكارے، اس كے آگے نہ چلے، اس كي طرف پيٹھ كركے نہ بيٹھے اور اپنے برے كاموں كے ذريعہ

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

اپنے بے گناہ باپ كو ذليل و رسوا نہ كرے“۔
ايك روايت ميں بيان ہوا ہے: رسول خدا صلي اللہ عليہ و آلہ و سلم نے تين بار فرمايا: ذليل و رسوا ہو، اصحاب نے سوال كيا: يا رسول اللہ! آپ كس كے بارے ميں فرمارہے ہيں؟ تو آپ نے فرمايا: جس كے ماں باپ ضعيف العمر ہوں اوروہ ان كے ساتھ نيكي و احسان نہ كركے بہشت ميں داخل نہ ہو۔ 367
جناب حذيفہ نے رسول خدا صلي اللہ عليہ و آلہ و سلم كي خدمت ميں عرض كيا: ميرا باپ مشركين كي طرف سے ميدان جنگ ميں آيا ہوا ہے كيا آپ مجھے اس پر حملہ كرنے اوراس كو قتل كرنے كي اجازت ديتے ہيں؟ تو آپ نے فرمايا: نہيں، تم يہ كام نہ كرو، كوئي دوسرا اس سے مقابلہ كرے۔368
تفسير امام حسن عسكري عليہ السلام ميں رسول خدا صلي اللہ عليہ و آلہ و سلم سے روايت ہے:
”أَفْضَلُ والِدَيكُمْ وَاَحَقُّهُما بِشُكْرِكُمْ مُحَمَّدٌ صلي اللہ عليہ و آلہ و سلم وَعَلِي عليہ السلام “۔369
”تمہارا سب سے بہترين باپ اور تمہارے شكريہ كے سزاوار ترين ذات محمد صلي اللہ عليہ و آلہ و سلم اور علي عليہ السلام ہيں“۔
حضرت علي عليہ السلام فرماتے ہيں كہ ميں نے رسول خدا صلي اللہ عليہ و آلہ و سلم سے سنا ہے:
”اَنَا وَ عَلي اَبَوا هٰذِهِ الْاُمَّةِ، وَلَحَقُّنا عَلَيهِمْ اَعْظَمُ مِنْ حَقِّ اَبَوَي وِلَادَتِهِمْ فَاِنَّا نُنْقِذُهُمْ اِنْ اَطاعونا مِنَ النّارِ اِليٰ دَارِالْقَرارِ، وَنُلْحِقُهُمْ مِنَ الْعُبودِيةِ بِخِيارِ الْاَحْرارِ“۔370
”ميں اور علي دونوں اس امت كے باپ ہيں، بے شك ہمارا حق اس باپ سے بھي زيادہ ہے جو اسے دنيا ميں لانے كا سبب بنا، ہم اس امت كو آتش جہنم سے نجات ديتے ہيں اگر ہماري اطاعت كريں، اور ان كو جنت ميں پہنچاديں گے اگر ہمارے حكم پر عمل كرے، اور ان كو عبادت كے سلسلہ ميں منتخب بندوں سے ملحق كرديں گے“۔

رشتہ داروں سے نيكي كرنا
رشتہ داروں سے مراد ماں باپ كے حسبي اور نسبي رشتہ دار مراد ہيں۔
انسان كا چچا، ماموں، پھوپھي، خالہ، اولاد، داماد، بھو اور اولاد كي اولاد رشتہ دار كہلاتے ہيں۔
بھائي، بہن، بھتيجے، بھانجے، داماد اور بھوويں اور ہر وہ شخص جو نسبي يا سببي رشتہ ركھتا ہو انسان كے رشتہ دار حساب ہوتے ہيں۔
ان كے ساتھ صلہ رحم اور نيكي يہ ہے كہ ان سے ملاقات كرے، ان كي مشكلات كو دور كرے اور ان كي حاجتوں كو پورا كرے۔
رشتہ داروں كے ساتھ صلہ رحم اور نيكي كرنا خداوندعالم كا حكم اور ايك اخلاقي و شرعي ذمہ داري ہے، جس كا اجر ثواب عظيم اور اس كا ترك كرنا عذاب اليم كا باعث ہے۔
قرآن مجيد نے پيمان شكني، قطع تعلق اور زمين پر فتنہ و فساد پھيلانے كو خسارہ اور گھاٹااٹھانے والوں ميں شمار كيا ہے:
((الَّذِينَ ينقُضُونَ عَهْدَ اللهِ مِنْ بَعْدِ مِيثَاقِهِ وَيقْطَعُونَ مَا أَمَرَ اللهُ بِهِ أَنْ يوصَلَ وَيفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ أُوْلَئِكَ هم الْخَاسِرُونَ))۔ 371
”جو خدا كے ساتھ مضبوط عہد كرنے كے بعد بھي اسے توڑ ديتے ہيں اور جسے خدا نے جوڑ نے كا حكم ديا ہے اسے كاٹ ديتے ہيں اور زمين ميں فساد برپا كرتے ہيں يہي وہ لوگ ہيں جو حقيقتاً خسارہ والے ہيں“۔
رشتہ داروں سے قطع تعلق كرنا ايك غير شرعي عمل ہے اگرچہ انھوننے كسي كو رنجيدہ خاطر بھي كيا ہو۔
رشتہ داروں كے يہاں آمد و رفت، ايك خداپسند عمل اور اخلاق حسنہ كي نشاني ہے۔
اگر چہ انسان كے بعض رشتہ دار دين و ديند اري سے دور ہوں اور حق و حقيقت كے مخالف ہوں ليكن اگر ان كي ہدايت كي اميد ہو تو ان كي نجات كے لئے قدم اٹھانا چاہئے اور امر بالمعروف و نہي عن المنكر كے لئے ان كے يہاں رفت و آمد كرنا چاہئے۔
صلہ رحم كے سلسلہ ميں بہت سي اہم روايات رسول خدا صلي اللہ عليہ و آلہ و سلم اور ائمہ معصومين عليهم السلام سے بيان ہوئيں ہيں جن كے حكيمانہ مطالب پر توجہ كرنا ہر مومن پر لازم و واجب ہے۔
حضرت رسول خدا صلي اللہ عليہ و آلہ و سلم سے بہت سي اہم روايات صلہ رحم كے سلسلہ ميں نقل ہوئي ہيں جو واقعاً بہت ہي اہم ہيں:
”اِنَّ اَعْجَلَ الْخَيرِ ثَواباً صِلَةُ الرَّحِمِ“۔
”بے شك ثواب كي طرف تيزي سے جانے والا كار خير صلہ رحم ہے“۔
”صِلَةُ الرَّحِمِ تُهَوِّنُ الْحِسابَ، وَتَقي ميتَةَ السُّوءِ“۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

”صلہ رحم کے ذريعہ روز قيامت ميں انسان کا حساب آسان ہوجاتا ہے، اور بُري موت سے محفوظ رہتا ہے“۔
”صِلُوا اَرْحَامَکُمْ فِي الدُّنْيا وَلَوْ بِسَلامٍ“۔
”دنيا ميں صلہ رحم کي رعايت کرو اگرچہ ايك سلام ہي کے ذريعہ کيوں نہ ہو“۔
”صِلْ مَنْ قَطَعَكَ، وَاَحْسِنْ اِليٰ مَنْ اَساءَ اِلَيكَ، وَقُلِ الْحَقَّ وَلَوْعَليٰ نَفْسِكَ“۔
”جن رشتہ داروں نے تجھ سے قطع تعلق کيا ہے اس کے ساتھ صلہ رحم کرو، اور جس نے تمہارے ساتھ بدي کي ہے اس کے ساتھ نيکي کرو، نيز ہميشہ سچ بات کہو چاہے تمہارے نقصان ميں تمام ہو“۔
”اِنَّ الرَّجُلَ لَيصِلُ رَحِمَہُ وَقَدْ بَقِيِ مِنْ عُمُرِہِ ثَلاثُ سِنينَ فَيصَيرُہَا اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ ثَلاثينَ سَنَةً، وَيقْطَعُها وَقَدْ بَقِيِ مِنْ عُمُرِہِ ثَلاثُونَ سَنَةً فَيصَيرُہَا اللّٰہُ ثَلاثَ سِنينَ [124]ثُمَّ تَلا:((يمْحُوا اللہُ مَا يشَاءُ وَيثْبِتُ وَعِنْدَہُ اُمُّ الْكِتَابِ))۔ 372
”بے شك جب انسان صلہ رحم کرتا ہے تو اگرچہ اس کي عمر کے تين سال باقي رہ گئے ہوں تو خداوندعالم اس کي عمر تيس سال بڑھاديتا ہے، اور جو شخص رشتہ داروں سے قطع تعلق کرتا ہے اگرچہ اس کي عمر تيس سال باقي رہ گئي ہو توبھي خداوندعالم اس کي عمر تين سال کرديتا ہے، اس کے بعد (امام عليہ السلام نے) مذکورہ بالا آيت کي تلاوت کی: ((خداوندعالم جس چيز کو چاہے مٹادے اور جس چيز کو چاہے لکھ دے))“۔
حضرت امير المومنين عليہ السلام نے فرمايا:
”وَأَكْرِمْ عَشِيرَتَكَ فَاِنَّھُمْ جَناحُكَ الَّذِي بِہِ تطير، وَاَصْلُكَ الَّذِي اِلَيہِ تَصيرُ، وَيدُكَ الَّذِي بِها تَصولُ“۔373
”اپنے رشتہ داروں کے ساتھ لطف و کرم کرو، وہ تمہارے بال و پر ہيں جن کے ذريعہ تم پرواز کرسکتے ہو، اور وہي تمہاري اصل ہيں کہ ان کي طرف پلٹ جانا ہے، نيز تمہاري طاقت ہيں کہ انھيں کے ذريعہ اپنے دشمنوں پر حملہ کرسکتے ہو“۔
حضرت امام علي نقي عليہ السلام فرماتے ہيں: جناب موسيٰ عليہ السلام نے خداوندعالم کي بارگاہ ميں عرض کيا:
”فَما جَزاءُ مَنْ وَصَلَ رَحِمَہُ قَالَ:يا مُوسيٰ اُنْسِي ءُ لَہُ اَجَلَہُ، وَاُھَوِّنَ عَلَيہِ سَكَراتِ الْمَوْتِ“۔374
”خداوندا! صلہ رحم کرنے والے کي جزا کيا ہے؟ جواب آيا: اس کي موت دير سے بھيجوں گا، اور اس کے لئے موت کي سختيوں کو آسان کردوں گا“۔

----

264. سورۂ انعام، آيت 54۔
265. سورۂ انعام، آيت 54۔
266. سورۂ بقرہ، آيت 3-5۔
267. سورۂ ابراھيم، آيت 10۔
268. سورۂ بقرہ، آيت 21-22۔
269. سورۂ بقرہ، آيت 21۔
270. توحيد مفضل :39؛بحارالانوار، ج3، ص57، باب 4، حديث1-8. جاء اعرابي الي النبي صلي اللہ عليہ و آلہ و سلم فقال:يا رسول اللہ !علمني من غرائب العلم۔قال:ما صنعت في راس العلم حتي تسال عن غرائبہ۔قال الرجل :ما راس العم يا رسول اللہ ؟قال:معرفة اللہ حق معرفتہ ۔قال الاعرابی:وما معرفة اللہ حق معرفتہ؟قال:تعرفہ بلا مثل و لاشبہ ولاند، وانہ واحد أحد ظاھر باطن اول آخرلاکفو لہ ولا نظير ۔فذلك حق معرفتہ۔
271. سورۂ طہ، آيت 111۔
272. سورۂ بقرہ، آيت 163۔
273. سورۂ بقرہ، آيت 98۔
274. سورۂ نساء، آيت 136۔
275. نہج البلاغہ، ترجمہ علامہ جوادي عليہ الرحمہ، ص 31۔
276. سورۂ مومنون، آيت 99-100۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

277. آل عمران، آیت 169-
279. سورۂ آل عمران، آیت 25-
280. سورۂ آل عمران، آیت 158-
281. سورۂ مائدہ، آیت 96-
282. سورۂ انعام، آیت 12-
283. سورۂ انعام، آیت 36-
284. سورۂ توبہ آیت 94-
285. سورۂ مؤمنون آیت 15-16-
286. سورۂ قیامت آیت 1-4-
287. تفسير قمي ج2، ص253، كيفية نفخ الصور؛بحار الانوار ج7، ص39، باب 3، حديث8-32. عن ابي جعفر عليہ السلام قال:كان فيما وعظ بہ لقمان عليہ السلام ابنہ أن قال :يا بنى!ان تك في شك من الموت فارفع عن نفسك النوم، ولن تستطيع ذلك، وان كنت في شك من البعث فارفع عن نفسك الانتباه، ولن تستطيع ذلك۔فانك اذا فكرت في هذا علمت ان نفسك بيد غيرك، وانما النوم بمنزلة الموت، وانما اليقظة بعد النوم بمنزلة البعث بعد الموت۔
288. تفسیر نوین، ص : 19-
289. سورۂ یس آیت 77-79-
290. سورۂ یس آیت 79-((قُلْ يحْيِيها الَّذِي أَنشَأَها أَوَّلَ مَرَّةٍ وَہُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ عَلِيمٌ))
291. سورۂ بقرہ آیت 284-
292. سورۂ طہ آیت 52-
293. تفسیر نمونہ ج18، ص456-
294. سورۂ بقرہ آیت 201-202-
295. سورۂ انعام آیت 62-
296. سورۂ انشقاق آیت 7-8-
297. اما لي صدوق :39، مجلس 10، حديث 9؛بحار الانوار ج7، ص258، باب 11، حديث 1-43. عن ابي جعفر عليہ السلام قال :قلت لہ: ياابن رسول الله ان لي حاجة، فقال:تلقاني بمكة۔فلقت :يا ابن رسول الله!ان لي حاجة فقال تلقاني بمنى، فقلت :يا ابن رسول الله !ان لي حاجة ۔فقال:هات حاجتك ۔فقلت ياابن رسول الله !اني اذنبت ذنبا بيني وبين الله لم يطلع عليہ احد فعظم علي وأجلك أن أستقبلك بہ۔فقال:انہ اذاكان يوم القيامة وحاسب الله عبده المؤمن أوقفہ علي ذنوبہ ذنبا ذنبا، ثم غفر ها لہ لا يطلع علي ذلك ملكا مقربا ولا نبيا مرسلا۔
298. امالي طوسي ص212، مجلس 8، حديث 369؛بحار الانوار ج7، ص262، باب 11، حديث 14-
299. عن يونس بن عمار، قال:قال ابو عبد الله عليہ السلام :ان الدواوين يوم القيامة ديوان فيہ النعم وديوان فيہ الحسنات، وديوان فيہ السيئات، فيقابل بين ديوان النعم وديوان الحسنات، فتسغرق النعم ديوان الحسنات ويبقي ديوان السيئات، فيدعا ابن آدم المؤمن للحساب فيتقدم القرآن أمامہ في احسن صورة فيقول:يارب !أنا القرآن و هذا عبدك المؤمن قدكان يتعب نفسہ بتلاوتى، و يطيل ليلہ بترتيلى، و تفيض عيناه اذا تهجد، فأرضہ كما أرضانى، قال:فيقول العزيز الجبار:ابسط يمينك فيملؤها من رضوان الله العزيز الجبار، ويملأ شمالہ من رحمة الله ۔ثم يقال:هذه الجنة مباحة لك، فاقرأ واصعد ۔فاذا قرأ آية صعد درجة۔
300. سورۂ آل عمران آیت 19-
301. سورۂ رعد آیت 18-
302. سورۂ طلاق آیت 8-
303. سورۂ غاشیہ آیت 23-26-
304. سورۂ اسراء آیت 36-(ترجمہ آیت:”۔۔۔سماعت، بصارت اور قوت قلب سب کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔“
305. تفسير عياشي ج2، ص292، حديث 75؛بحار الانوار ج7، ص267، باب 11، حديث 30-
306. كافي ج8، ص104، حديث ابي بصير مع المرأة، حديث79؛بحار الانوار ج7، ص270، باب11، حديث35-
307. سورۂ نساء آیت 48-54. الا وان الظلم ثلاثة :فظلم لا يغفر، وظلم لا يترك، و ظلم مغفور لا يطلب ۔فاما الظلم الذي لا يغفر

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

:فالشرك بالله قال الله سبحانہ ((إِنَّ اللهَ لاَيغْفِرُ أنْ يشْرَكَ بِہِ)).وأما الظلم الذي يغفر:فظلم العبد نفسہ عند بعض الهنات.وأ ما الظلم الذي لا يترك :فظلم العباد بعضهم بعضا القصاص هناك شديد اليس هو جرحا بالمدي ولا ضربا بالسياط ولكنہ ما يستصغر ذلك معہ.

308. علل الشرايع ج2، ص528، باب 312، حديث6؛بحار الانوارج7، ص274، باب11، حديث46۔

309. سورۂ اعراف آیت 8۔

310. سورۂ انبياء آیت 47۔

311. معاني الاخبار ص31، حديث 1؛بحار الانوار ج7، ص249، باب 10، حديث6۔

312. سورۂ اعراف آیت 8-9۔

313. سورۂ انبياء آیت 47۔

314. سورۂ قارعہ آیت 6-11۔

315. اما لي صدوق :10، مجلس 3، حديث3؛خصال ج2، ص360، حديث 49؛بحار الانوار ج7، ص248، باب 10، حديث 2۔

316. كافي ج2، ص99، باب حسن الخلق، حديث2؛بحار الانوار ج7، ص249، باب10، حديث7۔

317. عيون اخبار الرضا ج2، ص125، باب 35، حديث 1؛بحار الانوار ج7، ص249، باب10، حديث5۔

318. سورۂ مائده آیت 119۔

319. سورۂ يونس آیت 27-67. عن ابي جعفر عليہ السلام قال:اذا كان يوم القيامة امر الله تبارك و تعالي مناديا ينادي بين يديہ: اين الفقراء ؟فيقوم عنق من الناس كثير، فيقول: عبادي.فيقولون :لبيك ربنا.فيقول:اني لم افقركم لهوان بكم على، ولكن انما اخترکم لمثل هذا اليوم تصفحوا وجوه الناس، فمن صنع اليكم معروفا لم يصنعہ الا في فكافوه عني بالجنة۔

320. عن ابي عبدالله عليہ السلام قال:ايما مؤمن منع مؤمنا شيئا مما يحتاج اليہ وهو يقدر عليہ من عنده اومن عند غيره، اقامہ الله القيامة مسودا وجهہ، مزرقة عيناه، مغلولة يداه الي عنقہ، فيقال:هذا الخائن الذين خان الله ورسولہ ثم يؤمر بہ الي النار.كافي ج2، ص367، باب من منع مؤمنا سيئا، حديث 1؛بحا الانوار ج7، ص201، باب8، حديث 84۔

321. عن عبد الله بن الحسين عن أبيہ عن جده عن أميرالمؤمنين علي ابن أبي طالب عليهم السلام قال:قال رسول الله(ص) : يا على! كذب من زعم أنہ يحبني و يبغضك .يا على!انہ اذا كان يوم القيامة نادي مناد من بطنان العرش :أين محبو علي و شيعتہ؟أين محبوا علي و من يحبہ؟أين المتحابون في الله؟أين المتباذلون في الله ؟أين المؤثرون علي انفسهم ؟أين الذين جفت ألستنهم من العطش ؟أين الذين يصلون في الليل والناس أين الذين يبكون من خشية الله؟لا خوف عليكم اليوم ولا؛انتم تحزنون أنتم رفقاء محمد صلي الله عليہ و آلہ و سلم قروا عينا ادخلوا الجنة أنتم وازواجكم تحبرون۔

322. سورۂ بقره آیت 3.، ”جو لوگ غيب پر ايمان رکھتے ہيں۔“

324. سورۂ اسراء آیت 88۔

325. سورۂ بقره آیت 110۔

326. سورۂ بقره آیت 45۔

327. سورۂ انفال آیت 2-3۔

328. سورۂ نساء آیت 43۔

329. سورۂ مريم آیت 55۔

330. سورۂ عنكبوت آیت 45۔

331. سورۂ مدثر آیت 43-46۔

332. سورۂ ماعون آیت 4-6۔

333. من لا يحضره الفقيہ ج1، ص206، باب فرض الصلاة، حديث 617؛علل الشرايع ج2، ص356، باب 70، حديث 1؛بحار الانوار ج80، ص9، باب 6، حديث3۔

334. امالي صدوق ص207، مجلس 37، حديث 8؛بحا ر الانوار ج80، ص9، باب6، حديث 6۔

335. مشكاة الانوار، 53، الفصل الرابع عشر في اداء الامانة ؛بحار الانوار ج80، ص11، باب6، حديث 10۔

336. خصال ج1، ص163، حديث 213؛وسائل الشيعہ ج4، ص112، باب 1، حديث 4651۔

337. عيون اخبار الرضا ج2، ص31، باب31، حديث 46؛بحار الانوار ج80، ص14، باب 6، حديث 23۔

338. محاسن ج1، ص254، باب 30، حديث281؛بحار الانوار ج80، ص20، باب 6، حديث36؛مستدرك الوسائل ج3، ص96، باب1، حديث3106-
340. سورۀ بقره آيت 3-
341. سورۀ بقره آيت 195-
342. سورۀ بقره آيت 254-
343. سوره تغابن آيت 16-
344. سورۀ بقره آيت 261-
345. سورۀ بقره آيت 274-
346. سورۀ فاطر آيت 29-
347. مصباح الشريعہ :15، باب الثاني والعشرون في الزكاة؛بحار الانوار ج93، ص7، باب 1، حديث1-
348. قولہ عزوجل:((وَآ تُوا الزَّكوٰةَ))من المال والجاه وقوة البدن.فمن المال:مواساة اخوانكم المؤمنين؛ ومن الجاه:ايصالهم الي ما يتقا عسو ن عنہ لضعفهم عن حوائجهم المترددة في صدورهم ؛وبالقوة:معونة أخ لك قد سقط حماره أو جملہ في صحراء أو طريق، وهو يستغيث فلا يغاث تعينہ، حتي يحمل عليہ متاعہ، وتركبہ (عليہ)و تنهضہ حتي تلحقہ القافلہ، وأنت في ذلك كلہ معتقد لموالاة محمد وآلہ الطيبين، فان الله يزكي اعمالك ويضاعفها بموالاتك لهم، وبراء تك من اعدائهم-
349. بصائر الدرجات ص11، حديث 4؛بحار الانوار ج93، ص114، باب14، حديث2-
350. زيد بن علي عن ابيہ عن جده عليهم السلام قال:قال أمير المؤمنين علي ابن ابي طالب عليہ السلام :ان في الجنة لشجرة يخرج من أعلاها الحلل ومن اسفلها خيل بلق مسرجة ملجمة ذوات أجنحة لا تروث ولا تبول، فيركبها أولياء الله فتطير بهم في الجنة حيث شاء وا، فيقول الذين اسفل منهم:يا ربنا !ما بلغ بعبادك هذه الكرامة ؟فيقول الله جل جلالہ :انهم كانوا يقومون الليل ولا ينامون، ويصومون النهار ولا يأكلون ويجاهدون العدوا ولا يجبنون، ويتصدقون ولا يبخلون-
351. من لايحضره الفقيہ ج4، ص 17، باب ذكر جمل من مناهي النبی، حديث4968؛بحار الانوار ج93، ص115، باب 14، حديث 5-
352. كافي ج4، ص27، باب فضل المعروف، حديث 4؛بحار الانوار ج93، ص119، باب 14، حديث 20-
353. عيون اخبار الرضا ج2، ص4، باب 30، حديث 9؛وسائل الشيعہ ج9، ص390، باب10، حديث12309؛ بحارالانوار ج93، ص120، باب 14، حديث 23-
354. كافي ج4، ص43، باب الانفاق، حديث 5؛عيون اخبار الرضاج2، ص8، باب 30، حديث20؛بحار الانوار ج93، ص121، باب14، حديث24-
355. سورۀ بقره آيت 262
356. سورۀ بقره آيت 264-
357. سورۀ بقره آيت 5-
358. سورۀ فرقان آيت 70-
359. سورہٗ بقر ہ آيت 83-
360. سورۀ نساء آيت 36-
361. سورۀ اسراء آيت 23-24-
362. سورۀ آل عمران آيت 92-
363. كافي ج2، ص157، باب البر بالوالدين، حديث 1؛بحارالانوار ج71، ص39، باب 2، حديث 3-
364. عن حديد بن حكيم عن ابي عبد الله عليہ السلام قال أدني العقوق أف ولو علم الله عز وجل شيئا أهون منہ لنهي عنہ-
365. كافي ج2، ص349، باب العقوق، حديث7-
366. كافي ج2، ص158، باب البر بالوالدين، حديث 5؛بحار الانوار ج71، ص45، باب2، حديث6-
367. تفسير صافي ج3، ص185، ذيل سورۀ اسراء، آيت 24-
368. تفسير صافي ج3، ص186، ذيل سورۀ اسراء، آيت 24 -
369. تفسير امام حسن عسكري ص330، حديث 189، ذيل سورۀ اسرائآيت 24 ؛بحار الانوار ج23، ص259، باب15،

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

حديث8۔
370. تفسير صافي ج1، ص150، ذيل سورۂ اسرائآيت 83، تفسير امام حسن عسكري عليہ السلام ص330، حديث 190؛بحار الانوار ج23، ص259، باب 15، حديث 8۔
371. سورۂ بقره آيت 27۔
372. سورۂ رعد آيت 39۔
373. نہج البلاغہ ص642، نامہ 31، في الرأي في المرأة ؛بحار الانوار ج71، ص105، باب3، حديث67۔
374. امالي صدوق ص207، مجلس 37، حديث 8؛بحار الانوار ج66، ص383، باب38، حديث46۔

نيكيوں سے مزين ھونا اور برائيوں سے پرھيز كرنا (2)

يتيموں پر احسان
قرآن مجيد نے تقريباً 18 مقامات پر يتيم سے محبت اور اس كے مال كي حفاظت اور اس كي تربيت و ترقي كي سفارش كي ھے۔
((... وَيسْأَلُونَكَ عَنْ الْيتَامَي قُلْ إِصْلاَحٌ لَهم خَيرٌ وَإِنْ تُخَالِطُوهم فَإِخْوَانُكُمْ وَاللهُ يعْلَمُ الْمُفْسِدَ مِنْ الْمُصْلِحِ وَلَوْ شَاءَ اللهُ لَأَعْنَتَكُمْ إِنَّ اللهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ))۔ 375
”اور يہ لوگ تم سے يتيموں كے بارے ميں سوال كرتے ھيں تو كہہ دوكہ ان كے حال كي اصلاح بھترين بات ھے اور اگر ان سے مل جل كر رھو تو يہ بھي تمھارے بھائي ھيں اور اللہ بھتر جانتا ھے كہ مصلح كون ھے اور مفسد كون ھے اگر وہ چاھتا تو تمھيں مصيبت ميں ڈال ديتا ليكن وہ صاحب عزت بھي ھے اور صاحب حكمت بھي ھے“۔
((وَآتُوا الْيتَامَي أَمْوَالَهم وَلاَتَتَبَدَّلُوا الْخَبِيثَ بِالطَّيبِ وَلاَتَأْكُلُوا أَمْوَالَهم إِلَي أَمْوَالِكُمْ إِنَّہُ كَانَ حُوبًا كَبِيرًا))۔ 376
”اور يتيموں كو ان كامال دےدو اور ان كے مال كو اپنے مال سے نہ بدلو اور ان كے مال كو اپنے مال كے ساتھ ملا كر نہ كھاجاؤ كہ يہ گناہ كبيره ھے“۔
((إِنَّ الَّذِينَ يأْكُلُونَ أَمْوَالَ الْيتَامَي ظُلْمًا إِنَّمَا يأْكُلُونَ فِي بُطُونِهم نَارًا وَسَيصْلَوْنَ سَعِيرًا))۔ 377
”جو لوگ ظالمانہ انداز سے يتيموں كا مال كھا جاتے ھيں وہ درحقيقت اپنے پيٹ ميں آگ بھر رھے ھيں اور عنقريب واصل جہنم ھوں گے“۔
((...وَأَنْ تَقُومُوا لِلْيتَامَي بِالْقِسْطِ وَمَا تَفْعَلُوا مِنْ خَيرٍ فَإِنَّ اللهَ كَانَ بِہِ عَلِيمًا))۔ 378
”...اور ان كمزور بچوں كے بارے ميں انصاف كے ساتھ قيام كرو اور جو بھي تم كا ر خير كروگے خدا س كا بخوبي جاننے والا ھے“۔
((وَلاَتَقْرَبُوا مَالَ الْيتِيمِ إِلاَّ بِالَّتِي هي أَحْسَنُ حَتَّي يبْلُغَ أَشُدَّہُ...))۔379
”اور خبردار مال يتيم كے قريب بھي نہ جانا مگر اس طريقہ سے جو بھترين طريقہ ھو يھاں تك كہ وہ توانائي كي عمر تك پہنچ جائيں...“۔
حضرت رسول خدا صلي اللہ عليہ و آلہ و سلم سے فرماتے ھيں:
”مَنْ قَبَضَ يتيماً مِنْ بَينِ الْمُسْلِمينَ اِليٰ طَعامِہِ وَشَرابِہِ، اَدْخَلَہُ اللهُ الْجَنَّةَ اَلْبَتَّةَ اِلا اَنْ يعْمَلَ ذَنْباً لا يغْفَرُ“۔380
”جو شخص كسي مسلمان يتيم بچہ كي پرورش اور خرچ كي ذمہ داری لے لے تو يقينا خداوندعالم اس پر جنت واجب كرديتا ھے، مگر يہ كہ غير قابل بخشش گناہ كا مرتكب ھوجائے“۔
نيز آنحضرت صلي اللہ عليہ و آلہ و سلم كا فرمان ھے:
”اِنَّ فِي الْجَنَّةِ داراً يقالُ لَها دارُ الْفَرَحِ، لَا يدْخُلُها اِلاَّ مَنْ فَرَّحَ يتامَي الْمُؤْمِنينَ“۔381

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

”بے شك جنت ميں ايك مكان ہے جس كو ”دار الفرح“ (يعني خوشيوں كا گھر) كہا جاتا ہے، اس ميں صرف وھي مومن داخل ہوسكتے ہيں جنھوں نے يتيم مومن بچوں كو خوشحال كيا ہو“۔
”اَتَي النَّبِي رَجُلٌ يشْكُو قَسْوَةَ قَلْبِہِ، قالَ:اَتُحِبُّ اَنْ يلينَ قَلْبُكَ وَتُدْرِكَ حاجَتَكَ؟اِرْحَمِ الْيتيمَ، وَامْسَحْ رَاْسَہُ، وَاَطْعِمْہُ مِنْ طَعامِكَ، يلِنْ قَلْبُكَ، وَتُدْرِكَ حاجَتَكَ“۔382
”ايك شخص پيغمبر اكرم صلي اللہ عليہ و آلہ و سلم كي خدمت ميں حاضر ہوا، اور اپني سنگدلي كي شكايت كی، آنحضرت صلي اللہ عليہ و آلہ و سلم نے فرمايا: اگرتم چاہتے ہو كہ تمہارا دل نرم ہوجائے، اور اپني مراد حاصل كرلو؟ تم يتيم بچوں پر مہرباني كرو، ان كے سرپر دست شفقت پھيرو، ان كو كھانا كھلاؤ، تو تمہارا دل نرم ہوجائے گااور تمھيں تمہاري مراديں مل جائےں گي“۔
حضرت علي عليہ السلام نے فرمايا:
”مامِنْ مُؤْمِنٍ وَلَا مُؤْمِنَةٍ يضَعُ يدَہُ عَليٰ رَاْسِ يتيمٍ تَرَحُّماً لَہُ اِلّا كَتَبَ اللّٰہُ لَہُ بِكُلِّ شَعْرَةٍ مَرَّتْ يدُہُ عَلَيھَا حَسَنَةً“۔383
”جب كوئي مومن كسي يتيم كے سر پر دست نوازش پھيرتا ہے تو خداوندعالم اس كے ہاتھ كے نيچے گزرنے والے ہر بال كے بدلہ نيكی اور حسنہ لكھ ديتا ہے“۔

مسكينوں پر احسان كرنا
مسكين يعني وہ شخص جو زمين گيراورلاچار ہوگيا ہو، اور تھي دستي اور غربت كا شكار ہوگيا ہو، جس كے لئے درآمد كا كا كوئي طريقہ باقي نہ رہ گيا ہو۔
ہر مومن پر خدا كي طرف سے ذمہ داری اور وظيفہ ہے كہ اپنے مال سے اس كي مدد كرے، اور اس كي عزت كو محفوظ ركھتے ہوئے اس كي مشكلات كو دور كرنے كوشش كرے۔
قرآن مجيد نے مساكين پر توجہ كو واجب قرار ديا ہے، اور ان كي مشكلات كو دور كرنے كو عبادت خدا شمار كيا ہے، كيونكہ خداوندعالم مساكين پر خاص توجہ، اور ان كے چين و سكون كا راستہ ہموار كئے جانے كو پسند كرتا ہے۔
مساكين كي نسبت لاپرواھي كرنا بہت بُرا ہے اور قرآن مجيد كے فرمان كے مطابق روز قيامت ايسا شخص عذاب الٰھي ميں گرفتار ہوگا۔
((وَآتِ ذَا الْقُرْبَي حَقَّہُ وَالْمِسْكِينَ وَابْنَ السَّبِيلِ وَلاَتُبَذِّرْ تَبْذِيرًا))۔ 384
”اور ديكھو قرابتداروں، مسكين اور غربت زدہ مسافر كو اس كاحق دےدو اور خبردار اسراف سے كام نہ لينا“۔
((--- وَآتَي الْمَالَ عَلَي حُبِّہِ ذَوِي الْقُرْبَي وَالْيتَامَي وَالْمَسَاكِينَ وَابْنَ السَّبِيلِ وَالسَّائِلِينَ وَفِي الرِّقَابِ---))۔385
”---اور محبت خدا ميں قرابتداروں، يتيموں، مسكينوں، غربت زدہ مسافروں، سوال كرنے والوں اور غلاموں كي آزادي كے لئے مال دے---“۔
((إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِينِ وَالْعَامِلِينَ عَلَيھا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُھم وَفِي الرِّقَابِ وَالْغَارِمِينَ وَفِي سَبِيلِ اللهِ وَابْنِ السَّبِيلِ فَرِيضَةً مِنْ اللهِ وَاللهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ))۔ 386
”صدقات و خيرات بس فقراء، مساكين اور ان كے كام كرنے والے اور جن كي تاليف قلب كي جاتي ہے اور غلاموں كي گردن كي آزادي ميں اور قرضداروں كے لئے راہ خدا ميں اور غربت زدہ مسافروں كے لئے ہيں يہ اللہ كي طرف سے فريضہ ہے اور اللہ خوب جاننے والاہے اور صاحب حكمت ہے“۔
مساكين كي نسبت بے توجھي اور ان كي مدد نہ كرنا نہ صرف يہ كہ آخرت كے عذاب كا باعث ہے بلكہ انسان كي زندگي ميں بھي اس كے برے آثار ظاہر ہوتے ہيں۔
خداوندعالم نے سورہ ”ن و القلم“ آيات 17 تا 33 ميں ان بھائيوں كي داستان كو بيان كيا ہے جن كو باپ كي ميراث ميں ايك بہت بڑا اور پھل دار باغ ملا، ليكن انھوں نے اپنے باپ كے برخلاف عمل كيا ان كا باپ غريب غرباء كا بہت خيال ركھتا تھا، انھوں نے باپ كي ميراث ملتے ھي ايك ميٹنگ كي اور يہ طے كيا كہ كل صبح جب باغ كے پھلوں كو اتارا جائے گا تو كسي بھي غريب و مسكين كي مدد نہيں كي جائے گی، اور باغ كے دروازہ كو بند كرديا جائے تاكہ كوئي غريب و مسكين آنے نہ پائے، ليكن ان كي اس شيطاني و پليد فكر كي وجہ سے بحكم خدا اسي رات بجلي گري اور پھلوں سے لدے ہوئے تمام باغ كو جلا ڈالا، اور اس سرسبز علاقے ميں اس باغ كي ايك مٹھي راكھ كے علاوہ كچھ باقي نہ بچا۔
جيسے ھي وہ لوگ صبح صبح اپنے منصوبہ كے مطابق پھل اتارنے كے لئے باغ ميں پہنچے تو باغ كي يہ عجيب و غريب حالت ديكھي تو ايك دوسرے كو ملامت كرنے لگے، اور فرياد بلند كي كہ افسوس !!ہمارے اوپر كہ ہم نے احكام الٰھي اور

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

اس كے حدود سے تجاوز كيا اور اهل طغيان و تجاوز هوگئے۔
قرآن مجيد مشكلات نازل هونے اورفقر و تنگدستي ميں مبتلا هونے كا باعث مساكين كي مدد نہ كرنے كو بيان كرتا هے:
((وَأَمَّا اِذَا مَا ابْتَلَاهُ فَقَدَرَ عَلَيهِ رِزْقَهُ فَيقُولُ رَبِّي أَهَانَنِ ـ كَلَّابَلْ لَا تُكْرِمُونَ الْيتِيمَ۔وَلَا تَحَاضُّونَ عَلَيٰ طَعَامِ الْمِسْكِينِ۔وَتَأْكُلُونَ التُّرَاثَ أَكْلاً لَّماً وَتُحِبُّونَ الْمَالَ حُبًّا جَمّاً))۔ 387
”اورجب آزمائش كے لئے روزي كو تنگ كرديا توكہنے لگا كہ ميرے پروردگار نے ميري توهين كي هے۔ايسا هرگز نهيں هے بلكہ تم يتيموں كا احترام نهيں كرتے هو۔اور لوگوں كو مسكينوں كوكهانا كهانے پر آماده نهيں كرتے هو اور ميراث كے مال كو اكٹها كر كے حلال وحرام سب كهاجاتے هو۔اور مال دنيا كو بهت دوست ركهتے هو“۔
قرآن مجيد نے سوره الحاقہ ميں ايك گروه كے لئے بهت سخت عذاب كے بارے ميں بيان كيا هے جن كے عذاب كے دو سبب بيان كئے هيں:
1۔ خدا پر ايمان نہ ركهنا۔
2۔ مساكين كو كهانے كهلانے مينرغبت نہ ركهنا۔
آيات كا ترجمہ اس طرح هے:
”ليكن جس كا نامہ اعمال بائيں هاتھ ميں ديا جائے گا وہ كهے گا: ”اے كاش يہ نامہ اعمال مجهے نہ ديا جاتا۔ اور مجهے اپنا حساب نہ معلوم هوتا۔ اے كاش اس موت هي نے ميرا فيصلہ كرديا هوتاميرا مال بهي ميرے كام نہ آيا۔ اور ميري حكومت بهي برباد هوگئي“۔ اب اسے پكڑو اور گرفتار كرلو۔ پهر اسے جہنم ميں جهونك دو۔ پهر ايك ستر گز كي رسي ميں اسے جكڑ لو۔ يہ خدائے عظيم پر ايمان نهيں ركهتا تها۔ اور لوگوں كو مسكينوں كے كهلانے پر آماده نهيں كرتا تها۔تو آج اس كا يهاں كوئي غمخوار نهيں هے۔ اور نہ پيپ كے علاوه كوئي غذا هے۔ جسے گناهگاروں كے علاوه كوئي نهيں كهاسكتا“۔388
قارئين كرام! واقعاً غرباء اورمساكين كي طرف توجہ كرنا اتنااهم هے كہ جس سے غفلت كرنے والا خداوندعالم كي نظر ميں قابل نفرت هے اور روز قيامت سخت ترين عذاب كا حقدار هوگا۔
جناب جبرئيل سے نقل هوا هے كہ فرمايا:
”اَنا مِنَ الدُّنْيا اُحِبُّ ثَلاثَةَ اَشْياءَ:اِرْشادَ الضّالِّ وَاِعانَةَ الْمَظْلومِ وَمَحَبَّةَ الْمَساكِينِ“۔389
”ميں دنيا كي تين چيزوں كو دوست ركهتا هوں: راستہ بهٹكے هوئے كي راہنمائی، مظلوم كي مدد اور مساكين كے ساتھ محبت“۔
حضرت امام صادق عليہ السلام نے فرمايا:
”فَمَنْ واسا هُمْ بِحَواشِي مالِہِ وَسَّعَ اللّٰہُ عَلَيہِ جِنانَہُ وَاَنالَہُ غُفْرانَہُ وْرِضْوانَہُ۔۔۔390
”جو شخص اپنے پاس جمع هوئے مال سے مساكين كي مدد اور ان كي پريشانيوں كودور كرے، تو خداوندعالم اس كے لئے جنت كو وسيع فرماديتا هے اور اس كو اپني رحمت و مغفرت ميں داخل كرليتا هے“۔
حضرت امام صادق عليہ السلام نے فرمايا:
”جو شخص كسي مومن كو پيٹ بهر كر كهانا كهلائے تو روز قيامت اس كي جزاكو كوئي نهيں جان سكتا، نہ مقرب فرشتے اور نہ پيغمبر مرسل، سوائے خداوندعالم كے، كہ صرف وهي اس شخص كے اجر كے بارے ميں آگاہ هے“۔
كسي بهوكے مسلمان كو كهانا كهلانا باعث مغفرت و بخشش هے اور اس كے بعد امام صادق عليہ السلام نے اس آيہ شريفہ كي تلاوت فرمائی391:
((اَوْ اِطْعَامٌ فِي يوْمٍ ذِي مَسْغَبَةٍ۔يتِيماً ذَا مَقْرَبَةٍ۔اَوْ مِسْكِيناً ذَامَتْرَبَةٍ))۔ 392
”يا بهوك كے دن ميں كهانا كهلانا ۔كسي قرابتدار يتيم كويا خاكسار مسكين كو“۔

نيك گفتار
قرآن مجيد كي متعدد آيات زبان كے سلسلہ مينهونے والي گفتگو، زبان كي عظمت اور گوشت كے اس لوتهڑے كي اهميت كو بيان كرتي هے۔
زبان هي كے ذريعہ انسان دنيا و آخرت ميں نجات پاتا هے يا اسي زبان كے ذريعہ دنيا و آخرت تباه و برباد هوجاتي هے۔
زبان هي كے ذريعہ انسان گهر اور معاشره ميں چين و سكون پيدا كرتا هے يا اسي زبان كے ذريعہ گهر اور معاشره ميں تباهي و بربادي پهيلاديتا هے۔
زبان هي يا اصلاح كرنے والي يا فساد برپا كرنے والي هوتي هے، اسي زبان سے لوگوں كي عزت و آبرو اور اسرار كو

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

محفوظ كيا جاتا هے يا دوسروں كي عزت و آبرو كو خاك ميں ملاديا جاتا هے۔
قرآن كريم تمام انسانوں خصوصاً صاحبان ايمان كو دعوت ديتا هے كہ دوسروں كے ساتھ صرف نيك گفتار ميں كلام كرو۔
زبان كے سلسلہ ميں قرآني آيات كے علاوه بهت سي اهم احاديث بهي رسول اكرم صلي الله عليہ و آلہ و سلم اور ائمہ معصومين عليهم السلام سے بيان هوئي هيں كہ اگر كتب احاديث ميں بيان شده تمام احاديث كو ايك جگہ جمع كيا جائے تو ايك ضخيم كتاب بن سكتي هے۔
حضرت رسول خدا صلي الله عليہ و آلہ و سلم كا فرمان هے:
"اِذا اَصْبَحَ ابْنُ آدَمَ اَصْبَحَتِ الْاَعْضاءُ كُلُّها تَسْتَكْفِي اللِّسانَ، اَي تقولُ:اِتَّقِ اللّٰهَ فِينَا، فَاِنَّكَ اِنِ اسْتَقَمْتَ اسْتَقَمْنا، وَاِنِ اعْوَجَجْتَ اعْوَجَجْنا"-393
"جس وقت انسان صبح كرتا هے تو اس كے تمام اعضاء و جوارح بهي صبح كرتے هيں، چنانچہ تمام اعضاء زبان سے كهتے هيں: همارے سلسلہ ميں تقويٰ الٰهي كي رعايت كرنا كيونكہ اگر تو راه مستقيم پر رهے گي تو هم بهي مستقيم رهيں گے اور اگر تو ٹيڑهي هوگئي تو هم بهي ٹيڑهے پن ميں گرفتار هوجائيں گے"۔
حضرت امير المومنين عليہ السلام فرماتے هيں:
"اَللِّسانُ ميزانُ الْاِنْسانِ "-394
"زبان انسان كي ميزان (اور ترازو) هے (يعني انسان كي شرافت اور اس كي بزرگي يا پستي اس كي زبان سے سمجهي جاتي هے)
حضرت رسول اكرم صلي الله عليہ و آلہ و سلم كا فرمان هے:
"يعَذِّبُ اللّٰهُ اللِّسانَ بِعَذابٍ لَايعَذِّبُ بِہِ شَيئاً مِنَ الْجَوارِحِ فَيقولُ:يارَبِّ عَذَّبْتَنِي بِعَذابٍ لَمْ تُعَذِّبْ بِہِ شَيئاً مِنَ الْجَوارِحِ، فَيقالُ لَہُ:خَرَجَتْ مِنْكَ كَلِمَةٌ فَبَلَغَتْ مَشارِقَ الْاَرْضِ وَمَغارِبَها فَسُفِكَ بِهَا الدَّمُ الْحَرامُ، وَانْتُهِبَ بِہِ الْمالُ الْحَرامُ، وَانْتُهِكَ بِہِ الْفَرْجُ الْحَرامُ"-395
"خداوندعالم زبان كو ايسے عذاب ميں مبتلا كرے گا كہ كسي دوسرے حصہ پر ايسا عذاب نهيں كرے گا، اس وقت زبان گويا هوگي:خدايا! تو نے مجهے ايسے عذاب ميں مبتلا كيا هے كہ كسي حصہ كو ايساعذاب نهيں كيا هے، چنانچہ اس سے كها جائے گا: تجھ سے ايسے الفاظ نكلے هيں جو مشرق و مغرب تك پهنچ گئے هيں جن كي وجہ سے بے گناه كا خون بها، بے گناه كا مال غارت هوا اور بے گناه كي آبرو خاك ميں مل گئی!"
حضرت علي عليہ السلام كا فرمان هے:
"كَمْ مِنْ اِنْسانٍ اَهْلَكَہُ لِسانٌ"-396
"كتنے لوگ ايسے هيں جو اپني زبان كي وجہ سے هلاك هوجاتے هيں"۔
بهر حال هميں شب و روز اپني زبان كي حفاظت كرنا چاهئے، اور اس كو بولنے كے لئے آزاد نهيں چهوڑدينا چاهئے، كس جگہ، كس موقع پر، كس كے پاس اور كس موضوع پر گفتگو كرنے كے لئے غور و فكر كرنا ضروري هے، نيز هر حال ميں خدا اور قيامت پر توجہ ركهنا ضروري هے، كهيں ايسا نہ هو كہ انسان زبان كے ذريعہ ايسا گناه كر بيٹهے كہ اس سے توبہ كرنا مشكل اور ان كے نقصان كي تلافي كرنا محال هو۔
حضرت امام صادق عليہ السلام فرماتے هيں: "مومن اور مخالف سے نيكی اور خوبي كے ساتھ گفتگو كرو، تمهاري گفتگو صرف نيك اور منطقي هونا چاهئے"۔
مومنين سے خنداں پيشاني اور خوش روئي كے ساتھ گفتگو كرنا چاهئے، اور وه بهي نيكی اور اچهائي سے، اور مخالفوں (غير شيعہ) سے اس طرح گفتگو كرو كہ ان كے لئے ايمان كے دائره ميں داخل هونے كا راستہ هموار هوجائے، اور اگر وه ايماني دائرے ميں داخل نہ هوسكے تو اس سے دوسرے مومنين حفظ و امان ميں رهيں، اس كے بعد امام عليہ السلام نے فرمايا: دشمنان خدا كے ساتھ تواضع ومدارا ت سے پيش آنا، اپنے اور دوسرے مومنين كي طرف سے صدقہ هے۔ 397
حضرت امام باقر عليہ السلام سے آيہ شريفہ ((وَ قولوا لِلنَّاسِ حُسناً)) كے ذيل ميں روايت هے كہ لوگوں سے اس طرح نيك گفتار كرو جس طرح تم اپنے ساتھ گفتگو كيا جانا پسند كرتے هوكيونكہ خداوندعالم مومن اور قابل احترام حضرات كي نسبت بدگوئي اور نازيبا الفاظ پسند نهيں كرتا (يعني مومنين كو برا بهلا كهنے والوں كو دوست نهيں ركهتا) اور باحيا، بردبار، ضعيف اور باتقويٰ لوگوں كو دوست ركهتا هے-398
حضرت رسول خدا صلي الله عليہ و آلہ و سلم كا فرمان هے:
"كَلامُ ابْنِ آدَمَ كُلُّہُ عَلَيہِ لَا لَہُ اِلاَّ اَمْرٌ بِالْمَعْروفِ، وَنَهْي عَنِ الْمُنْكَرِ، اَوْ ذِكْرُ اللّٰہِ "-399

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

”تمام لوگوں كي گفتگو ان كے نقصان ميں هے سوائے امر بالمعروف، نهي عن المنكر اور ذكر خدا كے“۔
سوره بقره آيت 83 كے لحاظ سے جس كي شرح گزشتہ صفحات ميں بيان هوچكي هے ماں باپ، رشتہ داروں اورمساكين كے ساتھ احسان اور تمام لوگوں سے نيك گفتار اور اچھي باتيں معنوي زيبائيوں ميں سے هيں، گناہ خصوصاً گناہ كبيره سے توبہ كرنے والے كے لئے اپني توبہ، عمل اور گفتار كي اصلاح كے لئے اس آيت كے مضمون پر پابندي كرنا ضروري هے اور اس مذكوره آيت ميں بيان شده اهم مسائل پر خوشحالي اور نشاط كے ساتھ عمل كرے تاكہ اس كے اندر موجود تمام برائياں دُھل جائيں اور اس كے عمل، اخلاق اور گفتار كي اصلاح هوجائے۔

اخلاص

اخلاص اور خلوص نيت ايك بهت عظيم مسئلہ هے جس پر قرآن مجيد كي آيات اور روايات معصومين عليهم السلام ميں بهت زياده تازور ديا گيا هے۔
صرف مخلص افراد هي كي فكر و نيت، عمل اور اخلاق قابل اهميت هے اور صرف وهي لوگ اجر عظيم اور رضوان الٰهي كے مستحق هوتے هيں۔
اگر هماري كوشش، اعمال اور اخلاقي امور غير خدا كے لئے هوں تو ان كي كوئي اهميت نهيں هے، اور خدا كے نزديك اس كا كوئي ثواب نهيں هے۔
جو شخص اپنے گناهوں سے توبہ كرتا هے تو قرآن مجيد كے فرمان كے مطابق اس كو اپني حالت اور گفتگو كي اصلاح كرنا چاہئے، اور تمام امور ميں خداوندعالم كي پناه ميں چلا جائے، اور اپنے دين اور تمام ديني امور ميں خلوص خدا كي رعايت كرے، اور رياكاري اور خودنمائي سے پرهيز كرے، اپنے ديني فرائض ميں صرف اور صرف خدا سے معاملہ كرے، تاكہ اهل ايمان كي همراهي حاصل هوجائے، اس سلسلہ ميں درج ذيل آيہ شريفہ بهت زياده قابل توجہ هے:
((إِلاَّ الَّذِينَ تَابُوا وَأَصْلَحُوا وَاعْتَصَمُوا بِاللهِ وَأَخْلَصُوا دِينَهم لِلَّهِ فَأُوْلَئِكَ مَعَ الْمُؤْمِنِينَ وَسَوْفَ يؤْتِ اللهُ الْمُؤْمِنِينَ أَجْرًا عَظِيمًا))۔ 400
”علاوه ان لوگوں كے كے جو توبہ كر ليں اور اپني اصلاح كر ليں اور خدا سے وابستہ هوجائيں اور دين كو خالص الله كے لئے اختيار كريں تو يہ صاحبان ايمان كے ساتھ هوں گے اور عنقريب الله ان صاحبان ايمان كو اجر عظيم عطا كرے گا“۔
((أَلاَلِلَّهِ الدِّينُ الْخَالِصُ---))۔ 401
”آگاه هو جاؤ كے خالص بندگي الله كے لئے هے---“۔
جو شخص رياكارى، خود نمائي اور شرك كا گرفتار هو تو بارگاه خداوندي سے اس كا كوئي سروكار نهينهے۔
((--- فَاعْبُدْ اللهَ مُخْلِصًا لَهُ الدِّينَ))۔ 402
”---لہٰذا آپ (پيغمبر اكرم) مكمل اخلاص كے ساتھ خدا كي عبادت كريں“۔
جن لوگوں كے اعمال ميں اخلاص نهيں هوتا ان كے اعمال خدا كي نظر ميں هيچ هوتے هيں ليكن خلوص كے ساتھ اعمال انجام دينے والوں كے اعمال كا خريدار خداوندمهربان هے۔
((---وَلَنَا أَعْمَالُنَا وَلَكُمْ أَعْمَالُكُمْ وَنَحْنُ لَهُ مُخْلِصُونَ))۔ 403
”(اے پيغمبر! بدكار اور مشركين سے كهو) همارے لئے همارے اعمال هيں اور تمهارے تمهارے لئے اعمال اور هم تو صرف خدا كے مخلص بندے هيں“۔
رياكاري كي وجہ سے عمل باطل هوجاتا هے اور اس كي اهميت ختم هوجاتي هے، ليكن اخلاص سے عمل ميں اهميت پيدا هوتي هے اور اخلاص كے ذريعہ هي آخرت ميں جزائے خير اورثواب ملنے والا هے۔
توبہ كرنے والے كے لئے اپني نيت كي اصلاح كرنا اور اپنے اراده كو خدا كي مرضي كے تابع قرار دےنالازم و ضروري هے تاكہ توبہ كا درخت ثمر بخش هوسكے۔
اخلاص پيدا كرنے كا طريقہ خدا اور قيامت پر توجہ اور اولياء الٰهي كے حالات پر غور و فكر كرنا هے، اور انسان اس بات كا معتقد هو كہ جنت و جهنم كي كليد خدا كے علاوه كسي كے پاس نهيں هے، اور انسان كي سعادت و شقاوت كا كسي دوسرے سے كوئي تعلق نهيں هے۔
حضرت رسول خدا صلي الله عليہ و آلہ و سلم اخلاص كے فوائد كے بارے ميں ارشاد فرماتے هيں:
”مَا اَخْلَصَ عَبْدٌلِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اَرْبَعِينَ صَباحاً اِلّا جَرَتْ ينابِيعُ الْحِكْمَةِ مِنْ قَلْبِہِ عَليٰ لِسانِہِ “۔404
”جب كوئي بنده چاليس دن تك خدا كے لئے اخلاص سے كام كرے تو خداوندمهربان اس كي زبان پر حكمت كا چشمہ جاري كرديتا هے“۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

حضرت امام صادق عليہ السلام کا ارشادھے:
''اِنَّ الْمُوْمِنَ لَيخْشَعُ لَہُ کُلُّ شَيءٍ وَيھابُہُ کُلُّ شَيءٍ ثُمَّ قالَ:اِذاکانَ
مُخْلِصاً لِلّٰہِ اَخافَ اللّٰہُ مِنْہُ کُلَّ شَيءٍ حَتّيٰ ھَوامَّ الْاَرْضِ وَ سِباعَھا وَ طَيرَ السَّماءِ؛'' 405
''بے شك'' مومن انسان ''کے لئے ھر چيز خاشع و خاضع ھے اور سبھي اس سے خوف زدہ ھيں، اس کے بعد فرمايا: جس وقت مومن انسان خدا کا مخلص بندہ بن جاتاھے تو خداوندعالم اس کي عظمت اور ھيبت کو تمام چيزوں کے دلوں ميں ڈال ديتا ھے، يھاں تك کہ روئے زمين پر وحشي درندے اور آسمان پر اڑنے والے پرندے بھي اس کي عظمت کا اعتراف کرتے ھيں''۔
حضرت علي عليہ السلام کا فرمان ھے:
''سَبَبُ الْاِخْلاصِ الْيقينُ''۔406
''يقين وايمان کے ذريعہ اخلاص پيدا ھوتا ھے''۔
''اَصْلُ الْاِخْلاصِ الْيأْسُ مِمّا فِي اَيدِي النّاسِ''۔407
''اخلاص کي اصل، دوسروں کے پاس موجود تمام چيزوں سے نااميدي ھے''۔
''مَنْ رَغِبَ فِيما عِنْدَ اللّٰہِ اَخْلَصَ عَمَلَہُ''۔408
''جو شخص خداوندعالم کي رحمت و رضوان اور بھشت کا خواھاں ھے اسے اپنے عمل ميں اخلاص پيدا کرنا چاہئے''۔

صبر

قرآن و احاديث ميں صبر و شکيبائي کے سلسلہ ميں حکم ديا گيا ھے جو واقعاً ايك الٰھی، اخلاقي اور انساني مسئلہ ھے، جس کو خداوندعالم پسند کرتا ھے، جو عظيم اجر و ثواب کا باعث ھے۔ صبر حافظ دين ھے اور انسان کو حق و حقيقت کي نسبت بے توجہ ھونے سے روکتا ھے، صبر کے ذريعہ انسان کے دل و جان ميں طاقت پيدا ھوتي ھے، نيز صبر انسان کو شياطين (جن و انس) سے حفاظت کرنے والا ھے۔
اگر سخت حوادث و ناگوار حالات(جو دين و ايمان کو غارت کرنے والے ھيں)، عبادت و اطاعت اور گناہ کے وقت صبر سے کام ليا جائے تو انسان يہ سوچتے ھوئے کہ حوادث بھي قواعد الٰھي سے ھم آھنگ ھيں، ان کو برداشت کرليتا ھے، اور اپني نجات کے لئے دشمنان خدا سے پناہ نھيں مانگتا، عبادت و اطاعت خدا کے وقت اپنے کو بندگي کے مورچہ پر کھڑا ھوکر استقامت کرتا ھے، اور گناہ و معصيت سے لذت کے وقت لذتوں کو چھوڑنے کي سختي کو برداشت کرتا ھے اور قرآن مجيد کے فرمان کے مطابق خداوندعالم کي صلوات و رحمت کا مستحق قرار پاتا ھے۔
((وَلَنَبْلُوَنَّکُمْ بِشَيءٍ مِنْ الْخَوْفِ وَالْجُوعِ وَنَقْصٍ مِنْ الْاٴَمْوَالِ وَالْاٴَنفُسِ وَالثَّمَرَاتِ وَبَشِّرْ الصَّابِرِينَ۔ الَّذِينَ إِذَا اٴَصَابَتْھم مُصِيبَةٌ قَالُوا إِنَّا لِلَّہِ وَإِنَّا إِلَيہِ رَاجِعُونَ۔ اٴُوْلَئِكَ عَلَيھم صَلَوَاتٌ مِنْ رَبِّھم وَرَحْمَةٌ وَاٴُوْلَئِكَ ھم الْمُھتَدُونَ))۔ 409
''اور ھم يقينا تمھيں تھوڑے خوف تھوڑي بھوك اور اموال، نفوس اور ثمرات کي کمي سے آزمائيں گے اور اے پيغمبر آپ ان صبر کرنے والوں کو بشارت ديديں ۔ جو مصيبت پڑنے کے بعد يہ کھتے ھيں کہ ھم اللہ ھي کے لئے ھيں اور اسي بارگاہ ميں واپس جانے والے ھيں کہ ان کے لئے پروردگار کي طرف صلوات اور رحمت ھے اور وھي ھدايت يافتہ ھيں''۔
((۔۔۔وَالْمَلَائِكَةُ يدْخُلُونَ عَلَيھم مِنْ کُلِّ بَابٍ۔ سَلَامٌ عَلَيکُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَي الدَّارِ))۔ 410
''اور ملائکہ ان کے پاس ھر دروازے سے حاضر ي ديں گے ۔کھيں گے کہ تم پر سلامتي ھو کہ تم نے صبر کيا ھے اور اب آخرت کا گھر تمھاري بھترين منزل ھے''۔
((مَا عِنْدَکُمْ ينفَدُ وَمَا عِنْدَ اللهِ بَاقٍ وَلَنَجْزِينَّ الَّذِينَ صَبَرُوا اٴَجْرَھم بِاٴَحْسَنِ مَا کَانُوا يعْمَلُونَ))۔ 411
''جوکچھ تمھارے پاس ھے وہ سب خرچ ھو جائے گا اور جو کچھ اللہ کے پاس ھے وھي باقي رہنے والا ھے اور ھم يقينا صبر کرنے والوں کو ان کے اعمال سے بھتر جزا عطا کريں گے''۔
((اٴُوْلَئِكَ يؤْتَوْنَ اٴَجْرَھم مَرَّتَينِ بِمَا صَبَرُوا۔۔۔))۔ 412
''يھي وہ لوگ ھيں جن کو دھري جزادي جائے گي چونکہ انھوں نے صبر کيا ھے۔۔۔''۔
حضرت رسول خدا صلي اللہ عليہ و آلہ و سلم کا ارشاد ھے:
''مَنْ يتَصَبَّرْ يصَبِّرْہُ اللّٰہُ وَمَنْ يسْتَعْفِفُ يعِفُّہُ اللّٰہُ وَمَنْ يسْتَغْنِ يغْنِہِ اللّٰہُ وَمَا اُعْطِي عَبْدٌ عَطا ءً ھُوَ خَيرٌ وَ اَوْسَعُ مِنَ الصَّبْرِ''۔413
''جو شخص صبر سے کام لے تو خداوندعالم اس کو صبر کي توفيق عطا کرتا ھے، اور جو شخص عفت و پارسائي کو اپناتا ھے تو خداوندعالم اس کو پارسائي تك پھنچاديتا ھے اور جو شخص خداوندعالم سے بے نيازي طلب کرتا ھے تو خداوندعالم

اس کو بے نياز بناديا هے، ليکن بنده کو صبر سے بهتر اور وسيع تر کوئي چيز عطا نهيں هوتي“۔
حضرت علي عليہ السلام نے فرمايا:
”اَلْحَقُّ ثَقِيلٌ، وَقَدْ يخَفِّفُہُ اللّٰہُ عَليٰ اَقْوامٍ طَلَبُوا الْعاقِبَةَ فَصَبَرُوا نُفُوسَهُمْ، وَوَثِقُوا بِصِدْقِ مَوْعُودِ اللّٰہِ لِمَنْ صَبَرُوا، اِحْتَسِبْ فَكُنْ مِنْهُمْ وَاسْتَعِنْ بِاللّٰہِ“۔414
”حق کڑوا هوتا هے ليکن خداوندعالم اپني عاقبت کے خواهانلوگوں کے لئے شيرين بناديتا هے، جي هاں، جو لوگ صبر کے سلسلہ ميں دئے گئے وعده الٰهي کو سچ مانتے هيں خدا ان کے لئے حق کو آسان کرديتا هے، خدا کے لئے نيك کام انجام دو اور حقائق کا حساب کرو جس کے نتيجہ ميں تم صبر کرو اور خدا سے مدد طلب کرو“۔
نيز آپ کا هي کا ارشاد هے:
”اِصْبِرْ عَليٰ مَرارَةِ الْحَقِّ، وَاِياكَ اَنْ تَنْخَدِعَ بِحَلاوَةِ الْباطِلِ“۔415
”صبر کے کڑوے پن پر صبر کرو اور باطل کي شيريني سے فريب نہ کهاؤ“۔
ايك شخص نے حضرت امام صادق عليہ السلام سے کسي مسئلہ کے بارے ميں نظر خواهي کي تو امام عليہ السلام نے اس شخص کے نظريہ کے برخلاف اپني رائے کا اظهار فرمايا، اور امام نے اس کے چهرے پر بے توجهي کے آثار ديکهے تو اس سے فرمايا:، حق پر صبر کرو، بے شك کسي نے صبر نهيں کيا مگر يہ کہ خداوندعالم نے اس کے بدلے اس سے بهتر چيز عنايت فرمادي۔
حضرت امام صادق عليہ السلام سے روايت هے:
”اَلْجَنَّةُ مَحْفُوفَةٌ بِالْمَكارِهِ وَالصَّبْرِ، فَمَنْ صَبَرَ عَلَي الْمَكارِهِ فِي الدُّنْيا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَ جَهَنَّمُ مَحْفوفَةٌ بِاللَّذّاتِ وَالشَّهَواتِ، فَمَنْ اَعْطيٰ نَفْسَہُ لَذَّتها وَشَهْوَتَها دَخَلَ النّارَ“۔416
”(جان لو کہ) جنت پر ناگواري اور صبر کا پهره هے، جس شخص نے دنيا ميں ناگواريوں پر صبر کيا و ه جنت ميں داخل هوجائے گا، اور جهنم پر خوشيوں اور حيواني خواهشات کا پهره هے چنانچہ جو شخص بهي لذات اور شهوات کے پيچهے گيا تو وه جهنم ميں داخل هوجائے گا“۔
نيز آپ هي کا ارشاد گرامي هے:
”اَلصَّبْرُ صَبْرانِ:صَبْرٌ عَلَي الْبَلاءِ حَسَنٌ جَميلٌ، وَأَفْضَلُ الصَّبْرَينِ الْوَرَعَ عَنِ الْمَحارِمِ“۔417
”صبر کي دو قسميں هيں: بلاء و مصيبت پر صبر جو بهتر اور زيبا هے، ليکن دونوں قسموں ميں بهترين صبر اپنے کو گناهوں سے محفوظ رکهنا هے“۔
يہ حقيقت هے کہ تمام چيزوں ميں صبر اس لئےضروري هے کہ انسان کا دين، ايمان، عمل اور اخلاق صحيح و سالم رهے، اور انسان کي عاقبت بخير هوجائے واقعاً انسان کے لئے کيا بهترين اور خوبصورت زينت هے ۔
گناهوں سے توبہ کرنے والے انسان کو چاهئے کہ مشق و تمرين کے ذريعہ اپنے کو صبر سے مزين کرلے، گناهوں سے پاك رہنے کي کوشش کرے تاکہ هوائے نفس، شيطاني وسوسہ اور گناهوں کي آلودگي سے هميشہ کے لئے آسوده خاطر رهے کيونکہ صبر کے بغير توبہ برقرار نهيں ره سکتی، اور اس کے سلسلہ ميں رحمت خدا کا تدوام نهيں هوتا۔

مال حلال
خداوندمهربان نے اپني تمام مخلوق کي روزي اپنے اوپر واجب قرار دي هے خداوندعالم کسي بهي مخلوق کي روزي کو نهيں بهولتا۔
انسان کي روزي پهنچانے کے بهت سے مخصوص طريقے هيں : منجملہ: ميراث، هبہ، خزانہ مل جانا اور ان سب ميں اهم حلال کاروبار هے۔
حلال کاروبار جيسے زراعت، صنعت، بهيڑ بکرياں چرانا، دستي هنر، تجارت اور محنت و مزدوري کرنا۔
نا جائز طريقہ سے حاصل هونے والا مال ؛حرام هے اور اس سے فائده اٹهانا روز قيامت ميں درد ناك عذاب کا باعث هے۔
چوري، غصب، رشوت، کم تولنا، غارت گري اور ظلم و ستم کے ذريعہ کسي کے مال کو هڑپ لينا ممنوع هے اور ان کاموں کا کرنے والا رحمت الٰهی سے محروم هوجاتا هے۔
قرآن مجيد اوراحاديث معصومين عليهم السلام، حلال طريقہ سے مال حاصل کرنے کي تاکيد کرتے هيں، يهاں تك کہ قرآن مجيد حکم ديتا هے کہ پهلے حلال مال کهاؤ اس کے بعد عبادت خدا بجالاؤ:
((يأَيها الرُّسُلُ کُلُوا مِنْ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُوا صَالِحًا---))۔ 418
”اے ميرے رسولو!تم پاکيز ه غذائيں کهاؤ اور نيك کام کرو ---“۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

ام عبد اللہ نے افطار کے وقت رسول اکرم صلي اللہ عليہ و آلہ و سلم کے لئے ايك پيالہ دودھ بھجوايا تو آنحضرت نے دودھ لانے والے سے فرمايا: اس دودھ کو لے جاؤ اور اس سے معلوم کرو کہ يہ دودھ کہاں سے آياھے؟ وہ واپس گيا اور آکر عرض کيا: يہ دودھ گوسفند کا ھے، آنحضرت صلي اللہ عليہ و آلہ و سلم نے پھر فرمايا: گوسفند کہاں سے آيا ھے: چنانچہ پيغام آيا: اس کو ميں نے اپنے مال سے خريدا ھے، اس وقت آنحضرت صلي اللہ عليہ و آلہ و سلم نے وہ دودھ نو ش فرمايا۔ دوسرے روز ام عبد اللہ آنحضرت صلي اللہ عليہ و آلہ و سلم کي خدمت ميں حاضر ھوکر عرض کرتي ھيں: کل ميں نے آپ کے لئے دودھ بھيجا ليکن آپ نے واپس کرديا اور سوال و جواب کے بعد نوش فرمايا، مسئلہ کيا تھا؟ تو آنحضرت صلي اللہ عليہ و آلہ و سلم نے فرمايا: مجھ سے پہلے تمام انبياء کو حکم ديا گيا ھے کہ صرف پاك اور حلال چيز يں کھائيں اور صرف عمل صالح انجام دو۔ 419

قرآن مجيد نے روئے زمين پر بسنے والے تمام انسانوں کو حکم ديا کہ پاکيزہ اور حلال رزق کھاؤ اور روزي حاصل کرنے کے لئے شيطان کي پيروي نہ کرو، کيونکہ شيطان ان کو برائی، گناہ اور خدا پر تہمت لگانے کا حکم ديتا ھے۔

((ياأَيھا النَّاسُ کُلُوا مِمَّا فِي الْأَرْضِ حَلاَلًا طَيِبًا وَلاَتَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيطَانِ إِنَّہُ لَکُمْ عَدُوٌّ مُبِينٌ ۔اِنَّمَا يأْمُرُکُمْ بِالسُّوءِ وَالْفَحْشَاءِ وَأَنْ تَقُولُوا عَلَي اللهِ مَا لاَتَعْلَمُونَ))۔ 420

” اے انسانو!زمين ميں جو کچھ بھي حلال و طيب ھے اسے استعمال کرو اور شيطاني اقدامات کا ا تباع نہ کرو کہ وہ تمھارا کھلا ھوا دشمن ھے۔وہ بس تمھيں بدعملي اور بدکاري کا حکم ديتا ھے اور اس بات پر آمادہ کرتا ھے کہ خدا کے خلاف جہالت کي باتيں کرتے رھو“۔

اھل ايمان کو چاہئے کہ مال حاصل کرنے کے لئے اندازہ سے کام ليں، حلال خدا پر قناعت کريں، دوسروں کے مال پر آنکھيں نہ جمائيں، اور اپنے دل وجان سے اس اھم حقيقت پر توجہ رکھينکہ پيغمبر اسلام صلي اللہ عليہ و آلہ و سلم نے اعلان فرمايا ھے:

”حُرْمَۃُ مالِ الْمُسْلِمِ کَدَمِہِ“۔421

”مسلمان کا مال اس کے خون کي طرح محترم ھے“۔

يعني جس طرح سے ايك مومن کي جان اور اس کي زندگي کي حفاظت کے لئے کوشش کرتے ھو اسي طرح اس کے مال کي حفاظت کے لئے بھي کوشش کرو، کيونکہ کسي مومن کے مال کو ناحق غارت کرنا اس کا ناحق خون بہانے کي طرح ھے۔

حلال روزي حاصل کرنا اورخداوندعالم کي عطا کردہ روزي پر قناعت کرنا، معنوي زيبائيوں ميں سے ھے، بلکہ زيبائي اور نيکوں سے آراستہ ھونے کے اصول ميں سے ھے۔

ھر ايك توبہ کرنے والے پر يہ چيز فوراً واجب اور ضروري ھے کہ وہ اپنے مال کي اصلاح کرے، يعني اگر کسي دوسرے کا حق اس پر ھے تو اپني خوشي سے اسے الگ کرکے مالك تك پہنچا دے اور زندگي بھر يہ دھيان رکھے کہ صرف حلال لقمہ کھائے، اور حرام مال سے اجتناب کرے۔

حضرت رسول خدا صلي اللہ عليہ و آلہ و سلم کا فرمان ھے:

”مَنْ اَکَلَ لُقْمَۃً مِنْ حَرامٍ لَمْ تُقْبَلْ لَہُ صَلاۃٌ اَرْبَعينَ لَيلَۃً“۔422

”جو شخص ايك لقمہ حرام کھائے تو چاليس دن تك اس کي نماز قبول نھيں ھوتي“۔

نيز آنحضرت صلي اللہ عليہ و آلہ و سلم ھي کا فرمان ھے:

” اِنَّ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ حَرَّمَ الْجَنَّۃَ جَسَداً غُذِي بِحَرامٍ“۔423

”خداوندعالم نے حرام غذا کھانے والوں کے بدن پر جنت کو حرام قرار ديا ھے “۔

پيغمبر اکرم صلي اللہ عليہ و آلہ و سلم ايك عجيب حديث ميں ارشاد فرماتے ھيں:

”تَرْكُ لُقْمَۃٍ حَرامٍ اَحَبُّ اِلَي اللّٰہِ مِنْ صَلاۃِ اَلْفَي رَکْعَۃٍ تَطَوُّعاً“۔424

”ايك حرام لقمہ سے اجتناب کرنا خدا کے نزديك مستحبي دو ہزار رکعت نماز سے زيادہ پسنديدہ ھے“۔

تقويٰ

اپنے کو گناھوں اور معصيتوں سے محفوظ رکھنا اور ھلاك کنندہ آفات و بلاؤں سے حفظ کرنا ايك ايسي حقيقت ھے جس کو قرآن کريم اور ديني تعليمات نے ”تقويٰ“ کے عنوان سے ياد کيا ھے۔

تقويٰ اس حالت کا نام ھے جو گناھوں سے اجتناب اور عبادت خدا سے حاصل ھوتي ھے اور تقويٰ ديني اقدار و معنوي

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

زيبائي ميں ايك خاص عظمت ركهتا هے۔
صرف متقي افراد هي ميں ہدايت الٰهي كے آثار ظاهر هوتے هيں اور جنت بهي صرف اور صرف اهل تقويٰ كے لئے آماده كي گئي هے:
((ذَلِكَ الْكِتَابُ لاَرَيبَ فِيهِ ہُدًي لِلْمُتَّقِينَ))۔ 425
"يہ وه كتاب هے جس ميں كسي طرح كے شك و شبہ كي گنجائش نهيں هےيہ صاحبان تقويٰ اور پرهيز گار لوگوں كے لئے مجسم ہدايت هے"۔
((وَأُزْلِفَتْ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِينَ))۔ 426
"اورجس دن جنت پر هيزگاروں سے قريب تر كردي جائے گي"۔
((--- وَاتَّقُوا اللهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ))۔ 427
"---اور الله سے ڈرو شايد تم كامياب هو جاؤ"۔
((--- وَاتَّقُوا اللهَ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللهَ مَعَ الْمُتَّقِينَ))۔ 428
"---اور الله سے ڈرتے رهو اور يہ سمجھ لو كہ خدا پر هيزگاروں هي كے ساتھ هے"۔
((--- فَإِنَّ اللهَ يحِبُّ الْمُتَّقِينَ))۔ 429
"---بے شك خدا متقين كو دوست ركهتا هے"۔
((--- فَاتَّقُوا اللهَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ))۔ 430
"---لہٰذا الله سے ڈرو شايد تم شكر گذار بن جاؤ"۔
((--- وَاتَّقُوا اللهَ إِنَّ اللهَ سَرِيعُ الْحِسَابِ))۔ 431
"---اور الله سے ڈرو كہ وه بهت جلد حساب كرنے والا هے"۔
((--- لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا مِنْهم وَاتَّقَوْا أَجْرٌ عَظِيمٌ))۔ 432
"---ان كے نيك كام اور متقي افراد كے لئے نهايت درجہ اجر عظيم هے"۔
((--- إِنَّمَا يتَقَبَّلُ اللهُ مِنْ الْمُتَّقِين))۔ 433
"---خدا صرف صاحبان تقويٰ كے اعمال قبول كرتا هے "۔
((وَمَا عَلَي الَّذِينَ يتَّقُونَ مِنْ حِسَابِهم مِنْ شَيءٍ---))۔ 434
"اور صاحبان تقويٰ پر ان كے حساب كي ذمہ داری نهيں هے---"۔
((--- وَاتَّقُوا اللهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ))۔ 435
"---اور الله سے ڈرتے رهو كہ شايد تم پر رحم كيا جائے"۔
((---وَاللهُ وَلِي الْمُتَّقِينَ))۔ 436
"---تو الله صاحبان تقويٰ كا سرپرست هے"۔
((---إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللهِ أَتْقَاكُمْ---))۔ 437
"---تم ميں سے خدا كے نزديك زياده محترم وهي هے جو زياده پرهيزگار هے---"۔
حضرت امير المومنين عليہ السلام نے اهل تقويٰ كے كچھ نشانياں بيان كي هيں، منجملہ:
صداقت، ادائے امانت، وفائے عهد، عجز و بخل ميں كمی، صلہ رحم، كمزوروں پر رحم، عورتوں سے كم موافقت كرنا، خوبي كرنا، اخلاق حسنہ، بردباري ميں وسعت، اس علم پر عمل جس كے ذريعہ خدا كے قريب هوجائے، اور اس كے بعد فرمايا: خوش نصيب هيں يہ افراد، كيونكہ ان كي آخرت سعادت بخش نيك اور اچھي هوگي۔ 438
حضرت رسول خدا صلي الله عليہ و آلہ و سلم كا ارشاد هے:
"لَوْاَنَّ السَّماواتِ وَالْاَرْضَ كانَتا رَتْقاً عَلَي عَبْدٍ ثُمَّ اتَّقَي اللّٰہَ لَجَعَلَ اللّٰہُ لَہُ مِنْهُما فَرَجاً وَمَخْرَجاً"۔439
"اگر كسي بنده پر زمين و آسمان كے دروازے بند هوجائيں، ليكن اگر وه بنده تقويٰ الٰهي اختيار كرے تو خدا اس كے لئے زمين و آسمان كے دروازے كهول ديتاهے"۔
نيز آنحضرت صلي الله عليہ و آلہ و سلم نے فرمايا:
"خَصْلَةٌ مَنْ لَزِمَها اَطاعَتْہُ الدُّنْيا وَالْآخِرَةُ وَ رَبِحَ الْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ، قيلَ:وَما هِي يا رَسولَ اللّٰہِ؟ قالَ:اَلتَّقْويٰ، مَنْ اَرادَ اَنْ يكونَ اَعَزَّ النّاسِ فَلْيتَّقِ اللّٰہِ "۔440
"ايك خصلت جس شخص ميں بهي پائي جائے دنيا و آخرت اس كي اطاعت كرنے لگيں، اوراس كو جنت ميں مقام ملے،

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

اصحاب نے کہا: یا رسول اللہ! وہ کونسي خصلت ہے؟ تو آپ نے فرمایا: تقويٰ، جو شخص لوگوں میں سب سے زیادہ قابل احترام ہونا چاہتا ہے، اسے خدا سے تقويٰ اختیار کرنا چاہئے“۔

نیکي

قرآن مجید کے فرمان کے مطابق خدا، روز قیامت، ملائکہ، قرآن اور انبیاء علیہم السلام پر ایمان رکھنا، رشتہ داروں، یتیموں، مسکینوں، سفر میں بے خرچ ہونے والوں اور سائلین کي مالي مدد کرنا، نیز غلاموں کو آزاد کرنا، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، وفائے عہد، سختیوں، بیماریوں اور کارزار میں صبر کرنا، یہ سب نیکی اور تقويٰ کي نشانیاں ھیں۔ 441

حضرت رسول خدا صلي اللہ علیہ و آلہ و سلم کا فرمان ہے:

”اِنَّ اَسْرَعَ الْخَیرِ ثَواباً الْبِرُّ، وَاَسْرَعَ الشَّرِّ عِقاباً الْبَغْي“۔442

”بیشك نیکی کا ثواب سب سے جلدي ملتا ھے اور سب سے جلدي عقاب خداوند عالم سے سر پیچي کا پھونچتاھے۔

حضرت رسول خدا صلي اللہ علیہ و آلہ و سلم نے نیك افراد کي دس خصلتیں بیان کي ہے:

”یحِبُّ فِي اللّٰہِ وَ یبْغِضُ فِي اللّٰہِ، وَیصاحِبُ فِي اللّٰہِ، وَیفارِقُ فِي اللّٰہِ، وَ یغْضَبُ فِي اللّٰہِ، وَیرْضيٰ فِي اللّٰہِ، وَیعْمَلُ لِلّٰہِ، وَیطْلُبُ اِلَیہِ، وَ یخْشَعُ خَائِفاً مَخوفاً طاھِراً مُخْلِصاً مُسْتَحْییاً مُراقِباً، وَیحْسِنُ فِي اللّٰہِ“۔443

”کسي سے محبت کرے تو خدا کے لئے، دشمني کرے تو خدا کے لئے، دوستي کرے تو خدا کے لئے، کسي سے دوري کرے تو خدا کے لئے، غصہ کرے تو خدا کے لئے، کسي سے راضي ھو تو خدا کے لئے، اعمال انجام دے تو خدا کے لئے، خدا سے محبت کرے، اس کے سامنے خشوع کرے اورخوف، طھارت، اخلاص، حیاء اور مراقبت کي حالت میں رھے، نیز خدا کے لئے نیکی کرے“۔

حضرت علي علیہ السلام فرماتے ھیں کہ تین چیزیں نیکی کے راستے ھیں:

”سَخاءُ النَّفْسِ، وَطیبُ الْکَلامِ، وَالصَّبْرُ عَلَي الْاَذيٰ“۔ 444

”راہ خدا میں جان کي بازي لگادینا، نیك گفتار اور لوگوں کي طرف سے دي جانے والي اذیتوں کے مقابلہ میں صبر کرنا“۔

حضرت امام باقر علیہ السلام فرماتے ھیں:

”اَرْبَعٌ مِنْ کُنوزِ الْبِرِّ:کِتْمانُ الْحاجَةِ، وَکِتْمانُ الصَّدَقَةِ، وَکِتْمانُ الْوَجَعِ، وَکِتْمانُ الْمُصیبَةِ“۔445

” نیکوں کا خزانہ چار چیزیں‌ہیں: اپني حاجت کو مخفي رکھنا، چھپاکرصدقہ دینا، اور مشکلات و پریشانیوں کو مخفي رکھنا“۔

حضرت امام موسي کاظم علیہ السلام فرماتے ھیں:

”مَنْ حَسُنَ بِرُّہُ بِاِخْوانِہِ وَاَھْلِہِ مُدَّ فِي عُمْرِہِ“۔446

”جس نے اپنے (دیني) بھائیوں کے ساتھ نیکی کي خدا اس کي عمر طولاني کردیتا ھے“۔

غیرت

غیرت اور حمیت، اخلاق حسنہ میں سے ھیں، غیرت کي وجہ سے انسان کي ناموس اور اھل خانہ نامحرموں اور خائنوں کے شر سے محفوظ رھتے ھیں۔

غیرت، انبیاء اور اولیاء الٰھي کے برجستہ صفات میں سے ھے۔

حضرت رسول خدا صلي اللہ علیہ و آلہ و سلم کا ارشاد ھے:

”کانَ اِبْراھیمُ اَبِي غَیوراً، وَاَناَاَغْیرُ مِنْہُ، وَاَرْغَمَ اللّٰہُ اَنْفَ مَنْ لَا یغارُ مِنَ الْمُوٴْمِنینَ“۔447

”جناب ابراھیم کے باپ غیور اور صاحب حمیت تھے اور میں ان سے زیادہ غیرت رکھتا ھوں، جو مومن غیرت نہ رکھتا ھو تو خدا اس کو ذلیل کردیتاھے“۔

حضرت امیر المومنین علیہ السلام اھل کوفہ کو نصیحت کرتے ھوئے بلند آواز میں فرماتے تھے:

” اَما تَسْتَحْیونَ وَلَا تَغارونَ؟!نِساوٴُکُمْ یخْرُجْنَ اِلَي الْاَسْواقِ یزاحِمْنَ الْعُلوجَ“۔448

”تمھاري حیا کھاں چلي گئي ؟!کیا تمھیں غیرت نھیں آتی، تمھاري عورتیں بازاروں میں جاتي ھیں اور نامحرم اور بدمعاش لوگ ان کو پریشان کرتے ھیں“۔

پیغمبر اکرم صلي اللہ علیہ و آلہ و سلم کا ارشاد ھے:

”اِنَّ الْجَنَّةَ لَیوجَدُ رِیحُھا مِنْ مَسیرَةِ خَمْسِمائَةِ عَامٍ، وَلَا یجِدُھا عاقٌّ وَلَادَیوثٌ، قِیلَ:یا رَسُولَ اللّٰہِ، مَا الدَّیوثُ؟قالَ:الَّذِي تَزْنِي امْرَأَتُہُ

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

وَهُوَ يَعْلَمُ بِهَا“-449
”بے شك جنت كي خوشبو پانچ سو سال كي دوري سے محسوس كي جاسكتي ہے، ليكن ماں باپ كا عاق كيا ہوا او رديوث جنت كي بو نہيں سونگ سكتے، سوال ہوا كہ يا رسول اللہ! ديوث كون ہے؟ تو آپ نے فرمايا: ديوث وہ شخص ہے جس كي بيوي زنا كرے اور وہ جانتا ہو ليكن بے توجهي سے كام لے“۔
حضرت امام صادق عليہ السلام نے فرمايا:
”اِنَّ اللّٰہَ غَيورٌ، يحِبُّ كُلَّ غَيورٍ، وَمِنْ غَيرَتِہِ حَرَّمَ الْفَواحِشَ ظاهرها وَبَاطِنَها“-450
”بے شك خداوندعالم غيور ہے اور غيرت ركھنے والے ہر شخص كو دوست ركھتا ہے، اس كي غيرت يہ ہے كہ اس نے تمام ظاہري و باطني گناہوں كو حرام قرار ديا ہے“۔

عبرت
حوادث زمانہ سے عبرت حاصل كرنا، گزشتہ اور عصر حاضر كے لوگوں كے حالات سے پند حاصل كرنا عقلمندي كي نشاني ہے۔قرآن مجيد ميں ارشاد ہوتا ہے:
((لَقَدْ كَانَ فِي قَصَصِهِم عِبْرَةٌ لِأُوْلِي الْأَلْبَابِ---))- 451
”يقينا (قرآن ميں بيان ہونے والے) ان واقعات ميں صاحبان عقل كے لئے سامان عبرت ہے۔۔“۔
قرآن مجيد، صاحبان عقل و فہم، اہل فكر و بصيرت اور آخر كار تمام ہي انسان كو حكم ديتا ہے كہ رشد و كمال حاصل كرنے اور پليدي و برائي سے دوري كے لئے تمام چيزوں سے عبرت حاصل كرو:
((---فَاعْتَبِرُوا ياأُولِي الْأَبْصَارِ))- 452
”۔۔۔اے صاحبا ن نظر! عبرت حاصل كرو“۔
حضرت علي عليہ السلام كا فرمان ہے:
”أفْضَلُ الْعَقْلِ الْاِعْتِبارُ، وَأفْضَلُ الْحَزْمِ الْاِسْتِظْهارُ، وَ اَكْبَرُ الْحُمْقِ الْاِغْتِرارُ“-453
”سب سے افضل عقل عبرت حاصل كرنے والي عقلهے، بہترين دور انديشي يہ ہے كہ انسان غور و فكر كے ساته كسي امر ميں مداخلت كرے، اور سب سے بڑي حماقت دنيا سے دهوكہ كهانا ہے“۔
حضرت امير المومنين عليہ السلام جاہلوں، گناہگاروں، ستمگروں اوربدمعاشي كرنے والوں كو چيلنج فرماتے ہيں كہ گزشتہ لوگوں كے واقعات سے عبرت حاصل كرو:
”اِنَّ لَكُمْ فِي الْقُرونِ السّالِفَةِ لَعِبْرَةً، اَينَ الْعَمالِقَةُ وَاَبْناءُ الْعِمالِقَةُ؟ اَينَ الْفَراعِنَةُ وَاَبْناءُ الْفِراعِنَة؟اَينَ اَصْحابُ مَدائِنِ الرَّسِّ الَّذِينَ قَتَلُوا النَّبِيينَ، وَاَطْفَأُواسُنَنَ الْمُرْسَلِينَ، وَاَحْيواسُنَنَ الْجَبّارِينَ؟!“ 454
”تمہارے لئے گزشتہ قوموں ميں عبرت كا سامان فراہم كيا گيا ہے، كہاں ہيں (شام و حجاز كے) عمالقہ او ران كي اولاد، كہاں ہيں(مصر كے) فراعنہ اور ان كي اولاد؟ كہاں ہيں (آذربائيجان كے) اصحاب الرس؟ جنهوں نے انبياء كو قتل كيا، اور مرسلين كي سنتوں كو خاموش كيا اور جباروںكي سنتوںكو زندہ كيا ؟كہاں گئے اور كيا ہوئے؟!

خير
قرآن مجيد اوراحاديث كي روشني ميں دنيا و آخرت ميں كام آنے والے مثبت اور مفيد كاموں پر” خير “كا اطلاق كيا گيا ہے۔
قرآن كي زبان ميں خير كے معني ثواب آخرت، رحمت الٰهی، مال حلال، نماز جمعہ، آخرت، ايمان، نصيحت پر عمل كرنا، توبہ، تقويٰ اور انهيں كي طرح دوسري چيزيں ہيں۔
يہ چيزيں انسان كے ظاہر و باطن كي اصلاح كے لئے بہترين راستے ہيں۔
حضرت رسول خدا صلي اللہ عليہ و آلہ و سلم كا ارشاد ہے:
” اَرْبَعٌ مَنْ اُعْطِيهُنَّ فَقَدْ اُعْطِي خَيرَ الدُّنْيا وَالْآخِرَةِ :بَدَناً صابِراً، وَلِساناً ذاكِراً وَقَلْباً شاكِراً، وَزَوْجَةً صالِحَةً“-455
”جس شخص كو چار چيزيں مل جائيں اس كو دنيا و آخرت كا خير مل جاتا ہے: جس كے بدن ميں سختيوں اور بلاؤں پر صبر كرنے كي طاقت ہو، جو زبان ذكر خدا ميں رطب اللسان رہے، جو دل، شكرخدا كرتا رہے اور مناسب اور شائستہ بيوي“۔
حضرت علي عليہ السلام كا ارشاد ہے:
”جُمِعَ الْخَيرُ كُلُّہُ فِي ثَلاثِ خِصالٍ:اَلنَّظَرِ وَالسُّكوتِ وَالْكَلامِ، فَكُلُّ نَظَرٍ لَيسَ فِيہِ اعْتِبارٌ فَهُوَ سَهْوٌ، وَكُلُّ سُكوتٍ لَيسَ فِيہِ فِكْرٌ فَهُوَ غَفْلَةٌ، وَكُلُّ كَلامٍ لَيسَ فِيہِ ذِكْرٌ فَهُوَ لَغْوٌ“-456

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

”تمام نيکی اور خير تين خصلتوں ميں جمع ھيں: نگاہ، سکوت اور قول، جس نظر ميں عبرت نھيں ھے وہ سھو ھے، جس سکوت اور خاموشي ميں غور و فکر نہ ھو وہ غفلت ھے اور ھر وہ کلام جس ميں ذکر (خدا) نہ ھو تو لغو و بے ھودہ ھے“۔

تحصيل علم

علم، عالم اور متعلم کے سلسلہ ميں قرآن مجيد اور احاديث ميں بھت زيادہ تاکيد کي ھے۔

علم: چراغ راہ، حرارت عقل، بينائي وبصيرت، ارزش و اقدار اور شرافت وکرامت ھے۔

دنيا اور آخرت ميں اھل ايمان کے درجات بلند ھيں ليکن ان سے زيادہ بلند درجات مومن علماء کے ھيں۔

((--- يرْفَعْ اللهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَالَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ دَرَجَاتٍ---))۔ 457

”---اور جب تم سے کھا جائے کہ اٹھ جاؤ تو اٹھ جاؤ کہ خدا صاحبا ن ايمان اور جن کو علم ديا گيا ھے ان کے درجات کو بلند کرنا چاھتا ھے---“۔

حضرت رسول خدا صلي الله عليہ و آلہ و سلم کا ارشاد ھے:

”اُطْلُبُوا الْعِلْمَ وَلَوْ بِالصِّينِ، فَاِنَّ طَلَبَ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَليٰ کُلِّ مُسْلِمٍ“۔458

”علم حاصل کرو چاھے چين جانا پڑے، بے شك علم حاصل کرنا ھر مسلمان پر واجب ھے“۔

نيز آنحضرت صلي الله عليہ و آلہ و سلم ھي کا فرمان ھے:

”طالِبُ الْعِلْمِ بَيْنَ الْجُھّالِ کَالْحَي بَيْنَ الْاَمْوات“۔459

” طالب عالم جاھلوں کي نسبت مردوں کے درميان زندہ کي طرح ھے“۔

حضرت رسول خدا :صلي الله عليہ و آلہ و سلم نے علم حاصل کرنے والوں کے لئے فرمايا:

”اِذا جاءَ الْمَوْتُ لِطالِبِ الْعِلْمِ وَھُوَ عَليٰ ھٰذِہِ الْحالَةِ ماتَ وَھُوَ شَھيدٌ“۔460

”جب تحصيل علم کے دوران کسي طالب علم کي موت آجائے تو وہ شھيد ھوتاھے“۔

پيغمبر اکرم صلي الله عليہ و آلہ و سلم سے ايك عجيب و غريب حديث نقل ھوئي ھے:

”مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ فَھُوَ کَالصَّائِمِ نَھارُہُ، الْقائِمِ لَيلُہُ، وَاِنَّ باباً مِنَ الْعِلْمِ يتَعَلَّمُہُ الرَّجُلُ خَيرٌ لَہُ مِنْ اَنْ يکونَ لَہُ اَبو قُبَيسٍ ذَھَباً فَاَنْفَقَہُ فِي سَبِيلِ اللّٰہِ“۔461

”علم حاصل کرنے والا اس شخص کي طرح ھے جو دن ميں روزہ رکھے اور رات بھر عبادت کرے، بے شك انسان جب علم کا ايك باب حاصل کرليتا ھے تو اس سے کھيں بھتر ھے کہ ابو قبيس نامي پھاڑ کے برابر اس کو سونا مل جائے اور وہ راہ خدا ميں خرچ کردے“۔

نيز پيغمبر اکرم صلي الله عليہ و آلہ و سلم نے فرمايا:

”مَنْ کانَ فِي طَلَبِ الْعِلْمِ کانَتِ الْجَنَّةُ فِي طَلَبِہِ“۔462

” جو شخص علم کا طلب گار ھو تو جنت بھي اس کے طلبگار ھوتي ھے“۔

توبہ کرنے والے کو اپني حالت سنوارنے کے لئے اس سے بھتر اور کيا راستہ ھوگا کہ نيکيوں اور برائيوں کو پھچانے اور احکام الٰھي کي معرفت حاصل کرکے ان پر عمل کرے؟

درج ذيل آيہ شريفہ کے پيش نظر انسان ديني معرفت کے بغيرکيا اخلاقي حقائق پر عمل کرسکتاھے؟

((---ثُمَّ تَابَ مِنْ بَعْدِہِ وَأَصْلَحَ---))۔ 463

”---اور اس کے بعد توبہ کرکے اپني اصلاح کرلے ---“۔

اميد

اميد ايك ايسي حقيقت اور حالت ھے کہ جس سے اھل ايمان خصوصاً گناھوں سے توبہ کرنے والوں کے دل ميں خداوندعالم کي رحمت و مغفرت کي روشني پيداھوتي ھے۔

جن لوگوں کا خدا اور آخرت پر يقين ھوتا ھے، اور اپني استعداد کے مطابق واجبات پر عمل کرتے ھيناور حرام چيزوں سے پرھيز کرتے ھيناور اپنے اندر غرور، خود پسندي اور انانيت کو جگہ نھيں ديتے، توان کو اميدرکھنا چاہئے کہ خداوندعالم روز قيامت ان پر توجہ فرمائے گا، اور ان کي مدد کرے گا، اور ان کو جنت الفردوس ميں جگہ عنايت فرمائے گا، ان لوگوں کو خدا کي طرف سے حاصل ھوئي توفيق کے ذريعہ اس عظيم سرمايہ کے باوجود مايوس اور نااميدنھيں ھونا چاہئے، اور يہ جاننا چاہئے کہ قرآن مجيد نے ان کے ايمان و عمل صالح کي وجہ سے نجات کي سند دي ان کے نجات کي سند ان کے ايمان اور عمل کے ذريعہ قرآن مجيد ھے۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

قرآن مجيد نے بهت سي آيات ميں عمل صالح اور اخلاق حسنہ رکهنے والے مومنےن کو بہشت اور فوز عظيم کي بشارت دي هے اور خدا کا وعدہ کبهي خلاف نهيں هوسکتا۔
((إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَالَّذِينَ هاجَرُوا وَجَاہَدُوا فِي سَبِيلِ اللهِ أُوْلَئِكَ يرْجُونَ رَحْمَةَ اللهِ وَاللهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ))۔ 464
”بيشك جو لوگ ايمان لائے اور جنهوں نے هجرت کي اور راہ خدا ميں جهاد کيا وہ رحمت الٰهی کي اميد رکهتے هيں اور خدا بهت بخشنے والا هے اور مهربان هے“۔
((وَبَشِّرْ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أَنَّ لَهم جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِها الْأَنْهار--))۔ 465
”اے پيغمبر آپ ايمان رکهنے والوں اور عمل صالح کرنے والوں کو بشارت ديديں کہ ان کے لئے باغات هيں جن کے نيچے نهريں جاري هيں--“۔
قرآن مجيد ميں اس طرح کي بهت سي آيات موجود هيں، لہٰذا ان تمام مستحکم و مضبوط سندوں کے باوجود کسي مومن کے لئے رحمت خدا سے مايوس هوجاناسزاوار نهيں هے، اور اسي طرح قطعي طور پر دي جانے والي بشارت ميں شك کرنا بهي سزاوار نهينهے۔
جن لوگوں کي ايك مدت عمر گناهوں ميں گزري هے، جنهوں نے اپنے واجبات پر عمل نهيں کيا هے ان کو يہ معلوم هونا چاهئے کہ ان پر رحمت خدا کا دروازہ بند نهيں هوا هے، خداوندمهربان توبہ قبول کرتا هے، اور اس حقيقت پر يقين هونا چاهئے کہ خداوندعالم کي قدرت بے نهايت هے اور بندوں کے گناہ اگرچہ تمام پهاڑوں، درياؤں اور ريگزاروں کے برابر هي کيوں نہ هو ں ان تمام کو بخش دينا اس کے لئے کوئي مشکل کام نهيں هے۔
((--لاَتَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللهِ إِنَّ اللهَ يغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا إِنَّہُ ہُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ))۔ 466
”--رحمت خدا سے مايوس نہ هونا، اللہ تمام گناهوں کا معاف کرنے والا هے اور وہ يقينا بهت زيادہ بخشنے والا اور مهربان هے“۔
توبہ کرنے والے کو توبہ کے وقت خدا کي رحمت و مغفرت کا اميد وار رهنا چاهئے، کيونکہ رحمت و مغفرت سے مايوسي قرآن مجيد کے فرمان کے مطابق کفر هے۔ 467
توبہ کرنے والے کو معلوم هونا چاهئے کہ اس کي حالت بيمار کا طرح هے اور اس کي بيماري کے علاج کرنے والا طبيب خدا هے اور کوئي ايسا مرض نهيں هے جس کي شفاء خدا کے يهاں نہ هو۔
رحمت و مغفرت سے مايوسي کے معني يہ هيں کہ (نعوذ باللہ) خدا بيمار کا علاج کر نے کي طاقت نهيں رکهتا۔
بهر حال رحمت خدا کي اميد کو ايمان و عمل اور توبہ کا ثمرہ حساب کرے کيونکہ ايمان و عمل اور بغير توبہ کي اميد رکهنا ايك شيطاني صفت هے جس کو قرآن مجيد کي زبان ميں ”امنيہ“ کها جاتا هے۔
((يعِدُهم وَيمَنِّيهم وَمَا يعِدُهم الشَّيطَانُ إِلاَّ غُرُورًا))۔ 468
”شيطان ان سے وعدہ کرتا هے اور انهيں اميديں دلاتا هے اور وہ جو بهي وعدہ کرتا هے وہ دهوکہ کے سوا کچه نهيں هے“۔
ايك شخص نے حضرت امير المومنين عليہ السلام کي خدمت ميں عرض کيا: آپ مجهے نصيحت فرمائيے، تو آپ نے فرمايا:
”لَا تَکُنْ مِمَّنْ يرْجُوالْآخِرَةَ بِغَيرِ الْعَمَلِ وَيرَجِّي التَّوْبَةَ بِطولِ الْاَمَلِ، يقولُ فِي الدُّنْيا بِقَوْلِ الزّاهِدِينَ، وَيعْمَلَ فِيها بِعَمَلِ الرّاغِبِينَ“۔469
”ان لوگوں ميں نہ هوجانا جو عمل کے بغير آخرت کي اميد رکهتے هيں اور طولاني اميدوں کي بنا پر توبہ کو ٹال ديتے هيں، دنيا ميں زاهدوں جيسي باتيں کرتے هيں اور راغبوں جيسا کام کرتے هيں کچه مل جاتا هے تو سير نهيں هوتے اور نهيں ملتا هے تو قناعت نهيں کرتے“۔
نيز آپ هي کا ارشاد هے:
”تمهاري اميدرکهنے والي چيزيں ان چيزوں سے زيادہ هو جن کي اميد نهيں رکهتے، جناب موسيٰ بن عمران آگ کي چنگاري کي اميد ميں اپنے اهل و عيال کے پاس سے گئے، تو ”کليم اللہ “کے مرتبہ پر فائز هوگئے اور منصب نبوت کے ساته واپس پلٹے، ملکہ سبا جناب سليمان اور ان کے ملك کو ديکهنے کے لئے گئي ليکن جناب سليمان کے هاتهوں مسلمان هوکر پلٹی، فرعون کے جادو گر
فرعون سے عزت ومقام حاصل کرنے کے لئے گئے ليکن حقيقي مسلمان هوکر واپس پلٹے“۔470
چهٹے امام عليہ السلام فرماتے هيں:
”لَا يکُونُ الْمُوْمِنُ مُؤْمِناً حَتّي يکُونَ خائِفاً راجِياً، وَلَا يکُونُ خائِفاً راجِياً حَتّي يکُونَ عامِلاً لِما يخافُ وَرْجُو“۔471

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

''مومن اس وقت مومن بنتا هے جبكہ خوف و رجاء (اميد) كي حالت ميں رهے، اور خوف و رجاء پيدانهيں هوتا مگرجب تك خوف واميد كے لحاظ سے عمل انجام نہ ديا جائے''۔

عدالت

قرآن مجيد اور احاديث ميں بيان هونے والے اهم مسائل ميں سے عدالت بھي هے، عدل، خداوندعالم كي صفت اور انبياء و اولياء الٰهي كے خصائص ميں سے هے۔

عادل انسان ؛ محبوب خدا، اهل نجات اور زندگي كے لئے پُر نور چراغ هوتا هے۔

عدل، اس حقيقت كا نام هے كہ جس كو نظام كائنات كي وجہ كها گيا هے:

''بِالْعَدْلِ قامَتِ السَّماواتُ وَالْاَرْضُ''۔472

'' عدل كے هي ذريعہ زمين و آسمان قائم هيں''۔

قرآن مجيد نے عدالت كے سلسلہ ميں بهت سي آيات ميں گفتگوكي هے، اور زندگي كے هر موڑ پر تمام انسانوں كو عدالت سے كام لينے كا حكم ديا هے:

((إِنَّ اللهَ يأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَي---))۔ 473

''بيشك الله عدل، احسان اور قرابتداروں كے حقوق كي ادائيگي كا حكم ديتاهے---''۔

((إِنَّ اللهَ يأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَي أَهلها وَإِذَا حَكَمْتُمْ بَينَ النَّاسِ أَنْ تَحْكُمُوا بِالْعَدْلِ---))۔ 474

''بيشك الله تمهيں حكم ديتا هے كہ امانتوں كو ان كے اهل تك پهنچا دو اور جب كوئي فيصلہ كرو تو انصاف كے ساتھ كرو---''۔

((ياأَيها الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا قَوَّامِينَ لِلَّهِ شُهَدَاءَ بِالْقِسْطِ وَلاَيجْرِمَنَّكُمْ شَنَآنُ قَوْمٍ عَلَي أَلاَّ تَعْدِلُوا اعْدِلُوا هُوَ أَقْرَبُ لِلتَّقْوَي---))۔ 475

''اے ايمان والو ! خدا كے لئے قيام كرنے والے اور انصاف كے ساتھ گواهي دينے والے بنو، اور خبردار كسي قوم كي عداوت تمهيں اس بات پر آماده نہ كردے كہ انصاف ترك كردو ۔انصاف كرو كہ يهي تقويٰ سے قريب ترهے---''۔

حضرت رسول اكرم صلي الله عليہ و آلہ و سلم كا ارشاد هے:

''عَدْلُ ساعَةٍ خَيرٌ مِنْ عِبادَةِ سَبْعينَ سَنَةً، قيامٌ لَيلُها وَ صِيامٌ نَهارُها، وَجَوْرُ ساعَةٍ فِي حُكْمٍ اَشَدُّ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ مَعاصِي سِتّينَ سَنَةً''۔476

''ايك گھنٹہ عدالت سے كام لينا اس ستر سال كي عبادت سے بهتر هے جس ميں رات بھر عبادت كي جائے اور دن كو روزه ركھا جائے، اور ايك گھنٹہ ظلم كرنا خدا كے نزديك ساٹھ سال كے گناهوں سے زياده بُراهے!''

حضرت علي عليہ السلام نے فرمايا:

''مَنْ طابَقَ سِرُّهُ عَلاَنِيتَہُ، وَوافَقَ فِعْلُہُ مَقالَتَہُ، فَهُوَ الَّذِي اَدَّي الْاَمانَةَ وَتَحَقَّقَتْ عَدالَتُہُ''۔477

''جس شخص كا ظاهر و باطن ايك هو، اور اس كے قول و عمل ميں مطابقت پائي جاتي هو، ايسا هي شخص امانت ادا كرنے والا هے اور اس كي عدالت ثابت هے''۔

نيز آپ هي كا فرمان هے:

''اَلْعَدْلُ اَساسُ بِہِ قَوامُ الْعالَمِ''۔478

''عدالت اس پايہ كا نام هے جس پر دنيا قائم هے''۔

ايك اور جگہ همارے مولا و آقا نے فرمايا:

''اَلْعَدْلُ رَاْسُ الْاِيمانِ، وَجِماعُ الْاِحْسانِ، وَاَعليٰ مَراتِبِ الْاِيمانِ''۔479

''عدالت سرچشمہ ايمان، جامع احسان اور ايمان كے بلند درجات ميں سے هے''۔

قارئين كرام! گزشتہ صفحات كا خلاصہ يہ هے: ايمان، نماز، انفاق، آخرت پر يقين، ماں باپ كے ساتھ نيكي، رشتہ داروں كے ساتھ احسان، يتيموں كے ساتھ نيك سلوك، مساكين كا خيال ركھنا، نيك گفتار اپنانا، اخلاص، صبر، مال حلال، تقويٰ، نيكى، غيرت، عبرت، خير، تحصيل علم، اميد اور عدالت كو اپنانا۔

يہ تمام چيزيں بهترين اعمال اور بهترين اخلاق هيں جو معنوي زيبائيوں سے تعلق ركھتي هيں، اور گناهوں سے توبہ كے بعد انساني اصلاح كے بهترين اسباب هيں۔ان كے علاوه نيت، نيكى، حريت، حكمت، قرض الحسنہ، محبت و مودت، انصاف، ولايت، صلح كرانا، وفائے عهد، عفو و بخشش، توكل، تواضع، صدق، خيرخواهى، الفت و معاشرت، جهاد اكبر، امر بالمعروف و نهي عن المنكر، زهد، شكر، ذمہ دارى، سخاوت اور ان جيسي دوسري چيزيں اصلاح كے اسباب اور معنوي زيبائيوں ميں سے هيں كہ اگر گزشتہ آيات و روايات كي توضيح كے ساتھ بيان كيا جائے تو چند جلديں كتاب هوسكتي هيں، لهٰذا ان چيزوں كي زياده تفصيل سے صرف نظر كرتے هوئے اپنے عزيز قارئين كو مفصل كتابوں كے مطالعہ كي دعوت

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

دیتے ھیں جیسے تفاسیر قرآن، اصول کافی، جامع السعادات، معراج السعادۃ، محجۃ البیضاء، عرفان اسلامي (12جلدیں تالیف موئف کتاب ہذا) معاني الاخبار، خصال صدوق اورمواعظ العددیہ وغیرہ ۔

---

375. سورہ7 بقرہ آیت 220-
376. سورۂ نساء آیت 2-
377. سورۂ نساء آیت 10-
378. سورۂ نساء آیت 127-
379. سورۂ انعام آیت 152-
380. الترغیب ج3، ص347-
381. کنزالعمال ص6008؛تفسیر معین ص12،
382. الترغیب ج3، ص349-
383. ثواب الاعمال ص199، ثواب من مسح یدہ علي رأس یتیم؛بحار الانوار ج72، ص4، باب31، حدیث9-
384. سورۂ اسراء آیت 26-
385. سورۂ بقرہ آیت 177-
386. سورۂ توبہ آیت 60-
387. سورۂ فجر آیت 16تا 20-
388. سورۂ حاقہ آیت 25تا 37-
389. مواعظ العددیہ ص147-
390. تفسیر امام حسن عسکري ص345، حدیث 226؛تفسیر صافي ج1، ص151، ذیل سورۂ بقرہ آیت 83 ؛بحار الانوار ج66، ص344، باب38-
391. کافي ج2، ص201، باب اطعام المؤمن، حدیث 6؛وسائل الشیعہ ج24، ص309، باب 32، حدیث30627-
392. سورۂ بلد آیت 14-16-
393. محجۃ البیضا ء ج5، ص193، کتاب آفات اللسان-
394. غررالحکم ص209، اللسان میزان، حدیث 4021-
395. کافي ج2، ص115، باب الصمت و حفظ اللسان، حدیث16؛بحار الانوار ج68، ص304، باب78، حدیث80-
396. غررالحکم ص213، حظہ اللسان واھمیتہ، حدیث 4159-
397. تفسیر صافي ج1، ص152، ذیل سورۂ بقرہ آیت 83 ؛بحار الانوار ج72، ص401، باب 87، حدیث 42-
398. تفسیرعیاشي ج1، ص48، حدیث63، ؛تفسیرصافي ج1، ص152، ذیل سورۂ بقرہ آیت 83؛بحار الانوار ج71، ص161، باب 10، حدیث19-
399. مواعظ العددیہ ص87-
400. سورۂ نساء آیت 146-
401. سورۂ زمر آیت 3-
402. سورۂ زمر آیت 2-
403. سورۂ بقرہ آیت 139-
404. عیون اخبار الرضا ج2، ص69، باب 31، حدیث 321؛بحا رالانوار ج67، ص 242، باب 54، حدیث 10-
405. جامع الاخبار ص100، الفصل 56في الاخلاص؛بحار الانوار ج67، 248، باب 54، حدیث21-
406. غررالحکم :62، فوائد الیقین، حدیث746-

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

407. غرر الحكم :398، الفصل التاسع، حديث 9249-
408. غررالحكم :155، الاخلاص في العمل، حديث2907-
409. سورۂ بقرہ آیت 155-157-
410. سورۂ رعد آیت 23-24-
411. سورۂ نحل آیت 96-
412. سورۂ قصص آیت 54-
413. کنزل العمال حدیث6522-
414. نہج البلاغہ ص699، نامہ 53؛تحف العقول ص142؛بحار الانوارج74، ص259، باب 10، حدیث 1-
415. غررالحكم :70، الصبر علي الحق، حديث 993-
416. كافي ج2، ص89، باب الصب، حديث 7؛بحار الانوار ج68، ص72، باب 62، حديث 4-
417. كافي ج2، ص91، باب الصبر، حديث 14؛وسائل الشيعہ ج15، ص237، باب 19، حديث 20371-
418. سورۂ مؤمنون آیت 51-
419. الدر المنثور ج5، ص10-
420. سورۂ بقرہ آیت 168-169-
421. تفسیر معین ص25-
422. کنز العمال : 9266-
423. کنز العمال :9261؛ تفسیر معین ص26-
424. تفسیر معین ص26
425. سورۂ بقرہ آیت 2-
426. سورۂ شعراء آیت 90-
427. سورۂ بقرہ آیت 189-
428. سورۂ بقرہ آیت 194-
429. سورۂ آل عمران 76-
430. سورۂ آل عمران 123-
431. سورۂ مائدہ آیت 4-
432. سورۂ آل عمران 172-
433. مائدہ آیت 27-
434. سورۂ انعام آیت 69-
435. سورۂ حجرات آیت 10-
436. سورۂ جاثیہ آیت 19-
437. سورۂ حجرات آیت 13-
438. تفسير عياشي ج2، ص213، حديث50؛ بحار الانوار، ج67، ص 282، باب 56، حديث2-
439. عدة الداعي ص305، فصل في خواص متفرقة ؛بحار الانوار ج67، ص285، باب 56، حديث8-
440. كنزل الفوائد ج2، ص10، فصل من كلام رسول الله صلي الله عليہ و آلہ و سلم ؛بحار الانوار ج67، ص285، باب 56، حديث7-
441. سورۂ بقرہ آیت 177-
442. خصال ج1، ص110، حديث 81؛ثواب الاعمال ص 166؛بحار الانوار ج72، ص273، باب 70، حديث1-
443. تحف العقول ص21؛بحار الانوارج1، ص121، باب 4، حديث11-
444. محاسن ج1، ص 6، باب1 حديث14؛بحار الانوار ج68، ص89، باب 62، حديث41-
445. تحف العقول ص295؛بحار الانوار ج75، ص175، باب 22، حديث5-

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

446. تحف العقول ص387؛بحار الانوار ج75، ص302، باب 25، حديث1؛مستدرك الوسائل ج12، ص421، باب 32، حديث 14498-
447. من لايحضره الفقيه ج3، ص444، باب الغيرة، حديث4540؛مكارم اخلاق ص239؛بحار الانوار ج100، ص248، باب4، ص33-
448. كافي ج5، ص537، باب الغيرة، حديث6؛وسائل الشيعہ ج20، ص235، باب 132، حديث25521-
449. من لايحضره الفقيہ ج3، ص444، باب الغيرة، حديث4542؛خصال ج1، ص37، حديث15؛بحار الانوار ج76، ص114، باب84، حديث1-
450. وسايل الشيعہ ج20، ص153، باب 77، حديث25283-
451. سورۂ يوسف آيت 111-
452. سورۂ حشر آيت 2-
453. غرر الحكم ص52، أفضل العقل وكمالہ، حديث374؛تفسير معين ص545-
454. نہج البلاغہ :415، خطبہ 181، الوصية بالتقوى؛بحار الانوار ج34، ص124، باب 31، شرح نہج البلاغہ ج10، ص92-
455. جعفريات ص230؛مستدرك الوسائل ج2، ص414، باب64، حديث2338-
456. امالي صدوق ص27، مجلس 8، حديث2؛تحف العقول ص215؛بحار الانوار ج68، ص275، باب78، حديث2-
457. سورۂ مجادلہ آيت 11-
458. روضة الواعظين ج1، ص11، باب الكلام في ماهية العلوم ؛مشكاة الانوار ص135، الفصل الثامن ؛بحار الانوار ج1، ص 180، باب 1، حديث65-
459. امالي طوسي ص577، مجلس 14، حديث 1191؛بحار الانوارج1، ص181، باب1، حديث71-
460. ترغيب و ترهيب ج1، ص97-
461. منية المريدص100، فصل 2؛بحار الانوار ج1، ص184، باب1، حديث96-
462. كنزل العمال ص28862-
463. سورۂ انعام آيت 54-
464. سورۂ بقره آيت 218-
465. سورۂ بقره آيت 25-
466. سورۂ زمر آيت 53-
467. سورۂ يوسف آيت 87-
468. سورۂ نساء آيت 120-
469. نہج البلاغہ ص795، حكمت 150؛بحار الانوار ج69، ص199، باب 105، حديث30-
470. عن صادق عن ابائہ عن عليعليهم السلام قال:كن لما لا ترجو أرجي منك لما ترجو، فان موسي بن عمران عليہ السلام خرج يقتبس لا هلہ نارا فكلمہ الله عز وجل فرجع نبيا وخرجت ملكة سبأ فأسلمت مع سليمان عليہ السلام وخرج سحرة فرعون يطلبون العزة لفرعون فرجعوا مؤمنين-
471. كافي ج2 ص 71، باب الخوف الرجاء، حديث 11؛بحار الانوارج 67، ص365، باب59، حديث9-
472. عوالي اللئالي ج4، ص102، حديث150-
473. سورۂ نحل آيت 90-
474. سورۂ نساء آيت 58-
475. سورۂ مائده آيت 8-
476. جامع الاخبار ص154، الفصل لسادس عشر؛مشكاة الانوارص316، الفصل الخامس في الظلم والحرام؛بحار الانوار ج72، ص352، باب 81، حديث61-
477. غررا لحكم ص211، حديث 4069-
478. بحار الانوارج75، ص83، باب 16، حديث87-

479. غررالحكم ص446، مدح العقل، حديث 10206؛مستدرك الوسائل ج11، ص319، باب 37، حديث 13146۔

سيئات اور برائياں

سيئات اور برائيانيا گناهان كبيره و صغيره يا فحشاء و منكر اس قدر زياده هيں كہ قرآن اور حديث كي روشني ميں ان كا بيان كرنا اس كتاب كي گنجائش سے باهر هے۔
كتاب كے اس حصہ ميں گزشتہ كي طرح كہ جهاں پر حسنات، نيكي اورمعنوي زيبائيوں كي طرف بطور نمونہ توجہ دلائي هے يهاں پر بهي نمونہ كے طور پر چند مسائل كو بيان كرتے هيں جن كي تفصيل آپ تفصيلي كتابوں ميں ملاحظہ كرسكتے هيں۔
معنوي زيبائيوں سے مزين هونے اور معنوي برائيوں سے دوري اختيار كرنے سے انسان ايك كامل او ررشيد موجود ميں تبديل هوجاتا هے اور دنيا و آخرت كي سعادت اس كے قدم چومتي هوئي نظر آتي هے۔
معنوي زيبائيوں كے ذريعہ رحمت حق نازل هوتي هے اور انسان رضوان الٰهي ميں داخل هوجاتا هے، اسي طرح برائيوں كے انجام دينے سے خداوندعالم ناراض هوتا هے جس سے انسان كي شخصيت تباه و برباد هوجاتي هے، اور انهيں كي وجہ سے انسان روز قيامت ميں درد ناك عذاب ميں مبتلا هوگا۔
قرآن مجيد كے فرمان كے مطابق روز قيامت حسنات اور نيكيوں كا بدلہ جنت الفردوس هوگي، اور برائيوں كے بدلے جهنم ميں دردناك عذاب هوگا، دوسرے الفاظ ميں يوں كهئے كہ حسنات او رنيكيوں كے ذريعہ جنت كي عمارت تعمير هوتي هے اور برائيوں كے ذريعہ جهنم كا كنواں كهودا جاتا هے۔
آئےں اور اس عمر جيسي فرصت كو غنيمت شمار كريں اور اس اپني زندگي ميں نيكيوں سے مزين هوں اور برائيوں سے دوري كريں تاكہ هميشہ كے عذاب سے محفوظ اور جنت ميں خداوندعالم كے دسترخوان سے فيضياب هوسكيں۔

جهوٹ
جهوٹ بولنا، بهت هي ناپسند كام اور شيطاني صفت هے۔
قرآن مجيد كي بهت سي آيات ميں جهوٹ كو گناهان كبيره ميں شمار كيا هے اور جهوٹ بولنے والے كو مستحق لعنت قرار ديا هے، اور جهوٹے اور جهٹلانے والوں كو دردناك عذاب كا وعده ديا گيا هے۔
قرآن مجيد نے نجران كے عيسائيوں كو جهوٹوں كے عنوان سے ياد كيا اور لعنت خدا كا مستحق قرار ديا هے جو پيغمبر اسلام صلي الله عليہ و آلہ و سلم سے بحث و گفتگو كے لئے مدينہ ميں آئے تهے، اور آخر كار رسول خدا صلي الله عليہ و آلہ و سلم سے مباهلہ هونا طے پايا۔
جي هاں، جهوٹ كا گناه اس قدر سنگين هے كہ انسان كو لعنت خدا كا مستحق بناديتا هے۔
((... ثُمَّ نَبْتَهِل فَنَجْعَلْ لَعْنَةَ اللهِ عَلَي الْكَاذِبِينَ))۔ 480
”اور پهر خدا كي بارگاه ميں دعا كريں اور جهوٹوں پر خدا كي لعنت قرارديں“۔
خداوندعالم نے قرآن مجيد ميں جهوٹ اور جهوٹے كو منافقين كے كي صفت سے ياد كيا هے جو كہ دو زبان ركهتے (يهاں كچھ كهتے هيں اور منافقين كے ساتھ بيٹھ كر كچھ اور باتيں كرتے هيں)اور خود خداوندعالم ان كي جهوٹے هونے كي گواهي ديتا هے:
((... وَاللهُ يشْهَدُ إِنَّ الْمُنَافِقِينَ لَكَاذِبُونَ))۔ 481
”...الله گواهي ديتا هے كہ يہ منافقين اپنے دعوي ميں جهوٹے هيں“۔
حضرت رسول اكرم صلي الله عليہ و آلہ و سلم سے مروي هے:
”كَبُرَتْ خِيانَةً اَنْ تُحَدِّثَ اَخاكَ حَدِيثاً هُوَلَكَ مُصَدِّقٌ وَاَنْتَ بِہِ كاذِبٌ“۔482

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

”اپنے ديني بھائي کے ساتھ سب سے بڑي خيانت اس سے جھوٹ بولنا ھے جبکہ وہ تمھيں سچا مانتا ھو“۔
حضرت علي عليہ السلام کا ارشاد ھے:
”تَحَفَّظُوا مِنَ الْكِذْبِ، فَاِنَّہُ مِن اَدْنَي الْأَخْلاقِ قَدْراً، وَھُوَ نَوْعٌ مِنَ الْفُحْشِ وَضَرْبٌ مِنَ الدَّناءَ ۃِ“۔483
”اپنے کو جھوٹ سے بچاؤ کيونکہ يہ سب سے پست اخلاقي مرتبہ ھے، جھوٹ ايک بُرا عمل اور ذلت کي ايک قسم ھے“۔
حضرت رسول اکرم صلي اللہ عليہ و آلہ و سلم کا ارشاد ھے:
”اَعْظَمُ الْخَطايا اللِّسانُ الْكَذوبُ“۔484
”زبان کي سب سے بڑي خطا جھوٹ کا اپني حد سے گزرجاناھے“۔
حضرت علي عليہ السلام کا ارشاد ھے:
”اِذاكَذَبَ الْعَبْدُ كِذْبَۃً تَباعَدَ الْمَلَكُ مِنْہُ مَسيرَۃَ ميلٍ مِنْ نَتْنِ ما جَاءَ بِہِ“۔485
”جب انسان ايک جھوٹ بولتا ھے تو اس جھوٹ کي بُري بو کي وجہ سے فرشتہ ايک ميل دور ھوجاتا ھے!“۔
حضرت امام باقر عليہ السلام نے فرمايا:
”اِنَّ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ جَعَلَ لِلشَّرِّ اَقْفالاًوَجَعَلَ مَفاتِيحَ تِلْكَ الْاَقْفالِ الشَّرابَ، وَالْكِذْبُ شَرٌّ مِنَ الشَّرابِ“۔486
”خداوندعالم نے بُرائيوں کے کچھ تالے مقرر کئے ھيں اور ان تالوں کي کنجي شراب ھے اور جھوٹ شراب سے بھي بدتر ھے“۔
رسول خدا صلي اللہ عليہ و آلہ و سلم کا فرمان ھے:
”اَلْكِذْبُ بابٌ مِنْ اَبْوابِ النِّفاقِ“۔487
”جھوٹ، نفاق کے دروازوں ميں سے ايک دروازہ ھے“۔

تھمت

واقعاً کتني بُري بات ھے کہ انسان کسي پاکدامن مرد يا عورت کو لوگوں کے درميان ذليل و رسوا کرے، کتنا بُرا عمل ھے کہ انسان کسي کے سر ايسا گناہ تھونپے جس سے اس کا دامن پاک ھو، اور کس قدر ناپسند ھے کہ انسان ھوا و ھوس اور بے ھودہ چيزوں کي بنا پر کسي محترم انسان کوذليل و رسوا کرے۔
کسي بے گناہ پر تھمت لگانا، اور پاکدامن انسان کو متھم کرنا بدترين کام ھے۔
((وَمَنْ يكْسِبْ خَطِيئَۃً أَوْ إِثْمًا ثُمَّ يرْمِ بِہِ بَرِيئًا فَقَدْ احْتَمَلَ بُھتَانًا وَإِثْمًا مُبِينًا))۔ 488
”اور جو شخص بھي کوئي غلطي يا گناہ کرکے دوسرے بے گناہ کے سر ڈال ديتا ھے وہ بھت بڑے بھتان اور کھلے گناہ کا ذمہ دار ھوتاھے “۔
پيغمبر اکرم صلي اللہ عليہ و آلہ و سلم نے ارشاد فرمايا:
”مَنْ بَھَتَ مُؤْمِناً اَوْ مُؤْمِنَۃً قالَ فِيہِ مَا لَيسَ فِيہِ اَقَامَہُ اللّٰہُ تَعاليٰ يوْمَ الْقِيامَۃِ عَليٰ تَلٍّ مِنْ نارٍ حَتّيٰ يخْرُجَ مِمّا قَالَہُ فِيہِ“۔489
”جو شخص کسي مومن پر تھمت لگائے يا اس کے بارے ميں وہ چيز کھے جو اس ميں نہ پائي جاتي ھو، تو ايسے شخص کو خداوندعالم آگ کي ايک بلندي پر کھڑا کرے گاتاکہ وہ اپنے مومن بھائي کي شان ميں کھي جانے والي بات کو ثابت کرے“۔
حضرت امام صادق عليہ السلام کا ارشاد ھے:
”مَنْ باھَتَ مُؤْمِناً اَوْ مُؤْمِنَۃً بِما لَيسَ فِيھِمَا، حَسَبَہُ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ يوْمَ الْقِيامَۃِ فِي طِينَۃِ خَبالٍ حَتّيٰ يخْرُجَ مِمّا قَالَ.قُلْتُ: وَمَا طِينَۃُ خَبالٍ؟ قالَ:صَديدٌ يخْرُجُ مِنْ فُروجِ الْمُومِساتِ - يعْنِي الزَّوانِي“۔490
” جو شخص کسي مرد مومن يا مومنہ پر تھمت لگائے اور ان کے بارے ميں ايسي بات کھے جو ان ميں نہ پائي جاتي ھو، تو خداوندعالم اس کو روز قيامت خَبال کي طينت ميں مقيد کردے گا تاکہ وہ اپنے کھے کو ثابت کرے، راوي کھتا ھے : ميں نے حضرت سے سوال کيا: طينت خَبال کيا ھے؟ تو آپ نے فرمايا: وہ خون اور گندگي جو زناکرنے والوں کي شرمگاہ سے نکلتي ھے!“۔
حضرت رسول خدا صلي اللہ عليہ و آلہ و سلم نے فرمايا:
”اَلْبُھْتانُ عَلَي الْبَري ءِ اَثْقَلُ مِنَ الْجِبالِ الرّاسياتِ“۔491
”کسي پاکدامن مومن پر تھمت لگانا مستحکم ترين پھاڑوں سے بھي زيادہ سنگين و بھاري ھے“۔

غيبت

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

دوسروں كي پيٹھ پيچھے برائي كرنا پست ترين اور بري صفت ھے۔
جو صفات انسان ميں پائے جاتے ھيں ليكن وہ ان كو دوسروں كے سامنے بيان ھونے پر ناراض ھوتا ھو تو اس كو غيبت كھتے ھيں۔
قرآن مجيد نے تمام لوگوں كو غيبت سے منع كيا ھے، اور اس كو اپنے مردہ بھائي كے گوشت كھانے كے برابر شمار كيا ھے:
((... وَلاَيَغْتَبْ بَعْضُكُمْ بَعْضًا أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ يَأْكُلَ لَحْمَ أَخِيهِ مَيْتًا فَكَرِهتمُوهُ وَاتَّقُوا اللهَ...))-492
”...دوسرے كي غيبت بھي نہ كرو كہ كيا تم ميں سے كوئي اس بات كو پسند كرے گا كہ اپنے مردہ بھائي كا گوشت كھائے يقينا تم اسے بُرا سمجھو گے، تو اللہ سے ڈرو...“۔
حضرت رسول خدا صلي اللہ عليہ و آلہ و سلم نے ابوذر سے فرمايا:
”يا اباذَرِّ، اِياكَ وَالْغيبَةَ، فَاِنَّ الْغيبَةَ اَشَدُّ مِنَ الزِّنا .قُلْتُ يا رَسُولَ اللّٰہِ! وَمَا الْغيبَةُ قَالَ:ذِكْرُكَ اَخاكَ بِمَا يكْرَہُ.قُلْتُ:يا رَسُولَ اللّٰہِ! فَاِنْ كانَ فِيہِ ذاكَ الَّذِي يذْكَرُ بِہِ؟قَالَ:اِعْلَمْ اِنَّكَ اِذا ذَكَرْتَہُ بِما لَيسَ فِيہِ بَهَتَّہُ“-[246]
” اے ابوذر! غيبت سے پرھيز كرو، بے شك غيبت زنا سے بدتر ھے، ميں نے پيغمبر اكرم صلي اللہ عليہ و آلہ و سلم كي خدمت ميں عرض كيا: غيبت كيا ھے؟ تو آنحضرت نے فرمايا: اپنے ديني بھائي كي شان ميں ناپسنديدہ الفاظ كہنا۔ ميں نے كہا: اس كي پيٹھ پيچھے ايسي بات كہنا جو اس ميں پائي جاتي ھو؟ تو آنحضرت صلي اللہ عليہ و آلہ و سلم نے فرمايا: جان لو كہ اگر اس كے بارے ميں وہ چيز كھو جو اس ميں نھيں پائي جاتي تو وہ تھمت ھے“۔
نہ صرف يہ كہ غيبت كرنا حرام ھے بلكہ غيبت كا سننا بھي حرام اور گناہ ھے۔
حضرت علي عليہ السلام كا فرمان ھے:
”اَلسّامِعُ لِلْغيبَةِ كَالْمُغْتابِ“-493
”غيبت كا سننے والا (بھي) غيبت كرنے والے كي طرح ھے“۔
حضرت رسول خدا صلي اللہ عليہ و آلہ و سلم كا ارشاد ھے:
”مَنِ اغْتيبَ عِنْدَہُ اَخُوہُ الْمُسْلِمُ فَاسْتَطاعَ نَصْرَہُ وَلَمْ ينْصُرْہُ خَذَلَہُ اللّٰہُ فِي الدُّنْيا وَالْآخِرَةِ“-494
”اگر كوئي شخص كسي كے سامنے اپنے مسلمان بھائي كي غيبت كرے اور وہ اس كا دفاع كرسكتا ھو ليكن دفاع نہ كرے تو خداوندعالم اس كو دنيا و آخرت ميں ذليل و رسوا كردے گا“۔

استھزاء اور مسخرہ كرنا
دوسرے لوگوں كو ذليل كرنا اور ان كي تحقير كرنا بھت بُرا كام اور عظيم گناہ ھے۔
كسي انسان كا مسخرہ اور اس كو ذليل نہ كيا كروچونكہ اس كا اوليائے خدا اور اس كے خاص بندوں ميں سے ھونے كا امكان ھے۔
قرآن مجيد نے شدت كے ساتھ ايك دوسرے كا مذاق اڑانے اور مسخرہ كرنے سے منع كيا ھے اور كسي كو ذليل كرنے كي بھي اجازت نھيں دي ھے۔
((ياأَيها الَّذِينَ آمَنُوا لاَيسْخَرْ قَومٌ مِنْ قَوْمٍ عَسَي أَنْ يكُونُوا خَيرًا مِنْهم وَلاَنِسَاءٌ مِنْ نِساءٍ عَسَي أَنْ يكُنَّ خَيرًا مِنْہُنَ...))-495
”ايمان والو! خبردار كوئي قوم دوسري قوم كا مذاق نہ اڑائے كہ شايد وہ اس سے بھتر ھو اور عورتوں كي بھي كوئي جماعت دوسري جماعت كا مسخرہ نہ كرے كہ شايد وھي عورتيں ان سے بھتر ھوں...“۔
حضرت رسول خدا صلي اللہ عليہ و آلہ و سلم نے لوگوں كا مسخرہ كرنے والوں اور مومنين كو ذليل كرنے والوں كے بارے ميں فرمايا:
”اِنَّ الْمُسْتَهْزِئينَ يفْتَحُ لِاَحَدِهِمْ بابُ الْجَنَّةِ فَيقالُ:هَلُمَّ، فَيجيءُ بِكَرْبِہِ وَغَمِّہِ، فَاِذا جاءَ اُغْلِقَ دُونَہُ“-496
”مسخرہ كرنے والوں كے لئے جنت كا ايك دروازہ كھولا جائے گا اور ان سے كھا جائے گا: جنت كي طرف آگے بڑھو، جيسے ھي وہ لوگ اپنے غم و غصہ كے عالم مينبہشت كے دروازہ كي طرف بڑھيں گے تووہ فوراًبند ھوجائےگا“۔
جي ھاں، مومنين كا مسخرہ كرنے والوں كا روز قيامت مسخرہ كيا جائے گا اور مومنين كو ذليل كرنے والوں كو ذليل كيا جائے گا تاكہ اپنے برے اعمال كا مزہ چكھ سكيں۔
حضرت رسول اكرم صلي اللہ عليہ و آلہ و سلم نے ارشاد فرمايا:
”لَاتُحْقِرَنَّ اَحداً مِنَ الْمُسْلِمِينَ، فَاِنَّ صَغِيرَهُمْ عِنْدَاللّٰہِ كَبيرٌ“-497

”كسي بهي مسلمان كا مسخره نہ كرو، بے شك ايك چهوٹا مسلمان بهي خدا كے نزديك بزرگ هے“۔
نيز آنحضرت صلي الله عليہ و آلہ و سلم كا ارشاد هے:
”حَسْبُ ابْنِ آدَمَ مِنَ الشَّرِّ اَنْ يحْقِرَ اَخَاهُ الْمُسْلِمَ“۔498
”انسان كي بدي اورشر كے لئے بس يهي كافي هے كہ وه اپنے مسلمان بهائي كا مذاق اڑائے“۔

جهوٹي قسم كهانا
بعض لوگ اپنے مادي اور خيالي مقاصد تك پہنچنے كے لئے جهوٹي قسم كهاتے هيں اور خدا كي ذات اقدس كي بے احترامي كرتے هيں۔
قرآن مجيد ميں ارشاد هوتا هے:
((وَلاَتَجْعَلُوا اللهَ عُرْضَةً لِأَيمَانِكُمْ أَنْ تَبَرُّوا وَتَتَّقُوا وَتُصْلِحُوا بَينَ النَّاسِ وَاللهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ))۔ 499
”خبردار خدا كو اپنے قسموں كا نشانہ نہ بناؤ كہ قسموں كو نيكي كرنے، تقويٰ اختيار كرنے اور لوگوں كے درميان اصلاح كرنے ميں مانع بنا دو اورالله سب كچھ سننے اورجاننے والا هے“۔
حضرت رسول اكرم صلي الله عليہ و آلہ و سلم نے امام علي عليہ السلام سے فرمايا:
”لَا تَحْلِفْ بِاللّٰہِ كاذِباً وَلاصادِقاً مِنْ غَيرِ ضَرورَۃٍ وَلَا تَجْعَلِ اللّٰہَ عُرْضَۃً لِيمينِكَ، فَاِنَّ اللّٰہَ لَايرْحَمُ وَلَا يرْعيٰ مَنْ حَلَفَ بِاسْمِہِ كاذِباً“۔500
”خدا وندعالم كي جهوٹي قسم نہ كهاؤ، اور ضرورت كے بغير سچي قسم سے بهي اجتناب كرو، خداوندعالم كو اپني قسم كا ہدف نہ بناؤ، كيونكہ جو شخص خداوندعالم كے نام كي جهوٹي قسم كهاتا هے خدا اس كو اپني رحمت سے محروم كرديتا هے“۔
حضرت امام صادق عليہ السلام فرماتے هيں:
”مَنْ حَلَفَ عَليٰ يمينٍ وَهُوَ يعْلَمُ اَنَّہُ كاذِبٌ فَقَدْ بارَزَاللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ“۔501
”جو شخص خدا كي قسم كهائے اور جانتا هو كہ اس كي قسم جهوٹي هے تو گويا ايسا شخص خداوندعالم سے جنگ كے لئے آماده هے“۔

حرام شهوت
انسان جو كچھ بهي اپنے شكم، جنسي لذت اور خيالي لذت كے لئے چاهتا هے اور وه رضائے الٰهي كے خلاف هو تو اس كو حرام شهوت كہا جاتا هے۔
انسان كو ياد خدا، قيامت پر توجہ ركهنا چاہئے اور انجام گناه پيش كے نظر اپنے نفس كو هوا و هوس اور حرام شهوتوں سے محفوظ ركهناچاہئے كيونكہ ان چيزوں سے محفوظ رہنے كي جزا جنت كے علاوه كچھ نهيں هے۔
((وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّہِ وَنَهَي النَّفْسَ عَنِ الْهويٰ۔فَاِنَّ الْجَنَّۃَ هِي الْمأْويٰ))۔ 502
”اور جس نے اپنے رب كي بارگاه ميں حاضري كا خوف پيدا كيا هے اور اپنے نفس كو خواہشات سے روكا هے۔تو جنت اس كا ٹهكانا اور مركز هے“۔
پيغمبر اكرم صلي الله عليہ و آلہ و سلم كا ارشاد هے:
”طوبيٰ لِمَنْ تَرَكَ شَهْوَۃً حَاضِرَۃً لِمَوْعِدٍ لَمْ يرَہُ“۔503
”خوش نصيب هے وه شخص جو موجوده لذت كو نہ ديكهے هوئے وعده (جنت) كي وجہ سے ترك كردے!“
نيز آنحضرت صلي الله عليہ و آلہ و سلم كا ارشاد هے:
”ثَلاثٌ اَخافُهُنَّ بَعْدِي عَليٰ اُمَّتِي:الضَّلالَۃُ بَعْدَ الْمَعْرِفَۃِ، وَمَضَلّاتُ الْفِتَنِ، وَشَهْوَۃُ الْبَطْنِ وَالْفَرْجِ“۔504
”ميں اپنے بعد اپني امت كے لئے تين چيزوں سے ڈرتا هوں: معرفت كے بعد گمراهي، گمراه كرنے والے فتنے، اور شكم و جنسي شهوات“۔
حضرت علي عليہ السلام كا ارشاد هے:
”عَبْدُ الشَّهْوَۃِ اَذَلُّ مِنْ عَبْدِ الرِّقِّ“۔505
”شهوت كي غلامي، دوسرونكي غلامي سے زياده ذليل و رسوا كرنے والي هے“۔
حضرت رسول اكرم صلي الله عليہ و آلہ و سلم نے فرمايا:

”اَلْحَقُّ ثَقِيلٌ مَرٌّ، وَالْباطِلُ خَفيفٌ حُلْوٌ، وَرُبَّ شَهْوَةِ ساعَةٍ تُورِثُ حُزْناً طَوِيلًا “-506
”حق ثقيل اور كڑوا هے اور باطل سبك اور شيرين هے، بعض اوقات ايك گھڑي كي شهوت سے بهت زياده حزن و ملال پيدا هوجاتا هے“-
نيز آنحضرت صلي الله عليہ و آلہ و سلم كا ارشاد هے:
”مَنْ عَرَضَتْ لَہُ فاحِشَةٌ اَوْ شَهْوَةٌ فَاجْتَنَبَها مِنْ مَخافَةِ اللّٰہِ حَرَّمَ اللّٰہُ عَلَيہِ النّارَ، وَآمَنَہُ مِنَ الْفَزَعِ الْاَكْبَرِ- “507
”جس شخص كے لئے گناه يا لذت كا راستہ هموار هو ليكن وه خوف خدا كي بنا پر اس سے پرهيز كرے تو خداوندعالم اس پر آتش جهنم كو حرام كرديتا هے، اور روز قيامت كے عظيم خوف و وحشت سے امان عطا كرديتا هے“-

ظلم و ستم
ظلم و ستم اور حقوق الناس پر تجاوز كرنا، دوسروں كو اپنے حقوق تك پهنچنے ميں مانع هونا، يا مومنين كے دلوں ميں ناحق اعمال اور بري باتوں كا ڈالنا، قانون شكنى، بدعت گزارى، حقوق كا پامال كرنا، بدمعاشي كرنا وغيره يہ سب ظلم و ستم كے مصاديق هيں-
قرآن مجيد نے ظلم و ستم كرنے والوں كو هدايت كے قابل نهيں سمجھا هے-
((وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ افْتَرَي عَلَي اللهِ الْكَذِبَ وَہُوَ يدْعَي إِلَي الْإِسْلاَمِ وَاللهُ لاَيہْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ))- 508
”اور اس سے بڑا ظالم كون هوگا جو خدا پر جھوٹا الزام لگائے جب كہ اسے اسلام كي دعوت دي جارهي هو اور الله كبھي ظالم قوم كي هدايت نهيں كرتا هے“-
قرآن مجيد نے ظلم و ستم كو هلاكت و نابودي كا سبب قرار ديا هے، اور ظلم و ستم كرنے والے معاشره كو بلاء و حوادث كا مستحق قرار ديا هے-
((وَلَمَّا جَائَتْ رُسُلُنَا إِبْرَاہِيمَ بِالْبُشْرَي قَالُوا إِنَّا مُہلكُو أَہل ہَذِہِ الْقَرْيةِ إِنَّ أَہلها كَانُوا ظَالِمِينَ))- 509
”اور جب همارے نمائنده فرشتے ابراهيم كے پاس بشارت لے كر آئے اور انهوں نے يہ خبر سنائي كہ هم اس بستي والوں كو هلاك كرنا چاهتے هيں كيونكہ اس بستي كے لوگ بڑے ظالم هيں“-
قرآن مجيد نے ظلم و ستم كرنے والوں كو شفاعت سے محروم قرارديا هے اور يہ لوگ قيامت ميں بے كسي اور تنهائي كے عالم ميں عذاب الٰهي ميں گرفتار هوں گے:
((وَأَنْذِرْہم يوْمَ الْآزِفَةِ إِذْ الْقُلُوبُ لَدَي الْحَنَاجِرِ كَاظِمِينَ مَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ حَمِيمٍ وَلاَشَفِيعٍ يطَاعُ))- 510
”اور پيغمبر انهيں آنے والے دن كے عذاب سے ڈرايئے جب دم گھٹ گھٹ كر دل منھ كے قريب آجائيں گے اور ظالمين كے لئے نہ كوئي دوست هوگا اور نہ شفاعت كرنے والا جس كي بات سن لي جائے“-
قرآن مجيد نے ظلم و ستم كرنے والوں كو هميشہ كے لئے مستحق عذاب قرار ديا هے اور ان كے تابع افراد كے لئے آتش جهنم ميں جگہ معين كي هے:
((--- إِنَّ الْخَاسِرِينَ الَّذِينَ خَسِرُوا أَنفُسَہم وَأَہليهم يوْمَ الْقِيامَةِ أَلاَإِنَّ الظَّالِمِينَ فِي عَذَابٍ مُقِيمٍ))- 511
”گھاٹے والے وهي افراد هيں جنهوں نے اپنے نفس اور اهل كو قيامت كے دن گھاٹے ميں مبتلا كرديا هے، آگاه هو جاؤ كہ ظالموں كو بهر حال دائمي عذاب ميں رهنا پڑے گا“-
آخر كار قرآن مجيد نے يہ اعلان كيا هے كہ خداوندعالم ظالمين كو دوست نهيں ركھتا، اور يہ بات معلوم هے كہ جس گروه سے خداوندعالم محبت نہ كرتا هو تو ايسے لوگ دنيا و آخرت كي بلاؤں ميں گرفتار هوتے هيں!
((--- إِنَّہُ لاَيحِبُّ الظَّالِمِينَ))- 512
”---وه يقينا ظالموں كو دوست نهيں ركھتا هے“-
حضرت رسول خدا صلي الله عليہ و آلہ و سلم كا ارشاد هے:
”بَينَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ سَبْعُ عِقابٍ اَهْوَنُهَا الْمَوْتُ-وَقالَ اَنَسٌ:قُلْتُ:يا رَسولَ اللّٰہِ !فَما اَصْعَبُها؟ قالَ:الْوُقوفُ بَينَ يدَي اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ اِذْ تَعَلَّقَ الْمَظْلُومُونَ بِالظّٰالِمينَ“-513
”جنت و جهنم كے درميان سات خطرناك مقام هيں، جن ميں سب سے آسان تر موت كا وقت هے، انس كهتے هيں: ميں نے آنحضرت صلي الله عليہ و آلہ و سلم كي خدمت ميں عرض كيا: ان ميں سے سخت ترين كونسا مقام هے؟ تو آنحضرت نے فرمايا: بارگاه خداوندي ميں كھڑا هونا كہ جب مظلومين، ظالموں سے اپنے حق لينے كے لئے قيام كريں گے“-
ايك حديث قدسي ميں بيان هوا هے:

’’اِشْتَدَّ غَضَبي عَليٰ مَنْ ظَلَمَ مَنْ لَايجِدُ ناصِراًغَيري‘‘-514
’’ميرا غيظ و غضب اس ظالم كي كي نسبت شديد تر هے جو ايسے شخص پر ظلم و ستم كرے جس كا ميرے علاوه كوئي ناصر و مددگار نهيں هے‘‘-
حضرت رسول خدا صلي الله عليہ و آلہ و سلم كا ارشاد هے:
’’اِتَّقُواالظُّلْمَ فَاِنَّہُ ظُلُماتٌ يوْمَ الْقِيامَةِ‘‘-515
’’ظلم و ستم سے پرهيز كرو كيونكہ روز قيامت، ظلم و ستم كي تاريكي اور ظلمت نمايان هو گي‘‘-
نيز آنحضرت صلي الله عليہ و آلہ و سلم نے فرمايا:
’’اَلْعامِلُ بِالظُّلْمِ وَالْمُعينُ عَلَيہِ وَالرَّاضي بِہِ شُرَكاءُ ثَلاثَة‘‘-516
’’ظلم كرنے والا، ظالم كي مدد كرنے والا اور ظلم پر راضي رہنے والا ؛هر ايك ظلم ميں شريك هے‘‘-
حضرت علي عليہ السلام فرماتے هيں:
’’وَاللّٰہِ لَوْ اُعْطيتُ الْاَقاليمَ السَّبْعَةَ بِما تَحْتَ اَفْلاكِها عَليٰ اَنْ اَعْصِيَ اللّٰہَ في نَمْلَةٍ اَسْلُبُها جُلْبَ شَعِيرَةٍ ما فَعَلْتُہُ‘‘-517
’’خدا كي قسم، اگر ساتوں اقليم اور جو كچھ افلاك كے نيچے هے وه سب مجھے ديا جائے تاكہ ايك چيونٹي كے منھ ميں موجود چھلكاچھين لوں تو ميں اس ظلم كا مرتكب نهيں هوں گا!‘‘-

غيظ و غضب

بلا وجہ غيظ و غضب سے كام لينا، بے جا غصہ هونا يااهل و عيال اور رشتہ داروں كي غلطي كي بناپر يا ديني بهائيوں كي غفلت و جهالت كي وجہ سے غيظ و غضب اختيار كرنا واقعاًايك شيطاني حالت، ابليسي منصوبہ اور ناپسند عمل هے-
لہٰذا غيظ و غضب اور غصہ سے پرهيز كرنا هر مسلمان كے لئے لازم و ضروري هے، كيونكہ انسان غيظ و غضب كے عالم ميں بهت سے گناهوں كا مرتكب هوجاتا هے اور ممكن هے كہ ايسے اعمال كا مرتكب هوجائے جس كي تلافي ناممكن اور محال هو -
غيظ و غضب كو پي لينا اور لوگوں كے ساتھ عفو و بخشش سے كام لينا، ان كے ساتھ نيكي كرنا تقويٰ كي نشاني هے جس سے خداوندعالم كے نزديك محبوبيت پيدا هوتي هے-
((--- وَالْكَاظِمِينَ الْغَيظَ وَالْعَافِينَ عَنْ النَّاسِ وَاللهُ يحِبُّ الْمُحْسِنِينَ))- 518
’’---اور يہ لوگ غصہ كو پي جاتے هيں اور لوگوں كو معاف كرنے والے هيں اور خدا احسان كرنے والوں كو دوست ركھتا هے‘‘-
حضرت رسول خدا صلي الله عليہ و آلہ و سلم نے فرمايا:
اِذَا غَضِبَ اَحَدُكُمْ وَهُوَ قائِمٌ فَلْيَجْلِسْ، فَاِنْ ذَهَبَ عَنْہُ الْغَضَبُ وَاِلاَّ فَلْيَضْطَجِعْ‘‘-519
’’جب تم ميں سے كوئي شخص غصہ هوجائے تو اگر وه كھڑا هوا هے تو بيٹھ جائے، اور اگر بيٹھنے كي حالت ميں غصہ ختم هوجائے تو كيا كهنا ورنہ تو پهلو كے بل ليٹ جائے‘‘-
حضرت رسول خدا صلي الله عليہ و آلہ و سلم امير المومنين عليہ السلام سے سفارش فرماتے هيں:
’’لَا تَغْضَبْ فَاِذَا غَضِبْتَ فَاقْعُدْ، وَ تَفَكَّرْ فِي قُدْرَةِ الرَّبِّ عَلَي الْعِبادِ وَحِلْمِہِ عَنْهُمْ وَاِذَا قِيلَ لَكَ، اتَّقِ اللّٰہَ فَانْبِذْ غَضَبَكَ، وَارْجِعْ حِلْمَكَ‘‘-520
’’(تم لوگ غصہ نہ كيا كرو، اگر غصہ هوگئے تو بيٹھ جاؤ، اور بندوں كي نسبت خدا كي قدرت اس كے حلم كے بارے ميں غور و فكر كرو، اور اگر اس حال ميں تم سے كها جائے: خدا كا لحاظ ركھو، تو تمهارا غيظ و غضب ختم هوجائے، اور حلم و بردباري كي طرف پلٹ جاؤ‘‘-
حضرت امام علي عليہ السلام نے فرمايا:
’’اِياكَ وَالْغَضَبَ، فَاَوَّلُہُ جُنونٌ، وَآخِرُہُ نَدَمٌ‘‘-521
’’ غيظ و غضب اور غصہ سے پرهيز كرو كيونكہ اس كي ابتداء ديوانہ پن اور انجام پشيماني هوتي هے‘‘-
حضرت امام باقر عليہ السلام فرماتے هيں:
’’مَنْ كَظَمَ غَيظاً وَهُوَ يقْدِرُ عَليٰ اِمْضائِہِ حَشَا اللّٰہُ قَلْبَہُ اَمْناً وَاِيماناً‘‘-522
’’جو شخص غيظ و غضب اور غصہ پر قابو پالے جب كہ غيظ و غضب سے كام لينے پر قدرت ركھتا تو خداوندعالم اس كے دل كو امن وايمان سے بھر ديتا هے‘‘-

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

حضرت امام صادق عليہ السلام فرماتے هيں:
’’اَلْغَضَبُ مِفْتاحُ كُلِّ شَرٍّ‘‘-523
’’غيظ و غضب اور غصہ هر فساد كي جڑ هے‘‘۔

بغض و كينہ

بغض و كينہ ركھنا اور كسي سے شرعي دليل كے بغير دشمني كرنا، ممنوع اور حرام هے۔
بغض و كينہ ركھنے والا اپنے كينہ كو ختم كرنے كے لئے مجبور هے كہ ظلم و ستم كا سهارا لے اور بعض گناهوں كو انجام دے۔
كينہ ركھنے والا دوسروں پر مهرباني نهيں كرتا، اسي وجہ سے قرآن مجيد كي آيات اور احاديث معصومين عليهم السلام كي رو سے ايسا شخص دنيا و آخرت ميں خدا كي رحمت اور اس كے لطف سے محروم رهتاهے۔
حضرت علي عليہ السلام فرماتے هيں:
’’اَلْحِقْدُ اَلْاَمُ الْعُيوبِ‘‘-524
’’بغض و كينہ، هر برائي كي جڑ هے‘‘۔
نيز امام عليہ السلام ايك دوسري جگہ ارشاد فرماتے هيں:
’’اَلْحِقْدُ مِنْ طَبايعِ الْاَشْرار‘‘-525
’’بغض و كينہ، شرير لوگوں كي فطرت هوتي هے‘‘۔
نيز آپ هي كا فرمان هے:
’’اَلْحِقْدُ نارٌ كامِنَةٌ، لَا يطْفيها اِلّا مَوْتٌ اَوْ ظَفَرٌ‘‘-526
’’بغض و كينہ ايك ايسي مخفي آگ هے جو مرنے سے پهلے يا مدّمقابل پر كاميابي كے بغير خاموش نهيں هوتي‘‘۔
نيز يہ كلام بھي آپ سے منقول هے:
’’اُحْصُدِ الشَّرَّ مِنْ صَدْرِ غَيرِكَ بِقَلْعِہِ مِنْ صَدْرِكَ‘‘-527
’’بغض و كينہ كو اپنے سينہ سے نكال كر دوسروں كے دلوں سے بھي ختم كردو‘‘۔
امام عليہ السلام نے ايك دوسري جگہ ارشاد فرمايا:
’’سَبَبُ الْفِتَنِ الْحِقْدُ‘‘-528
’’بغض و كينہ، فتنہ و فساد كي جڑ هے‘‘۔
نيز امام عليہ السلام نے فرمايا:
’’مَنِ اطَّرَحَ الْحِقْدَ اسْتَراحَ قَلْبُہُ وَلُبُّہُ‘‘-529
’’جو شخص بغض و كينہ كو اپنے دل سے نكال پھينكے تو اس كے دل و دماغ كو سكون ملتا هے‘‘۔
ايك دوسري جگہ امام علي عليہ السلام نے فرمايا:
’’لَيسَ لِحَقُودٍ اِخْوَةٌ‘‘-530
’’كينہ كرنے والے كے لئے كوئي اخوت (بھائي چارگي) نهيں هوتي‘‘۔
جيسا كہ هم دعائے ندبہ ميں پڑھتے هيں كہ رسول اكرم صلي الله عليہ و آلہ و سلم كي وفات كے بعد لوگوں نے جو مصائب آپ كے اهل بيت عليهم السلام پرڈهائے، اور جتنے فتنہ و فساد برپا هوئے اور دين ودنيا ميں جو انحرافات ايجاد هوئے كہ جن كي تلافي قيامت تك محال هے، ان كي وجہ حاسدوں كے دل ميں بغض و حسد تها۔

بخل

بخل اس حالت كا نام هے جو انسان كو مال، مقام اور عزت كو راہ خدا ميں خرچ كرنے سے مانع هوتي هے، انسان كو مشكلات ميں گرفتاراور دردمندوں اوركمزوں كي مدد كرنے سے روكنے والي حالت كو بخل كهتے هيں۔
بخل شيطاني حالت، ابليسي اخلاق، ناپاك، شريراور حاسدوں كے اوصاف ميں سے هے۔
بخل اور بخل كرنے والوں كي قرآن مجيد نے شدت كے ساتھ مذمت كي هے، اور روزقيامت بخل كرنے والوں پر دردناك عذاب كي خبر دي هے۔
((وَلاَيحْسَبَنَّ الَّذِينَ يبْخَلُونَ بِمَا آتَاهم اللهُ مِنْ فَضْلِہِ هُوَ خَيرًا لَهم بَلْ هُوَ شَرٌّ لَهم سَيطَوَّقُونَ مَا بَخِلُوا بِہِ يوْمَ الْقِيامَةِ۔۔۔))- 531

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

''اور خبردار جو لوگ خدا کے دیئے ہوئے مال میں بخل کرتے ہیں ان کے بارے میں یہ نہ سوچنا کہ اس بخل میں کچھ بھلائي ہے۔یہ بہت بُرا ہے اور عنقریب جس مال میں بخل کیا ہے وہ روز قیامت ان کي گردن میں طوق بنادیا جائے گا۔۔''۔
((۔۔۔وَالَّذِينَ يكْنِزُونَ الذَّهب وَالْفِضَّةَ وَلاَينفِقُونَهَا فِي سَبِيلِ اللهِ فَبَشِّرْهم بِعَذَابٍ أَلِيمٍ ۔ يوْمَ يحْمَي عَلَيها فِي نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوَي بِها جِبَاہُهم وَجُنُوبُهم وَظُهُورُهم ہَذَا مَا كَنَزْتُمْ لِأَنفُسِكُمْ فَذُوقُوا مَا كُنتُمْ تَكْنِزُونَ))۔ 532

''۔۔۔اور جو لوگ سونے چاندي کا ذخیرہ کرتے ہیں اور اسے راہ خدا میں خرچ نہیں کرتے، اے پیغمبر آپ انہیں دردناک عذاب کي بشارت دیدیں۔جس دن وہ سونا چاندي آتش جہنم میں تپایا جائے گا اور اس سے ان کي پیشانیوں اور ان کے پہلوؤں اور پشت کو داغا جائے گا کہ یہي وہ ذخیرہ جوتم نے اپنے لئے جمع کیا تھا اب اپنے خزانوں اور ذخیروں کا مزہ چکھو''۔

حضرت رسول اکرم صلي اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا:
''اَقَلُّ النّاسِ راحَۃً الْبَخِیلُ''۔533
''لوگوں کے درمیان بخیل سب زیادہ پریشان رہتا ہے''۔

حضرت علي علیہ السلام کا فرمان ہے:
''اَلْبُخْلُ جامِعٌ لِمَساوِيءِ الْعُیوبِ، وَھُوَ زِمامٌ یقادُ بِہِ اِلٰي کُلِّ سُوءٍ''۔534
'' بخل کي وجہ سے تمام بُرائیاں جمع ہوجاتي ہیں، یہي وہ لگام ہے جس کے ذریعہ انسان کو ہر بُرائي کي طرف کھینچ کر لے جاتا ہے''۔

حضرت امام موسيٰ کاظم علیہ السلام فرماتے ہیں:
''اَلْبَخِیلُ مَنْ بَخِلَ بِمَا افْتَرَضَ اللّٰہُ عَلَیہِ''۔535
''بخیل وہ شخص ہے جو خداکے واجب کردہ اعمال کو انجام دینے میں بخل سے کام لے''۔

احتکار

احتکاریعني لوگوں کي ضروري چیزوں مخصوصاً غذائي سامان کو مہنگا بیچنے کي غرض سے جمع کرنا، یہ واقعاً ایك ظلم ہے خصوصاً معاشرہ کے غریب اور کمزور لوگوں پر بہت بڑا ستم ہے۔

احتکار کرنے والا اپني بے رحمي کي بنا پر اپنے آپ کو دنیا و آخرت میں رحمت خدا سے محروم کرلیتا ہے۔

احتکار کے ذریعہ حاصل کئے ہوئے مال کا بیچنا حرام اور ایسے پیسے کا کھانا قرآن مجید کي لحاظ سے قابل مذمت ہے۔

احتکار کے ذریعہ حاصل کئے ہوئے ناجائز مال کے سلسلہ میں قرآن مجید ارشاد فرماتا ہے:
((وَمَنْ یفْعَلْ ذَلِكَ عُدْوَانًا وَظُلْمًا فَسَوْفَ نُصْلِیہِ نَارًا وَكَانَ ذَلِكَ عَلَي اللهِ یسِیرًا))۔ 536
''اور جو ایسا اقدام حدود سے تجاوز اور ظلم کے عنوان سے کرے گا ہم عنقریب اسے جہنم میں ڈال دیں گے اور اللہ کے لئے یہ کام بہت آسان ہے''۔

حضرت رسول خدا صلي اللہ علیہ و آلہ و سلم نے ارشاد فرمایا:
''مَنْ جَمَعَ طَعاماً یتَرَبَّصُ بِہِ الْغَلاءَ اَرْبَعِینَ یوْماً فَقَدْ بَرِئَ مِنَ اللّٰہِ وَ بَرِئَ اللّٰہُ مِنْہُ''۔537
''جو شخص بازاري اجناس کو مہنگي ہونے کے لئے چالیس دن تك احتکار کرے تو ایسا شخص خدا سے بیزار اور خدا بھي اس سے بیزار ہے''۔

نیز آنحضرت صلي اللہ علیہ و آلہ و سلم کا ارشاد ہے:
''مَنِ احْتَکَرَ طَعاماً اَرْبَعِینَ یوْماً وَ تَصَدَّقَ بِہِ لَمْ یقْبَلْ مِنْہُ''۔538
''جو شخص لوگوں کے کھانے پینے کي چیزونکو چالیس دن تك احتکار کرے اور پھر رہ خدا میں اس کو صدقہ دےدے، تو اس کا صدقہ قبول نہیں ہے''۔

ایك دوسري جگہ ارشاد فرمایا:
''بِئْسَ الْعَبْدُ الْمُحْتَکِرُ اِنْ اَرْخَصَ اللّٰہُ الْاِسْعارَ حَزِنَ، وَاِنْ اَغْلاَھَا اللّٰہُ فَرِحَ''۔539
''احتکار کرنے والا بُرا آدمي ہے، اگر خداوندعالم اس مال کي قیمت کو کم کردے تو غمگین ہوجاتا ہے اور اگر مہنگا کردے تو خوش ہوجاتا ہے''۔

نیز آنحضرت صلي اللہ علیہ و آلہ و سلم کا رشاد ہے:
''یحْشَرُ الْحَکّارُونَ وَقَتَلَۃُ الْاَنْفُسِ اِلٰي جَھَنَّمِ فِي دَرَجۃٍ''۔540
''احتکار کرنے والے اور لوگوں کا قتل کرنے والے، جہنم کے ایك درجہ میں رہیں گے''۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

حضرت علي عليہ السلام نے فرمايا:
"اَلْاِحْتِكارُ شِيمُ الْاَشْرارِ"-541
" احتكار كرنا اشرار اور برے لوگوں كي عادت ھے"۔

حبّ دنيا
دنيا كو معقول اور جائز حد تك چاہناتاكہ انسان ايك پاك و سالم زندگي گزار سكے، تو يہ ايك پسنديده امر ھے۔
ليكن اگر انسان ميں دنيا كي محبت حرص و لالچ اور ھوا و ھوس كي بنا پر ھو اور انسان ھر طريقہ سے مال حاصل كرے، حرام طريقہ سے لذت كي آگ بجھائے تو ايسي دنيا كي محبت نامعقول اور نامشروع ھے جس سے انسان كي آخرت تباه و برباد ھوجاتي ھے اور ھميشہ كے لئے لعنت و عذاب كا مستحق بن جاتا ھے۔
اگر ھم ديكھتے ھيں كہ قرآن مجيد اور احاديث معصومين عليهم السلام ميں دنيا يا دنيا كي محبت كو مذمت كي ھے تو اس سے ناجائز اور نامشروع كاموں كے ذريعہ مال جمع كرنا اور حرام طريقہ سے جسماني لذت حاصل كرنا مراد ھے، جو واقعاً ظلم و ستم اور خيانت ھے۔
قرآن مجيد ميں دنيا كے بارے ميں اس طرح كے مضامين بيان ھوئے ھيںكہ دنيا متاع غرور ھے، دنياوي زندگي لھو لعب كے علاوه كچھ نھيں ھے، دنيا كا مال قليل ھے، دنياوي زندگي كي زينت قابل توجہ نھيں ھے وغيره وغيره، يہ تمام چيزيں اس وقت كے لئے ھيں جب دنيا كي محبت حرص و لالچ اور جھل و غفلت كي بنا پر ھو۔
جي ھاں، دنيا كے چاہنے والے اور دنيا كے عاشق اس دنيا كے لالچ ميں اپني آخرت كو خراب كرليتے ھيں، اور خدا كا قھر و غضب اور اس كي نفرت خريد ليتے ھيں اور ھميشہ كے لئے رضائے الٰھي اور جنت سے محروم ھوجاتے ھيں۔
انسان كا دل، عرش خدا اور حرم الٰھي ھوتا ھے اس كو دنيا كي محبت سے آلوده ھونے سے محفوظ كيا جائے، كہ يہ محبت طمع و لالچ كا ثمره ھے۔
قرآن مجيد اور احاديث معصومين عليهم السلام ميں بيان شده صورت ميں ھي دنيا سے فائده اٹھانا چاہئے۔
جائز طريقہ سے مال و دولت جمع كي جائے، اس كو زندگي سنوارنے اور راه خدا ميں خرچ كيا جائے۔
چنانچہ دنيا سے ايسا تعلق ركھنا، خداوندعالم پسند كرتا ھے جس سے انسان كي آخرت آباد ھوتي ھے، ليكن دنيا سے نامعقول محبت انسان كے لئے دنيا و آخرت ميں ذلت و رسوائي كا باعث ھے۔
حضرت رسول خدا صلي الله عليہ و آلہ و سلم نے فرمايا:
"اِنَّہ ما سَكَنَ حُبُّ الدُّنْيا قَلْبَ عَبْدٍ اِلّا الْتاطَ فِيها بِثَلاثٍ:شُغْلٍ لا يَنْفَدُ عَناؤُهُ وَ فَقْرٍ لا يُدْرَكُ غِناهُ، وَاَمَلٍ لا يَنالُ مُنْتَهاهُ"-542
"جس شخص كے دل ميں دنيا كي محبت پيدا ھوجاتي ھے وه تين چيزوں ميں مبتلا ھوجا ھے: ايسا كام جس كا رنج ختم نہ ھوتا ھو، ايسي غربت جو كبھي ختم نہ ھو، اور ايسي آرزو جو كبھي پوري نہ ھو۔
نيز آنحضرت صلي الله عليہ و آلہ و سلم نے ارشاد فرمايا:
"حَرامٌ عَليٰ كُلِّ قَلْبٍ يحِبُّ الدُّنْيا اَنْ يفارِقَہُ الطَّمَعُ"-543
"جس دل ميں دنيا كا عشق پيدا ھوجائے تو اس سے لالچ كبھي دور نھيں ھوسكتا"۔
حضرت امير المومنين عليہ السلام فرماتے ھيں:
"مَنْ اَحَبَّ الدُّنْيا جَمَعَ لِغَيرِہِ"-544
"دنيا كا عاشق دوسروں كے لئے مال و دولت جمع كرتا ھے"۔
كيونكہ دنيا كے عشق كي وجہ سے وه خرچ بھي نھيں كرتا، اور انسان كا كام صرف مال جمع كرنا، اور اس كو دوسروں كے لئے چھوڑكر مرجانا ھے!
حضرت امام صادق عليہ السلام فرماتے ھيں:
"فَمَنْ اَحَبَّها اَوْرَثَتْہُ الْكِبْرَ، وَمَنِ اسْتَحْسَنَها اَوْرَثَتْہُ الْحِرْصَ، وَمَنْ طَلَبَها اَوْرَدَتْہُ الطَّمَعَ، وَمَنْ مَدَحَها اَكَبَّتْہُ الرِّياءُ، وَمَنْ اَرادَها مَكَّنَتْہُ مِنَ الْعُجْبِ، وَمَنِ اطْمَأَنَّ اِلَيها رَكَّبَتْہُ الْغَفْلَةَ"-545
"دنيا كا عاشق ھونے والا شخص غرور و تكبر كا شكار ھوجاتا ھے، اور دنيا كو اچھا ماننے والا لالچ كا شكار ھوجاتا ھے، اور جو شخص دنيا كا طالب ھوجائے وه طمع كا شكار ھوجاتا ھے، اور جس نے دنيا كي مدح كي وه رياكاري كا شكار ھوجاتا ھے، اور جو شخص دنيا سے محبت كرے تو وه خودپسندي كا شكار ھوجاتا ھے، اور جو شخص اس سے مطمئن ھوجائے وه غفلت كا شكار ھوجاتا ھے"۔

خيانت
لفظ "خيانت"، امانت کے مقابل اور "خائن" امين کے مقابلہ ميں هے، لہٰذا جو شخص امانات الٰهي اور دوسرے لوگوں کي امانتوں ميں ناجائز تصرف کرے نيز اگر کوئي شخص کسي کو امين سمجهتا هو اور وه اس کے ساته خيانت کرے تو ايسے شخص کو "خائن" کها جاتا هے۔
خيانت بهت هي ناپسند کام اور شيطاني صفت هے نيز خيانت، بے دين اور کمزور عقائد رکهنے والوں کي خصوصيت هے۔
قرآن کريم کي آيات ميں خيانت کے بارے ميں اشاره ملتا هے مثلاً: آنکهوں کي خيانت (نامحرم کو ديکهنا) خود اپنے ذات کے ساته خيانت کرنا، (اپني انساني شخصيت کو خراب کرنا، اور آخرت کو تباه و برباد کرنا)، امانت ميں خيانت (چاهے الٰهي امانات هوں جيسے اعضاء و جوارح اور دل و جان کي استعداد اور قابليت، يا دوسروں کے مال اور اسرار ميں خيانت هو) کاروباري مسائل ميں خيانت وغيره، نيز قرآن مجيد ميں اعلان هوا هے کہ خداوندعالم خيانت کرنے والے اور ناشکر انسان کو دوست نهيں رکهتا۔
((وَاِمَّا تَخَافَنَّ مِنْ قَوْمٍ خِيانَةً فَانْبِذْ اِلَيهِمْ عَلَيٰ سَوَاءٍ اِنَّ اللهَ لَا يحِبُّ الْخَائِنِينَ))۔ 546
"اور اگر کسي قوم سے کسي خيانت يا بد عهدي کا خطره هے تو آپ بهي ان کے عهد کي طرف پهينك ديں کہ الله خيانت کاروں کو دوست نهيں رکهتا هے"۔
خداوندعالم چونکہ خيانت سے بهت زياده نفرت کرتا هے اسي وجہ سے مومنين کو خدا و رسول اور امانات ميں خيانت سے سخت منع فرماتا هے:
((يا أَيهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَخُونُوا اللهَ وَالرَّسُولَ وَتَخُونُوا أَمَانَاتِكُمْ وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ))۔ 547
"ايمان والو! خداو رسول اور اپني امانتوں کے بارے ميں خيانت نہ کرو جب کہ تم جانتے بهي هو "۔
حضرت رسول خدا صلي الله عليہ و آلہ و سلم نے فرمايا:
"لَيسَ مِنّا مَنْ خَانَ مُسْلِماً فِي اَهْلِہِ وَمالِہِ"۔548
"جو شخص کسي مسلمان کے مال يا اس کے اهل و عيال کے ساته خيانت کرے تو وه مسلمان نهيں هے"۔
نيز آنحضرت صلي الله عليہ و آلہ و سلم نے فرمايا:
"اِفْشاءُ سِرِّ اَخِيكَ خِيانَةٌ، فَاجْتَنِبْ ذٰلِكَ"۔549
"کسي مسلمان برادر کے راز کو فاش کرنا خيانت هے، لہٰذا اس سے اجتناب کرو"۔
اسي طرح ايك دوسرے مقام پر ارشاد فرماتے هيں:
"لَا تَخُنْ مَنْ خَانَكَ فَتَكُنْ مِثْلَہُ"۔550
"جس شخص نے تمهارے ساته خيانت کي هے اس کے ساته خيانت نہ کرو، کيونکہ اگرتم نے خيانت کي تو تم بهي اسي کي طرح هوجاؤگے"۔
نيز آپ هي کا فرمان هے:
"چار چيزيں جس گهر ميں بهي پائي جائيں وه تباه و برباد هوجاتا هے:
خيانت، چوری، شرابخوری اور زنا"۔551
حضرت رسول اکرم صلي الله عليہ و آلہ و سلم کا ارشاد هے:
"اَلْمَكْرُ وَالْخَدِيعَةُ وَالْخِيانَةُ فِي النّارِ"۔552
"فريب کاري (کرنے والا)، دهوکہ (دينے والا)اور خيانت(کرنے والا) آتش جهنم ميں هے"۔
حضرت علي عليہ السلام فرماتے هيں:
"اَلْخِيانَةُ دَليلٌ عَلَيٰ قِلَّةِ الْوَرَعِ وَعَدَمِ الدِّيانَةِ"۔553
"خيانت کرنا، تقويٰ کي قلت اور ديانت نہ هونے کي دليل هے"۔
حضرت امام صادق عليہ السلام فرماتے هيں:
"يجْبَلُ الْمُؤْمِنُ عَلَيٰ كُلِّ طَبِيعَةٍ اِلّا الْخِيانَةَ وَالْكِذْبَ"۔554
"مومن هر فطرت پر پيدا هوسکتا هے سوائے خيانت اور جهوٹ کے "۔

شرابخوری
اسلامي تعليمات کے پيش نظر شراب بنانے والا اور شراب خوري کي بنياد ڈالنے والا ابليس هوتاهے۔

هم نهيں سمجهتے کہ شراب خوري کا ضرر اور نقصان کسي پر مخفي هو يهانتك کہ شراب پينے والے پر بهي مخفي نهيں هے۔
شر اب اور هر مست کرنے والي چيز انساني عقل و قدرت تفکر پر ايك کاري ضرب لگاتي هے، اور آہستہ آہستہ انسان نابود هوجاتا هے۔
خداوندعالم کي هر نعمت جو بدن کو خدا کي عبادت اور بندگان خدا کي خدمت کے لئے عطا کي گئي هے اس قدرت کو شراب يا دوسري مست کرنے والي چيز کے ذريعہ نابودکرنا بهت هي ناپسند کام اور گناه عظيم هے۔
شراب بنانے کے لئے انگور، خرمہ اور دوسري چيزوں کو بيچنا حرام هے اور ايك ناپسند امر هے اور يہ خدا وندعالم اور انسانيت کے ساته مقابلہ هے۔
شراب بنانا، ادهر ادهر لے جانا، بيچنے ميں واسطہ بننا، شراب کے کارخانہ ميں کام کرنا اور شراب پينا يہ تمام چيزيں حرام اور موجب غضب الٰهي هيں اور روز قيامت دردناك عذاب کا باعث هيں۔
((ياأَيها الَّذِينَ آمَنُوا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيسِرُ وَالْأَنصَابُ وَالْأَزْلاَمُ رِجْسٌ مِنْ عَمَلِ الشَّيطَانِ فَاجْتَنِبُوهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ۔ اِنَّمَا يرِيدُ الشَّيطَانُ أَنْ يوقِعَ بَينَكُمْ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ فِي الْخَمْرِ وَالْمَيسِرِ وَيصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللهِ وَعَنْ الصَّلاَةِ فَهل أَنْتُمْ مُنتَهُونَ))۔ 555
”اے ايمان والو! شراب، جوا، بت، پانسہ يہ سب گندے شيطاني اعمال هيں لہٰذا ان سے پر هيز کرو تاکہ کاميابي حاصل کر سکو۔شيطان تو بس يهي چاهتا هے کہ شراب اور جوے کے بارے ميں تمهارے درميان بغض اور عداوت پيدا کردے اور تمهيں يادِ خدا اور نماز سے روك دے تو کيا تم واقعاً رك جاؤگے“۔
پيغمبر اکرم صلي الله عليہ و آلہ و سلم کا ارشاد هے:
”شارِبُ الْخَمْرِ لَا تُصَدِّقُوهُ اِذَا حَدَّثَ، وَلَاتُزَوِّجُوهُ اِذَا خَطَبَ، وَلَا تَعُودُوهُ اِذَا مَرِضَ وَلَا تُحْضِرُوهُ اِذَا مَاتَ، وَلا تَأْمَنُوهُ عَليٰ اَمانَةٍ“۔556
”شراب پينے والے کي باتوں کي تصديق نہ کرو، اور اس سے اپني بيٹي کي شادي نہ کرو، جب بيمار هوجائے تو اس کي عيادت کے لئے نہ جاؤ، اور جب مرجائے تو اس کے جنازه ميں شريك نہ هو اور اس کو دي هوئي امانت پر مطمئن نہ هو“۔
نيز آنحضرت صلي الله عليہ و آلہ و سلم نے فرمايا:
”يخْرُجُ الْخَمّارُ مِنْ قَبْرِهِ مَكْتُوبٌ بَينَ عَينَيہِ :آيسٌ مِنْ رَحْمَةِ اللّٰہِ“۔557
”جس وقت شراب پينے والا روز قيامت قبر سے باهر آئے گا تو اس کي پيشاني پر لکها هوگا: رحمت خدا سے مايوس“۔
حضرت رسول خدا صلي الله عليہ و آلہ و سلم کا ارشاد هے:
”اَلْخَمْرُ اُمُّ الْفَواحِشِ، وَاَكْبَرُ الْكَبائِرِ“۔558
”شراب خوري تمام هي گناهان کبيره کا سرچشمہ هے“۔
نيز رسول خدا صلي الله عليہ و آلہ و سلم کا فرمان هے:
”لَعْنَ اللّٰہُ الْخَمْرَ وَعاصِرَ ها وَغَارِسَها وَ شارِبَها وَساقِيهاوَ بائِعَها وَمُشْتَرِيها وَآكِلَ ثَمَنِها وَحامِلَها وَالْمَحْمُولَةَ اِلَيہِ“۔559
”خداوندعالم شراب، شراب بنانے والے، شراب بننے والے درختوں کو لگانے والے، شراب پينے والے، شراب پلانے والے، شراب خريدنے والے اور شراب بيچنے والے، اس کي تجارت سے حاصل کرنے والے، اس پيسہ کو لے جانے والے، اور (شراب)کو اٹهانے والے، سب پر خداوندعالم نے لعنت کي هے“۔
حضرت رسول خدا صلي الله عليہ و آلہ و سلم ايك بهت اهم روايت ميں فرماتے هيں:
”مَنْ كانَ يؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْيوْمِ الْآخِرِ فَلاَ يجْلِسْ عَليٰ مائِدَةٍ يشْرَبُ عَلَيها الْخَمْرُ “۔560
”جو شخص خدا اور روز قيامت پر ايمان رکهتا هے تو اس کے لئے سزاوار نهيں هے کہ شراب کے دسترخوان بيٹهے“۔
مفضل کہتے هيں: ميں نے امام صادق عليہ السلام سے سوال کيا کہ خداوندعالم نے مست کرنے والي چيز کو کيوں حرام کيا هے؟
تو امام عليہ السلام نے فرمايا: کيونکہ اس سے فتنہ و فساد اور نقصان هوتا هے، شراب خور کے بدن ميں رعشہ پيدا هوجاتا هے، اس کے دل سے نور ختم هوجاتا هے، اس کي مروت ختم هوجاتي هے، گناه کرنے پر جرأت پيدا هوجاتي هے، خونريزي کرتا هے، زناکار هوجاتا هے، مستي کي حالت ميں اپنے محرم پر تجاوز کرتا هے، اور اپني عقل کو گنواديتا هے اور اس کي برائيوں اور شر ميں اضافہ هوتاجاتا هے۔! 561

گالياں اور نازيبا الفاظ

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

لوگوں کو نازيباالفاظ کہنا اور گالياں دينابهت هي زياده بُري بات هے، جو اخلاق سے دوري کي نشاني هے، نيز ديندار ي اور انساني وقار کے برخلاف هے۔
قرآن مجيد نے مومنين کو سبّ وشتم اور گاليوں کي اجازت دشمنان خدا تك کے لئے نهيں دي هے، نيز روايت و احاديث ميں لوگوں کو حيوانات اور دوسري اشياء کے بارے ميں ناسزا کہنے سے منع کيا گيا هے۔
((وَلاَتَسُبُّوا الَّذِينَ يدْعُونَ مِنْ دُونِ اللهِ فَيسُبُّوا اللهَ عَدْوًا بِغَيرعلمٍ۔۔)) -562
”اور خبر دار تم لوگ انهيں بُرا بهلا نہ کهو جن کو يہ لوگ خدا کو چهوڑ کر پکارتے هيں کہ اس طرح يہ دشمني ميں بغير سمجهے بوجهے خدا کو بُرا بهلا کهينگے۔۔“۔
حضرت رسول اکرم صلي الله عليہ و آلہ و سلم نے فرمايا:
” لَا تَسُبُّوا النّاسَ فَتَکْسِبُوا الْعَداوَةَ بَينَهُمْ۔ 563
”لوگوں کو گالياں نہ دو، کيونکہ اس سے دشمني پيدا هوتي هے“۔
نيز آنحضرت صلي الله عليہ و آلہ و سلم هي کا فرمان هے:
”سِبابُ الْمُؤْمِنِ فُسُوقٌ، وَقِتالُہُ کُفْرٌ، وَاَکْلُ لَحْمِہِ مِنْ مَعْصِيةِ اللّٰہِ۔ 564
”مومن کو گالي دينا فسق هے، اور اس کا قتل کفر هے اور اس کي غيبت کرنا خدا کي معصيت هے“۔
ايك دوسري حديث ميں آنحضرت صلي الله عليہ و آلہ و سلم نے فرمايا:
”لَا تَسُبُّوا الشَّيطانَ، وَتَعَوَّذُوبِاللّٰہِ مِنْ شَرِّہِ“-565
”شيطان تك کو گالي نہ دو، صرف شياطين کے شر سے خدا سے پناه مانگو“
نيز فرمايا:
”لاَ تَسُبُّوا لرِّياحَ، فَاِنَّها مَاْمُورَةٌ، وَلَا تَسُبُّوا الْجِبالَ وَلَا السَّاعاتِ وَلَا الْاَيامَ وَلاَ اللَّيالي فَتَاْثَمُوا وَتَرْجِعْ اِلَيکُمْ“-566
”هوا کو گالي نہ دوکيونکہ يہ خدا کي طرف سے هے، پهاڑوں، وقت اور روز و شب کے بارے ميں ناسزا نہ کهو، چونکہ يہ کام گناه هے، اور گناهوں کا نقصان خود تم کو پهنچے گا“۔

اسراف (فضول خرچي)
کهانے پينے، لباس، معاشرت و محبت، دنياوي عشق اوربخشش و انفاق ميں زياده روي کرنا اسراف کے مصاديق ميں سے هے، اور اسراف قرآن و حديث کي نظر ميں قابل مذمت اور بُرا عمل هے۔
اسراف اس قدر بُرا کام هے کہ خداوندعالم نے قرآن مجيد ميں ارشاد فرمايا هے کہ اسراف کرنے والے کو خدا دوست نهيں رکهتا۔
((۔۔کُلُوا وَاشْرَبُوا وَلاَتُسْرِفُوا اِنَّہُ لاَيحِبُّ الْمُسْرِفِينَ))۔ 567
”۔۔کهاؤپيؤ مگر اسراف نہ کرو کہ خدا اسراف کرنے والوں دوست نهيں رکهتا هے“۔
اسراف کرنے والا، فضول خرچي کرنے والا اور مال و دولت کو تباه و برباد کرنے والا؛ قرآن مجيد کي نظر ميں اسراف کرنے والاهے اور اسراف کرنے والے شيطان کے بهائي هوتے هيں:
((اِنَّ الْمُبَذِّرِينَ کَانُوا اِخْوَانَ الشَّياطِينِ وَکَانَ الشَّيطَانُ لِرَبِّہِ کَفُورًا))۔ 568
”اسراف کرنے والے شياطين کے بهائي بند هيں اور شيطان تو اپنے پروردگار کا بهت بڑا انکا ر کرنے وا لا هے“۔
نيز آنحضرت صلي الله عليہ و آلہ و سلم کا ارشاد هے:
”اِنَّ مِنَ السَّرَفِ اَنْ تَاکُلَ کُلَّ مَا اشْتَهَيتَ “-569
”جس هر چيز کو دل چاهے ان کا کهانا اسراف هے“۔
حضرت امام حسن عسکري عليہ السلام فرماتے هيں:
”اِنَّ لِلسَّخاءِ مِقْداراً فَاِنْ زادَ عَلَيہِ فَهُوَ سَرَفٌ“-570
”سخاوت کي بهي ايك حد هے اگر انسان اس حد سے گزر جائے تو اسراف هے“۔
حضرت علي عليہ السلام فرماتے هيں:
”وَيحَ الْمُسْرِفِ، مَا اَبْعَدَہُ عَنْ صَلَاحِ نَفْسِہِ وَاسْتِدْراكِ اَمْرِہِ“-571
”افسوس هے اسراف کرنے والے پر، کہ وه اپنے نفس کي اصلاح کرنے اور اپني زندگي کو درك کرنے سے کس قدر دور هے“۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

حضرت امام صادق عليہ السلام فرماتے هيں:

”لِلْمُسْرِفِ ثَلاَثُ عَلاماتٍ:يشْتَري مَا لَيسَ لَہُ، وَيلْبِسُ مَا لَيسَ لَہُ، وَيأْكُلُ مَا لَيسَ لَہُ، “572

” اسراف كرنے والے كي تين نشانياں هيں: ايسي چيزيں خريدتا هے، پهنتا هے اور كهاتا هے جو اس كي شان كے مطابق نهيں هے“۔

نيز امام صادق عليہ السلام كا ارشاد هے:

”اِنَّ الْقَصْدَ اَمْرٌ يحِبُّہُ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ، وَاِنَّ السَّرَفَ يبْغِضُہُ اللّٰہُ، حَتّي طَرْحَكَ النَّواةَ، فَاِنَّها تَصْلُحُ لِشَيءٍ وَحَتّي صَبَّكَ فَضْلَ شَرابِكَ“۔573

”بے شك ميانہ روي ايك ايسي حقيقت هے جس كو خداوندعالم دوست ركهتا هے اور اسراف كرنے والے كو دشمن ركهتا هے، خرمہ كي بوئي جانے والي گٹهلي كو دور پهينك دےنا اور اپني ضرورت سے زيادہ پاني بهانا، اسراف اور فضول خرچي هے“۔

حضرت علي عليہ السلام كا فرمان هے:

”مَنْ كانَ لَہُ مالٌ فَاِياہُ وَالْفَسادَ، فَاِنَّ اِعْطائَكَ الْمالَ فِي غَيرِ وَجْهِہِ تَبْذِيرٌ وَاِسْرافٌ وَهُوَ يرْفَعُ ذِكْرَ صاحِبِہِ فِي النّاسِ، وَيضَعُہُ عِنْدَ اللّٰہِ“۔574

”جو شخص صاحب مال ودولت هو اس كو فساد سے پرهيز كرنا چاہئے، بے شك اسراف و تبذير يہ هے كہ اپنے مال ودولت كو بلا وجہ صرف كرے، اس طرح خرچ كرنا صاحب مال كے نام كو مٹاديتا هے، اور ايسا كرنے والا انسان خدا كے نزديك ذليل و رسوا هوجاتا هے“۔

ملاوٹ اور دهوكہ بازي كرنا

كسي بهي كام ميں دهوكہ بازي كرنا اور بيچنے والي چيزوں مينملاوٹ كرنا مثلاً عيب دار چيز كو بے عيب بناكر بيچنا وغيرہ، يا اسي طرح كے دوسرے كام غشّ اور دهوكہ بازي كے مصاديق هيں۔

ملاوٹ اور دهوكہ بازي كے سلسلہ ميں اقتصادي مسائل سے متعلق آيات ميں قرآن مجيد نے بيان فرمايا هے، اسي طرح احاديث ميں بهي اس بُرے كام كے سلسلہ ميں تفصيل كے ساتھ بيان ملتا هے۔

بے شك قرآن مجيد اور حديث كي روشني ميں ملاوٹ ايك حرام كام اور لوگوں كے ساتھ خيانت هے۔

حضرت رسول خدا صلي اللہ عليہ و آلہ و سلم سے روايت هے:

”اَلْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ وَلاَ يحِلُّ لِمُسْلِمٍ اِذا باعَ مِنْ اَخِيہِ بَيعاً فِيہِ عَيبٌ اَنْ لاَ يبَينَہُ“۔575

”مسلمان آپس ميں ايك دوسرے كے بهائي هيں، ايك مسلمان كے لئے جائز نهيں هے كہ اپنے عيب دار مال كو فروخت كرتے وقت اس كے عيب كو نہ بيان كرے اور دوسرے مسلمان كو بيچ دے“۔

نيز آنحضرت صلي اللہ عليہ و آلہ و سلم نے فرمايا:

”مَنْ غَشَّ الْمُسْلِمِينَ حُشِرَ مَعَ الْيهُودِ يوْمَ الْقِيامَةِ، لاَ نَّهُمْ اَغَشُّ النّاسِ لِلْمُسْلِمِينَ“۔576

”جو شخص مسلمانوں كے ساتھ ملاوٹ اور دهوكہ سے كام لے تو خداوندعالم اس كو روز قيامت يهودي محشور كرے گا كيونكہ دنيا ميں مسلمانوں كے ساتھ سب سے زيادہ خيانت يهودي هي كرتے هيں“۔

نيز آنحضرت صلي اللہ عليہ و آلہ و سلم كا ارشاد هے:

”مَنْ باعَ عَيباً لَمْ يبَينْہُ لَمْ يزَلْ فِي مَقْتِ اللّٰہِ، وَلَمْ تَزَلِ الْمَلاَئِكَةُ تَلْعَنُہُ“۔577

”جو شخص كسي عيب دار چيز كو فروخت كرے ليكن اس كے عيب كو نہ بيان كرے تو هميشہ اس پر غضب پروردگار هوتا رهتا هے، اور فرشتے هميشہ لعنت كرتے رهتے هيں“۔

حضرت علي عليہ السلام نے فرمايا:

”مَنْ غَشَّ النّاسَ فِي دِينِهِمْ فَهُوَ مُعانِدٌ لِلّٰہِ وَ رَسُولِہِ“۔578

”جو شخص اپنے مومن بهائي كے ساتھ ملاوٹ اور دهوكہ بازي سے كام لے تو ايسا شخص خدا و رسول كا دشمن هے“۔

نيز حضرت علي عليہ السلام كا فرمان هے:

”اِنَّ اَعْظَمَ الْخِيانَةِ خِيانَةُ الْاُمَّةِ، وَاَفْظَعَ الْغِشَّ غِشُّ الْاَئِمَّةِ“۔579

” بے شك سب سے بڑي خيانت ؛ امت (مسلمہ) كے ساتھ خيانت كرنا هے اور سب سے بڑي دهوكہ بازي (ديني) رهبروں كے ساتھ دهوكہ بازي هے“۔

ربا (سود)
لوگوں سے سود لينے كي غرض سے قرض دينا، يا كوئي پست چيز دے كر اچھي چيز لينے كي غرض سے معاملہ كرنا جيسے دس كيلو گھٹيا گيھوں، چاول يا خرمادے كر 8 كلو بھترين گيھوں، چاول يا خرما لينا، يہ بھي ربا، سود كے مصداق اور گناھان كبيرہ ميں سے ھے، جس كے سلسلہ ميں خدا وندعالم نے قطعي عذاب كا وعدہ ديا ھے:
((ياأَيها الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللهَ وَذَرُوا مَا بَقِي مِنْ الرِّبَا إِنْ كُنتُمْ مُؤْمِنِينَ۔فَإِنْ لَمْ تَفْعَلُوا فَأْذَنُوا بِحَرْبٍ مِنْ اللهِ وَرَسُولِہِ۔۔۔))۔ 580
”اے ايمان والو! اللہ سے ڈرواور جو سود باقي رہ گيا ھے اسے چھوڑ دو اگر تم صاحبان ايمان ھو۔اگر تم نے ايسا نہ كيا تو خداو رسول سے جنگ كرنے كے لئے تيار ھو جاؤ۔۔“۔
حضرت رسول خدا صلي اللہ عليہ و آلہ و سلم نے فرمايا:
”شَرُّ الْمَكاسِبِ كَسْبُ الرِّبَا“۔581
”سب سے بُرا كسب معاش، سود كے ذريعہ كسب معاش ھے“۔
نيز آنحضرت صلي اللہ عليہ و آلہ و سلم كا ارشاد ھے:
”مَنْ اَكَلَ الرِّبا مَلَاَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ بَطْنَہُ مِنْ نارِ جَھَنَّمَ بِقَدْرِ مَا اَكَلَ، وَاِنِ اكْتَسَبَ مِنْہُ مَالاً لَايقْبَلِ اللّٰہُ مِنْہُ شَيئاً مِنْ عَمَلِہِ، وَلَمْ يزَلْ فِي لَعْنَةِ اللّٰہِ وَالْمَلَائِكَةِ ماكانَ عِنْدَہُ قِيراطٌ“۔582
”جو شخص جس قدر سود خوري كرتا ھے خداوندعالم اسي مقدار ميں اس كے پيٹ كو آتش جہنم ميں بھر ديتا ھے، اگر انسان رباخوري كے ذريعہ دولت كمائے تو خداوندعالم روز قيامت اس كا كوئي عمل قبول نھيں كرے گا، اور سود كا ايك پيسہ بھي اس كے پاس ھوتو خداوندعالم اور فرشتہ ھميشہ اس پرلعنت كرتے رھتے ھيں“۔
حضرت امام صادق عليہ السلام فرماتے ھيں:
”دِرْھَمُ رِبَا اَعْظَمُ عِنْدَاللّٰہِ مِنْ سَبْعِينَ زِنْيةً بِذاتِ مَحْرَمٍ فِي بَيتِ اللّٰہِ الْحَرامِ“۔583
”سود كا ايك پيسہ خدا كے نزديك اس سے كھيں زيادہ بُرا ھے كہ خانہ خدا ميں اپنے محرم (ماں بہن)سے 70بار زنا كياھو“۔
نيز امام صادق عليہ السلام نے فرمايا:
”اِنَّ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ لَعَنَ آكِلَ الرِّبا وَمُوْكِلَہُ وَكاتِبَہُ وَشاھِدَيہِ“۔584
خداوندعالم، سود لينے والے، سود دينے والے، سود كے معاملہ كو لكھنے والے اور اس معاملہ پر گواہ ھونے والے پر لعنت كرتا ھے“۔
قرآن مجيد نے بھت سي آيات ميں گزشتہ امتوں كي ھلاكت و تباھي اور ان كے مختلف عذاب كے اسباب و علل بيان كئے ھيں۔
اگر انسان قرآن مجيد كي ان آيات پر غور و فكر كرے جو گزشتہ امتوں كے عذاب كي وجوھات بيان كرتي ھيں تو انسان ميں نفساني كمال پيدا ھوجائيں اور ھلاكت و تباھي سے دور ھوجائے۔
قرآن مجيد نے درج ذيل عناوين كو گزشتہ امتوں كي ھلاكت اور ان كے عذاب كے اسباب بتايا ھے:
اپنے نفس پر ظلم، دوسروں پر ظلم، اسراف، حق كا انكار و كفر، فسق، طغيان، غفلت اور جرم۔585
حضرت پيغمبر اكرم صلي اللہ عليہ و آلہ و سلم نے ارشاد فرمايا:
”اَمَّاالْمُھْلِكاتُ:فَشُحٌّ مُطاعٌ، وَھَوي مُتَّبَعٌ، وَاِعْجابُ الْمَرْءِ بِنَفْسِہِ“۔586
”ھلاك كرنے والي چيزيں يہ ھے: ھميشہ بخل كرنا، ھوائے نفس كي پيروي كرنا، اور انسان كي خود غرضي “۔
نيز آنحضرت صلي اللہ عليہ و آلہ و سلم نے فرمايا:
”اِنَّ الدّينارَ وَالدِّرْھَمَ اَھْلَكا مَنْ كانَ قَبْلَكُم وَھُما مُھْلِكاكُمْ“۔587
”بے شك درھم و دينار نے گزشتہ قوموں كو ھلاك كرديااور يھي چيز تم لوگوں كو بھي ھلاك كرنے والي ھے“۔
حضرت علي عليہ السلام نے فرمايا:
”مَنِ اسْتَبَدَّ بِرَاْيِہِ ھَلَكَ“۔588
”جو شخص اپني رائے ميں استبداد كرے اور قوانين الٰھي اور عاقل لوگوں سے مشورہ نہ كرے تو ھلاك ھوجائے گا“۔
حضرت امام صادق عليہ السلام نے فرمايا:
”ھَلَكَ مَنْ لَمْ يعْرِفْ قَدْرَہُ“۔589
”جو شخص اپني قدر و منزلت نہ پہچانے اور اپني موقعيت اور حالت سے آشنا نہ ھو وہ ھلاك ھوجاتا ھے“۔
نيز امام صادق عليہ السلام نے فرمايا:

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

”يهْلِكُ اللهُ سِتّاً بِسِتٍّ :اَلْاُمَراءَ بِالْجَوْرِ، وَالْعَرَبَ بِالْعَصَبِيةِ، وَالدَّهاقِينَ بِالْكِبْرِ، وَالتَّجارَ بِالْخِيانَةِ، وَاَهْلَ الرُّسْتاقِ بِالْجَهْلِ، وَالْفُقَهاءَ بِالْحَسَدِ“-590

”خداوندعالم نے چھ گرهوں كو چھ چيزوں كے ذريعہ هلاك كيا: حكام كو ظلم و ستم كي وجہ سے، عرب كو تعصب كي وجہ سے، رؤسا كو تكبر كي وجہ سے، تاجروں كو خيانت كي وجہ سے، ديهاتيوں كو جهالت كي وجہ سے اور (علماء و)فقهاء كو حسد كي وجہ سے“

تكبر

تكبر، شيطاني صفت، خدا كے مدمقابل قرار دينے والي وجہ اور لوگوں كو ذليل و خوار سمجهنے والي شئے هے۔

تكبر چاهے خدا، قرآن انبياء اور ائمہ عليهم السلام كي نسبت هو يا دوسرے لوگوں كي نسبت هو (جو شايد اس سے بهتر هوں) تو تكبر كرنے والا شيطاني گروه اور ابليس كا ساتهى، خدا كي طرف سے ملعون اور اس كي رحمت سے محروم هے۔

جيسا كہ قرآن مجيد كے فرمان كے مطابق 591 ابليس اپنے تكبر اور غرور كي وجہ سے خدا كي بارگاه سے نكال ديا گيا اور لعنت كاطوق هميشہ هميشہ كے لئے اس كي گردن ميں ڈال ديا گيا، اسي طرح تكبر كرنے والا شخص اپنے تكبر و غرور كي وجہ سے انسانيت اور مقام آدميت كو كهوبيٹهتا هے۔

قرآن مجيد نے تكبر كرنے والوں اور تكبر كي عادت ركهنے والوں كو روز قيامت كے د ردناك عذاب كا مستحق قرار ديا هے:

((--- وَأَمَّا الَّذِينَ اسْتَنكَفُوا وَاسْتَكْبَرُوا فَيعَذِّبُهم عَذَابًا أَلِيمًا وَلاَيجِدُونَ لَهم مِنْ دُونِ اللهِ وَلِيا وَلاَنَصِيرًا))- 592

”---اور جن لوگوں نے انكار كيا اور تكبر سے كام ليا هے ان پر دردناك عذاب كرے گا اور انهيں خدا كے علاوه نہ كوئي سرپرست ملے گا اور نہ مدد گار“۔

قرآن مجيد نے تكبر كرنے والوں كو خدا كي محبت سے خارج قرار ديتے هوئے خدا كي لعنت كا مستحق قرار ديا هے:

((--- إِنَّہُ لاَيحِبُّ الْمُسْتَكْبِرِينَ))- 593

”---وه مستكبرين كو هرگز پسند نهيں كرتا هے“۔

روز قيامت تكبر كرنے والوں كو سختي كے ساتھ حكم ديا جائے كہ جهنم كے دروازوں سے داخل هوجاؤ۔

((ادْخُلُوا أَبْوَابَ جَہَنَّمَ خَالِدِينَ فِيها فَبِئْسَ مَثْوَي الْمُتَكَبِّرِينَ))- 594

”اب جهنم كے دروازوں سے داخل هوجاؤ اور اسي ميں هميشہ رهو كہ اكڑنے والوں كا ٹهكانہ بهت بُرا هے“۔

حضرت رسول اكرم صلي الله عليہ و آلہ و سلم كا ارشاد هے:

”اِجْتَنِبُوا الْكِبْرَ، فَاِنَّ الْعَبْدَ لَا يزالُ يتَكَبَّرُ حَتّي يقُولَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ:اكْتُبُوا عَبْدِي هٰذا فِي الْجَبَّارِينَ“۔

”تكبر سے اجتناب كرو، بے شك جب انسان هميشہ تكبر سے كام ليتا هے تو خداوندعالم فرماتا هے : ميرے اس بندے كانام جباروں ميں لكھ ديا جائے“۔

حضرت علي عليہ السلام فرماتے هيں:

”اِياكَ وَالْكِبْرَ، فَاِنَّہُ اَعْظَمُ الذُّنُوبِ، وَاَلْاَمُ الْعُيوبِ، وَهُوَحِلْيةُ اِبْلِيسَ“۔

”تكبر سے پرهيز كرو، كيونكہ يہ سب سے بڑا گناه هے اور بهت بُرا عيب هے، تكبر ابليس كي زينت هے۔

نيز امام علي عليہ السلام نے فرمايا:

”عَجِبْتُ لِابْنِ آدَمَ، اَوَّلُہُ نُطْفَةٌ، وَآخِرُهُ جِيفَةٌ، وَهُوَ قائِمٌ بَينَهُما وِعاءً لِلْغائِطِ ثُمَّ يتَكَبَّرُ“۔

”واقعاً انسان پر تعجب هوتا هے جس كي ابتداء نطفہ اور جس كا انجام ايك بدبودار مردار هو يعني جس كي ابتداء اور انتها نجاست هو، ليكن پهر بهي تكبر كرتا هے“۔

پيغمبر اكرم صلي الله عليہ و آلہ و سلم كا يہ اعلان عام تها:

”اِياكُم وَالْكِبْرَ، فَاِنَّ اِبْلِيسَ حَمَلَہُ الْكِبْرُ عَلَي تَرْكِ السُّجُود لِآدَمَ“۔

”تكبر سے دوري اختيار كرو، كيونكہ اسي تكبر كي وجہ سے شيطان نے حكم خدا كي مخالفت كي اور جناب آدم (عليہ السلام) كو سجده نہ كيا“۔

قارئين كرام! گزشتہ صفحات ميں بيان هونے والے عناوين سے يہ بات واضح هوجاتي هے كہ تمام بُرائياں يهي نهيں هيں بلكہ يہ تو بُرائيوں كے چند نمونہ تهے جن كي وجہ سے انسان دنيا و آخرت ميں ذليل و رسوا هوجاتا هے۔

بعض دوسري معنوي بُرائيوں كا مرتكب انسان سب سے بُرے حيوانوں سے بهي بُرا هوجاتا هے، اور روز قيامت انسان كا باطن انسان كي شكل ميں ظاهر هوگا، وه برائياں كچھ يوں هيں: اپنے كوكفار و مشركين كي شبيہ بنانا، جهالت و نادانى ميں

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

باقي رہنا، نسل و اقتصاد میں فساد کرنا، بدعت گزاری، غرور، سستي اور کاهلی، چوری، قتل، حرام چیزوں میں دوسروں کي پیروي کرنا، دوسروں کي نسبت بدگماني کرنا، خدا سے بدگماني کرنا، وسوسہ، پستي و ذلت میں زندگي بسر کرنا، فتنہ و فساد پھیلانا، چغل خوری، شرک، بے جا تمنا کرنا، جلد بازي کرنا، قساوت قلب، لجاجت اور ہٹ دھرمی، جنگ و جدال کرنا، ناچ گانا، اختلاف کرنا، (غیر دیني)گروہ بنانا، غیظ و غضب اور جدائی، بے جا تعصب، لالچ، لوگوں کے عیوب ڈھونڈنا، حرص، زنا، حسد، ماں باپ، اھل و عیال اور دوسرے لوگوں کے حقوق ضائع کرنا۔

اگر هم ان تمام عناوین کي قرآن و حدیث کي روشني میں وضاحت کرنا چاهیں تو چند جلد کتاب بن جائیں، ان چیزوں کي تفصیل کے سلسلہ قرآني تفاسیر اور احادیث و اخلاق کي مفصل کتابوں کي طرف رجوع فرمائیں۔

هم اس فصل کو پوري کتاب میں بیان هونے والے مطالب کا خلاصہ بیان کرتے هوئے ختم کرتے هیں:

اس کتاب کے ایک حصہ میں خداوندعالم کي مادي اور معنوي نعمتوں کا ذکر کیا گیا هے جن سے انسان عبادت و بندگي کي طاقت حاصل کرنے کے لئے فیضیاب هوتا هے، نیز اس بات پر بھي توجہ دلائي گئي هے کہ خداوندعالم کي مادي اور معنوي نعمتوں کو بے جا اور نامناسب طریقہ پر خرچ کرنا گناہ و معصیت هے۔

اس کتاب میں اس بات پر بھي توجہ دلائي گئي هے کہ توبہ و انابہ اور خدا کي طرف بازگشت یہ هے کہ خدا کي نعمتوں کو اس کي معین کردہ راہ میں خرچ کرے، دوسرے الفاظ میں یہ بیان کیا گیا هے کہ توبہ یعني اپنے گزشتہ پر نادم و پشیمان هونا اور اپنے گزشتہ کي تلافي اور جبران کرنا هے، اور آئندہ میں اپنے اصلاح کے لئے کوشش کرنا۔

ایک حصہ میں یہ بھي بیان کیا گیا هے کہ انسان کتنا هي گناهوں میں آلودہ هو ایک بیمار کي طرح هے اور خدا وندعالم کي طرف سے اس بیماري کے علاج اور شفاء کے لئے تمام دروازے کھلے هیں، لہٰذا انسان کو هرگز ناامید نهیں هونا چاہئے بلکہ اس بات پر یقین رکھنا چاہئے کہ خداوندعالم توبہ قبول کرنے والا هے، اور خداوندعالم کي بے نهایت رحمت و قدرت اور اس کا لطف و کرم آساني کے ساتھ توبہ کرنے والے گناهگار کے شامل حال هوجاتا هے، خداوندعالم انسان کے تمام گناهوں کو بخش دیتا هے، اور اس پراپني رحمت نازل کرتاهے، توبہ کرنے والے کو چاہئے کہ لوگوں کے مالي حقوق کو ادا کرے اور قرآني روسے واجب مالي حقوق کو ادا کرے، قضا شدہ واجبات کي ادائیگي کرے، اور گناهوں کو ترک کرنے کا قطعي فیصلہ کرے، اور اس قطعي فیصلہ پر پابندر هے۔

اس کتاب کے اهم حصہ میں توبہ سے متعلق آیات و احادیث کو بیان کیا گیا اور توبہ کرنے والوں کے واقعات بیان کئے گئے خصوصاً ایسے واقعات جن کو کم لکھا گیا اور سنا گیا هے، اور آخر میں قرآن و حدیث کي روشني میں اصلاح نفس کے چالیس عنوان بیان کئے گئے هیں۔

حقیر کا نظریہ هے کہ اگر گناهوں کا مرتکب انسان اس کتاب کا غورسے مطالعہ کرلے یا مجالس یا نماز جمعہ کے خطبوں میں اس کتاب کے مطالب کو بیان کرےں اور بعض گناهوں میں ملوث حضرات جو خود توبہ کي طرف مائل هیں؛ ان سبھي کے لئے یہ کتاب مفید ثابت هوگي۔دیني مبلغ کو لوگوں کي هدایت سے مایوس اور ناامید نهیں هونا چاہئے، مبلغین عزیز، انبیاء علیهم السلام کي طرح گمراهوں کي نسبت ایک باپ جیسا سلوک کریں، اور گناهگاروں کے ساتھ اپني اولاد جیسا برتاؤ کرے ان کو پیار و محبت کے ساتھ سمجھائے، بهت هي پیار و محبت اور لطیف انداز میں حلال و حرام کي تعلیم دیں اور انساني و اخلاقي حقائق کي وضاحت کریں اور اسي طرح صبر و حوصلہ کے ساتھ کام کرتے رهیں۔

امام عارفین، مولائے عاشقین اور امیر المومنین علیہ السلام نے تمام مبلغین اور معاشرہ کي اصلاح کرنے والے دلسوز علماء کو ایک پیغام دیا هے کہ بیمار گناہ کے علاج سے ناامید نہ هوں۔

گناهگارونکے ساتھ پیار و محبت اور لطف و کرم کا رویہ اختیار کریں ان کو دیني حقائق بتائیں اور ان کو نرم لہجہ میں توبہ کے لئے تیار کریناور اس سلسلہ میں پیش آنے والي زحمتوں کو برداشت کریں، جو واقعاً دنیا و آخرت میں رحمت الٰهي شامل حال هونے کا طریقہ هے۔

ایک شخص نے رسول خدا صلي اللہ علیہ و آلہ و سلم کي خدمت میں عرض کیا:

”اُحِبُّ اَنْ یرْحَمَنِي رَبّی، قالَ:ارْحَمْ نَفْسَکَ، وَارْحَمْ خَلْقَ اللّٰہِ یرْحَمْکَ اللّٰہُ“۔

”میں چاهتا هوں کہ خدامجھ پر رحم و کرم کرے، تو آنحضرت صلي اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا: تو خودا پنے اوپر اور دوسروں پر رحم کر تو خداوندعالم تجھ پر اپني رحمت نازل فرمائے گا“۔

بعض وجوهات کي بنا پر انسان گناهوں میں گرفتار هوجاتا هے انهیں اپنے سے دور نهیں کرنا چاہئے اور اس کے ساتھ سخت رویہ اختیار نهیں کرنا چاہئے بلکہ اس کو ایک بیمار کي نگاہ سے د یکھنا چاہئے، بیمار کو فطري طور پر مدد کي ضرورت هوتي هے اور اپني نجات کے لئے امداد چاهتا هے، واقعاً بیمار قابل ترحم هوتا هے، اس کو بلائیں اگر وہ نہ آئے تو هم خود جائیں، اور اس سے نرم لہجہ میں گفتگو کریں، دنیا و آخرت میں گناهوں کے خطرناک آثار کو بیان کریں، اس کو

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

خدا کے لطف و کرم اور نعمتوں کي ياد دلائيناور اس بات کي اميدرکھنا چاہئے کہ خداوندعالم تمھارے ذريعہ سے اس کو توبہ اور بازگشت کي توفيق عنايت فرمائے گا، کہ اگر کوئي شخص ھمارے ذريعہ سے ہدايت پاگيا اور اپنے گناھوں سے توبہ کرلي تو واقعاً يہ کام ھمارے ھر عمل سے زيادہ ثواب رکھتا ھے۔

حضرت علي عليہ السلام فرماتے ھيں: پيغمبر اکرم صلي الله عليہ و آلہ و سلم نے مجھے تبليغ دين کے لئے يمن بھيجاتو مجھ سے فرمايا: کسي سے بھي جنگ نہ کرنامگر يہ کہ پھلے اس کو اسلام کي دعوت دينا، اور اس کے بعد فرمايا:

"وَايمُ اللّٰہِ لَاَنْ يھْدِي اللّٰہُ عَليٰ يدَيكَ رَجُلاً خَيرٌلَکَ مِمّا طَلَعَتْ عَلَيہِ الشَّمْسُ وَغَرَبَتْ"۔

"ذات خدا کي قسم! اگر کوئي شخص تمھارے ذريعہ ہدايت حاصل کرلے تو يہ تمھارے لئے ھر اس چيزسے بھترھے جس پرسورج چمکتاھے"۔

آخر ميں خداوندعالم کي بارگاہ ميں دعا کرتے ھيں:

"پالنے والے! ھمارے پاس آنسوؤں کے علاوہ کوئي سرمايہ نھيں، سوائے دعا کے کوئي اسلحہ نھيں، اور تيرے علاوہ کسي سے اميد نھيں ھے؛ خدايا! ھميں حقيقي توبہ کي توفيق عنايت فرما!، اور ھميں تقويٰ و پرھيزگاري اور عبادت و بندگي سے مزين فرمادے، اور ھماري باقي ماندہ عمر کو ظاھري و باطني گناھوں سے محفوظ فرما، اور ھماري زندگي و موت کو محمد و آل محمد (عليھم السلام) کي زندگي و موت کي طرح قرار دے۔(آمين يا رب العالمين بحق محمد آل محمد)

فہرست منابع و ماخذ

1- قرآن کريم

2- نہج البلاغہ

3- اختصاص، شيخ مفيد، کنگرہ شيخ مفيد "قم 1413 ھ ق"۔

4- ارشاد القلوب، شيخ مفيد، کنگرہ شيخ مفيد "قم 1413 ھ ق"۔

5- اسرار معراج، شيخ علي قرني گلپائيگاني۔

6- اعلام الدين، حسن بن علي ديلمي۔

7- اعلام الورى، فضل بن حسن طبرسى۔

8-الترغيب، زکي الدين عبد العظيم بن عبد القوي منذري۔

9- الدر المنثور، سيوطي۔

10- الزہد، احمد بن زياد۔

11- امالی، شيخ صدوق، کتابخانہ اسلاميہ "1362 ھ ش"۔

12- امالی، شيخ طوسی، دار الثقافہ "قم 1414 ھ ق"۔

13- امالی، شيخ مفيد کنگرہ شيخ مفيد "قم 1413 ھ ق"۔

14- بازگشت بہ خدا، علي اکبر ناصري۔

15- بحار الانوار، علامہ مجلسی، الوفاء "بيروت 1404 ھ ق"۔

16-بصائر الدرجات، محمد بن حسن بن فروخ صفار، کتابخانہ آيت الله مرعشي نجفي2 "قم 1410 ھ ق"۔

17- پيشواي شھيدان، سيد رضا صدر۔

18- تحف العقول، حسن بن شعبہ بحرانی، جامعہ مدرسين "قم 1404 ھ ق"۔

19- تذکرۃ الاولياء، عطار نيشاپوري۔

20- تفسير امام حسن عسکري عليہ السلام ۔

21- تفسير برھان، سيد ھاشم بحرانی،

22- تفسير صافی، فيض کاشانی، الاعلمي "بيروت۔

23- تفسير عياشی، عياشی، مکتب العلميہ الاسلاميہ۔

24- توحيد مفضل، امام صادق عليہ السلام ۔

25- تفسير فرات، فرات کوفي۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

26- تفسیر قمی، علي بن ابراهیم قمی، الاعلمي ’’بیروت‘‘۔
27- تفسیر کشف الاسرار، میبدي۔
28- تفسیر معین، نور الدین محمد کاشاني۔
29- تفسیر نمونہ، مکارم شیرازی، دار الکتب الاسلامیہ۔
30- ثواب الاعمال، شیخ صدوق، رضي ’’قم 1364ھ ش۔
31- جامع الاخبار، تاج الدین شعیری، انتشارات رضي ’’قم 1363 ھ ش‘‘۔
32- جامع النورین، ملا اسماعیل سبزواري۔
33- جاھلیت قرن بیستم، صدر الدین بلاغي۔
34- جعفریات، عبداللہ حمیري۔
35- حسن یوسف، سید رضا صدر۔
36- خرائج، قطب الدین راوندی۔
37- خصال، شیخ صدوق، جامعۂ مدرسین ’’قم 1403 ھ ق‘‘۔
38- دعوات، قطب الدین راوندی، مدرسہ امام مہدي (عج) ’’قم 1407 ھ ‘‘۔
39- دیوان شمس، مولوي۔
40- راز آفرینش انسان، کرسي موریسن۔
41- راہ خدا شناسی، فھیمي۔
42- رجال، علامہ بحر العلوم۔
43- روح البیان، الشیخ اسماعیل حقي البروسوي۔
44- روضات الجنات، سید احمد خوانساري۔
45- روضة الواعظین، محمد بن حسن فتال نیشاپوری، رضي ’’قم‘‘۔
46- سفینة البحار، حاج شیخ عباس قمي۔
47- شرح نہج البلاغہ، ابن ابي الحدید ۔
48- شرح نہج البلاغہ جعفری، علامہ جعفري۔
49-طب النبی، میرزا ابو طالب نائیني۔
50-عدة الداعی، ابن فہد حلی، دارالکتب الاسلامیہ، ’’1407 ھ ق‘‘۔
51- علل الشرائع، شیخ صدوق، سیدالشہداء ’’قم 1366‘‘۔
52- علم و زندگی، ترجمہ احمد بیدشك۔
53- عنصر شجاعت، حاج میرازا خلیل کمرہ اي۔
54- عوالي اللآلی، ابن ابي جمھور احسائی، سید الشہداء ’’قم 1405 ھ ق‘‘۔
55- عیون اخبار الرضا، شیخ صدوق، جہان ’’1378‘‘۔
56- غرر الحکم، عبد الواحد بن محمد تمیمي آمدی، دفتر تبلیغات ’’قم 1366‘‘۔
57- کافی، شیخ کلیني علیہ الرحمہ، دار الکتب الاسلامیہ ’’1365 ھ ش‘‘۔
58- کشف الغمہ، علي بن عیسیٰ اربلی، مکتبہ بني ھاشمي ’’تبریز 1381 ‘‘۔
59- کنز العمال، علي المتقي الھندی، التراث الاسلامي ’’بیروت 1389 ھ ق‘‘۔
60- کنز الفوائد، ابوالفتح کراجکی، دار الزخائر ’’قم 1410 ھ ق‘‘۔
61- گنجینہ ھاي زندگي۔
62-مجمع البیان، طبرسی، دار الاحیاء التراث العربي ’’بیروت‘‘۔
63- مجموعہ ورام، ورام بن ابي فراس، مکتبة الفقیہ ’’قم‘‘۔
64- محاسن، احمد بن محمد بن خالد برقی، دار الکتب الاسلامي ’’قم 1371‘‘۔
65- محجة البیضاء، فیض کاشانی، دفتر انتشارات اسلامي۔

66- مستدرك الوسائل، محدث نورى، آل البيت "قم 1408 ه ق"-
67- مشكاة الانوار، ابوالفضل علي طبرسى، حيدريہ، "نجف 1385 ه ق"-
68- مصباح الشريعہ، امام صادق عليہ السلام، الاعلمي للمطبوعات "1400هق"-
69-معاني الاخبار، شيخ صدوق، جامعہ مدرسين قم-
70- مفاتيح الجنان، حاج شيخ عباس قمي-
71- مفردات، راغب اصفهانى، انتشارات ذوي القربىٰ "قم 1423 ه ق"-
72- مكارم الاخلاق، رضي الدين حسن بن فضل طبرسى، شريف رضي "قم"-
73- من لا يحضر الفقيہ، شيخ صدوق، جامعہ مدرسين "قم 1413 ه ق"-
74-منهج الصادقين، ملا فتح الله كاشاني-
75- منية المريد، شهيد ثاني-
76- مواعظ العددية، مشكيني-
77- ميزان الحكمہ "مترجم" محمدي ري شهرى، دارالحديث "دوم 1379 "-
78- نوادر، سيد فضل الله راوندى، دار الكتاب "قم"-
79- نور الثقلين- شيخ عبد علي بن جمعہ العروسي الحيوزي-
80- وسائل الشيعہ، شيخ حر عاملى، آل البيت "قم 1409 "-

---

480. سورۂ آل عمران آيت 61-
481. سورۂ منافقون آيت 1-
482. مجموعہ ورام ج1، ص114، باب الكذب ؛الترغيب ج3، ص596-
483. تحف العقول ص224؛مشكاة الانوار ص180، الفصل الرابع والعشرون في محاسن الافعال ؛بحار الانوار ج75، ص64، باب 16، حديث 157-
484. مستدرك الوسائل ج9، ص85، باب 120، حديث 10283؛محجة البيضاء ج5، ص 243، كتاب آفات اللسان-
485. شرح نہج البلاغہ ج6، ص357، فصل في ذم الكذب-
486. كافي ج2، ص338، باب الكذب، حديث 3؛بحار الانوار ج69، ص236، باب 114، حديث 3-
487. مجموعہ ورام ج1، ص113، باب الكذب-
488. سورۂ نساء آيت 112-
489. عيون اخبار الرضا ج2، ص33، باب 31، حديث63؛بحار الانوارج72، ص194، باب 62، حديث5-
490. معاني الاخبار ص163، باب معني طينة خبال، حديث1؛بحار الانوار ج72، ص194، باب 62، حديث 6-
491. خصال ج2، ص348، حديث 21؛بحار الانوار ج75، ص447، باب 33، حديث 7-
492. سورۂ حجرات آيت 12-
493. امالي شيخ طوسى ص537، مجلس يوم الجمعة، حديث 1162؛بحار الانوار ج74، ص91، باب4، حديث 3-
494. غررالحكم ص221، سامع الغيبة، حديث 4443؛تفسير معين ص102-
495. سورۂ حجرات آيت 11-
496. كنزل العمال ص8328-
497. مجموعہ ورام ج1، ص31، باب الرسوم في معاشرة الناس-
498. مجموعہ ورام ج2ص121-

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

499. سورۂ بقرہ آیت 224-
500. تحف العقول ص13؛بحار الانوار ج74، ص68، باب3، حدیث 6-
501. کافي ج7، ص435، باب الیمین الکاذبة، حدیث 1؛بحار الانوار ج101، ص209، باب1، حدیث 15-
502. سورۂ نازعات آیت 40-41-
503. خصال ج1، ص2حدیث2؛امالي مفید ص51، مجلس 6، حدیث 11؛وسائل الشیعہ ج15، ص210، باب9، حدیث20299-
504. کافي ج2، ص79، باب العفة، حدیث6؛وسائل الشیعہ ج15، ص249، باب 22، حدیث20417-
505. غررالحکم ص304، في الشھوات ذل ورق، حدیث6965-
506. مکارم الاخلا ق ص465، الفصل الخامس ؛بحار الانوارج74، ص84، باب 4، حدیث 3-
507. من لایحضرہ الفقیہ ج4، ص13، باب ذکر جمل من مناھي النبي صلي اللہ علیہ و آلہ و سلم، حدیث 4968؛بحارالانوار ج67، ص378، باب 59، حدیث 25-
508. سورۂ صف آیت 7-
509. سورۂ عنکبوت آیت 31-
510. سورۂ غافر آیت 18-
511. سورۂ شوريٰ آیت 45-
512. سورۂ شوريٰ آیت 40-
513. کنزل العمال ص8862-
514. امالي طوسي ص405، مجلس14، حدیث 908؛وسائل الشیعہ ج16، ص50، باب 77، حدیث 20955؛بحار الانوار ج72، ص311، باب 79، حدیث12-
515. کافي ج2، ص332، باب الظلم، حدیث 10؛بحار الانوار ج72، ص330، حدیث63- باب 79-
516. خصال ج1، ص107، حدیث72؛ تحف العقول ص216؛ بحارالانوارج72، ص312، باب79، حدیث16-
517. نہج البلاغہ ص494، خطبہ 215؛مستدرک الوسائل ج13، ص211، باب77، حدیث15140-
518. سورۂ آل عمران آیت 134-
519. الترغیب ج3، ص450-
520. تحف العقول ص13؛بحار الانوار ج74، ص68، باب3، حدیث6-
521. غررالحکم ص303، آثار أخري للغضب، حدیث 6898؛مستدرک الوسائل ج12، ص12، باب53، حدیث 13376-
522. کافي ج2، ص110، باب کظم الغیظ، حدیث7؛بحار الانوارج68، ص410، باب93، حدیث24-
523. کافي ج2، ص303، باب الغضب، حدیث3؛خصال ج1، ص7؛حدیث 22، بحار الانوارج70، ص266، باب132، حدیث17-
524. غرر الحکم ص299، ذم الحقد، حدیث6763-
525. غرر الحکم ص299، ذم الحقد، حدیث6767-
526. غرر الحکم ص299، ذم الحقد، حدیث6766-
527. نہج البلاغہ ص801، حکمت 178؛غررالحکم ص106، في النھي عن الشر، حدیث1911-
528. غرر الحکم ص299، بعض آثاالحقد، حدیث6781-
529. غرر الحکم ص299، ذم الحقد، حدیث6774-
530. غررالحکم ص419، جملة من علائم شر الاخوان، حدیث9602-
531. سورۂ آل عمران آیت 180-
532. سورۂ توبہ آیت 34-35-
533. امالي صدوق ص20، مجلس 6، حدیث 4؛بحار الانوار ج70، ص300، باب 136، حدیث2-
534. نہج البلاغہ ص868، حکمت 378؛بحار الانوار ج70، ص307، باب 136، حدیث 36-
535. کافي ج4، ص45، باب البخل والشح، حدیث4؛بحار الانوار ج93، ص16، باب1، حدیث36-

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

536. سورۂ نساء آیت 30-
537. طب النبي ص22؛بحار الانوار ج59، ص292، باب89-
538. كنز ل العمال ص9720-
539. كنز ل العمال ص9715-
540. كنز ل العمال ص9739-
541. تفسير معين ص83-
542. أعلام الدين ص345، حديث 38؛بحار الانوار ج74، ص190، باب7، حديث38-
543. مجموعہ ورام ج2، ص121-
544. بحار الانوار ج75، ص11، تتمہ باب 15، حديث70
545. مصباح الشريعةص139، الباب الخامس والستون في صفت الدنيا ؛بحار الانوارج70، ص105، باب 122، حديث101-
546. سورۂ انفال آیت 58
547. سورہ ٴ انفال آیت 27-
548. اختصاص، ص248؛بحار الانوار ج72، ص172، باب 58، حديث13-
549. مكارم الاخلاق ص470، الفصل الخامس ؛بحار الانوار ج74، ص90، باب4، حديث3؛مستدرك الوسائل ج8، ص 98 3، باب59، حديث9790-
550. جعفريات ص188، باب في المعروف والصدقہ؛مستدرك الوسائل ج15، ص183، باب 71، حديث17941-
551. عن الصادق جعفر بن محمد عن ابيہ عن ابائہ عليهم السلام قال:قال رسول الله صلي الله عليہ و آلہ و سلم :اربع لاتدخل بيتا واحدة منهن الا خرب ولم يعمر بالبركة، الخيانة والسرقة و شرب الخمر والزناء-
552. ثواب الاعمال ص271؛جعفريات ص171، باب المكروالخيانة؛مستدرك الوسائل ج9، ص80، باب119، حديث5 6 2 0 1 -
553. غررا لحكم ص460، الخيانة، حديث 10521 ؛تفسير معين ص96-
554. اختصاص ص231؛بحار الانوار ج72، ص172، باب 58، حديث11-
555. سورۂ مائدہ آیت 90-91-
556. وسائل الشيعہ ج25، ص312، باب11، حديث31988؛بحار الانوار ج76، ص127، باب86، حديث7-
557. تفسير معين ص123-
558. كنزل العمال ص13182-
559. امالي صدوق ص424، مجلس 66، حديث1؛بحار الانوار ج76، ص126، باب 86، حديث5-
560. خصال ج1، ص163، حديث 215؛وسائل الشيعہ ج2، ص50، باب 16، حديث1450؛بحار الانوارج79، ص129-
561. عن عبد الرحمن بن سالم عن المفضل قال:قلت لأبي عبد الله عليہ السلام :لم حرم الله الخمر؟ قال:حرم الله الخمر لفعلها وفسادها لأن مدمن الخمر تورثہ الارتعاش، وتذهب بنوره، وتهدم مروتہ، وتحملہ علي أن يجتريٴ علي ارتكاب المحارم وسفك الدماء وركوب الزنا ولا يومن اذا سكر ان يثب علي حرمہ وهو لا يعقل ذلك، ولا يزيد شاربها الاكل شر-
562. سورۂ انعام آیت 108-
563. كافي ج2، ص360-، باب السباب، حديث3؛بحار الانوارج72، ص163، باب57، حديث34-
564. من لايحضره الفقيه ج4، ص418، من الفاظ رسول الله صلي الله عليہ و آلہ و سلم، حديث5913؛ثواب الاعمال ص240؛بحار الانوار ج72، ص148، باب 57، حديث6-
565. كنزل العمال ص2120-
566. علل الشرايع ج2، ص577، باب383، حديث1؛بحا الانوار ج57، ص9، باب 29، حديث8-
567. سورۂ اعراف آیت 31-
568. سورۂ اسراء آیت 27-
569. مجموعہ ورام ج2، ص229-

570. اعلام الدین ص313؛بحار الانوار ج75، ص377، باب29، حدیث3-
571. غررالحکم ص359، الفصل الاول ذم الاسراف، حدیث8132؛تفسیر معین ص146-
572. خصال ج1، ص121، حدیث 113؛بحار الانوار ج69، ص206، باب 106، حدیث7-
573. کافي ج4، ص52، باب فضل القصد، حدیث2؛بحار الانوار ج68، ص346، باب 86، حدیث10-
575. تفسیر معین ص374-
576. من لایحضره الفقیہ ج3، ص273، باب الاحسان و ترک الغش في البیع، حدیث3987-
577. کنزل العمال ص9501-
578. غررالحکم ص86، الدین ھو الملاک، حدیث1436-
579. نہج البلاغہ ص605، نامہ 26؛بحا رالانوار ج33، ص528، باب 29، حدیث719-
580. سورۂ بقره آیت 278-279-
581. من لایحضره الفقیہ ج4، ص377، من الفاظ رسول اللہ صلي اللہ علیہ و آلہ و سلم، حدیث5775؛وسائل الشیعہ ج18، ص122، باب1، حدیث23282-
582. ثواب الاعمال ص285، عقاب مجمع عقوبات الاعمال؛بحار الانوار ج73، ص364، باب 67، حدیث30-
583. عوالي اللئالي ج2، ص136، حدیث 374؛بحار الانوار ج100، ص117، باب 5، حدیث13-
584. من لا یحضره الفقیہ ج4، ص8باب ذکر جمل من مناھي النبي صلي اللہ علیہ و آلہ و سلم، حدیث4968؛بحار الانوار ج100، ص116، باب 5، حدیث8-
585. عناوین کے لحاظ سے :آل عمران آیت 117-((مَثَلُ مَا ینْفِقُونَ فِي ہَذِہِ الْحَیاۃِ الدُّنْیا کَمَثَلِ رِیحٍ فِیھا صِرٌّ أَصَابَتْ حَرْثَ قَوْمٍ ظَلَمُوا أَنْفُسَھم فَأَھلکَتْہُ وَمَا ظَلَمَھم اللہُ وَلَکِنْ أَنْفُسَھم یظْلِمُونَ))سوره ٴ یونس آیت 13-((وَلَقَدْ أَھلکْنَا الْقُرُونَ مِنْ قَبْلِکُمْ لَمَّا ظَلَمُوا وَجَائَتْھم رُسُلُھم بِالْبَینَاتِ وَمَا کَانُوا لِیؤْمِنُوا کَذَلِکَ نَجْزِي الْقَوْمَ الْمُجْرِمِینَ)) سورۂ انبیاء آیت 9-((ثُمَّ صَدَقْنَاھُمُ الْوَعْدَ فَأَنْجَینَاھُمْ وَمَنْ نَّشَاءُ وَاَھْلَکْنَا الْمُسْرِفِینَ))سورۂ انبیاء ایت 6-((مَاآمَنَتْ قَبْلَھُم مِن قَرْیۃٍ اَھْلَکْنَا ھَا أَفَھُمْ یؤْمِنُونَ))سورۂ اسراء آیت 16- ((وَإِذَا أَرَدْنَا أَنْ نُھلکَ قَرْیۃً أَمَرْنَا مُتْرَفِیھا فَفَسَقُوا فِیھا فَحَقَّ عَلَیھا الْقَوْلُ فَدَمَّرْنَاھا تَدْمِیرًا))سورۂ حاقہ آیت 5-((فَأَمَّا ثَمُودُ فَأُھلکُوا بِالطَّاغِیۃِ))سورۂ انعام آیت 131- ((ذَلِکَ أَنْ لَمْ یکُنْ رَبُّکَ مُھلکَ الْقُرَي بِظُلْمٍ وَأَھلھا غَافِلُونَ))سورۂ دخان آیت 7 3- ((أَھم خَیرٌ أَمْ قَوْمُ تُبَّعٍ وَالَّذِینَ مِنْ قَبْلِھم أَھلکْنَاھم إِنَّھم کَانُوا مُجْرِمِینَ))
586. خصال ج1، ص84، حدیث 12؛بحار الانوار ج67، ص6، باب 41، حدیث3-
587. کافي ج2، ص316، باب حب الدنیا والحرص علیھا، حدیث6؛مشکاۃ الانوارص126، الفصل السادس في الغني والفقر-
588. نہج البلاغہ ص799-حکمت 161-
589. غررالحکم ص233، عرفان القدر، حدیث4677-
590. کشف الغمہ ج2 ص206؛بحار الانوارج75، ص207، باب 23، حدیث67-
591. سورۂ اعراف آیت 13-
592. سورۂ نساء آیت 173-
593. سورۂ نحل آیت 23-
594. سورۂ غافر آیت 76-

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com